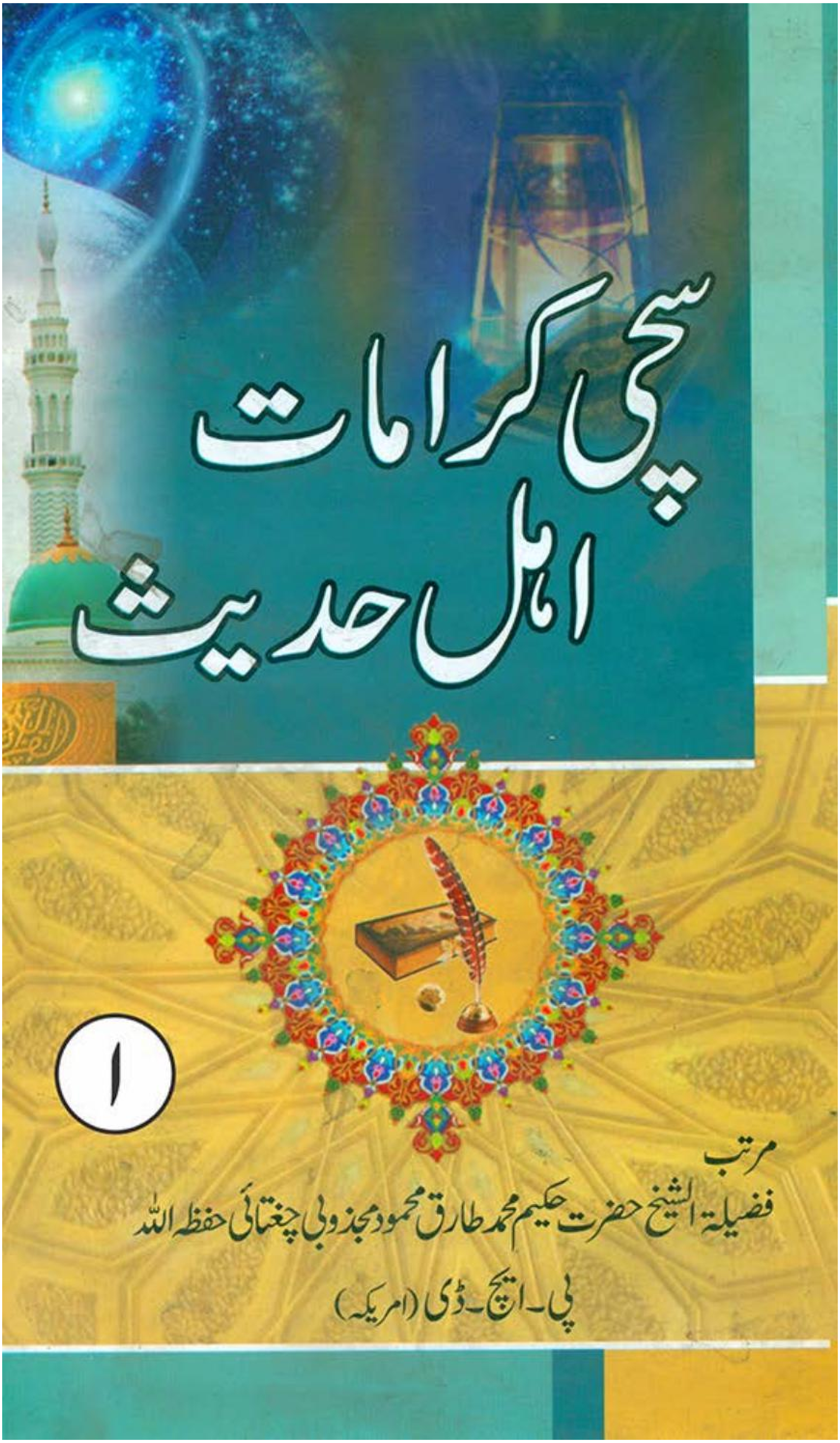
سچی کرامات
اہل حدیث
۱
مرتب
فضیلۃ الشیخ حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی حفظہ اللہ
پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

کتاب ''تذکرہ علمائے بھوجیاں'' میں کرامات کا تذکرہ

کتاب:۔تذکرہ علمائے بھوجیاں، مرتب: عبدالعظیم انصاری۔
ناشر: محمدیہ دارالاشاعت، کوٹ اعظم خان (قصور پاکستان)

بطور کرامت بنجر زمین کا سیراب ہو جانا:۔

مولانا سید نذیر حسین اور حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہا اللہ کی کرامت کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ بنجر زمین جو کتاب وسنت کی آواز کو ترس گئی تھی۔ اب اس کے قریہ قریہ کے در و دیوار قال اللہ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور ترانوں سے گونج رہے تھے کوہستان بدعات وخرافات کے گوشہ گوشہ میں کتاب وسنت کی جوئے شیر بہہ رہی تھی۔ احیاء علوم سنت کی یہ تحریک اسلامی ہند کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ اسی تاریخ کا ایک ورق زیر نظر کتاب ''تذکرہ علمائے بھوجیاں'' ہے۔
(تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۶)

مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ صاحب کرامت ولی:۔

مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ نہایت متقی، پرہیزگار اور خشیت الٰہی کے پیکر تھے۔ ذکر خدا سے ہر وقت زبان تر رہتی، بڑے ہی باحیا، تہجد گزار اور شب زندہ دار تھے قرآن مجید کی تلاوت کا بے حد شوق تھا آپ صاحب کرامت ولی اللہ تھے اس سلسلے میں چند واقعات عرض کرتا ہوں جن کا میں خود شاہد ہوں۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۲)

لوگوں پر ہیبت:۔

آپ کی شخصیت بڑی وجیہہ تھی جس مجلس میں جاتے لوگوں پر ایک نادیدہ ہیبت چھا جاتی آپ جو فرماتے لوگ بطوع قلب قبول فرماتے۔

دیہات میں اکثر زمینداروں کی آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے چلتے رہتے ہیں اگر گاؤں میں کبھی لڑائی ہو جاتی اور آپ کو اطلاع پہنچتی تو آپ فوراً جائے واردات پر پہنچتے۔ فریقین جب دور سے آپ کو تشریف لاتے دیکھتے فوراً لڑائی چھوڑ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کر اپنے اپنے گھروں میں گھس جاتے۔ اس طرح جدال وقتال سے محفوظ رہتے۔
(تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۲)

قلبی واردات پر غیبی اطلاع (کرامت):۔

آپ کی گاؤں میں کچھ زرعی زمین تھی فصل کو پانی لگانے کے لئے رات کے وقت ایک دفعہ مجھے آپ ساتھ لے گئے میں نے کسّی اپنے کاندھے پر رکھی ہوئی تھی اور ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے خوف زدہ تھا لیکن خاموشی سے چل رہا تھا حضرت صاحب (مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ) اچانک فرمانے لگے: ظہور ڈرتے کیوں ہو میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہمارے ساتھ خدا ہے میں حیران ہوا کہ خدا نے میری دلی کیفیت کا اظہار ان سے کر دیا کہ میری حالت سے واقف ہو گئے۔ ان کے اس فقرہ کہنے کے بعد میرا تمام خوف اور ڈر جاتا رہا۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۲)

نکلی بات کا پورا ہو جانا (کرامت):۔

ایک بار موضع باٹھ کا نمبردار جس کا نام شاید چودھری اللہ بخش تھا اپنی گھوڑی لے کر حضرت (مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ) کو اپنے گاؤں لے جانے کیلئے آیا اس سفر میں یہ ناچیز بھی ان کے ساتھ تھا۔ راستہ میں ایک گاؤں سے گزر رہے تھے کہ گاؤں کے چوک میں ناچ گانے کی ایک محفل قائم تھی اور طوائفیں ناچ رہی تھیں بہت سے سکھ چاروں طرف بیٹھے محظوظ ہو رہے تھے۔ ہم جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کی ہلاکت کا سامان ہو رہا ہے۔ شام کو جب ہم واپس ہوئے اور اس مقام سے گزرے تو وہاں پانچ چھ سکھوں کی لاشیں پڑی تھیں جن کے خون سے زمین سرخ ہو رہی تھی ہمارے جانے کے بعد ان کی آپس میں زبردست لڑائی ہوئی جس کا یہ نتیجہ تھا۔ گاؤں پر سکوت مرگ طاری تھا اس طرح اس مردِ مومن کی زبان سے نکلی ہوئی بات پوری ہو کر رہی۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ۵۳)

خالی جیب میں دست غیب (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مولانا عبداللہ ریاستی جو آپ کے چہیتے شاگرد تھے فرماتے ہیں ایک بار حضرت (مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ) حج کو جاتے ہوئے مجھے بھی ساتھ لے گئے حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کے پاس اتنی رقم نہیں کہ جو ہم دونوں کو کفایت کر سکے لیکن دوران حج میں حیران ہوا کہ آپ بڑی فراخ دلی سے خرچ کر رہے ہیں۔ کتابیں، کپڑے اور دیگر اشیاء خرید رہے ہیں اور روزمرہ کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ میں بڑا متعجب تھا کہ یہ رقم کہاں سے آ رہی ہے مکہ سے باہر ایک روز ایک پہاڑی کے قریب مجھے فرمانے لگے کہ عبداللہ تم یہاں ٹھہرو میں پیشاب کر آؤں اور اپنی صدری اتار کر مجھے دی کہ اسے اپنے پاس رکھو۔ آپ اس صدری کی جیب سے ہی خرچ کے لیے پیسے نکالا کرتے تھے مجھے خیال آیا کہ دیکھنا چاہیے جیب میں کتنی رقم ہے ابھی میں جیب کو ہاتھ لگانے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ آپ نے اچانک واپس میری طرف منہ کر کے سختی سے فرمایا کہ جیب کو ہاتھ نہ لگانا۔ ان کے اس ارشاد پر میں خوف زدہ ہو گیا اور اپنے ارادہ سے باز رہا اس کے بعد بھی واپسی تک اسی طرح خرچ کرتے رہے اور دوران سفر کسی قسم کی دقت محسوس نہ ہوئی مجھے یقین ہو گیا کہ دست غیب سے آپ کو یہ وسعت حاصل ہوئی ہے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۳)

آپ کی آمدنی کا کوئی معقول ذریعہ نہیں تھا اور اکثر مہمان آتے رہتے، آپ فراخ دلی سے ان کی مہمان نوازی کرتے اس کے علاوہ مدرسہ کے طلباء کی ضروریات بھی پوری کرتے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۳)

حافظ محمد عظیم میر محمدی رحمہ اللہ کی کرامات:۔

حافظ محمد عظیم رحمہ اللہ میر محمدی نے جو "حافظ محمد" کے نام سے معروف تھے کچھ عرصہ مدرسہ غزنویہ امرتسر میں امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے پاس رہ کر افادہ حاصل کیا لیکن آپ کا قلبی لگاؤ اور دلی رجحان تصوف وسلوک سے تھا۔ ایک بزرگ صوفی کمال الدین جو موضع جھمبیاں والا ضلع فیروز پور کے رہنے والے تھے اور زہد و استغناء اور فقر و اخلاص میں ممتاز تھے۔ بڑے مستجاب الدعوات اور صاحب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مقامات تھے سادہ مزاج اور عجز و خاکساری کے پیکر تھے ایک بار قصبہ پٹی میں تشریف لائے تو ان سطور کے راقم عاجز نے بھی ان کی زیارت کی تھی۔ لباس انتہائی سادہ اور معمولی ہوتا۔ ہر وقت ذکر خدا اور دزبان رہتا۔

حافظ محمد رحمہ اللہ میر محمدی نے ان سے بھی فیض طریقت حاصل کیا اور ان کی صحبت میں رہ کر عرفان و وجدان کی دولت سے مالا مال ہوئے یہاں تک کہ صوفی صاحب حافظ صاحب سے فرمایا کرتے کہ اب آپ کو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ راہ سلوک میں آپ مجھ سے بازی لے گئے ہیں۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۲۵۳)

کثرت سے کرامات کا ظہور:۔

ان کے صاحبزادے مولانا محمد یعقوب کا بیان ہے کہ عوام میں ان کی کئی کرامتیں مشہور ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے بیان نہیں کرتے کہ اس میں خودستائی اور شخصیت پرستی نہ پائی جائے۔ میرے اصرار پر انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۲۵۳)

چلتی ٹرین کا رک جانا (کرامت):۔

موضع میر محمد میں ایک صاحب محمد شفیع ولد نہال دین رہتے ہیں جو زمیندار ہیں اور ابھی زندہ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں دوران تعلیم موضع رکھانوالہ کے مڈل سکول میں داخل تھا۔ اس وقت نو عمر تھا اور ہر روز میر محمد سے پیدل چل کر رکھانوالہ پڑھنے جایا کرتا۔ ایک روز میں سکول جانے کے لئے گھر سے روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے آگے حافظ محمد صاحب رحمہ اللہ تیز تیز قدم جا رہے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ رکھانوالہ اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہو کر براستہ فیروز پور موضع مکھو میں اپنے روحانی استاد سید محبوب شاہ رحمہ اللہ کے پاس جانا ہے۔ گاڑی کے آنے کا وقت قریب تھا۔ میں نے کہا کہ حافظ صاحب آپ گاڑی پر سوار نہیں ہو سکیں گے کیونکہ اس کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

آپ کہنے لگے کہ تم میرے پیچھے پیچھے چلتے آؤ اور جب دایاں قدم اٹھاؤ تو کہو "اللہ" اور بائیں قدم پر کہو "ھو" بس اسی طرح چلتے رہو اور میرے ساتھ کوئی بات نہ کرنا خاموش رہنا۔ ابھی ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ راجہ جنگ اسٹیشن سے گاڑی نے وسل دیا میں نے کہا کہ حافظ صاحب گاڑی تو آ گئی یہ سن کر آپ نے مجھے جھڑکا کہ بے وقوف بات نہ کرو۔ ہم چلتے رہے ابھی ایک آدھ میل رکھانوالہ اسٹیشن سے ادھر تھے کہ گاڑی ہمارے پاس سے گزر گئی میں نے پھر کہا کہ حافظ صاحب گاڑی نکل گئی۔ آپ نے مجھے پھر خاموش رہنے کا اشارہ کیا جب ہم اسٹیشن سے قریباً ایک فرلانگ پر تھے تو گاڑی رکھانوالہ اسٹیشن سے چل پڑی۔ میں نے تو سکول جانا تھا اس لئے ادھر چل پڑا لیکن حافظ صاحب بدستور اسٹیشن کی طرف گامزن تھے میں بار بار مڑ کر دیکھ رہا تھا پھر اچانک ایک عجیب واقعہ ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ تھوڑی دور جا کر گاڑی رک گئی اور پھر واپس اسٹیشن کی طرف آنے لگی اتنی دیر میں حافظ صاحب اسٹیشن پر پہنچ گئے اور ٹکٹ لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی روانہ ہو گئی یہ محمد شفیع صاحب کا چشم دید واقعہ ہے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۲۵۴)

ایذائے ولی پر چور کو سزا:۔

قاری محمد صدیق صاحب استاذ "مدرسہ حفظ القرآن فریدیہ قصور" کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب موصوف اپنے مویشی کھیتوں کے باڑے میں ہی چھوڑ آتے۔ آیت الکرسی پڑھ کر باڑے پر پھونک دیتے اور رات گھر آ جاتے۔ مویشی جن میں بیل بھینس اور گائیں وغیرہ ہوتیں رات کو اکیلے باہر رہتے اور نقصان نہ ہوتا بلکہ اور لوگوں کے مویشی گاؤں سے چوری ہو جاتے۔ ایک دفعہ ان کے باڑے سے بھی ایک مشہور چور جو علاقے میں بدنام تھا ان کی بھینس چوری کر کے لے گیا جب آپ کو خبر ہوئی تو بالکل پریشان نہ ہوئے بلکہ کہا کہ میں نے اسے معاف کر دیا لوگ کہتے رہے کہ بھینس تلاش کریں لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ کی۔ اِدھر جو چور بھینس لے کر گیا تھا گھر جا کر سخت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اذیت میں مبتلا ہو گیا خون کے دست اور قے آنے شروع ہو گئی جب زیادہ تنگ ہوا تو لوگوں نے کہا کہ تم نے ایک بزرگ کی بھینس چوری کی ہے یہ اس کی بددعا کا اثر ہے۔ گھر والوں نے اسے ایک چارپائی پر ڈالا اور اسے اٹھا کر میر محمد لے آئے۔ ساتھ بھینس بھی لیتے آئے عجیب منظر تھا آگے آگے چارپائی تھی اور پیچھے پیچھے بھینس چلی آ رہی تھی حافظ صاحب کے پاس آ کر منت سماجت کرنے لگے کہ دعا کرو اسے آرام آ جائے اور اپنی بھینس لے لو۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو اسے اسی روز معاف کر دیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے خدا نے اسے معاف نہیں کیا پھر اس کے لیے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۲۵۵)

چوروں کا اندھا ہو جانا (کرامت):۔

یہ تمام خاندان ہی ''ہمہ آفتاب'' تھا۔ آپ کے برادر صغیر حافظ دوست محمد مرحوم (وفات مئی ۱۹۷۲ء) کے متعلق بھی اس قسم کا ایک واقعہ حافظ محمد یحییٰ صاحب میر محمدی رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک دفعہ علاقہ میں چوری کی وارداتیں زیادہ شروع ہو گئیں تو ان کے بھائی مولوی محمد یعقوب صاحب مویشیوں کو کھیت سے گھر لے آئے پہلے رات کو کھیت ہی میں رہتے تھے۔ آپ کے چچا حافظ دوست محمد رحمہ اللہ نے دریافت کیا کہ آج مویشی گھر کیوں لے آئے ہو تو بھائی صاحب نے کہا کہ چوری کے متعدد واقعات ہو رہے ہیں اس لئے حفاظت کی خاطر گھر لے آیا ہوں۔ حافظ دوست محمد نے فرمایا کہ کوئی فکر نہ کرو مویشی باہر ہی رہنے دیا کرو، انشاءاللہ نقصان نہیں ہوگا۔ اس کے چند روز بعد راجہ جنگ اسٹیشن پر ایک روز حافظ صاحب کو علاقہ کا ایک بدنام قسم کا آدمی جو چوری وغیرہ کی وارداتوں میں ملوث تھا، ملا اور آپ کو جھک جھک کر سلام کرنے لگا۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے آج اتنی انکساری کا اظہار کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگا کہ حافظ صاحب ہم نے کئی بار آپ کے مویشی چوری کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ جب مویشیوں کے قریب پہنچتے تو اندھے ہو جاتے جب واپس ہوتے پھر بینائی درست ہو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 7/495

جاتی۔ آخر ہم نے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ آپ جیسے بزرگوں کی حفاظت خدا کر رہا ہے۔

حافظ محمد صاحب کاشت کاری کا کام کرتے تھے بیل وغیرہ ہل میں جوتتے تو عام کسانوں کی طرح بیلوں کو ڈنڈے وغیرہ نہ مارتے تھے بلکہ انہیں کپڑا مار کر ہانکتے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ اس طرح حیوانوں سے بھی آپ شفقت اور رحم کا سلوک کرتے۔

یہ صاحب فضل وکمال بزرگ ۱۹۴۰ میں میر محمد میں فوت ہوئے۔ آپ کی آخری آرام گاہ موضع ستو کے اور میر محمد کے درمیان واقع قبرستان میں ہے۔ وفات کے بعد بعض بزرگوں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں نہایت اچھی حالت میں خوش وخرم محو خرام ہیں۔ "رفع اللہ مقامہ فی اعلی الجنان" (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۲۵۶)

مجلس ذکر میں لوگوں کا بے خود ہو جانا:۔

حافظ محمد رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا محی الدین عبدالرحمن تھے۔ جو مولانا محمد علی رحمہ اللہ کے والد گرامی تھے۔ مولانا عبدالرحمن زیادہ تر خدا کی یاد میں مشغول رہتے، بڑے عابد وزاہد بزرگ تھے۔ حلقہ ذکر میں صرف "اللہ" کی آواز سے لوگ بے ہوش ہو جاتے۔ ۱۳۱۳ ہجری میں حج بیت اللہ کے لیے گئے اور مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۳۲۶)

☆......☆......☆

کتاب "ابقاء المنن بالقاء المحن" میں بشارت

کتاب:۔ ابقاءُ المِننِ بِالْقَاءِ الْمِحَنِ یعنی، خودنوشت سوانح حیات

مصنف:۔ نواب سیّد محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۸۳۲ء۔۱۸۹۰ء)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

تسہیل:۔ مولانا محمد خالد سیف۔ تنقیح ونظرِ ثانی: قاری نعیم الحق نعیم، دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور

نواب صاحب کو جنت کی بشارت:۔

نواب صاحب جب زیادہ بیمار پڑے تو آپ کی صاحبزادی نواب صفیہ جہاں بیگم نے ایک معتمد کالے خاں کو کچھ تحفے دے کر حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کی خدمت میں دعائے صحت کیلئے بھیجا، حضرت مولانا نے براہِ راست نواب صاحب کو ایک خط بھیجا، جس میں لکھا تھا کہ آپ ہرگز نہ گھبرائیں، آپ کیلئے قطعی جنت ہے۔ یہ خط نواب صاحب کو دکھایا نہیں گیا۔ نواب نورالحسن خاں صاحب نے اس خط کو پڑھا تو بجائے افسردہ ہونے کے ہنسے۔ کیوں کہ اس خط میں گویا نواب صاحب کے انجام بالخیر ہونے کی بشارت تھی۔ نواب نورالحسن خاں صاحب اور نواب علی حسن خاں صاحب دونوں حضرت مولانا کے مرید ہو گئے تھے۔ اوّل الذکر پر فقر بہت غالب تھا......!

(منقول از ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۵۰ء بحوالہ **ابقائُ المِننِ بِالُقَائِ الُمِحَنِ**: ص:۲۵۲)

☆......☆......☆

فتاویٰ اہل حدیث (جلد اول) میں کرامات کی اہمیت

نام کتاب:۔ فتاویٰ اہلحدیث (جلد اول)

مصنف:۔ مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

خواب میں انبیاء سے ملاقاتیں:۔

خوابات میں ملاقات سے انکار نہیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوتی ہے مسائل بھی دریافت کر لیے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے بزرگ بھی ملتے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہیں مگر یہ شئے اختیاری نہیں جب خدا چاہتا ہے ایسا ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ا)

استخارہ اور الہام کی تعریف:۔

جو استخارہ سے معلوم ہوتا ہے وہ بیداری میں ہو تو الہام ہی ہے اور غیر نبی کا الہام دلیل ظنی ہے اور اس میں شیطان کا دخل بھی ممکن ہے اس لیے شریعت کے خلاف ہو تو معتبر نہیں اور کسی پر نیک و بد کا حکم بھی اسی درجہ کا ہوگا جس درجہ کا الہام ہے اگر کسی کامل بزرگ کا ہے تو وہ زیادہ قابل اعتماد ہے ورنہ معمولی ہے۔

(عبداللہ امرتسری ۷ محرم الحرام ۱۳۵۷) (فتاویٰ اہلحدیث ج 1 ص 156)

معجزات اور کرامات کا ثبوت:۔

سوال:۔ معجزات کے دکھلانے سے حضرت کا انکار اور خلفاء راشدین کے حالات میں اتنی کرامات کا ذکر نہیں۔ جتنی کرامات دوسرے بزرگوں کے متعلق بیان کی جاتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دکھلائے ہیں جن کی تفصیل قرآن وحدیث میں ہے جنگ بدر میں ۳۱۳ کا بغیر سامان جنگ کے ہزار آدمی مسلح پر غالب آنا۔ پھر اسی جنگ میں مسلمانوں کا کافروں کو اپنے سے دوگنا نظر آنا اور مسلمانوں کو کافروں کا تھوڑے نظر آنا یہ معجزہ قرآن میں ہے۔ ہزار فرشتہ بلکہ پانچ ہزار فرشتے کے اُترنے کا بھی ذکر ہے، پھر مٹھی بھر کنکروں کا پھینکنا جو سب کفار کی نظر میں پڑ گئیں اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا یہ بھی قرآن میں موجود ہے، احادیث میں بے حساب معجزات کا ذکر ہے اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کی کرامتیں بھی بے شمار ہیں معجزات اور کرامات حسب ضرورت ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی کمی بیشی روحانیت کی کمی بیشی سے نہیں ہوتی بلکہ جیسے جیسے موقع آپڑتے ہیں خدا تعالیٰ خرق عادت کے ذریعے سے ان موقعوں کو نبھانا چاہتا ہے تو خرق عادت ظاہر کر دیتا ہے۔ رہا بعض دفعہ معجزہ دکھلانے سے انکار تو اس کی وجہ بھی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

یہی ہے کہ جب دیکھا کہ ضرورت نہیں یا اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ معجزہ دکھلانے سے انکار کر دیا۔ (شیخ عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ بحوالہ: فتاویٰ اہلحدیث ج ا ص 225)

☆......☆......☆

کتاب ''سوانح مخدوم العلماء'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ سوانح مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

تالیف:۔ محترمہ سعدیہ ارشد بنت حافظ محمد ارشد صاحب

الولد الصالح کی بشارت:۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے۔ اپنے خاندانی ورثہ یعنی فن کتابت و حکمت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ فن نسخ اور نستعلیق دونوں میں ماہر تھے۔

آپ کی کوئی اولاد نہ تھی آپ نے اپنے استاد گرامی حضرت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ رب العزت اولاد عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ صاحب کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور حافظ صاحب رحمہ اللہ کو مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ کے ہاں ایک فرزند ارجمند کی ولادت کی بشارت دی گئی۔ اس بشارت کا ذکر حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے اس سند میں بھی کیا ہے جو تحصیل علم کے بعد انہوں نے مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کو عطا فرمائی تھی۔ اس سند میں حافظ صاحب نے مولانا کو ''الولد الصالح'' کے نام سے یاد کیا ہے۔ (سوانح مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ ص 25)

ولی کی مستجاب رقت آمیز دعاؤں کا نتیجہ:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۲۳ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعتہ المبارک حضرت الامیر مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ مرحوم نے اپنے دست مبارک سے ایک جم غفیر کی موجودگی میں ''الجامعہ تعلیم القرآن و الحدیث للبنات'' کی بنیاد رکھی اور انتہائی رقت آمیز طریقے سے جامعہ کی کامیابی کے متعلق دعائے خیر فرمائی۔ دعا میں اس قدر تضرع تھا کہ مجمع میں ہر شخص اشکبار تھا۔ آج اس مدرسہ کو جو عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں وہ یقیناً حضرت سلفی کی مستجاب دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔ (سوانح مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ ص 89)

☆......☆......☆

''فتاویٰ اہل حدیث ج ۲'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ فتاویٰ اہل حدیث (جلد دوئم)

مصنف:۔ مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی المتوفی ۲۰ اگست ۱۹۶۴ سنہ

شہید کی لاش کو مٹی کا نہ کھانا:۔

سوال:۔ شہید کی لاش کو قبر میں مٹی یا دیمک وغیرہ کھاتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ شہداء کے جسموں کے متعلق قرآن مجید و حدیث میں تشریح نہیں آئی کہ ان کو قبر میں مٹی کھاتی ہے یا نہیں۔ البتہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد کے متعلق حدیث میں تصریح آئی ہے۔ ''ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء'' (ابن ماجہ باب ذکر وفات النبی ﷺ) ''اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ان کو کھائے'' ہاں! بعض واقعات اس قسم کے پائے گئے ہیں کہ بزرگوں کی لاشوں کو مٹی نے نہیں کھایا جن میں سے بعض شہید ہیں اور بعض غیر شہید۔

(شیخ الحدیث عبداللہ امرتسری روپڑی ۷ رمضان ۱۳۵۳ء ۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

(فتاویٰ اہل حدیث ج ۲ ص 492)

☆......☆......☆

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

"دبستان حدیث" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔دبستان حدیث.... مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

مولانا اسحق بھٹی حفظہ اللہ کی کرامت:۔

(کتاب پر تبصرہ) اس تحقیقی و تصنیفی زندگی میں انہیں کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور پھر وہ عمر کے اس حصے میں ہیں کہ قلم کی توانائی عموماً بہت کم ہو جاتی ہے لیکن ان پر اللہ رب العزت کا خاص کرم ہے کہ چند سالوں میں ان کی درجن بھر کتب شائع ہو چکی ہیں اور ہر کتاب کم از کم چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔وطن عزیز کے معروضی حالات بھی آپ کے سامنے ہیں۔ایسے ابتر حالات میں قلم کو اپنا رفیق زندگی بنائے رکھنا بھی حضرت بھٹی صاحب کی کرامت ہے۔ اس سارے تصنیفی و تحقیقی کام میں ان کا کوئی معاون نہیں۔(دبستان حدیث ص ۸)

نسبتِ فاطمی اور آپ کی کرامت:۔

(واقعہ شیخ الکل) میاں صاحب رحمہ اللہ کے زمانے میں دہلی میں ایک بزرگ عطاء اللہ سوداگر پنجابی فروکش تھے جو میاں صاحب کے مخلص ترین عقیدت مند تھے اور اکثر ان کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ایک دن انہوں نے کہا کہ "میں میاں صاحب رحمہ اللہ سے بہت ڈرتا ہوں۔" پوچھا گیا "کیوں ڈرتے ہو؟" انہوں نے بتایا کہ ایک دن میاں صاحب رحمہ اللہ کے ایک مخالف نے ان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور وہ تلوار پکڑ کر پھاٹک حبش خاں میں ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔اس کا ارادہ یہ تھا کہ میاں صاحب رحمہ اللہ عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں جائیں گے تو آتے یا جاتے ہوئے انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ میاں صاحب رحمہ اللہ وہاں آئے تو وہ تلوار ہاتھ میں تھامے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔میاں صاحب رحمہ اللہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: اگر میں بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں تو تو اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ یہ الفاظ سنتے ہی اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا، ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ گھر کی طرف بھاگا، گھر پہنچتے ہی اس کے پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھا کہ زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اب لوگوں کو بلا کر اس نے کہا کہ میں غضب الٰہی میں مبتلاء ہوں اور اس ابتلاء کی وجہ یہ ہے۔ چنانچہ اسی کی زبان سے لوگوں میں اس واقعہ کی تشہیر ہوئی اور وہ اسی دن مر گیا۔ (دبستان حدیث ص ۵۷)

بیماری میں تدریس کرامت سے کم نہیں:۔

(واقعہ شیخ الکل) حیات مستعار کے آخری دور میں حضرت مرحوم کو ضیق النفس کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا، لیکن ان کی تدریس قرآن وحدیث کی سرگرمیاں اتنی نمایاں تھیں کہ اس عارضے کے اثرات ان پر حاوی نہیں ہو سکے۔ بلکہ یہ تدریس ہی اس بیماری کی ان کے نزدیک اصل دوا اور غذا تھی۔ عام حالات میں بعض اوقات اس بیماری کی وجہ سے ان کیلئے بیٹھنا اٹھنا مشکل ہو جاتا، لیکن جیسے ہی مسند تدریس کو رونق بخشتے، اور زبان سے قال اللہ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا فضا میں گونجنے لگتی، بیماری کے اثرات اپنی جگہ چھوڑنا شروع کر دیتے اور پھر آہستہ آہستہ پوری بلند آہنگی سے فریضہ درس کی انجام دہی کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔ جو لوگ حضرت کے شدت مرض سے آگاہ تھے اور انہوں نے تکلیف کی حالت میں انہیں دیکھا ہوتا تھا، اگر وہ درس قرآن وحدیث میں انہیں دیکھتے تو بالکل اندازہ نہیں کر سکتے تھے کہ یہ کسی مرض میں مبتلاء ہیں۔ بالکل ہشاش بشاش اور تندرست معلوم ہوتے تھے۔

اہل اللہ اور محبان خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس قسم کے ریاضات ومجاہدات اطمینان روح اور سرور قلب کا باعث بنتے ہیں اور قرآن کی زبان میں ان اوصاف کے حامل شخص کو نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے۔ (دبستان حدیث ص ٦٦)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ایذائے ولی پر پکڑِ الٰہی:۔

(واقعہ شیخ الکل) مولانا محمد بدرالحسن سہوانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے میاں صاحب رحمہ اللہ کی دعوت کی۔ میاں صاحب رحمہ اللہ تشریف لائے، مگر کھانے سے قبل انہیں متلی سی ہوئی اور قے آنے لگی۔ اس لیے انہوں نے کھانا تناول نہیں فرمایا اور گھر تشریف لے گئے۔ ان کے تشریف لے جانے کے بعد میرے ملازم کے پیٹ میں شدید درد ہونے لگا، جس سے وہ نیم بسمل ہوگیا۔ اس کا نام عبدالنبی تھا اور رام پور کا رہنے والا تھا۔ میاں صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں اس کے دل میں سخت عداوت کے جراثیم پائے جاتے تھے۔ جب تکلیف بہت بڑھ گئی اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تو اس نے مولانا محمد بدرالحسن سہوانی رحمہ اللہ سے منت سماجت کی کہ آپ میاں صاحب رحمہ اللہ سے میرا قصور معاف کرادیجیے۔ یہ درد نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے میری غلطی کی سزا مجھے مل رہی ہے...... مولانا محمد بدرالحسن کے اصل واقعہ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میاں صاحب سے سخت عداوت کی بناء پر میں نے بکرے کے گوشت کے بجائے ان کے لیے خنزیر کا گوشت پکایا تھا، مگر ان کو تو اللہ نے اس کے کھانے سے محفوظ رکھا اور مجھ پر شدید درد کی صورت میں عذاب الٰہی نازل ہوگیا۔

قصہ مختصر یہ کہ ملازم کی درخواست پر مولانا ممدوح اسے میاں صاحب رحمہ اللہ کے حضور لے گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ میاں صاحب رحمہ اللہ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر مولانا سہوانی رحمہ اللہ نے میاں صاحب رحمہ اللہ سے ملازم کی تقصیر معاف کرنے کی سفارش کی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا کی۔

اے مجیب الدعوات۔ تیرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ دھوکے بھی دیئے، شعبدے بھی کیے۔ پھر اگر مجھ ناچیز بندے کے ساتھ کسی نے کچھ کیا ہے تو تو اسے معاف فرما۔ تو "ارحم الراحمین" ہے اور اسے ہدایت

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

فرما۔ تو "ہادی الضالین" ہے۔ چنانچہ اسی وقت اللہ نے اس کو درد سے نجات بخش دی اور وہ میاں صاحب کے دست مبارک پر تائب ہوا۔ آپ رحمہ اللہ کی بیعت کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس کے بعد وہ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلا گیا تھا اور وہیں بودوباش اختیار کر لی تھی۔ (دبستان حدیث ۵۸، ۵۹)

ولی کامل کے توکل پر غیبی امداد:۔

میاں صاحب رحمہ اللہ کا اللہ تعالیٰ پر توکل کمال درجے کا تھا اس کی ایک مثال یہاں بیان کی جاتی ہے۔ طلباء کے کھانے کا اہتمام جن صاحب کے ہاتھ میں تھا، ایک دن انہوں نے نماز عصر کے بعد میاں صاحب رحمہ اللہ سے کہا کہ آج طلبا کے لیے نہ آٹا ہے اور نہ خریدنے کے لیے کوئی پیسہ۔ میاں صاحب رحمہ اللہ نے جواب دیا، اس کی فکر نہ آپ کو کرنا چاہیے نہ مجھ کو، جس کے یہ بندے ہیں، وہی ان کے کھانے دانے کا انتظام کرے گا۔ وہ صاحب مایوسانہ صورت میں چلے گئے۔ ابھی وہ مسجد سے نکلے ہی تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے پانچ روپے میاں صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے۔ میاں صاحب رحمہ اللہ نے فوراً مہتمم کے پیچھے ایک طالب علم کو بھیجا کہ انہیں بلا لائے۔ وہ آئے تو انہیں پانچ روپے دیئے اور وہ طلباء کے کھانے پینے کا سامان لینے بازار چلے گئے۔ اس انتہائی سستے زمانے میں جب کہ گندم بارہ آنے من تھی، پانچ روپے کو اچھی خاصی رقم سمجھا جاتا تھا۔ (دبستان حدیث ص ۶۳، ۶۴)

مجذوب کی بڑ یا دعائے ولی (کرامت):۔

نواب صاحب رحمہ اللہ کی وجہ سے بہت سے اہل علم بھوپال آئے اور بھوپال نے مجمع علماء اور مرکز شعراء کی حیثیت اختیار کر لی۔ ان میں سے متعدد حضرات کا تذکرہ ڈاکٹر رضیہ حامد نے اپنی کتاب "صدیق حسن خاں" میں کیا ہے۔ ان بزرگان ذی احترام میں سے ایک بزرگ مولوی قدرت اللہ قدرت رحمہ اللہ تھے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

جو اپنے دور کے مشہور شاعر اور عالم دین تھے۔ ان کا خاندان ہمیشہ فضل و کمال اور شعر و ادب میں ممتاز رہا۔ ۱۹۷۳ء میں ہندوستان کے منصب نائب صدارت پر جسٹس ہدایت اللہ فائز تھے، وہ مولوی قدرت اللہ قدرت کے حقیقی پوتے تھے۔

نواب صاحب رحمہ اللہ سے مولوی قدرت اللہ قدرت کے گہرے مراسم تھے اور مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کے مدرسے میں نواب صاحب اور مولوی قدرت اللہ صاحب ہم مکتب تھے اور دونوں کے حجرے بھی قریب قریب تھے۔

اب ایک عجیب واقعہ ملاحظہ فرمایئے جو ڈاکٹر رضیہ حامد نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ واقعہ مولانا سید عبدالخالق نقوی پروفیسر عربی اسکول آف فارن لنگویجز دہلی نے محترمہ مصنفہ کے والد مکرم سید فتح علی صاحب سے بیان کیا تھا۔

ایک دن مولوی قدرت اللہ صاحب فجر کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جانے لگے تو دیکھا کہ صدیق حسن خاں سردی میں ٹھٹھر رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے ان پر اپنا دوشالہ اڑھا دیا۔ گرمی حاصل ہوئی تو صدیق حسن خاں کو نیند لگ گئی۔ جب نیند کھلی تو درس شروع ہو چکا تھا۔ وہ درس میں پہنچے تو مولانا فضل الرحمن رحمہ اللہ نے فرمایا: ”کہیے نواب صاحب! اب تشریف لا رہے ہیں۔“ یہ بات صدیق حسن خاں کی طبیعت پر گراں گزری اور وہ اپنے حجرے میں آ کر ہچکیوں سے رونے لگے۔ مولوی قدرت اللہ نے جا کر حال معلوم کیا تو انہوں نے مولانا کے الفاظ سنائے اور انہیں طنز قرار دیا۔ لیکن مولوی قدرت اللہ یہ جملہ سن کر محظوظ ہوئے اور بولے: ”ارے روتا کیوں ہے۔ دیکھنا حضرت کا کہنا سچ ثابت ہوگا اور تو ایک دن نواب بنے گا۔“ پھر مولوی صاحب نے ایک پرچہ ان کو لکھ کر دیا کہ جب صدیق حسن خاں نواب ہوں گے تو قدرت اللہ کو ایک سو چودہ روپے کی نوکری دیں گے۔ صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے اس پرچے پر دستخط کر دیئے اور بات ختم ہوگئی۔

حصول تعلیم کے بعد تلاش معاش کے لیے صدیق حسن خاں رحمہ اللہ بھوپال

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 17/495

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آئے اور مولوی قدرت اللہ میسور چلے گئے۔ جب شاہ جہاں بیگم سے صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کی شادی ہوگئی تو قدرت اللہ نے بھوپال کا رخ کیا اور نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور وہ پرچہ انہیں دکھایا۔ نواب صاحب بہت خوش ہوئے اور فوراً ان کو ایک سو چودہ روپے ماہانہ پر مہتمم کوٹھیات کے عہدے پر مقرر فرمادیا۔ (دبستان حدیث ص ۲۸۰، ۲۸۱)

مولانا عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ کی کرامات

مولانا عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ پچیس سال احمد پور شرقیہ کے منصب خطابت پر متمکن رہے...... وہ سرائیکی زبان کے بہت بڑے مقرر اور معروف واعظ تھے...... سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور کھلے جنگل میں اونٹ چراتے تھے طلباء کی جماعت ان کے ہم رکاب ہوتی تھی اور وہ اونٹ چرانے کے ساتھ ساتھ انہیں پڑھاتے بھی جاتے تھے...... ایک خصوصیت بارگاہ الٰہی سے انہیں یہ ودیعت فرمائی گئی تھی کہ نیکی اور صالحیت میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ تہجد گزار اور ذکر خداوندی کی دولت سے مالا مال تھے۔ (دبستان حدیث ۳۱۴، ۳۱۵)

زیارت نبی ﷺ کے مبارک خواب:۔ نبی کریم ﷺ کی ذات ستودہ صفات اور آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ سے مولانا ہاشمی رحمہ اللہ کو انتہائی قلبی محبت تھی۔ نبی کریم ﷺ سے متعلق مولانا ہاشمی رحمہ اللہ کے چند خواب ان کے پوتے پروفیسر محمد اسرائیل (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) نے اپنے ایک مضمون میں درج کیے ہیں۔ یہ اس زمانے کے خواب ہیں جب مولانا ممدوح طلب علم حدیث میں مصروف تھے، ملاحظہ فرمائیے:

پہلا خواب:۔ ا...... انہوں نے دیکھا کہ نبی ﷺ ان کے آگے سے گزرے۔ نبی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy
https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 18/495

کریم ﷺ سفید لباس پہنے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا ہے۔

دوسرا خواب:۔ ۲...... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی اس طرح زیارت ہوئی کہ آپ ﷺ نہایت خوب صورت لباس میں کرسی پر تشریف فرما ہیں اور آسمان سے اترے ہیں۔ (مولانا فرماتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے مجھ سے معانقہ فرمایا۔

تیسرا خواب:۔ ۳...... تیسری بار مولانا ممدوح رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ مل کر نبی کریم ﷺ کا جنازہ مبارک اٹھائے ہوئے ہیں (مولانا فرماتے ہیں) کیفیت یہ ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو سر مبارک کی طرف سے اور دوسرا آدمی آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کی طرف سے اٹھائے ہوئے ہے۔ میں اسی حالت میں پانی میں داخل ہو جاتا ہوں۔ خواب ہی میں میرے دل میں القاء ہوا کہ میں نبی کریم ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ کروں گا۔

چوتھا خواب:۔ ۴...... چوتھی مرتبہ مولانا رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کی زیارت آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں کی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے ایک بڑا رجسٹر پڑا ہے۔ مولانا ممدوح رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس رجسٹر میں دیکھو۔ مولانا رحمہ اللہ نے اس رجسٹر میں اس صحابی کا نام لکھا ہوا دیکھا۔

پانچواں خواب:۔ ۵...... مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا۔ میرے ہاتھ میں قلم دوات ہے۔ نبی کریم ﷺ مجھے املاء فرماتے ہیں اور میں لکھ رہا ہوں۔ میری والدہ ہمارے قریب آئیں تو نبی کریم ﷺ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ہم دوسرے کمرے میں گئے اور آپ ﷺ مجھے لکھوانے لگے۔ (مولانا نے یہ تمام خواب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بقول پروفیسر محمد اسرائیل اپنے فرزند مولانا ابوتراب الظاہری کو نوٹ کرائے)۔(دبستان حدیث ص ۳۱۸)

خواب کے ذریعے سے رہنمائی:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ علم الدین رحمہ اللہ (دادا حضرت مولانا عبداللہ گوجرانوالہ) گولڑہ کے پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حلقہ بیعت میں شامل تھے۔حافظ صاحب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک میدان میں بے شمار لوگ کھڑے ہیں، میں بھی اس ہجوم کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ میرے پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ بھی اس ہجوم میں شامل ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اچانک ایک عجیب وغریب چیز آسمان سے اترنا شروع ہوئی۔تمام لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے۔جیسے جیسے وہ چیز قریب آرہی تھی لوگوں کی توجہ اس کی طرف زیادہ مبذول ہورہی تھی۔ہر شخص چاہتا تھا کہ دوڑ کر اسے اپنے قبضے میں کر لے۔جب وہ چیز زمین پر آ گئی تو میں اور پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ دونوں اس کو پکڑنے کے لیے دوڑے۔ لیکن وہ عجیب وغریب چیز پیر صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ میں آنے کے بجائے میرے ہاتھ میں آ گئی اور اسی خوشی میں میری آنکھ کھل گئی۔(دبستان حدیث ص ۳۷۸)

☆......☆......☆

کتاب ''کاروان سلف'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔کاروان سلف..... مصنف:۔مولانا اسحق بھٹی حفظہ اللہ

امیر جماعت بڑے صاحب کرامات

پنجاب کی جماعت اہل حدیث کے باسٹھ علماء وزعماء کی مجلس منعقد ہوئی تو اس میں صوبہ پنجاب کی جماعت کی امارت کے لیے تین نام پیش ہوئے، وہ نام یہ تھے:

۱۔سید محمد شریف گھڑیالوی رحمہ اللہ ۲۔مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ ۳۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ۔

کافی بحث و تمحیص کے بعد آخر فیصلہ سید محمد شریف رحمہ اللہ کے حق میں ہوا۔ لیکن شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس بار امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور بڑی منت سماجت کی کہ یہ فریضہ ان کے سپرد نہ کیا جائے۔ آخر آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا کہ اس مجلس میں بڑے بڑے علمائے کرام اور مشہور واعظین و مبلغین موجود ہیں، میں ان کے مقابلے میں کوئی علمی حیثیت نہیں رکھتا، ان میں سے کسی بزرگ کو یہ ذمے داری سونپ دی جائے لیکن جواب میں سب نے یہی کہا کہ وہی اس کے اصل حق دار ہیں، چنانچہ مولانا نیک محمد رحمہ اللہ اور دوسرے بہت سے حضرات کے اصرار پر وہ خاموش ہو گئے اور انہیں صوبہ پنجاب کے امیر جماعت منتخب کر لیا گیا۔

(کاروان سلف ص ۵۷)

جنات کا بیعت اصلاح کے لیے حاضر خدمت ہونا:۔

سید محمد اسماعیل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ معتبر عینی شاہدوں کے ذریعے انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں جنات بھی آتے تھے اور ان کے حلقۂ بیعت میں شامل ہوتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کی تفصیل بھی اس کتاب میں درج کریں گے جو شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حالات میں لکھی جائے گی۔ (کاروان سلف ص 48)

قبولیتِ دعا کی پیشگوئی (کرامت):۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے، اللہ ان کی دعا قبول فرماتا تھا۔ سید اسماعیل شاہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں بھمبہ کلاں (ضلع قصور) کے ایک شخص حاجی عبداللہ نے بتایا کہ تقسیم ملک سے قبل وہ اپنے چند ساتھیوں سمیت کسی لڑائی میں شریک تھے اور پولیس نے پکڑ کر انہیں جیل میں بند کر دیا تھا۔ ضمانت کے لیے بہت کوشش کی لیکن ضمانت نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن شاہ صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا تو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

انہوں نے دعا کی۔ فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی ہے، آج ضمانت ہو جائے گی، چنانچہ اسی دن ضمانت ہو گئی۔ (کاروان سلف ص 49)

پاگل مریض کا فوراً شفاء پا جانا (کرامت):۔

انہی سید اسماعیل شاہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ضلع لائل پور (حال فیصل آباد) کے ایک گاؤں چک نمبر ۴ رام دیوالی کے لوگوں نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمہ اللہ وہاں گئے۔ ایک گلی سے گزرے تو بتایا گیا کہ اس گھر میں ایک شخص پاگل ہے اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کے لیے ان سے دعا کی درخواست کی گئی۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے گلی میں کھڑے کھڑے دعا مانگی۔ ابھی منہ پر ہاتھ پھیرا ہی تھا کہ قفل ٹوٹ گئے، چھن چھن کی آواز کے ساتھ زنجیر نیچے گر گئی اور مریض تندرست ہو گیا۔ (کاروان سلف ص ۴۹)

کنوئیں کا پانی اُوپر آ جانا (کرامت):۔

ایک مرتبہ تحصیل چونیاں سے ان کا ایک عقیدت مند آیا اور اپنے گاؤں لے گیا۔ عرض کیا اس کے کنوئیں سے اتنا تھوڑا پانی آتا ہے کہ فصل سیراب نہیں ہو پاتی۔ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرمادے اور فصل کو پورا پانی آئے۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے نہایت عاجزی سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ کنوئیں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ زمیندار کو اس میں دو "ماہلیں" ڈالنا پڑیں۔ (کاروان سلف ص ۵۰)

مرگی کے مرض سے دائمی شفاء (کرامت):۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ کی اپنی بیٹی مریم بی بی مرگی کے مرض میں مبتلا ہو گئی اور مرض اتنا بڑھ گیا کہ شدید دورے پڑنے لگے۔ بڑے علاج کرائے مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ یہ سخت پریشان کن مسئلہ تھا۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور کئی دن "**یا حلیم یا کریم اشف مریم**" پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور بیٹی کو صحت عطا فرمادی۔ پھر کبھی دورہ نہیں پڑا۔ غالباً ۱۹۹۶ء میں ستر

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

سال کی عمر پا کر اس (مریم) بی بی کا انتقال ہوا۔ (کاروان سلف ص ۵۰)

کشف وکرامات نا قابل یقین حقیقت:۔

ہم ان کشوف وکرامات کے قائل نہیں جو عام لوگ بیان کرنے کے عادی ہیں، لیکن جو بات بالکل سامنے کی ہو اور مشاہدے میں آ رہی ہو، اسے بہر حال ماننا پڑتا ہے۔ انہی حاجی عبداللہ کی روایت سے سید اسماعیل شاہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حاجی فضل الدین سے کسی نے کہا کہ تمہارا بیٹا (عبداللہ) مرض طاعون سے وفات پا گیا ہے۔ وہ اسی وقت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اور جنازے کے لیے کہا۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: حاجی صاحب! تمہارا بیٹا فوت نہیں ہوا، اور وہ اس بیماری سے فوت بھی نہیں ہوگا۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں ہے، ابھی ہوش میں آجائے گا۔

چنانچہ حاجی فضل الدین گھر آئے تو دیکھا کہ حاجی عبداللہ ہوش میں آچکے تھے اور اس واقعہ سے طویل عرصہ بعد تک وہ زندہ رہے۔ (کاروان سلف ص ۵۰)

لڑائی کی کشفی اطلاع (کرامت):۔

ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے مسکن گھڑیالا سے ایک میل کے فاصلے پر سکھوں اور مسلمان اوڈوں کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ شاہ صاحب نے لوگوں کے سامنے لڑائی کی کیفیت بیان کی اور فرمایا معلوم ہوتا ہے اس طرح سے لڑائی ہو رہی ہے۔ کچھ دیر کے بعد لڑائی ختم ہوئی تو ایک اوڈ آیا اور اس نے وہی کیفیت بیان کی جو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے بتائی تھی۔ (کاروان سلف ص ۵۰)

برکت والی لذیذ کھچڑی (کرامت):۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ کا قصبہ گھڑیالا مولانا عبدالعظیم انصاری رحمہ اللہ کے گاؤں ”بلہر“ سے بجانب جنوب سات میل کے فاصلے پر تھا۔ ان کے والد اور اس گاؤں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 23/495

کے بہت سے حضرات عام طور سے شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات کے لیے وہاں جاتے اور شاہ صاحب رحمہ اللہ بھی ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ انصاری صاحب اپنے والد محترم کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ تین چار دوستوں کے ساتھ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز مغرب کا وقت تھا اور شاہ صاحب رحمہ اللہ مسجد میں تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی تو فوراً گھر تشریف لے گئے۔ چند منٹ بعد دیکھا کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ ایک کنالی سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور اس پر پگڑی کا پلو رکھا ہے۔ آتے ہی مسجد میں کنالی مہمانوں کے سامنے رکھ دی اور فرمایا: کھاؤ...... کنالی کھچڑی سے بھری ہوئی تھی۔ کھچڑی مہمانوں نے بھی کھائی اور شاہ صاحب رحمہ اللہ نے بھی کھائی۔ پھر بھی کافی بچ گئی۔

انصاری صاحب اپنے والد کا قول بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے ہم نے زندگی میں بہت سے مقامات پر اچھے سے اچھا کھانا کھایا، لیکن وہ کھچڑی کبھی نہیں بھولی جو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے کھلائی تھی۔ جو مزہ اس کھچڑی میں تھا اور کسی کھانے میں نہیں تھا۔ (کاروان سلف ص ۵۱)

ولی کامل کی دعا پر بیٹے کا مل جانا (کرامت):۔

(واقعہ حضرت صوفی عبداللہ) مولانا عبداللہ رحمہ اللہ کے والد کا نام حاجی عنایت اللہ تھا جو فیصل آباد کی تحصیل سمندری کے ایک گاؤں ''لشارن'' میں مقیم تھے اور اپنے علاقے کے متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ان کے گھر کئی بچے پیدا ہوئے، لیکن کوئی زندہ نہ رہا، سب چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ اس نواح کے ایک گاؤں چک نمبر ۴۹۳ گ ب (اوڈانوالہ) میں ایک شخص صوفی عبداللہ رحمہ اللہ سکونت پذیر تھے جو تدین وتقویٰ اور خلوص وللّٰہیت کے اعتبار سے خاص شہرت کے حامل تھے اور حاجی عنایت اللہ ان کے حلقہ عقیدت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اور عرض گزار ہوئے کہ اللہ انہیں ایسا بیٹا عطا فرمائے جو باعمل عالم بنے اور لوگ اس سے استفادہ کریں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، حسن اتفاق سے وہ قبولیت کی گھڑی تھی۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی اور حاجی عنایت اللہ کو بیٹا عطا فرمایا، جس کا نام صوفی صاحب رحمہ اللہ کے نام پر عبداللہ رکھا گیا۔ یہ آج سے تقریباً ۸۶ برس قبل ۱۹۱۴ء کی بات ہے۔ یہ واقعہ ایک مرتبہ خود مولانا عبداللہ رحمہ اللہ نے بھی بیان فرمایا تھا اور کہا تھا: "میں صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کی دعا کا نتیجہ ہوں۔" (کاروان سلف ص ۲۶۱)

صوفی شاہ عبداللطیف بھٹائی کا مسلک اور کرامت:۔

سید صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض ایسے شواہد موجود ہیں جن کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمہ اللہ موحد بلکہ اہل حدیث تھے۔ ان کا ارشاد ہے کہ مولانا مخدوم محمد معین الدین رحمہ اللہ جو ٹھٹھہ کے رہنے والے تھے، شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمہ اللہ کے گہرے دوست تھے۔

مولانا محمد معین الدین رحمہ اللہ ٹھٹھوی نے اپنی موت سے پہلے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ شاہ عبداللطیف رحمہ اللہ پڑھائیں۔ وہ وفات پا گئے تو لوگ پریشان ہوئے کہ شاہ عبداللطیف رحمہ اللہ کو کہاں تلاش کیا جائے اور جنازہ ان سے کس طرح پڑھایا جائے، اس لیے کہ وہ ٹھٹھہ میں نہیں رہتے تھے۔ اب حسن اتفاق ملاحظہ ہو کہ شاہ صاحب اچانک وہاں آ گئے اور لوگوں نے مولانا کی وصیت کے متعلق بتایا تو انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازے کے بعد لوگوں سے کہا کہ میرا جن سے تعلق تھا، وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، اب آئندہ میرا یہاں آنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ (کاروان سلف ص ۳۹۵)

کتاب "گلستان حدیث" میں کرامات کا تذکرہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOAT.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

نام کتاب:۔گلستان حدیث..... مصنف:۔مولانا اسحق بھٹی حفظہ اللہ

وضاحت: مولانا اسحق بھٹی حفظہ اللہ اپنی کتابوں کا تعارف کرتے ہوئے سوانح حضرت مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

تیسری کتاب کا نام ہے ''تذکرہ حضرت مولانا غلام رسول قلعوی'' مولانا ممدوح بہت بڑے عالم' حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کے شاگرد اور حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے فیض یافتہ تھے۔ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ ان کی زندگی نہایت عجیب وغریب حالات میں گزری اور واقعات کی انتہائی دلکش داستان اپنے پیچھے چھوڑ گئی۔ یہ دلکش داستان ''تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی'' میں بیان کردی گئی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال خیر کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن وحدیث کی تبلیغ واشاعت کو ہمارا معمول بنادے' آمین یارب العالمین۔ (محمد اسحاق بھٹی، اسلامیہ کالونی ساندہ لاہور) (ٹیلی فون: 042-37143677) (گلستان حدیث ص42)

جو مانگا رب نے عطا کیا:۔

(مولانا عبدالجلیل سامرودی رحمہ اللہ کی کرامت، وفات 1973ء) 1912ء میں انہیں حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرمند ہونے کا موقع ملا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً بیس برس کی تھی۔ وہاں انہوں نے آب زم زم پیتے ہوئے اور ملتزم میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے علم حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ کے درجے تک پہنچادے اور تحقیقات میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سے فوقیت عطا فرما۔ بقول ان کے یہ اس عاجز کی دلی دعا تھی یا ایک قسم کا جنون تھا مگر اللہ عزوجل نے اس حقیر پر تحقیقات میں وہ کرم فرمایا کہ اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔''

مولانا ممدوح فرماتے ہیں بہت سے اہم مسائل میں میری تحقیق حافظ ابن حجر

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 26/495

رحمہ اللہ کی تحقیق سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ میں نے کسی مسئلے پر غور کیا اور ایک نتیجے پر پہنچا۔ پھر فتح الباری کی طرف رجوع کیا تو اس میں وہی بات ملی جو مجھے اپنے غور وفکر سے معلوم ہوئی تھی۔ یعنی میری تحقیق حافظ رحمہ اللہ کی تحقیق سے موافقت کرتی ہے۔ جو میری تحقیق ہوتی ہے وہی حافظ رحمہ اللہ کی ہوتی ہے گو میں نے حافظ رحمہ اللہ کی فتح الباری کی عبارات کا اس سلسلے میں مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ یہ اس احقر پر خدا کی عظیم مہربانی ہے۔ (گلستان حدیث ص 234-235)

چرسی پر نگاہِ ولی کا اثر (کرامت):۔

حضرت مولانا غلام رسول رحمہ اللہ (ساکن قلعہ میہاں سنگھ، ضلع گوجراں والا) بھی اعوان تھے۔ سخاوت میں ان کا ہاتھ بھی بڑا کھلا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان سے ایک بھنگی چرسی نے روپیہ مانگا اور انہوں نے دے دیا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ بھنگی اور چرس پیتا ہے۔ فرمایا پیتا ہوگا۔ لیکن امید ہے اب ترک کردے گا۔ چنانچہ اس نے جلد ہی بھنگ اور چرس پینا ترک کر دیا تھا۔ (گلستان حدیث ص 418)

☆......☆......☆

کتاب "وسیلہ" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ وسیلہ کتاب وسنت کی روشنی میں

تصنیف:۔ محمد قاسم خواجہ........ ناشر:۔ ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ

ہاتف غیبی کا کلام:۔

حسن بن حسین بن علی رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو ان کی بیوی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے قبر پر سال بھر خیمہ لگائے رکھا آخر اُٹھ کر جانے لگیں تو ایک غیبی آواز سنائی دی کوئی کہہ رہا تھا "الا ھل وجدوا مافقدوا" کیا گم شدہ چیز مل گئی؟ دوسری طرف سے جواب آیا "بل یئسوا فانقلبوا" بلکہ ناامید ہوکر لوٹ گئے۔ (بخاری)(وسیلہ ص 47)

facebook.com/Salfi.tasawuf

اولیاء کی غیبی رہنمائی:۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دفعہ اوپر ایک نورانی تخت سے آواز آئی اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تیرا رب ہوں اور جو دوسروں کے لیے حرام ہے تیرے لیے حلال کرتا ہوں فرمایا "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" دور ہوا ے دشمن خدا۔ یکا یک نور پھٹ گیا تاریکی پھیل گئی پھر آواز آئی اے عبدالقادر! تو اپنے علم سے بچ گیا ورنہ میں اس شعبدہ میں ستر مشائخ کو گمراہ کر چکا ہوں۔

(آپ سے جب) سوال ہوا آپ نے کیسے جانا وہ شیطان تھا۔ فرمایا اس کے حرام کو حلال کرنے سے جبکہ شریعت محمدیہ نا قابل تبدیل ہے۔ (وسیلہ ص 130)

☆......☆......☆

کتاب "مہر نبوت" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مصنف:۔ علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری

ناشر:۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

عالم جنات میں قاضی صاحب کا احترام:۔

(واقعہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ) قاضی صاحب رحمہ اللہ کا ادب نہ صرف انسان بلکہ جنات بھی کرتے چنانچہ یہ سچا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی بیوی کو آسیب ہوتا تھا بے چارے شوہر نے کئی حکیموں اور عاملوں سے رجوع کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر وہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کر کے تعویذ طلب کیا قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں تعویذ تو نہیں دیا کرتا البتہ آپ ان سے میرا سلام کہیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ کے بندے کسی غریب کو ستانا اچھی بات نہیں۔ شاید وہ مان جائیں۔ وہ صاحب یہ سن کر چلے گئے، گھر پہنچے تو دیکھا کہ جن آیا ہوا ہے اور بیوی کو برا حال ہے وہ اسی وقت اس سے مخاطب ہوئے اور کہا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ نے سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے اتنا سنتے ہی عورت کی چیخ نکل گئی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اور پھر جن کہنے لگا اگر تم ان کا پیغام نہ لاتے تو میں کبھی اس کا پیچھا نہ چھوڑتا۔ مجھے ان کے نام سے شرم ہے۔ میں اب رخصت ہوتا ہوں چنانچہ وہ عورت تندرست ہوگئی اور پھر اسے آسیب نہ ہوا۔ (مہر نبوت ص 10)

سمندری مخلوق میں قاضی صاحب کا احترام:۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کی تمنا تھی بلکہ وہ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی جب تو مجھے اپنے پاس بلائے تو مالی لحاظ سے میں تہی دامن ہوں۔ ان کی دعا اللہ نے قبول فرمائی اور ان کا انتقال ایسے ہی حالات میں اس وقت ہوا جب وہ دوسرے حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہو کر وطن واپس آرہے تھے۔

انہوں نے دوران سفر جہاز پر وفات پائی۔ نماز جنازہ مولانا سید اسماعیل غزنوی رحمہ اللہ مرحوم نے پڑھائی اور بعد ازاں ان کی نعش سمندر کی لہروں کے سپرد کردی گئی۔ اس موقع پر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ تا حد نظر ان کی نعش سمندر کے سینے پر بہتی چلی جارہی ہے اور کسی سمندری جانور کو اسے نقصان پہنچانے کی جسارت نہ ہوئی حالانکہ یہ بات عموماً مشاہدے میں آئی ہے کہ جونہی کوئی انسانی نعش سمندر میں گرتی ہے مگرمچھ اور بڑی بڑی مچھلیاں اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور آناً فاناً اسے ختم کر ڈالتی ہیں لیکن صاحبِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندری مخلوق نے بھی احترام کیا اور ان کی نعش کی حفاظت کی۔ سال وفات 1930ء ہے۔

(از حکیم محمد عبداللہ رحمہ اللہ جہانیاں منڈی) (مہر نبوت ص 12,13)

☆......☆......☆

رسالہ "ہفت روزہ الاعتصام" میں کرامت کا تذکرہ

نام رسالہ:۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور، جلد 40 شمارہ 52، اشاعت خاص

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

مقبول بندوں کی گزرگاہ پر دعا کی قبولیت:۔

مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ جب مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ کو بیماری کی حالت میں کھلابٹ لے کر گئے تو ایک دن یہ تینوں حضرات سیر کرتے کرتے ایک ندی کے کنارے پہنچے۔ مہدی زماں خاں صاحب نے انہیں بتایا کہ سید احمد شہید رحمہ اللہ اور مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا لشکر جب جہاد کے لیے اس علاقے میں آیا تھا تو ان کا گزر اس مقام سے ہوا تھا جہاں ہم اس وقت کھڑے ہیں۔ یہ الفاظ سن کر مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ پر رقت طاری ہوگئی اور ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعائے صحت کی۔ مولانا ندوی رحمہ اللہ نے بتایا کہ وہ دعا سے فارغ ہوئے تو ایسے محسوس ہوا کہ بخار اتر گیا ہے اور وہ صحت یاب ہوگئے ہیں اس کا ذکر مولانا اسماعیل اور مولانا مہدی زمان سے کیا تو وہ انہیں ان کے معالج کے پاس لے گئے۔ معالج کا کلینک ایک پہاڑی کے اوپر تھا۔ نبض دیکھی تو کہا نبض کی حرکت تیز ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بخار نہیں اترا۔ مولانا ندوی رحمہ اللہ نے کہا میری جسمانی حالت مجھے بتا رہی ہے کہ بخار اتر گیا ہے اور نبض کی رفتار اس لیے تیز ہے کہ نیچے سے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کمزوری کی وجہ سے سانس پھول گیا ہے۔ آپ دس منٹ بعد نبض دیکھیں گے تو انشاء اللہ اسی نتیجے پر پہنچیں گے جس پر میں پہنچا ہوں چنانچہ دس منٹ بعد نبض دیکھی گئی تو وہ بالکل ٹھیک تھی اور وہ ایک ہفتے بعد واپس گوجرانوالہ آ گئے اللہ نے مریض کی دعا جو دل کی گہرائی سے نکلی تھی قبول فرمائی اور بیماری ختم ہوگئی۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص 95,96)

☆......☆......☆

کتاب "گزر گئی گزران" میں کرامات کا تذکرہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نام کتاب:۔ گزر گئی گزران ...... مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

میاں امام الدین کے شاگرد جنات:۔

(مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ فرماتے ہیں) میاں امام الدین میرے دادا میاں محمد کے سگے چچا تھے یعنی دوست محمد (عرف وسوندھی) کے بڑے بھائی۔ نہایت متقی اور پرہیز گار بزرگ، کوٹ کپورہ کی مسجد کے امام تھے جسے "سراجاں والی مسجد" کہا جاتا تھا۔ مسجد کے قریب ہی ایک مکان تھا، مسجد میں بچوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ ان سے بعض ملنے والے اور ان کے مقتدی بتایا کرتے تھے کہ جنات بھی ان کے شاگردوں میں شامل تھے۔ (گزر گئی گزران ص 25)

خادم جنات کا چارہ لانا:۔

ایک شخص نے بتایا کہ میاں امام الدین رحمہ اللہ نے گائے رکھی تھی ان کے ایک سکھ عقیدت مند نے ان سے کہا کہ آپ کسی شاگرد کو بھیج کر میرے کھیت سے گائے کے لیے چارا منگوالیں۔ میاں صاحب نے ایک لڑکے کو بھیجا اور وہ چارا لایا جس سے میاں صاحب کا گھر بھر گیا۔ میاں صاحب نے اس سے کہا اتنا چارا کیا کرنا تھا؟ کچھ دیر بعد زمین کا مالک سکھ آیا۔ اس نے ہنستے ہوئے میاں صاحب سے کہا کہ آپ نے کس لڑکے کو بھیجا تھا وہ آدھا کھیت کاٹ لایا ہے میاں صاحب نے تحقیق کی تو چارا لانے والا جن تھا۔ جو سکھ کے آدھے کھیت کا صفایا کر آیا تھا۔ (گزر گئی گزران ص 25)

شاگرد جنات کا قیام:۔

ہمارے ایک بزرگ حاجی فیض محمد مرحوم کا مکان میاں امام الدین صاحب رحمہ اللہ کی مسجد سے متصل تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ بتایا کہ کبھی کبھی رات کو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے مسجد کے اندرونی حصے کے فرش پر زور زور سے کوئی پاؤں مار رہا ہے۔ ہمیں پتا ہوتا تھا کہ یہ میاں صاحب کے شاگرد جن ہیں جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

حاجی فیض محمد نے قیام پاکستان کے بعد ہمارے گاؤں چک نمبر 53 گ ب (جڑاں والا) میں وفات پائی۔ (گزر گئی گزران ص 25)

مدعی نبوت پر تکفیر کا القاء:۔

مولانا محمد علی لکھوی رحمہ اللہ 1890ء (1307ھ) میں بمقام لکھو کے پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے پہلے مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی رحمہ اللہ کے دو یا تین بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور فرمایا تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے القاء ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور قرآن کی یہ آیت سامنے آئی ہے۔ "**وقارون وفرعون وهامان**"... یعنی وہ قارون فرعون اور ہامان کا ساتھی ہے۔" اس کے بعد مرزا صاحب نے غصے میں بددعا کرتے ہوئے پیش گوئی کی کہ اب محی الدین عبدالرحمن کے گھر بیٹا پیدا نہیں ہوگا اور یہ اولاد نرینہ سے محروم رہیں گے۔ لیکن اس بددعا اور پیش گوئی کے بعد مولانا محمد علی رحمہ اللہ پیدا ہوئے اور زندہ بھی رہے اس لیے بعض اوقات مولانا محمد علی رحمہ اللہ مسکراتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بددعا کا نتیجہ ہوں۔ (گزر گئی گزران ص 136)

بغیر اسباب کے غیبی رقم ملنا:۔

ہماری ایک ممانی نہایت نیک خاتون تھیں تہجد گزار اور روزانہ تلاوت قرآن کرنے والی۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ انہوں نے نماز پڑھ کر مصلیٰ اٹھایا اور اس کے نیچے سے کچھ پیسے نکلے' جو اس نے اپنے پاس رکھ لیے یا کسی کو دے دیئے۔ اس کی بیٹیوں نے یہ معاملہ خود دیکھا لیکن پھر اس صالحہ خاتون نے ہنسی مذاق میں بعض عورتوں سے اس کا ذکر کر دیا اور کہا کہ معلوم نہیں یہ پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ اس کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا۔ (گزر گئی گزران ص 363)

صوفی صاحب کی برکت والی رقم:۔

ایک مرتبہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہم اللہ نے ایک کام

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد اول | Vebuka.com

کے سلسلے میں مجھے صوفی عبداللہ مرحوم ومغفور کے پاس اوڈاں والا بھیجا۔ صوفی صاحب نے مجھے ازراہ کرم دس دس روپے کے دو نوٹ عطا فرمائے۔ میں نے واپس آ کر اس کا ذکر مولانا غزنوی رحمہ اللہ سے کیا تو فرمایا یہ نوٹ آپ خرچ نہ کریں۔ اپنے بکس وغیرہ میں رکھیں۔ جہاں اپنے پیسے رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ان میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرمائیں گے۔ (گزر گئی گزران ص363)

رجال الغیب یا غیبی امداد:۔

عبدالرحمن نامی ایک نمبردار کا واقعہ ہے کہ وہ کسی وجہ سے اپنا معاملہ آبیانہ بروقت تحصیل دار کے دفتر جمع نہ کرا سکا۔ وہ گھر سے باہر تھا کہ پولیس اسے گرفتار کر کے تھانے لے گئی کہ رقم جمع کراؤ گے تو رہائی ہوگی۔ وہ حیران کہ میں رقم کیسے جمع کراؤں۔ میں تو تھانے بیٹھا ہوں نہ میرے گھر والوں کو پتا ہے نہ کسی تعلق دار کو۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ تو ہی مجھے نجات دلانے والا ہے۔ اتنے میں اچانک ایک آدمی آیا اور آواز دی عبدالرحمن کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں جتنی رقم کی ضرورت تھی اس شخص نے عبدالرحمن کو دی اور چلا گیا عبدالرحمن کو بالکل معلوم نہیں کہ رقم دینے والا کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ یہ کیا سلسلہ ہے؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ (گزر گئی گزران ص363)

گمشدہ لڑکوں کے بارے میں کشفی معلومات:۔

ایک روز مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کے پاس ان کے رشتے دار آئے جن کا نام اختر علی تھا۔ انہوں نے کہا کہ کئی دن ہوئے میرا بیٹا اپنے ایک دوست کے ساتھ کہیں چلا گیا ہے۔ ہم سخت پریشان ہیں کچھ پتا نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ اور اس کا دوست کہاں ہے؟ اس نے مولانا سے کہا آپ دعا کریں وہ لڑکے خیریت سے گھر آ جائیں۔ مولانا نے اس کی بات سنی وضو کیا اور قرآن مجید پکڑا۔ نہایت خشوع وخضوع سے سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن مجید کھولا تو سورۃ المومنون کی یہ آیت سامنے آئی۔

"واوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین"۔ (یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اونچے مقام پر جگہ دی جو ٹھہرنے کے قابل ہے اور وہاں صاف پانی جاری ہے) یہ آیت پڑھ کر مولانا نے فرمایا یہ لڑکے مری گئی ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں دو ایک روز میں آجائیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکے دوسرے دن آگئے...... اور وہ واقعی سیر کیلئے مری گئے تھے۔ (گزر گئی گزران ص 364)

ایک مرتبہ ٹیلی فون پر مجھے کسی شخص نے ایسی خبر سنائی جو میرے لیے نہایت تشویش کا باعث تھی یہ شام کا وقت تھا اور اس وقت صحیح صورتحال سے مطلع ہونا بہت مشکل بلکہ ناممکن تھا میں نے فوراً وضو کیا۔ درود شریف اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن مجید کھولا مشکل کے وقت عام طور پر انسان کا رجوع پوری طرح اللہ کی طرف ہوجاتا ہے اب سورۂ نور کی یہ آیت میرے سامنے آئی۔

"لَا تحسبوه شرا لکم ط بل هو خیر لکم ط لکل امرئ منهم ما اکتسب من الاثم" (یعنی تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ کیا اتنی ہی سزا پائے گا) (گزر گئی گزران ص 364 تا 365)

ولی سے بدسلوکی کا انجام:۔

قیام پاکستان سے قبل ایک مرتبہ وہ (حکیم عبدالمجید عتیقی) میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ سے ملاقات کیلئے شرق پور گئے۔ اس وقت وہ نابینا تھے اور ایک شخص ان کے ساتھ تھا۔ کچھ دیر میاں شیر محمد رحمہ اللہ کے پاس رہے۔ پھر لاہور آنے کیلئے اڈے پر پہنچے۔ ان دنوں ٹریفک کا معاملہ موجودہ دور سے بالکل مختلف تھا' کافی دیر کے بعد بس چلتی تھی۔ ایک بس لاہور کیلئے تیار ہوئی تو حکیم صاحب اور ان کے ساتھی کو ڈرائیور نے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور بس چل پڑی۔ تقریباً آدھا فرلانگ گئی ہوگی کہ بس رکی۔ ڈرائیور نے حکیم صاحب سے کہا آپ یہ سیٹ خالی کردیں پچھلی سیٹ پر چلے جائیں۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حکیم صاحب نے پوچھا یہاں کسی بیمار کو بٹھانا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ کسی بوڑھے یا عورت کو بٹھانا ہے؟ کہا نہیں۔ بولے: تو پھر مجھے کیوں اٹھایا جا رہا ہے؟ جواب ملا تھانیدار صاحب لاہور جا رہے ہیں' انہیں فرنٹ سیٹ پر بٹھانا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا: اگر تھانیدار کو بٹھانا ہے تو میں یہ سیٹ خالی نہیں کروں گا۔ کسی بیمار یا بوڑھے یا عورت کیلئے تو سیٹ چھوڑ دوں گا' تھانیدار یا کسی اور سرکاری افسر کیلئے نہیں چھوڑوں گا۔ اب وہاں عجیب صورت حال پیدا ہوگئی۔ اس زمانے میں تھانیدار کا مقابلہ کرنا بہت مشکل تھا۔ کافی دیر بس رکی رہی۔ سواریاں بھی پریشان ہوگئیں اور انہوں نے حکیم صاحب کی منت سماجت کی کہ آپ پچھلی سیٹ پر آ جائیے۔ بالآخر حکیم صاحب بس سے اتر پڑے اور کہا کہ میں اس بس پر سوار نہیں ہوں گا۔ دوسری بس سے لاہور جاؤں گا۔

بس ابھی روانہ ہوئی تھی کہ اس کا ٹائر پھٹ گیا۔ آدھ پون گھنٹے بعد ٹائر بدلا اور بس روانہ ہوئی تو دوسرا ٹائر پھٹ گیا۔ اڈے پر جا کر اور ٹائر لایا گیا' وہ بدلا تو چند منٹ میں تیسرا ٹائر پھٹ گیا۔ اب خود تھانیدار اور بس کا ڈرائیور حکیم صاحب کے پاس آئے اور عرض گزار ہوئے کہ آپ اس بس پر بیٹھیے اور فرنٹ سیٹ پر تشریف رکھیے۔ حکیم صاحب نے کہا: میں اس بس پر نہیں بیٹھوں گا۔ اب آپ جائیے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ چنانچہ بس بخیریت لاہور پہنچ گئی۔ (گزر گئی گزران ص 381 تا 382)

حکیم صاحب کا کشف القبور اور ہندو نوجوان:۔

حکیم صاحب نے بتایا کہ تقسیم ملک سے قبل ان کے پاس ایک ہندو نوجوان آیا کرتا تھا۔ وہ مذہب اور دھرم وغیرہ کو بالکل نہیں مانتا تھا۔ کہا کرتا تھا کہ نہ اللہ ہے' نہ رسول ہے' نہ کوئی میشور ہے' نہ کوئی دیوتا ہے' بس یہ دنیا ہے اس میں اچھا کام کرو تو تا کہ لوگوں کو آرام پہنچے۔ کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مرنے کے بعد قصہ ختم۔ نہ کوئی جزا ہے' نہ سزا۔ مسلمان مردے کو زمین میں دفن کر دیتے ہیں اور ہندو جلا دیتے ہیں۔

حکیم صاحب اسے سمجھانے کی کوشش کرتے کہ اس دنیا میں جو اچھا یا برا کام کیا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

جائے گا' مرنے کے بعد اس کی سزا یا جزا ملے گی۔ اللہ بھی موجود ہے اور رسول (علیہم السلام) بھی لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے اس نے بھیجے مگر وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

ایک دن حکیم صاحب رحمہ اللہ اسے قبرستان میانی صاحب پر لے گئے اور فرمایا کسی ایسی قبر پر بٹھا دو جو تمہارے خیال میں بہت پرانی ہو۔ اس نے ان کو ایک قبر پر بٹھا دیا۔ حکیم صاحب نے ایک دائرہ کھینچا اور اس سے کہا کہ میں کچھ پڑھوں گا۔ تم مضبوطی سے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھنا اور دائرے سے باہر نہ نکلنا۔ حکیم صاحب نے کچھ پڑھنا شروع کیا تو تھوڑی دیر کے بعد اس نوجوان کے ہاتھ کانپنے لگے۔ حکیم صاحب نے اس کے ہاتھوں کو پکڑا اور محسوس کیا کہ وہ کانپ رہا ہے۔ اس کے بعد کچھ اور پڑھنا شروع کیا تو اس کی گھبراہٹ میں کچھ کمی ہوئی۔ پھر وہ قبرستان سے باہر آ گئے۔ حکیم صاحب نے اس سے گفتگو کرنے کی کوشش کی لیکن وہ خاموش رہا۔ کوئی بات نہیں کی۔ اس کے بعد وہ حسب معمول حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا لیکن اس موضوع پر اس نے ان سے کبھی گفتگو نہیں کی...... میں نے حکیم صاحب سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ نے قبر پر کیا پڑھا اور اسے کیا کچھ دکھائی دیا۔ انہوں نے بات کی اور میں نے سن لی۔ (گزر گئی گزران ص 382)

توجہ ولی کے منکر جنت پر اثرات:۔

مولوی ولی محمد رحمہ اللہ ایک مشہور بزرگ تھے جو سید احمد شہید بریلوی اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمہما اللہ کی جماعت مجاہدین سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا مسکن ضلع قصور کا ایک گاؤں فتوحی والا تھا۔ جو دریائے ستلج کے قریب ہے۔ مولوی ولی محمد رحمہ اللہ کی کرامتوں اور قبولیتِ دعا کے بہت سے واقعات مشہور تھے۔ میں نے تقسیم ملک سے قبل مولوی ولی محمد کو دیکھا تھا اور ایک دفعہ ان کے گاؤں بھی گیا تھا۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے صاحب زادۂ گرامی قدر حافظ احمد شاکر نے مرحوم علیم ناصری کے حوالے سے بتایا کہ مولوی ولی محمد مرحوم کے ملنے

facebook.com/Salfi.tasawuf

والے ایک شخص جنت، دوزخ کے وجود کو نہیں مانتے تھے۔ ایک دن نماز ظہر کے بعد مولوی ولی محمد انہیں اپنے حجرے میں لے گئے اور دونوں وہاں اس طرح لیٹ گئے کہ ایک کے پاؤں ایک طرف تھے اور دوسرے کے دوسری طرف۔ لیکن سر دونوں کے ملے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے ان سے کہا کہ اب تم سو جاؤ میں بھی سو جاتا ہوں۔ لیکن ہمارے سر اسی طرح ملے رہنے چاہئیں۔ معلوم نہیں نیند کی حالت میں اس شخص نے کیا دیکھا اور اس پر کیا کیفیت طاری ہوئی۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد وہ جنت اور دوزخ کے وجود کا قائل ہو چکا تھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ (گزر گئی گزران ص 383)

مرنے کے بعد تلاوت کی آواز:۔

حافظ احمد شاکر راوی ہیں کہ ان کے ایک رشتے دار مولوی عبدالحق تقسیم ملک کے بعد کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) میں آبسے تھے۔ انہوں نے حافظ احمد شاکر کو ان کے دادا یعنی مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے والد محترم میاں صدر الدین حسن مرحوم کے متعلق بتایا کہ وہ روزانہ نماز عصر کے بعد خاص لہجے میں سورۃ الرحمن اور سورۃ یٰسین پڑھا کرتے تھے۔ مولوی عبدالحق بیان کرتے ہیں کہ ان کی وفات کے بعد قبرستان کی طرف سے ہمیں عصر کے بعد ان کی آواز میں سورۃ رحمن اور سورۃ یٰسین کی تلاوت سنائی دیتی تھی۔ بارہا ایسا ہوا کہ ان کی تلاوت سن کر ہم قبرستان کی طرف چل پڑے۔ جیسے جیسے قبرستان کے قریب ہوتے گئے تلاوت کی آواز آہستہ ہوتی گئی۔ قبرستان میں پہنچے تو آواز آنا بند ہو گئی۔ یہ تجربہ انہوں نے کئی دفعہ کیا۔ (گزر گئی گزران ص,383)

اولیاء کے ساتھ کوئی خاص نظام ہے ضرور:۔

ایک اور واقعہ سنیے اس کے راوی بھی محترم المقام حافظ احمد شاکر ہیں۔ ان کے دفتر (اخبار الاعتصام) میں ایک مزدور کام کرتا تھا۔ اس نے ان کو بتایا کہ ایک مرتبہ وہ حج بیت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اللہ کیلئے گیا۔ بیت اللہ شریف میں بیٹھا تھا کہ اس نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ وہ دعا کر رہا تھا کہ اسے چند عورتیں نظر آئیں۔ ہماری اس دنیا کی عورتوں سے بالکل الگ قسم کی انتہائی حسین و جمیل۔ اس نے دعا ختم کی تو وہ عورتیں غائب ہو گئیں۔ اب بھی وہ کبھی متوجہ الی اللہ ہو کر دعا کرتا ہے تو وہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جب دعا ختم کر کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے تو وہ صورت حال ختم ہو جاتی ہے۔

وضاحت: مولانا اسحق بھٹی حفظہ اللہ:۔

کوئی مانے یا نہ مانے' کچھ معاملات ایسے ضرور ہیں جو بعض خاص اوقات میں اللہ کی بعض بندوں پر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس قسم کے معاملات کی کیفیات و تفصیلات کا ہمیں علم نہیں۔ (گزر گئی گزران ص384)

میاں الحمدللہ مستجاب الدعوات بزرگ:۔

ضلع گورداس پور (مشرقی پنجاب) کے کسی گاؤں کے رہنے والے ایک شخص امام الدین تھے ان کے اس نام کا علم بہت کم لوگوں کو ہو گا۔ انہیں میاں الحمدللہ کہا جاتا تھا۔ اس لیے کہ غمی شادی کی ہر بات سن کر وہ ایک خاص لہجے کے ساتھ قدرے بلند آواز میں الحمدللہ کہا کرتے تھے۔ کسی کی وفات کی خبر سنتے تو کہتے الحمدللہ۔ کسی کے ہاں بچے کی ولادت کا بتایا جاتا تو کہتے الحمدللہ۔ بکثرت الحمدللہ کہنے کی وجہ سے ان کا نام ہی الحمدللہ پڑ گیا تھا۔

تقسیم ملک سے قبل وہ ہمارے قدیم وطن کوٹ کپورہ جایا کرتے تھے اور لوگ نہایت مسرت سے ان کی باتیں سنا کرتے تھے۔ مجھے بھی ان کی گفتگو سے دلچسپی تھی۔ چھوٹا قد' گھٹا ہوا بدن' سرخی مائل گندمی رنگ' چہرے پر مسکراہٹ' دل میں خشیت الٰہی کا جذبہ صادقہ موجزن' سادہ لباس اور پرخلوص اسباب کلام۔ اپنے عہد کے علماء و صلحاء کا تذکرہ والہانہ انداز سے کرتے اور جن اہل اللہ کی مجلسوں میں بیٹھنے کے انہیں مواقع میسر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

آ ئے تھے ان کی باتیں بے حد شوق سے سناتے۔ اس مرد قرآن درویش کی دعا اللہ قبول فرماتا تھا۔ وہ مویشیوں کی تجارت کرتے تھے ہمارے شہر سے بارہ تیرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ریاست نابھہ میں ایک قصبہ "جیتو منڈی" کے نام سے موسوم تھا۔ وہاں گرمیوں کے دنوں میں مویشیوں کی منڈی لگتی تھی اور لوگ دور دور کے علاقوں سے مویشی خریدنے اور بیچنے کیلیئے وہاں آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کے ساتھ میاں الحمدللہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے سات آٹھ کٹے اور کٹیاں خریدے۔ وہاں سے انہوں نے کوٹ کپورے پہنچنا تھا۔ سخت گرمی میں ان کے مویشی ہانپنے لگے۔ خود ان دونوں کا بھی گرمی سے براحال ہوگیا۔ وہ ریتیلا علاقہ تھا ان کے ساتھی نے کہا میاں الحمدللہ دعا کرؤ اللہ تعالیٰ بارش برسائے ہمیں بھی کچھ آرام میسر ہو اور ہمارے کٹے کٹیوں کی تکلیف بھی رفع ہو۔

میاں الحمدللہ نے کہا جی تو میرا بھی دعا کرنے کو چاہتا ہے لیکن پھر خیال آتا ہے کہ بارش ہوگئ تو یہ جانور ریت میں دھنس جائیں گے اور ان کا چلنا مشکل ہوجائے گا یعنی انہیں اللہ پر یقین تھا کہ بارش کی دعا کی تو بارش ضرور ہوگی۔ لیکن جانوروں کیلیئے مشکل پیدا ہوجائے گی۔

ساتھی نے کہا کوئی بات نہیں۔ آپ دعا کریں ان جانوروں کو ہم کسی نہ کسی طرح ہانک کرلے جائیں گے

چنانچہ اس شخص کے بقول میاں الحمدللہ نے دعا کی اور تھوڑی دیر بعد آسمان پر بادل نمودار ہوئے' گھٹا چھائی اور بارش ہونے لگی۔ اس کے نتیجے میں واقعتا جانوروں کیلیئے چلنا کچھ مشکل ہوگیا لیکن کسی طرح وہ انہیں کوٹ کپورے لے آئے۔ یہ بات اس شخص نے میاں الحمدللہ کی موجودگی میں سنائی۔ وہ سنا رہا تھا اور میاں الحمدللہ مسکرا رہے تھے۔ اس واقعہ پر کم وبیش ستر سال گزر چکے ہیں لیکن میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اب بھی انہیں اپنے شہر کی جامع مسجد میں بیٹھے اور مسکراتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(گزر گئی گزران ص386)

بکثرت کرامات کا صدور:۔

انیسویں صدی عیسوی کے ساتویں عشرے کے معروف عالم وصالح بزرگ حضرت مولانا غلام رسول (ساکن قلعہ میہاں سنگھ، ضلع گوجراں والا) ہیں۔ مولانا ممدوح سے بے شمار کرامات کا صدور ہوا۔ وہ 1291ھ (1874ء) میں فوت ہوئے۔ (گزر گئی گزران ص430) میں نے اپنی کتاب ''فقہائے ہند'' کی دسویں جلد میں ان کے حالات تفصیل سے بیان کیے ہیں جو کتاب کے ساٹھ صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی بعض کرامات بھی بیان کی ہیں۔ (گزر گئی گزران ص430)

☆......☆......☆

کتاب ''برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن۔ مصنف:۔ مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ

عارف باللہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ

ارض پنجاب کے ایک معروف عالم دین مولانا غلام رسول رحمہ اللہ تھے، جو ضلع گوجرانوالہ کے ایک قصبے قلعہ میہاں سنگھ کے رہنے والے تھے۔ 1227ھ (1813ء) میں پیدا ہوئے۔ کئی پشتوں سے یہ خاندان علم وعمل میں ممتاز چلا آرہا تھا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ نے اپنے عہد کے متعدد اساتذہ سے اخذ علم کیا۔ ایک دور آیا کہ حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ سے ان کی ملاقات ہوئی دونوں کو اللہ نے تقویٰ اور روحانیت کی دولت سے بہرہ وافر عطا فرمایا تھا۔ اس بناء پر دونوں میں محبت اور گہرے روابط کا رشتہ قائم ہو گیا۔ دونوں بزرگ اولیاء اللہ تھے۔

دونوں نے باہم مشورہ کر کے علم حدیث پڑھنے کا عزم کیا۔ یہ 1857ء کی جنگ آزادی سے پہلے کی بات ہے۔ اس وقت دہلی میں حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کی مسند تدریس حدیث آراستہ تھی۔ دونوں بزرگ امرتسر سے دہلی کو روانہ ہوئے۔

امرتسر سے دہلی تک کا سفر آٹھ دن میں طے کیا اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ سے حدیث کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ (برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ص 422)

حضرت میاں سید نذیر حسین رحمہ اللہ نے ان کی سند پر لکھا تھا کہ مولوی عبداللہ المعروف غلام رسول رحمہ اللہ نہایت ذہین و بے حد نیک اور بلند اخلاق و عالی کردار شخص ہیں۔ یہ سند ماہ ربیع الثانی 1279ھ (اکتوبر 1862ء) کو تحریر فرمائی گئی۔ یعنی سال تعلیم سے چھ سال بعد اس کا اجراء ہوا۔ اس سے نو دس سال بعد 1288ھ (1872ء) کو انہوں نے حج بیت اللہ کیا۔

کرامات کے چند واقعات

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا سلسلہ درس بھی جاری تھا بہت سے حضرات نے ان سے حصول علم کیا۔ وہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ان کی باتوں کے اثرات اور قبولیتِ دعا کے حیرت انگیز واقعات ان کے سوانح نگار نے بھی بیان کیے ہیں اور عام لوگوں سے بھی سننے میں آئے ہیں ان بہت سے واقعات میں تین واقعات یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

وعظ ولی کے غیر مسلموں پر اثرات (کرامت):۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

1۔ایک دن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ لاہور میں وعظ فرما رہے تھے۔ دو گورے عیسائی، چند سکھ اور ہندو بھی مجلس وعظ میں موجود تھے۔ وعظ میں انہوں نے سورۂ مریم کی چند آیات تلاوت کیں اور حبشہ کے بادشاہ ہرقل کے دربار میں قریش مکہ کی سفارت کا ذکر کیا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، سے ہرقل نے جس انداز سے بات کی تھی اس کا ذکر کیا اور کلمہ شہادت کے بارے (میں) بتایا تو ساتھ ہی اس طرح زوردار اور پرکشش آواز میں کلمہ شہادت پڑھا کہ سننے والوں میں ایک تہلکہ بپا ہوگیا اور ہندو، مسلمان، گورے عیسائی اور سکھ شدت تاثر سے تڑپ اٹھے۔ اس وعظ میں جتنے غیر مسلم موجود تھے، سب مسلمان ہوگئے۔ (برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن 424)

ہندو عورت کا مسلمان ہوجانا (کرامت):۔

2۔لاہور ہی کا واقعہ ہے کہ مولانا ممدوح فجر کی نماز سے فارغ ہوکر وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے تھے کہ ایک سکھ عورت "واہ گرو، واہ گرو" کہتی ہوئی وہاں سے گزر رہی تھی۔ مولانا نے فرمایا "وحدہٗ وحدہٗ" کہو۔ اس عورت کی زبان پر اسی وقت واہ گرو واہ گرو کی بجائے "وحدہٗ وحدہٗ" کے الفاظ جاری ہوگئے۔ اسی طرح کہتی ہوئی گھر آگئی۔ گھر والوں نے اسے بہت سمجھایا بھی اور مارا پیٹا بھی مگر وہ باز نہ آئی اور مسلمان ہوگئی۔

(برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ص 424)

نگاہ ولی کی تاثیر (کرامت):۔

3۔ایک مرتبہ ضلع گجرات (پنجاب) میں کہیں سفر پر جارہے تھے کہ ایک سکھ ادھر سے آیا اور اس نے ان سے پوچھا "ڈنگا" کا راستہ کون سا ہے؟ فرمایا: مجھے ڈنگوں کا راستہ تو آتا نہیں البتہ سیدھوں کا راستہ معلوم ہے۔ اس نے کہا سیدھوں کا ہی بتادو۔ فرمایا سیدھوں کا راستہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ ادھر مولانا کی زبان سے یہ کلمہ نکلا اور ادھر سکھ کی زبان سے جاری ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ (برصغیر کے اہل

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

حدیث خدام قرآن ص 424)

مولانا غلام رسول (قلعوی رحمہ اللہ) نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔انہوں نے ٹھیک 63 سال عمر پا کر 1291ھ (1874ء) کو جنت الفردوس کی راہ لی۔

(برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ص 425)

جو مانگتے اللہ عطا فرماتا (کرامت):۔

ان (مولانا محمد سلیمان روڑوی رحمہ اللہ) کا انداز وعظ اور طریق تبلیغ عام واعظین و مبلغین سے مختلف تھا۔ وہ نرم الفاظ میں بات کرتے اور لوگوں کو ان کے ذہنی سانچے کے مطابق دینی مسائل سمجھانے کی کوشش فرماتے تھے۔ ان کا واسطہ زیادہ تر دیہات کے ان پڑھ یا نیم خواندہ لوگوں سے پڑتا تھا۔ چنانچہ وہ انہی کی بولی میں اور انہی کی استعداد فہم کے مطابق ان سے مخاطب ہوتے تھے۔ مشکل بات کر کے انہیں مشکلات میں نہیں ڈالتے تھے۔ وہ مستجاب الدعوات عالم دین تھے اور ان کی زبان میں بے حد اثر تھا۔ لوگ اپنی مشکلات ان سے بیان کرتے اور دعا کی درخواست لے کر آتے' وہ اللہ کے حضور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور اللہ ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشتا۔

(برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ص 572)

کتاب "تراجم علمائے اہل حدیث" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تراجم علمائے اہلحدیث

مصنف:۔ حضرت مولانا ابویحیٰی امام خان صاحب نوشہروی

کرامات اولیاء پر تصنیفی خدمت:۔

تاریخ ولادت ۶ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۴ھ تاریخی نام "مظہر الحق" والد کا اسم

facebook.com/Salfi.tasawuf

گرامی مولانا سید حمید الدین احمد بن سید جلال الدین احمد ہے۔

آپ صاحب تصانیف بھی تھے، ترجمہ شفاء، کرامات الاولیاء، تذکرۃ الاعلیٰ، تحفہ اخیار، مصادر ستہ وغیرہ آپ کی تصنیفات طبع ہو چکی ہیں۔ (تراجم علمائے اہلحدیث ص ۲۸۶)

خواب میں غیبی رہنمائی:۔

بھوپال میں مجدد العصر خاتمۃ المحدثین حضرت والا جاہی نواب صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ کا بابرکت زمانہ تھا، والیہ بھوپال حضرت علیا جناب نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ ریاست کے تمام امور اپنے لائق فخر زماں شوہر کے مشورہ سے سرانجام دیتیں، قاضی القضاۃ مولانا زید العابدین انتقال فرما چکے تھے، حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ متلاشی تھے کہ اس تردد میں آپ نے حضرت عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا جو ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں کہ ان کو مقرر کر دو ان کا نام محمد ہے، بیدار ہوئے تو حلیہ اور نام دونوں محفوظ تھے، اتفاق سے قاضی صاحب بھوپال پہنچے، نواب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دیکھتے ہی فرمایا، بس یہی صورت ہے، نام پوچھا تو وہی پایا، جس کی اطلاع خواب میں ہوئی تھی عہدہ قضاۃ پیش کیا، یہ ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۷ھ کا واقعہ ہے۔ (تراجم علمائے اہلحدیث ص ۳۰۶)

مبارک خواب غیبی بشارت:۔

متوفی ۲۱ رصفر ۱۳۳۷ھ = ۲۶ نومبر ۱۹۱۸ء...... میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک مقام میں اژدہام کثیر ہے لوگ بکثرت چلے جا رہے ہیں اور مصافحہ کیلئے اس قدر اژدہام ہے، کسی نے کہا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں لوگ آپ سے شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس اژدہام سے باہر نکلا، میں نے پوچھا، کیا تم نے شرف مصافحہ حاصل کر لیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے کہا: مہربانی سے وہ اپنا ہاتھ مجھے دے دو۔ میں بھی مشرف ہو

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM | سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

جاؤں۔ اور برکت حاصل کرلوں۔ اس نے ہمت دلائی اور کہا کہ واسطہ کی کیا ضرورت ہے تم خود ہمت کر کے آگے بڑھو اور اژدہام سے دل میں کچھ بھی ہراس نہ لاؤ۔ بلاواسطہ شرف مصافحہ حاصل کرو، چنانچہ اس کی ہمت دلانے پر آگے بڑھا، اور جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاواسطہ مصافحہ اور برکت حاصل کی، اس پر میں نے اس شخص کا جس نے ہمت دلائی تھی، شکریہ ادا کیا، اور مجھے نہات مسرت حاصل ہوئی، بیدار ہوا تو وہی مسرت وہی سماں دل میں باقی تھا۔

(تراجم علمائے اہلحدیث ص ۳۶۱، بحوالہ اخبار اہلحدیث امرتسر ج ۱۷ ص ۱۶۷ بروایت مولانائے عبدالسلام مرحوم مبارک پور)

سید محمد شاہ اور بابرکت زیارت:۔

سید محمد شاہ بن سید میاں حسن شاہ محدث بن سید شاہ محمد، متوفی ۲۳ رشعبان ۱۳۳۸ھ = مئی ۱۹۲۰ء (جو بروایت مولوی محمد حیات صاحب قصوری عامل بالحدیث تھے)

ساکن محلہ زینہ عنایت خاں رام پور میں تقریباً ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے ابتداء میں اپنے والد سے صرف ونحو اور فارسی کتابیں پڑھیں اور مینا بازار اور ظہوری شیخ احمد علی صاحب سے پڑھیں، فقہ حنفیہ کی کل کتابیں ابتداء سے آخر تک اپنے والد سے پڑھیں، بعض کتب اصول فقہ مولوی عزیز اللہ ولایتی اور بعض اپنے والد سے پڑھیں کتب تفسیر و صحاح ستہ ومشکوٰۃ وحصن حصین اور موطا امام مالک بھی والد سے پڑھیں۔ کچھ معقول کا استفادہ مولوی معظم شاہ ولایتی شاگرد مفتی سعد اللہ سے کیا، قصیدہ بردہ، حرز یمانی، اسماء بدریین، حزب البحر اور دیگر وظائف اپنے والد کو سنائے اور اجازت حاصل کی۔

دلائل الخیرات کی اجازت قاضی عبدالسلام بدایونی سے (جو مولوی شمس الاسلام کے والد تھے) پائی، سفر وحضر میں کبھی اپنے والد کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوئے، اولاً قادریہ طریقہ میں اپنے والد ہی سے ذکر وشغل سیکھا، اولیاء اللہ کے مزاروں کی زیارت

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

کا شوق غالب ہوا، تو اجمیر، دہلی، گرہ، گنگوہ، کرنال، لکھنؤ، جون پور، بنگالہ، نارنول، گلبرگہ، دکن وغیرہ جملہ اہل اللہ کے مزارات پر شد رحال کرتے۔ مگر اب تک حدیث نہ پڑھی تھی جیسا کہ آگے مذکور ہے۔

آخر اسی دوران میں مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ حضرت سید احمد بریلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں دو مہینے رہنے کا اتفاق ہوا، اسی اثناء میں خواب دیکھا کہ جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر خرما کا درخت ہے جس سے آپ خرمے توڑ رہے ہیں، غیب سے ندا آئی کہ آپ تو سیدہ (فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) کے درخت سے خرمے توڑ رہے ہیں، جس کی تعبیر آپ نے یہ کی کہ جامع مسجد کی سیڑھیوں سے شاہ عبدالعزیز صاحب کا خاندان مراد ہے اور خرمے کے درخت سے میرے والد پر اسی دن سے شوق حدیث کی تکمیل اور اشاعت کا خیال غالب آ گیا۔

صاحب "تذکرہ کاملان رامپور" نے آپ کے اساتذہ حدیث کا ذکر نہیں کیا، مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس خواب کے بعد آپ نے حدیث اپنے والد بزرگوار سید میاں حسن شاہ محدث مرحوم سے پڑھی جو حضرت الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد اور خود عالی پایہ محدث تھے۔ (تراجم علمائے اہلحدیث ص ۳۹۲)

فریدالدین خاں کاکوروی رحمہ اللہ کی بیعت اور خواب:۔

متوفی ۱۱ رمحرم ۱۳۳۵ھ، ۸ رنومبر ۱۹۱۶ء مولانا حاجی فریدالدین خاں محدث ابن مولوی مسیح الدین خاں بہادر میر منشی گورنر جنرل و سفیر شاہ اودھ بمقام لندن ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۲۵۹ھ میں پیدا ہوئے۔...... کچھ (علم) تبرکاً حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر رحمہ اللہ سے پڑھا۔ پھر مفتی ریاض الدین مغفور کے ساتھ رام پور جا کر مولوی سعد اللہ مراد آبادی اور مولوی حسن شاہ محدث رام پوری رحمہ اللہ سے تحصیل تمام کی اور احادیث کی سند بھی حاصل کی۔ ان کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

مبشرہ میں اپنا خادم بھی فرمایا تھا چنانچہ یہ خود فرماتے تھے کہ میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ بھی میرا خادم ہے۔

بخاری شریف قریب قریب ان کو حفظ تھی۔ حافظہ بہت قوی تھا...... بیعت ان کو حضرت مولانا شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ سے تھی۔ ثروت ظاہری کا یہ حال تھا کہ نانہال و دادھیال میں سب لوگ امیر کبیر تھے مگر یہ اپنے مشغلہ علمی میں مصروف رہے۔

(تراجم علمائے اہلحدیث ص ۴۰۱)

☆......☆......☆

کتاب "نتائج التقلید" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ نتائج التقلید .... مصنف:۔ فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفاء اللہ تعالیٰ

عنہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی ضلع لاہور پاکستان، پتہ ثانی سکول بکڈپو، گوجرانوالہ

اللہ کے دوست کا دشمن، اللہ کی پکڑ میں (کرامت):۔

ایک روز رات کو (شیخ الکل رحمہ اللہ) نماز عشاء کے لئے جب مسجد میں نماز کے لئے گئے تو ایک شخص پھاٹک جبش خاں کے ایک موڑ (کونہ) گلی میں ننگی تلوار لئے قتل کے ارادہ سے چھپ رہا تھا جب حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ اس کی زد میں پہنچے تو اس نے وار کرنا چاہا حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ نے اس کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں بنو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوں تو تو مجھے قتل نہیں کر سکتا یہ سن کر وہ کانپ گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ پورے اطمینان سے چلے گئے اور کسی سے اس واقعہ کا ذکر تک نہ کیا شخص مذکور جب تلوار اٹھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کر (گھر) پہنچا تو اسے پیٹ کا درد اس شدت سے ہوا کہ اسے اپنی زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ اس حال میں اس نے اپنے گھر والوں اور تیمارداروں سے کہا کہ یہ درد شکم نہیں بلکہ میں خدا کے قہر اور غضب میں گرفتار ہوں اس لئے کہ میں چھپ کر میاں صاحب رحمہ اللہ کے قتل کرنے کو کھڑا تھا جب وہ میرے پاس سے گزرے اور میں نے ان کے قتل کو تلوار اٹھائی تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں تو تو مجھے قتل نہیں کرسکتا یہ سن کر میری ہوش اڑ گئی اور میں کانپ گیا اور تلوار گر پڑی میاں صاحب رحمہ اللہ خاموشی سے گزر گئے جب میں وہاں سے گھر پہنچا ہوں تو قہر الٰہی نے دبوچ لیا ہے اب جان بر ہونے کی امید نہیں۔ بالآخر وہ اسی رات مر گیا چنانچہ یہ واقعہ سننے والوں نے جبکہ دوسروں سے آگے بیان کیا اور عام شہرت و چرچا ہوا تو لوگوں نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ سے تصدیق کی غرض سے دریافت کیا تو حضرت والا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں ایک رات ایک شخص نے قتل کے ارادہ سے تلوار اٹھائی تو تھی لیکن مجھے اس سے کچھ ڈر اور خوف نہ ہوا اور میں پورے اطمینان سے گزر گیا۔ (نتائج التقلید ص ۳۴، ۳۵)

گستاخ ولی کی توبہ اور بیعت اصلاح:۔

مولوی بدر الحسن کہتے ہیں میں نے ایک دن حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی دعوت کی جب آپ رحمہ اللہ تشریف لا کر بیٹھ گئے تو کھانے سے قبل ہی آپ کو متلی اور ابکائیاں اور قے شروع ہوگئیں لہٰذا آپ بغیر کھانا کھائے واپس تشریف لے گئے آپ کے چلے جانے کے بعد میرے نوکر عبدالنبی کے پیٹ میں درد شدید شروع ہوگیا جب وہ شدت درد سے تڑپنے لگا اور اسے جان سے مایوسی ہوگئی تو اس نے مجھے نہایت عاجزی اور منت سے کہا کہ آپ میاں صاحب سے میرا قصور معاف کرا دیجئے یہ میرا درد نہیں بلکہ میری شامت اعمال کے نتیجہ میں خدا کی طرف سے سزا ہو رہی ہے میں یہ سن کر حیران ہوا اور کیفیت واقعہ دریافت کی تو اس نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

میاں صاحب کو غائت عداوت اور دشمنی کے سبب حرام کھلانے کی غرض سے بکرے کے گوشت کی جگہ سور کا گوشت لا کر پکایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کو تو حرام سے بچا لیا اور مجھ پر بصورت غضب پیٹ درد کو مسلط کر دیا یہ سن کر میں عبدالنبی کو ساتھ لے کر میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو آپ بالکل تندرست اور آرام سے تشریف فرما ہیں الغرض میں نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا اور عفو تقصیر اور اس کی معافی کیلئے سفارش کی آپ نے دعا کی اے مجیب الدعوات! تیرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے کیا کچھ نہیں کیا دھوکے بھی دیئے جھوٹے بہتان بھی باندھے، شعبدے بھی کئے پھر اگر مجھ ناچیز بندے کے ساتھ کسی نے کچھ کیا تو تو ارحم الراحمین ہے پس تو اسے ہدایت کر تو ہادی الضالین ہے چنانچہ اسی وقت خدا تعالیٰ نے عبدالنبی کو درد سے نجات دے دی اور اس نے حضرت میاں صاحب کے حضور سچی توبہ کر کے حضرت میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پس حضرت میاں صاحب نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور پھر وہ تھوڑے دنوں بعد ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلا گیا اور وہیں رہائش اختیار کر لی اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں اس کا خاتمہ ہوا۔ (نتائج التقلید ص ۳۵)

شاگرد جنات کا فرمائش وعظ:۔

انسان تو رہے درکنار مسلمان جن بھی آپ کے شاگرد گرویدہ اور عاشق تھے قرآن و حدیث اور آپ کا وعظ سننے کے لیے دور دراز ملکوں سے سفر کر کے آتے تھے مرض الموت میں ملاقات عیادت اور وصیت سننے کی غرض سے اس کثرت سے آئے کہ خود آپ فرماتے تھے کہ تمام مکان میں چھا رہے ہیں اور نہایت عاجزی اور منت سے وعظ کی درخواست کرتے ہیں نہ صرف یہی بلکہ تیمارداروں نے حضرت میاں صاحب (شیخ الکل) سے بس بس کے کلمات سنے تو عرض کیا کہ حضرت کیا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ جنات وعظ کی فرمائش کرتے ہیں ان کے جواب میں کہہ رہا ہوں بس معاف کرو وعظ ہو نہیں سکتا۔ (نتائج التقلید ص ۳۷)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

اہلحدیث جنات کی بیعت اور دشمن سے انتقام:۔

حالات و واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی کوشش سے جنات میں بھی اہلحدیث کثرت سے ہو چکے ہیں چنانچہ حضرت سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی رحمہ اللہ جب امیر اہل حدیث منتخب ہوئے تو اہل حدیث جنوں نے بھی آپ سے آکر بیعت کی مرحوم نے خود اس کا اظہار مجھ سے کیا تھا مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی رحمہ اللہ کے پاس ایک خاص جن انتہائی محبت عقیدت کی بناء پر رہتا تھا جو کہ بعض دفعہ سردیوں میں تہجد کے وقت گرم پانی کا انتظام کر دیتا تھا۔ اور ان کے بڑے بھائی حضرت امام صاحب عبدالجبار اور عبدالرحیم صاحب رحمہا اللہ کے بھی کئی جن شاگرد و عقیدت مند تھے۔ مولانا عبدالواحد کی وفات کے بعد بھی مسجد چینیا نوالی لاہور کے بائیں کمرہ میں تہجد کے وقت اکثر لوگوں کو بیدار کرتا ہوا پایا گیا۔ ملک پور (روپڑ ضلع انبالہ) کی مشہور لڑائی جو گائے کی قربانی سے متعلق سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔ اکثر سکھوں کو جنوں ہی نے قتل کیا تھا۔ جسکا اظہار خود جنات نے اکثر موقعوں پر کیا ہے: ایک واقعہ حضرت شاہ صاحب گھڑیالوی رحمہ اللہ نے خود مجھ سے بیان کیا کہ ایک جن نے کہا کہ روپڑ (ملک پور) میں ہم نے مسلمانوں کی خوب مدد کی۔ اور دوسرا واقعہ میاں لال الدین صاحب پنسانویں کمیر پوری نے ذکر کیا کہ میرے لڑکے کو آسیب کی شکایت ہوگئی میں نے کہا حضرت مولانا عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ سے تعویذ لے آتے ہیں۔ جن نے کہا ماشاء اللہ حافظ صاحب تو ہمارے خاص محترم بزرگ ہیں، ملک پور کے میدان میں ہم نے ان کی خوب مدد کی تھی اور سکھوں کو جہنم رسید کیا حتی کہ خود سکھوں نے بھی عدالت میں یہ بیان دیا کہ ماخوذین میں سے کوئی بھی ہمارے ساتھ لڑنے والا اور قاتل نہیں ہمارے قاتل تو سفید لباس میں خوش رنگ نوجوان تھے حتی کہ بعض مسلمانوں کا بیان ہے کہ بارہا ایسا ہوا کہ ہم ایک سکھ پر حملہ آور ہونے کو دوڑے لیکن ہمارے حملہ سے پیشتر سکھ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

خون سے لت پت زمین پر تڑپتا ہوا ہم نے پایا۔خود حافظ عبداللہ صاحب نے جو مکتوب واقعہ ملک پور سے متعلق حضرت امیر جماعت شاہ صاحب گھڑیالوی رحمہ اللہ کو لکھا اس کا یہ اقتباس حضرت شاہ صاحب نے مجھے بتایا کہ ملک پور کی لڑائی میں جنگ بدر کی مانند اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی۔مؤلف (نتائج التقلید ص ۳۷)

بے نیازی سے جینا بھی کسی کرامت سے کم نہیں:۔

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو فن حدیث کے سب سے زیادہ باکمال امام ہیں نہ صرف یہی بلکہ ان کے حالات زندگی خود اس امر کی زندہ دلیل اور مجسم نمونہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت حدیث کیلئے ہی پیدا کیا ہے چنانچہ دنیوی زندگی کے متعلق خود ان کا ایک مصرع کلام ''طبقات الحنابله'' میں یوں موجود ہے۔ **منذ ولدت ما اشتریت من احد بدرهم شیئا قط و لا بعت من احد بدرهم شیئا الخ (طبقات الحنابلة ترجمہ امام بخاری)** یعنی اپنی ساری عمر میں ہم نے نہ تو اپنے ہاتھوں کسی سے کوئی چیز خریدی ہے اور نہ ہی تمام عمر کسی کے ہاتھ بیچی ہے۔اہل مجلس نے اس تعجب خیز بیان کو سن کر کہا تو پھر بخاری شریف وغیرہ کا سامان کتابت و کاغذ کیونکر مہیا ہوا؟ سلطان المحدثین نے فرمایا کہ دوسروں کے ہاتھ سے منگوالیا جاتا تھا سبحان اللہ! جو دینوی زندگی میں ہی اس درجہ بے پرواہ ہو کہ جس نے ضروریات زندگی تو کجا بلکہ خود دینی ضرورت کے سامان بھی عمر بھر بازار سے نہ خریدے ہوں اسے بھی دنیا کا انسان کہا جاسکتا ہے۔(نتائج التقلید ص ۱۸۴)

خوابوں میں بشارات غیبیہ:۔

آپ کے مذکورہ اعلانات کے علاوہ خود آپ کی عظمت شان کا بالکل انوکھا و نرالا زندہ واقعہ بھی آپ کی زبان فیض ترجمان سے سنتے چلئے ابو محمد المؤذن کہتے ہیں کہ میں نے بارہا اپنے استاد معظم سے یہ کہتے سنا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی آنکھیں بچپن کی حالت میں جاتی رہی تھیں (یعنی والدہ کی گود ہی میں اندھے ہوگئے) **فرأت والدته فی المنام ابراهیم**

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

خلیل اللہ علیہ السلام فقال لھا یا ھذہ قد رد اللہ علی ابنک بصرہ بکثرۃ دعائک (طبقات الحنابلہ ص ۲۰۲ مطبوعہ دمشق) یعنی آپ کی والدہ نے خواب میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ بشارت دیتے ہوئے پایا کہ اے بی بی! تیری کثرت دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرے لخت جگر کی آنکھیں روشن کر دی ہیں پس جب صبح ہوئی تو امام بخاری رحمہ اللہ کی آنکھیں بالکل روشن پائی گئیں۔ (نتائج التقلید ص ۱۸۴)

امام بخاری کی قبر سے جنتی خوشبو:۔

دوسرے واقعات سے قطع نظر یہ کرامت زندہ شہادت ہے کہ حضرت امام رحمہ اللہ کو جب سپرد خاک کیا گیا تو ایک مدت تک آپ کے مرقد انور سے کستوری سے زیادہ خوشبو اور مہک اٹھتی رہی دور دراز سے سفر کر کے مشتاقین یہ ماجرا دیکھنے اور دماغ کو معطر کرنے کی غرض سے آتے رہے بلکہ لوگ اس مقدس خاک کو اٹھا کر لے جانے لگے حتیٰ کہ حکومت کی طرف سے اس پر لکڑی کا تابوت بنوا دیا گیا۔ (نتائج التقلید ص ۱۸۵)

تاریخی واقعات سننے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا:۔

علامہ ذھبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: الذھلی و الخطیب امام مصنف حافظ لم یدرک مثلہ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۱۷) یعنی امام ذھلی رحمہ اللہ اور خطیب کی مثل تصانیف کثیرہ کا مصنف اور حافظ کتاب وسنت دیکھا اور پایا نہیں گیا۔ نیز علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قال غیث الامساری قال مکی الرمیلی کنت ببغداد نائما فے لیلۃ ثانی عشر فی ربیع الاول سنۃ ثلاث و ستین فرایت کان عند الخطیب لقراۃ تاریخہ علی العادۃ الشیخ نصر بن ابراھیم المقدسی عن یمینہ و عن یمین نضر رجل سالت عنہ فقیل ھذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاء یسمع التاریخ فقلت فے نفسی ھذہ جلالۃ ابی بکر (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۳۲۱) حاصل ترجمہ یہ کہ خواب میں دیکھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی تاریخ سننے کے لیے تشریف فرما ہوئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہیں۔(نتائج التقلید ص ۲۰۰)

جنت کی بشارت :۔ ایسے ہی ایک دوسرا خواب ذہبی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ :**قال علی ابن حسین بن حذاء رایت بعدموت الخطیب کان شخصا قائما بحذائی فاردت ان اسالہ عن الخطیب فقال لی ابتداء انزل وسط الجنۃ حیث یتعارف الابرار**۔(تذکرۃ الحفاظ ج۳ص ۳۲۱)یعنی امام خطیب رحمہ اللہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خطیب رحمہ اللہ کو جنت الماوٰی کے وسط میں خاص الخاص ابرار کے طبقہ میں جگہ عطا فرمائی ہے۔(نتائج التقلید ص ۲۰۰)

☆......☆......☆

کتاب ”سردلبراں“ میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:سردلبراں،حالات وواقعات زندگی شیر ربانی علامہ الحاج حبیب الرحمن یزدانی شہید رحمہ اللہ

بذریعہ کشف رہنمائی:۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ”فیوض الحرمین“ میں اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر کیا ہے جس میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کے دوران سوال کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان میں اسلامی نظام کیسے قائم ہوسکتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”**فککل نظام**“یعنی اس کافرانہ نظام کے ایوان کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ کر پھینک دی جائے اور نئے سرے سے اسلامی نظام کی بنیاد رکھی جائے۔(سرِ دلبراں 40)

بذریعہ خواب ادب کی رہنمائی:۔

آج سے چند سال قبل راقم آثم (مولوی عزیز الرحمن یزدانی) کو خواب میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی زیارت ہوئی۔میں نے محسوس کیا کہ حضرت نے نماز تہجد کے بعد

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نماز فجر ادا کی ہے۔ فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک وظائف میں مشغول رہے ہیں اور اب نماز اشراق سے فارغ ہوئے ہیں تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں اور اونگھ رہے ہیں۔ میں نے سلام کہا اور پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ انہوں نے آنکھیں کھولیں، میری طرف بغور دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کی ''حضرت مجھے کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں'' تو انہوں نے فرمایا: ''بیٹا ہمارا سب سے بڑا وظیفہ ادب ہے' بڑوں کا ادب کریں اور چھوٹوں کا بھی'' میں نے عرض کی ''حضرت چھوٹوں کے ادب کا مفہوم میں نہیں سمجھ سکا'' تو فرمایا: ''اس کا مفہوم یہ ہے کہ حقوق ادا کریں۔''

یقیناً یہ ادب کا نہایت ارفع و اعلیٰ مفہوم ہے۔ ادب کا مطلب یہ ہے کہ جس کا ادب کیا جائے اگر وہ بزرگ ہے تو اس کی فرمانبرداری کی جائے' کہا مانا جائے اس کے نقش قدم پر چلا جائے اور اس کی تعلیمات کو اپنایا جائے۔ محض چوما چاٹی کا نام ادب نہیں اور اہلحدیث تو ماشاء اللہ سب سے زیادہ اور صحیح ادب کرنے والے ہیں۔

محدث مدینہ امام مالک رحمہ اللہ طلباء کو حدیث کا درس دے رہے تھے۔ طلباء نے دیکھا کہ ان کا رنگ بار بار بدلتا ہے سبق کے بعد انہوں نے عرض کی ''حضرت دوران سبق آپ کا رنگ بدلتا تھا' آپ نے فرمایا میری پشت پر بچھو نے سترہ ڈنگ کیے ہیں مگر میں نے حرکت نہیں کی کہ حدیث رسول ﷺ پڑھا رہا تھا اگر حرکت کرتا تو ادب کے خلاف ہوتا۔

از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

بے ادب محروم ماند از فضل رب (مولانا روم)

ادب کی تشریح کرنے کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہے اور پھر اٹھ کر ایک ایسی جگہ چلے گئے جہاں بکائن کے درختوں کا گھنا اور ٹھنڈا سایہ تھا اور وہاں پانی کی ایک صراحی بھی تھی۔ آپ کے پاس وہاں لوگوں نے آنا شروع کر دیا۔ اتنے میں فجر کی اذان شروع ہوگئی اور راقم الحروف جاگ اٹھا۔ (سر دلبراں ص 40 سے 42)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

عصر سے مغرب تک قرآن ختم کرنا:۔

ایک دفعہ مولانا عبدالحئی بڈھانوی رحمہ اللہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے اوقات میں برکت فرما دیتا ہے۔ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتے ہیں اور فرمایا میں اور مولانا اسماعیل رحمہ اللہ عصر سے مغرب تک پورا قرآن ختم کر لیتے ہیں بلکہ مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے عملاً اس کا مظاہرہ کیا اور گومتی کے پل پر ہزاروں کے مجمع میں عصر سے مغرب تک قرآن ختم کر لیا۔

(سِرِ دلبراں ص نمبر 54)

شاہ شہید کی ایک اور کرامت:۔

آپ بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے دوران سفر جہاز میں پانی ختم ہو گیا۔ شاہ شہید رحمہ اللہ سے لوگوں نے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر لی۔ بہت اونچائی میں بہتے پانی کی ایک لہر جہاز کے قریب نمودار ہوئی۔ لوگوں نے اپنے پینے کیلئے پانی بھر لیا۔ (سِرِ دلبراں ص 55)

طوائفوں کے کوٹھے پر شاہ شہید رحمہ اللہ کی کرامت:۔

ایک دفعہ شاہ شہید رحمہ اللہ نے دیکھا کہ چند مرد اور عورتیں زرق برق لباس پہنے بیل گاڑیوں پر سوار ہو کر کہیں جا رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کدھر جا رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ طوائفیں اور انکے آشنا ہیں جو دہلی کی بڑی طوائف کے پاس ایک تقریب میں شمولیت کیلئے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں آج وہاں جا کر انہیں وعظ کروں گا۔ لوگوں نے کہا: وہاں جانا مناسب نہیں مگر آپ نے کسی کی نہ سنی اور بڑی طوائف کے مکان پر چلے گئے۔ دستک دی نوکر نے کہا تم کون ہو اور کیا کام ہے؟ آپ نے فرمایا: بڑی بی سے کہہ دو کہ ایک درویش آیا ہے جو تماشا دکھائے گا۔ بڑی بی نے اجازت دے دی۔ اندر داخل ہوئے اور پتہ چلا کہ سب لوگ بالاخانے میں جشن منا رہے ہیں۔ آپ بالاخانے میں تشریف لے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گئے۔ چونکہ مشہور و معروف خاندان کے فرد تھے۔ اس لیے ان لوگوں نے آپ کو پہچان لیا ادباً سب کھڑے ہوگئے اور کہا حضور! آپ نے ہمارے ہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی؟ آپ ارشاد فرماتے تو ہم خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔

آپ نے پہلے قرآن کی تلاوت کی۔ تلاوت سن کر سب نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ پھر آپ نے زنا کی مذمت کی اور آخرت کے عذابات کا ذکر کیا اور فرمایا 'بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گی اور جس جس رنڈی کے ساتھ جتنے مردوں نے بدکاری کی ہوگی وہ اس کے ساتھ ہوں گے' پھر آپ نے توبہ کی فضیلت بیان کی اور "**التائب من الذنب كمن لا ذنب له**"۔ کی پر تاثیر انداز میں تشریح کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سی طوائفوں نے بدکاری سے توبہ کر کے نکاح کر لیے اور پاکیزہ زندگی اختیار کی۔

غالباً یہی وہ بڑی طوائف تھی جس کا نام موتی تھا یہ تائب ہوئی اور مجاہدین کی خدمت کیلئے سید احمد شہید رحمہ اللہ اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی۔ چنانچہ دوران جہاد مجاہدین کے گھوڑوں کیلئے دانہ ڈالتی رہی۔

عجیب بات ہے کہاں طوائف اور کہاں چکی پیسنا۔ مگر جب طبائع میں انقلاب آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ (سرِ دلبراں ص 57,58)

☆......☆......☆

کتاب "بخشش کی راہیں" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ بخشش کی راہیں...... افادات:۔ حافظ محمد منشاء بن جمال الدین شہید

ملنے کا پتہ:۔ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ گلشن اقبال نمبر ۵ کراچی نمبر ۴۷

مجتہدانہ بصیرت کا حیرت انگیز واقعہ:۔

(امام مالک رحمہ اللہ کے دور کا) ایک واقعہ ہے کہ مدینہ میں کسی نیک عورت کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

وفات ہوئی جب کسی عورت نے اس کو غسل دیا اور اسکی شرمگاہ پر ہاتھ رکھا تو یہ کہہ دیا کہ یہ فرج کسقدر زنا کار تھا تو یہ کہتے ہی اسکا ہاتھ فرج پر چمٹ گیا اور ایسا چمٹا کہ باوجود ہر کوشش کے جدا نہ ہوا علماء اور فقہاء سب دیکھ کر حیران رہ گئے اور کوئی اسکی تدبیر نہ سوجھی لیکن امام صاحب اس راز کو سمجھ گئے فرمایا اس غسل دینے والی عورت کو وہ حد لگاؤ جو تہمت لگانے والی کو لگائی جاتی ہے چنانچہ جب اس کو اسی درّے لگائے گئے تو اسکا ہاتھ چھوٹ گیا لوگوں نے دیکھا تو حیران رہ گئے پھر ہر چھوٹا بڑا امام مالک رحمہ اللہ کو بیحد عزت و اکرام کی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ اور انکا ادب و احترام ہر آدمی کے دل میں راسخ ہو گیا۔ (بخشش کی راہیں ص ۴۶،۴۷،۴۴)

امام شافعی رحمہ اللہ کے حق میں بشارتیں

نام محمد بن ادریس ہے تقریباً سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ولادت 150ھ کو ہوئی گویا یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس سال امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی اسی سال امام شافعی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطاء اور اسکی نوازش ہے کہ ایک علم کا چراغ غروب ہوا اور دوسرا اسکی جگہ پر آ گیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ کا خواب:۔

محمد بن حکیم کا بیان ہے کہ جب امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ امام شافعی سے حاملہ ہوئیں تو انکا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مشتری ستارا میرے پیٹ سے نکلا جس نے ہر شہر کو منور کر دیا تو معبرین نے اسکی تعبیر کی کہ تیرے ہاں ایک لڑکا ہو گا۔ جو علم و فضل کا چراغ اور اپنے وقت کا امام ہو گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا خواب:۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے کہا تو کون ہے۔ میں نے کہا: میں آپکے نسب سے ہوں تو

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 57/495

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ میرے قریب ہو جب میں قریب ہوا تو آپ نے لب لی اور اسکو پکڑ کر میری زبان ہونٹوں اور منہ پر مل دی اور کہا "مش بارک اللہ فیک" جا اللہ تعالیٰ آپ میں برکت کرے پھر حافظے کا یہ عالم تھا کہ جس کو ایک مرتبہ پڑھ لیتے وہ از بر ہو جاتی۔ (بخشش کی راہیں ص 450)

"قال خرجت عن بغداد و ماخلفت بها احدًا اتقی او اورع و لا افقه و لا اعلم من احمد بن حنبل" میں جب بغداد سے نکلا تو اپنے پیچھے زہد و تقویٰ اور علم و فقہ میں امام احمد رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں چھوڑا۔ ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کوئی ایسی مجلس نہیں دیکھی کہ جس میں علمی گفتگو کی بحث کے علاوہ کوئی دنیاوی بات چیت ہوتی ہو۔

احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بارگاہ الٰہی میں اعزاز:۔

"رایت امام احمد بن حنبل فی المنام فقلت ماصنع اللہ بک قال غفرلی ثم قال یا احمد ضربت فی قال قلت نعم یارب قال یا احمد هذا وجهی فانظر الیه فقد ابحتک الیه۔

خواب میں زیارت:۔

میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور پھر کہا کہ اے احمد تو میری خاطر مارا گیا تھا تو میں نے کہا ہاں تو فرمایا اچھا یہ میرا چہرہ ہے اب تو اس کی طرف دیکھ اور تحقیق میں نے تم کو اس کی طرف دیکھنے کیلئے خالص کر لیا ہے۔

عبدالرحمن بن احمد کا بیان ہے: "کنت اسمع ابی کثیراً یقول دبر صلاته اللھم کما صنت وجھی عن السجود لغیرک فصن وجھی عن المسألة لغیرک۔

کہ میں نے اپنے باپ سے نماز کے بعد کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اللہ! جس طرح تو نے میرا چہرہ غیر کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا ہے اسی طرح میرے چہرے کو اس سے بھی بچانا کہ یہ تیرے سوا کسی اور سے سوال کرے۔

(بخشش کی راہیں ص 453,454)

☆......☆......☆

کتاب ”خطبات الہ آبادی“ میں بشارت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ خطبات الہ آبادی (جلد اول)...... خطیب دلنشیں:۔ حضرت مولانا محمد شریف الہ آبادی...... جمع وترتیب:۔ عبدالرؤف تابانی، مکتبہ رحمانیہ عثمان والا (قصور)

درود پر بخشش کی بشارت:۔

آؤ میں آپ کو بتاؤں کہ درود کے کیا فوائد ہیں فقیہہ ابو اللیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے سنا' حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور پڑھ رہا تھا ”**اللھم صل علی محمد**“۔ جب وہ طواف سے فارغ ہو جاتا تب بھی یہی پڑھتا وہ ہر وقت درود ہی پڑھتا جاتا ہے۔ میں نے اس کو پوچھا اے بھائی کوئی بندہ کوئی دعا کر رہا ہے کوئی کوئی دعا کر رہا ہے اور تو درود ہی پڑھتا جا رہا ہے تو کون ہے اپنا تعارف تو کروا۔

یہ کہتا ہے لوگ مجھے سفیان ثوری (رحمہ اللہ) کہتے ہیں یہ بندہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو جانتا تھا آپ اللہ کے بہت بڑے ولی تھے یہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتا ہے اگر مجھے یہ پتہ نہ ہوتا کہ تم اتنی اُونچی شان والے ہو تو میں نے تم کو بات نہیں بتانی تھی۔ سنو! میں نبی پاک پر زیادہ درود کیوں پڑھ رہا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک سفر میں تھا میرا باپ میرے ساتھ تھا میرا باپ بیمار ہو گیا میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اس کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ میں اپنے باپ کا علاج کرواتا رہا۔لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔ میرا باپ فوت ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے باپ کا منہ سیاہ ہوگیا ہے۔ میں نے باپ کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا خوبصورت آدمی ہے میں نے کبھی اس جیسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا تھا، جب میں نے اس کے کپڑے دیکھے تو کپڑے بھی بڑے خوبصورت تھے۔ میں نے آج تک اس طرح کا سوہنا بھی نہیں دیکھا اور اس طرح کا لباس بھی نہیں دیکھا۔ وہ آدمی جو خوبصورت چہرے اور اعلیٰ لباس والا تھا اس نے میرے باپ کے چہرے پر آکر ہاتھ پھیرا تو میرے باپ کا چہرہ اس طرح چمکا جیسے آسمان کا چاند چمکتا ہے، میں نے کہا: اللہ والے! تو یہ تو بتا تو کون ہے اپنا تعارف تو کروا۔ میں تو بڑا پریشان تھا کہ میرے بابا کا چہرہ کالا کیوں ہوگیا ہے؟

یہ کہتا ہے تو مجھے نہیں جانتا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ ہوں میں اللہ کا سچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' مجھے خواب میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تیرے بابا سے بڑی غلطیاں اور گناہ سرزد ہوجاتے تھےلیکن تیرا باپ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا اس درود کی برکت کی وجہ سے اللہ نے تمام گناہ ہی معاف کردیئے ہیں۔(خطبات الہ آبادی)

اولیاء کا اہتمامِ سنت اور کشف:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو بندہ عصر کی نماز یعنی فرضوں سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے میں دعا کرتا ہوں اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔اللہ ہم کو بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ فوت ہونے سے پہلے اپنا وصیت نامہ لکھ رہے ہیں آپ کا جنازہ آگیا چارپائی پڑی ہوئی ہے لوگ اس پیر کا جنازہ پڑھنے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے' بڑے بڑے علماء کرام اور گدی نشین موجود ہیں' آپ کی وصیت پڑھ کر سنائی جارہی ہے۔

لکھتے ہیں کہ میری نماز جنازہ وہ آدمی پڑھائے جس کی زندگی میں کبھی نماز تہجد بھی قضا نہ ہوئی ہو۔ میرے بھائی غور کر! تیرا پیر فرض نہ پڑھے تو وہ تب بھی ولی ہے' نماز' روزے کے قریب نہ جائے تو وہ پھر بھی پہنچی ہوئی ہستی ہے۔

۲۔ لکھتے ہیں میری نماز جنازہ وہ آدمی پڑھائے جس کی کبھی عصر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں نہ چھوٹی ہوں۔

۳۔ فرماتے ہیں میری نماز جنازہ وہ آدمی پڑھائے جس کی کبھی تکبیر اولی نہ رہی ہو۔

۴۔ چوتھی وصیت یہ لکھتے ہیں کہ میری نماز جنازہ وہ آدمی پڑھائے جس نے اپنی ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی کسی غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھا ہو۔

ولی اور پیر کا جنازہ پڑا ہوا ہے۔ بڑے بڑے علماء اور گدی نشین موجود ہیں لیکن حضرت کا جنازہ کون پڑھائے۔

خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ میرا جنازہ وہ پڑھائے جس میں چار اوصاف پائے جائیں۔ اب کوئی آدمی آگے ہونے کیلئے تیار ہی نہیں۔ اس رب کے ولی کا جنازہ کون پڑھائے کبھی تو تہجد رہ ہی جاتی ہے' کبھی بندہ پہلی صف میں کھڑے ہونے سے رہ ہی جاتا ہے' کبھی عصر سے پہلے چار رکعتیں رہ ہی جاتی ہیں۔ لیکن ایک بات میں تجھے بتا دیتا ہوں' اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ پہلی صف والوں پر اللہ آسمان سے اپنی خصوصی رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اسی لیے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بعض دفعہ قرعہ اندازی تک نوبت آجاتی ایک کہتا میں نے پہلی صف میں کھڑے ہونا ہے' دوسرا کہتا میں نے کھڑے ہونا ہے اس کے بعد دائیں طرف کھڑے ہونے کیلئے ایک کہتا کہ ادھر میں نے کھڑے ہونا ہے حتیٰ کہ قرعہ تک نوبت آجاتی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

خواجہ صاحب کی میت پڑی ہوئی ہے کوئی بندہ جنازہ پڑھانے کیلئے تیار نہیں وقت کا حکمران شمس الدین التمش رحمہ اللہ خواجہ صاحب رحمہ اللہ کا مرید تھا۔ وہ آ گے ہو کر رو پڑتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو جاتے ہیں یہ کہتا ہے۔ خواجہ صاحب آپ جاتے وقت مجھے بھی ننگا کر گئے ہیں۔ حضرت کو پتہ تھا کہ یہ چاروں صفات اللہ نے میرے اندر پیدا کردی ہیں۔ (خطبات الہ آبادی، ص 253،251)

ولیہ کی موت پر پیشگی اطلاع کی دلیل:۔

میرے بھائی! پہلے لوگ اتنے اللہ والے ہوتے تھے میرے نبی ﷺ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بابا ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اتنی پریشان رہتی تھیں کہ بابا ﷺ کا صدمہ دل سے جاتا ہی نہیں۔ میرے نبی ﷺ کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف چھ مہینے زندہ رہیں۔ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صبح صبح اٹھ کر حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو نہلاتی ہیں۔ بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیار کرتی ہیں اور فرماتی ہیں اے میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما آج مجھے جی بھر کر امی کہہ لو۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا بات ہے؟

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جی! سن لو میری اور آپ کی زندگی کے ایام گزرے ہیں۔ اس دوران اگر مجھ سے کوئی غلطی اور گستاخی ہوگئی ہو تو اللہ کیلئے معاف کردو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوئی بات نہیں۔ اللہ شفاء عطا فرمائے گا۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں اب شفاء والی کوئی بات نہیں، جو بات میں بتانا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

چاہتی ہوں وہ سن لو' فرماتی ہیں۔ اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جی! جب سے مجھے ہوش آئی ہے اس وقت سے لے کہ آج تک میں نے ان آنکھوں سے کسی غیر محرم آدمی کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر میں ابھی فوت ہو جاؤں تو سارا دن میرا جنازہ گھر رکھ کر شام کے بعد میری چارپائی قبرستان لے کر جانا اور ساتھ چراغ لے کر نہ جانا میں نہیں چاہتی کہ میرا کفن بھی غیر محرم آدمی دیکھ لیں۔ (خطبات الہ آبادی' ص،252)

خدمت ماں پر ہاتف غیبی کا کلام:۔

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ماں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر سات حج کروائے یہ ساتویں حج کا طواف کروا کر آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے یا اللہ! میں نے اپنی ماں کو سات حج کروا دیئے ہیں اب تو میری ماں کا حق ادا ہو گیا ہوگا۔

آواز آتی ہے: اے ماں کے حق ادا کرنے والے سن! سردی کا موسم تھا تو نے بستر پر پیشاب کر دیا' تیری ماں نے اٹھ کر تجھے صاف کیا گھر میں بڑی غربت تھی کوئی اور کپڑا نہیں تھا۔ جو نیچے بچھا کر تجھے اوپر لٹاتی تیری ماں خود گیلی جگہ پر لیٹی اور تجھے سینے پر لٹا لیا۔ ابھی تو تو اس کی ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کر سکا۔ (خطبات الہ آبادی' ص 255)

کتاب ''الارشاد الی سبیل الرشاد'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنف:۔ حضرت مولانا محمد شاہجہانپوری رحمہ اللہ

مقام فنافی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں:۔

شیخ ابن عربی رحمہ اللہ ''فتوحات مکیہ'' میں لکھتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن حزم رحمہ اللہ سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غائب ہو گئے اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آتے تھے۔ یہ غایت درجہ کا وصل و

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اتحاد ہے۔" انتہی ۔ یہ ان کے اتباع حدیث کا طفیل تھا۔(الارشاد الی سبیل الرشاد ص 378)

مقام فنائیت پر محشی کی تائید:۔

اسی کے قریب وہ خواب ہے جو میرے والد ماجد (حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی) کو جو ہمیشہ سے ایک عجیب زاہد اور دین دار آدمی ہیں حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب دھلوی مدظلہ العالی کی نسبت نظر آیا۔ جب والد ماجد تمام فنون درسیہ سے فارغ ہو گئے اور حدیث کی تحصیل کا عزم کیا تو چونکہ جناب میاں صاحب اس فن میں نہ صرف کمال کے ساتھ بلکہ اپنے زمانہ میں تقریباً تفرد کے ساتھ مشہور ہیں لہذا انہیں کی خدمت میں حاضری کا قصد کیا اور دہلی پہنچے۔ دہلی پہنچنے کے بعد بعض ان کے پرانے احباب اس بات پر مصر ہوئے کہ میاں صاحب سے نہ پڑھیں اس لیے کہ کہیں بگڑ نہ جائیں۔ اور بعض دیگر مولویوں کے پاس جانے کی تحریص کی۔ کہے سنے سے ان کے ارادے میں بھی تزلزل ہوا اور وہ خود بھی میاں صاحب کے پہلے سے ہم مسلک نہ تھے۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک مقام پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے میاں صاحب نظر آنے لگے اور اب اسی جگہ پر میاں صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خواب کے بعد انہوں نے انہیں سے استفادہ پر کمر بستہ کی اور وہیں تحصیل حدیث سے فراغت حاصل کی۔ یہ انکو میاں صاحب کا کمال اتباع اور سچی جانشینی دکھائی گئی۔

(الارشاد الی سبیل الرشاد ص 378 سے 379)

(شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ) شیخ موصوف کا صاحب کرامات ہونا ہمارے بیان کا محتاج نہیں۔ 491ھ میں پیدا ہوئے اور 561ھ میں انتقال فرمایا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حسن بن مسلم صاحب کرامت ابدال وقت:۔

حسن بن مسلم رحمہ اللہ نے حضرت پیران پیر صاحب کی صحبت اٹھائی تھی۔صاحب کرامات تھے۔امام ابوشامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ابدال میں سے تھے اور سلف کے مسلک عمل بالحدیث کو پکڑے ہوئے تھے۔انتہیٰ۔درندوں کا بھی ان کے تابع ہونا بیان کیا گیا ہے۔504ھ میں پیدا ہوئے اور 594ھ میں انتقال فرمایا۔

(الارشاد الی سبیل الرشاد ص380)

صاحب کرامات حافظ الحدیث:۔

حافظ الحدیث تقی الدین عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ ایک لاکھ سے بھی زائد حدیثیں ان کو حفظ تھیں۔تلاش حدیث کا شغل رکھتے تھے،رقیق القلب تھے،حدیث پڑھاتے وقت رویا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کے اثر سے رونے لگتے تھے۔عابد آدمی تھے اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔صاحب کرامات تھے۔ان کی کئی مقبول اور نہایت مفید تصانیف ہیں۔

☆......☆......☆

کتاب ”سیرت شافعی“ میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔سیرت امام شافعی رحمہ اللہ یعنی ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ

مصنف:۔ازمولانا میاں خالد انصاری بھوپالی رحمہ اللہ...ناشر:۔دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

خواب میں زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

آپ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے تو کس خاندان سے ہے۔میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے۔فرمایا میرے قریب آ۔جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا آپ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد اول | Vebuka.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن میری زبان پر ہونٹوں پر اور منہ میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا جا خدا تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اسی عمر میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھاتے دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے پھر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی کچھ سکھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر عطا فرمائی۔ اور فرمایا: تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک معبر سے اس کی تعبیر دریافت کی۔ اس نے کہا کہ تم دنیا میں حضور علیہ السلام کی سنت مطہرہ کی نشر و اشاعت میں امام بنو گے۔

(اکمال صفحہ 41) (سیرت شافعی ص 14)

امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد بشارتیں:۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں پوچھا۔ آپ سے پوچھا فرمایئے خدا نے کیا کیا؟۔ فرمایا: مجھے اپنے کرم سے بخش دیا۔ اور میرے سر پر تاج رکھا، میرا نکاح بھی کرا دیا اور پھر یہ ارشاد فرمایا: شافعی تجھ پر ہمارا کرم اس لیے ہے کہ تو نے نہ کبھی تکبر کیا اور نہ بیشمار انعامات الٰہی پر نخوت کا مظاہرہ کیا۔ (ابن عساکر)

۲۔ ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا عرض کیا فرمایئے کیا ہوا؟ جواب دیا ربیع خدا نے مجھے اپنے انعام سے بخش دیا سونے کی کرسی پر بٹھا کر فرشتوں سے مجھ پر موتی نثار کرائے۔ (ابن عساکر)

۳۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ جب امام ابوزرعہ کا انتقال ہوا تو میں نے خواب میں ان کو دیکھا پوچھا کہیے خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: یہ حکم دیا کہ ابوعبداللہ اور ابوعبداللہ اور ابوعبداللہ کے ساتھ رکھو۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں کہا پہلے ابوعبداللہ امام

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy
https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 66/495

مالک' دوسرے ابوعبداللہ امام شافعی' تیسرے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

۴۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے عثمان رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی اور حشر برپا ہے۔ عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ ابوعبداللہ اور ابوعبداللہ اور ابوعبداللہ اور ابوعبداللہ کو جنت میں داخل کرو۔ میں نے ایک فرشتہ سے جو میرے پہلو میں کھڑا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ اس نے کہا امام مالک۔ امام سفیان ثوری۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم ہیں۔ (سیرت شافعی ص 51)

بشر حافی رحمہ اللہ کو خواب میں زیارت:۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے بحوالہ ابراہیم حربی بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ ان کی آستین میں کوئی چیز حرکت کررہی ہے۔ میں نے پوچھا فرمایئے آپ کے ساتھ کیا ہوا۔ فرمایا خدا نے مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کہ آستین میں کیا چیز ہے۔ فرمایا رات کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر موتی و یاقوت نثار کیے گئے۔ ان میں سے کچھ میں نے بھی اٹھا لیے۔ یہ وہ ہیں۔

ابوبکر مروزی رحمہ اللہ کو خواب میں زیارت:۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابوبکر مروزی رحمہ اللہ نے آپ (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک روز میں جلوہ افروز ہیں اور دو سبز چادریں پہنے ہوئے ہیں اور آپ کے سر پر ایک ایسا تاج ہے جو بقعہ نور معلوم ہوتا ہے اور آپ نئی چال سے چل رہے ہیں میں نے پوچھا حضرت یہ کیسی چال ہے: فرمایا دارالسلام کے خدام کی چال یہی ہے۔ میں نے پوچھا تاج کیسا ہے فرمایا میرے خدا نے مجھ سے بڑا ہی آسان حساب لے کر میری مغفرت فرمائی۔ اور مجھے اپنے دیدار کی اجازت سے ممتاز فرمایا اور یہ تاج پہنا کر فرمایا۔ اے احمد یہ وقار کا تاج ہے جس طرح تو نے صبر و استقامت سے میرے کلام کو غیر مخلوق کہا اس کا یہ صلہ ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

230 برس بعد بھی لاش کا سالم رہنا:۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے "تہذیب التہذیب" ج، 1 ص 76 میں فرمایا ہے ابوالحسن زاغوانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شریف ابوجعفر بن ابی موسیٰ کی قبر امام احمد رحمہ اللہ کے پہلو میں کھودی گئی تو حضرت امام رحمہ اللہ کی قبر کا پہلو بھی کھل گیا۔ دیکھا گیا تو کفن ویسا ہی تھا اور آپ کا پہلو جسم اقدس ویسا ہی محفوظ تھا اور یہ واقعہ آپ کے دفن سے دوسو تیس برس بعد پیش آیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (سیرت شافعی ص 94,95)

امام شافعی رحمہ اللہ کی کرامتیں بسند صحیح:۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی متعدد کرامتیں بسند صحیح ثابت ہیں۔

ا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے مالکیہ کے بعض مسائل کے رد میں جب ایک کتاب مرتب فرمائی تو اس کی شکایت والی مصر سے کی گئی۔ اور والی پر زور ڈالا گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اگر مصر سے اخراج نہ کیا گیا تو شہر میں عام بدامنی ہو جائے گی۔ والی نے آپ کو بلوا کر حکم دیا کہ آپ مصر چھوڑ دیجئے۔ امام شافی رحمہ اللہ نے والی کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا اگر حرج نہ ہو تو مجھے تین دن کی مہلت عنایت فرمایئے۔ والی نے غور کرتے ہوئے حکم دیا کہ بہتر ہے۔ تیسری شب کو اس کا دفعتاً انتقال ہو گیا۔ لوگوں کو اس پر استعجاب ہوا۔ فرمایا۔ "**یمحو اللہ مایشاء ویثبت**"۔ خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔

امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم سب شاگرد آپ کے دفن کے بعد آپ کے حلقہ درس کے مقام پر جمع تھے۔ دفعتاً ایک بدو آیا۔ سلام کیا۔ پھر ہم سے کہا۔ اس مجلس کا شمس وقمر کہاں چھپ گیا۔ ہم نے کہا ان کا انتقال ہو گیا۔ وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ اور کہنے لگا خدا ان پر رحم فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ وہ بات کیا کرتے تھے موتی پروتے تھے۔ دلائل ایسے بیان کرتے تھے کہ سر تسلیم خم کرنا پڑتا تھا۔ وہ شرمسار

facebook.com/Salfi.tasawuf

چہروں سے شرمندگی دور کر دیتے تھے اور وہ تاریک دلوں میں نور صفا بھر دیتے تھے افسوس آج وہ آفتاب علم و حکمت چھپ گیا۔ وہ چیختا روتا ہوا چلا گیا۔

امام شافعی کی بارگاہ رسالت ﷺ میں قبولیت :۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ صفۃ الصفوہ جلد ۲/۱۴۶ میں بحوالہ بیان الاصفہانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے چچا کی اولاد میں محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا ہے کیا حضور انور ﷺ نے ان کیلئے کچھ شفاعت فرمائی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے خدا سے عرض کیا ۔ پروردگار عالم محمد ابن ادریس شافعی کو تو بغیر حساب و کتاب کے بخشدے ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسی شفاعت کس عمل کی وجہ سے فرمائی گئی ارشاد فرمایا شافعی مجھ پر ایسا درود پڑھا کرتا تھا جو آج تک کسی نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ درود کیا ہے فرمایا! ”اللھم صل علی محمد کلماذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلماغفل عنہ الغافلون“

اس واقعہ کے بعد ہمیں اس حدیث پر غور کرنا چاہیے جو حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جس کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وامام ترمذی، ابوداؤد رحمھم اللہ نے روایت کیا ہے ۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے ستر ہزار اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور تین لب پروردگار کے لبوں سے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے ۔ اس لحاظ سے یہ بشارت عظمیٰ حضرت امام عالی مقام کے علوِ شان کی دلیل ہے ۔ (سیرت شافعی ص 96 تا 101)

کتاب ”خطبات سورۂ فاتحہ“ میں الہام کا تذکرہ

نام کتاب :۔ خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر، خطبات سورۂ فاتحہ

مصنف :۔ پروفیسر عبدالستار حامد....... ناشر :۔ حامد اکیڈمی، وزیر آباد (پاکستان)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بشر حافی رحمہ اللہ کا ادب اور نظام تکوینی:۔

اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ جنہیں لوگ "داتا صاحب" کہتے ہیں حالانکہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کیلئے مناسب اور روا نہیں کیونکہ داتا کا معنی ہے دینے والا یعنی رزق دینے والا' اولاد دینے والا' کاروبار میں برکت دینے والا' شفاء دینے والا وغیرہ...... اور ان تمام اختیارات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا داتا صرف اللہ تعالیٰ کو ہی جاننا اور ماننا چاہیے بہرحال حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "کشف المحجوب" میں ایک ولی کامل حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی توبہ کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ بشر نامی ایک نوجوان شراب کا دلدادہ تھا اور ہر عیب' گناہ اور نقص اس میں پایا جاتا تھا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بشر شراب خانہ سے مستی کی حالت میں کہیں جا رہا تھا کہ اسے زمین پر گرد وغبار میں لتا ہوا کاغذ کا ایک ٹکڑا نظر آیا۔ اس نے اسے اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" (وہ نوجوان اس گرد وغبار والے کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام دیکھ کر ازحد پریشان ہوا اور دل میں خیال کیا کہ میرے اللہ کے مبارک نام کی کس قدر توہین ہو رہی ہے) اس کاغذ کو پاک کیا۔ بڑی تعظیم کے ساتھ اسے اٹھایا۔ عطر لگایا اور انتہائی ادب واحترام کے ساتھ ایک بلند اور پاکیزہ جگہ پر رکھ دیا۔

اسی رات جب یہ نوجوان نیند کی آغوش میں گیا تو خواب کی حالت میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز اور خوشخبری سنائی دی۔ "**یا بشر طیبت اسمی فبعزتی لاطیبن اسمک فی الدنیا والاخرہ**" اے بشر! تو نے میرے نام کو خوشبو لگا کر معطر کیا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تیرے نام کو دنیا اور آخرت میں معطر کردوں گا۔ (نیند سے بیدار ہو' توبہ کر اور خوشخبری سن کہ بسم اللہ اور میرے نام کے احترام کی وجہ سے میں نے تیرے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور میں نے تیرے نام کو ایسا باعزت بنا دیا ہے) کہ جو بھی تیرا نام سنے گا اپنے دل میں راحت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

محسوس کرے گا۔ (کشف المحجوب مترجم صفحہ نمبر 159، تفسیر قرطبی 91 جلد 1)

آپ نے غور فرمایا کہ بسم اللہ کے احترام، ادب، عزت، توقیر، تکریم اور تعظیم کی وجہ سے رب تعالیٰ نے ایک شرابی اور گناہ گار کے تمام گناہوں کو معاف کر کے اسے اپنا دوست اور ولی بنا دیا اور اس کے نام کو عزت و احترام عطا فرمایا۔ سبحان اللہ۔ شاید انہی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ

توں اج ادبوں گرد اتاری اسم اساڈے پاروں
پاک کیتے اساں دفتر تیرے حکم ہویا سرکاروں (خطبات سورۃ فاتحہ)

محبوب سبحانی کا الہامی مضمون:۔

بسم اللہ کی برکات فضائل اور اس کے اثرات و ثمرات کو سمجھنے کیلئے اس بات کو بھی ذہن نشین کریں کہ شیطان لعین کو بسم اللہ سے بڑی ضد، عداوت اور دشمنی ہے کیونکہ جہاں بسم اللہ پڑھی جائے گی، وہاں برکات کا نزول ہوگا، وہاں رحمتیں اتریں گی، سکون و اطمینان حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے، جہنم سے آزادی کا اعلان ہوگا۔ جنت کے دخول کی بشارت سنائی جائے گی اور یہ ساری چیزیں ابلیس کیلئے تو موت کا پیغام ہیں اس لیے شیطان جب کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے دیکھتا ہے تو روتا، پیٹتا اور چیخیں مارتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اپنے سر پر مٹی ڈالتا اور بسم اللہ کی برکت والی سرزمین سے دور چلا جاتا ہے۔ حضرت محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں فرمایا ہے کہ ابلیس لعین نے اپنی زندگی میں تین مرتبہ ایسا نوحہ اور ماتم کیا ہے اور ایسا شدید رویا اور پیٹا ہے کہ اس طرح کبھی نہیں رویا۔ آپ حضرات توجہ فرمائیں تو میں ابلیس کے رونے کے مقامات عرض کرنے والا ہوں۔

1۔ حین لعن واخرج من ملکوت السماء۔ جب ابلیس کو لعنتی قرار دے کر بارگاہ الٰہی، فرشتوں کی صحبت اور آسمان کی رہائش سے نکال دیا گیا تو وہ ایسا رویا کہ اس جیسا کبھی نہ رویا تھا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

2۔ حین ولد النبی ﷺ۔ جب امام رسولاں، رحمت عالمیاں، پیغمبر دو جہاں اور سرور کون و مکان جناب محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور شیطان لعین کو یقین ہو گیا کہ اب روئے زمین پر توحید کا پرچم لہرائے گا تو ابلیس یہ تصور کر کے آنحضرت ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن اتنا رویا کہ اس نے رو رو کر برا حال کر لیا۔

3۔ حین أنزلت فاتحة الکتاب لکون بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور ابلیس کی زندگی میں تیسرا وہ موقع جب اسے بہت رونا آیا اور وہ اپنی سسکیوں اور چیخوں پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر سورۂ فاتحہ کو نازل فرمایا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ میں شیطان کو رلانے والی کون سی چیز ہے۔ جواب آیا لکون "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کیونکہ سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ ہے۔ اس بسم اللہ کی وجہ سے ابلیس اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکا۔ کیونکہ اسے بسم اللہ کی برکات اثرات اور ثمرات کا علم ہو چکا تھا۔ (خطبات سورۂ فاتحہ ص 67 تا 69)

☆......☆......☆

کتاب "الفیوض المحمدیه" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ الفیوض المحمدیہ ﷺ۔ بتذکار، سلالۃ الکویہ

مصنف:۔ محمد ابراہیم خلیل فیروز پوری، المکتبۃ العزیزیہ، حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

شیخ اسماعیل کی کرامت اور جوگی کا استدراج:۔

حافظ محمد نے "زینت الاسلام" کے حواشی پر کرامت اور استدراج کا فرق واضح

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

کرنے کیلئے شیخ اسماعیل لاہوری رحمہ اللہ کا ایک واقعہ اپنے والد حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے جو قدرے تفاوت کے ساتھ' تحقیقات چشتی ص ۴۵۴ اور اولیائے لاہور ص ۲۴ میں بھی موجود ہے۔ قارئین کی دلچسپی کیلئے درج کیا جاتا ہے۔

"چنانچہ مشہور ہے اور اپنے والد بزرگوار سے کئی بار سنا ہے کہ مولانا حافظ اسماعیل لاہور (جو بگے والا اور درس والا) مشہور ہیں۔ اس مسجد میں آپ درس دیتے تھے جس میں اب بھی درس دیا جاتا ہے اور اس میں آپ کے خلیفے موجود ہیں آپ کے ساتھ چند طلباء بھی تھے۔ آپ نے ایک طالب علم کو ایک مسجد کا جو آبادی شہر سے باہر تھی حال معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ جب طالب علم مسجد کے پاس پہنچا تو مسجد کے اندر سے ایک جوگی کافر نکلا اور طالب علم پر ایسی غضب کی نگاہ ڈالی کہ وہ پنڈلیوں تک زمین میں دھنس گیا کچھ دیر کے بعد مولوی صاحب نے ایک اور طالب علم کو بھیجا اس کے ساتھ بھی اس جوگی نے وہی سلوک کیا غرض تمام طلباء کو زمین میں اسی طرح دھنسایا۔ آخر میں مولوی صاحب خود تشریف لائے تو جوگی نے مسجد سے نکل کر آپ پر نگاہ ڈالی مگر اس کی نگاہ نے مولوی صاحب پر کوئی اثر نہ کیا بلکہ طلباء کے پاؤں بھی زمین سے باہر نکل آئے جوگی نے یہ معلوم کر کے کہ اس شخص کی باطنی قوت زیادہ ہے مسجد کو کہا کہ اے مسجد ملاں یہاں نہیں رہنے دیتا مسجد کانپ گئی اور اس کے ساتھ چل پڑی مولوی صاحب نے اپنا پاؤں مسجد پر مارا اور کہا کہ اے مسجد کافر کے پیچھے مت جا اور اپنی جگہ پر کھڑی رہو۔ آپ کے کہنے سے مسجد پھر ٹھہر گئی اور جوگی کا سینہ چاک ہو گیا اور مر گیا۔ (زینت الاسلام ج ۲، ص ۵۶)

یہ صاحب واقعہ وہی شیخ اسماعیل ہیں جن سے حافظ احمد نے سند و اجازت بیعت حاصل کی تھی۔

خانگی زندگی:۔

آپ کی پاکیزہ سیرت اور اخلاق و عادات اور زہد اور تقویٰ سے متاثر ہو کر موضع

facebook.com/Salfi.tasawuf

''طور'' کے ایک رئیس نے آپ کے عقد میں اپنی نیک سیرت بیٹی دے دی۔

مولانا معین الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔''اس کا اثر تھا کہ موضع طور کے ایک رئیس نے اپنی نیک سیرت بیٹی آپ کے عقد میں دے دی جس کے بطن سے فرزند وحید حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے۔(الفیوض المحمدیہ ص ۲۶،۲۷)

حافظ رحمہ اللہ کی کرامات:۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حافظ احمد رحمہ اللہ اپنے زمانہ کے مایہ ناز ولی اللہ، عالم دین، صاحب تقویٰ بزرگ تھے آپ کے کشف وکرامت کے کئی واقعات زبان زد خواص و عوام تھے۔ مولانا الٰہی بخش کلیروی نے دو کو نظم میں بیان کیا ہے ملاحظہ فرمائیں اور آپ کے فضل ومنزلت کا اندازہ لگائیں۔

حافظ احمد یار جو دادا حافظ صاحب سندا — انہاں دی اک گل سناوے پاس اساں اک بندہ
میاں قندا نام اوس دا تے قوم کا ہریا آیا — محمد صالح بن بارک اللہ تھیں سنیا اوس سنایا
اک کمہاری وڈی عمراں لکھوکیاں وچ رہندی — دادے تہاڈے دی اک گل سناواں سانوں کہندی

فوت ہوئے جد حافظ احمد یار ہوریں من پیارے — خویش بیگانے طرف قبوراں منجی چا سدھارے
تیاری گور کریندیاں بھائی وقت نماشاں آیا — حافظ احمد یار ہوراں نوں لحد دے وچ ٹکایا
سرہاندیوں سامی چانن لگے جو تیک پواندی آئے — اک موری اجے رہندی سی جاں سر عجیب دسائے
اجا چیتی سامی اندر چانن آتلیاں پایا — بھی ہک الامند جو میوہ سوہناں انہاں نوں وسایا
حافظ بارک اللہ جی دے اہناں ایہ گل گوش گذاری — فرمایا کڈھ لو ایہ میوہ رب قسمت اساں اتاری
شمار آدم دا کرکے پھر اوہ ذرہ ذرہ کیتو نے — جتنی مجلس آہی حصہ کل نوں ٹھیک دتو نے
ساری مجلس کھایا نہ باپ میرے نے چکھیا — میں ساں ماپیاں دے گھر ہکا میرے کارن رکھیا
میں منہ دے اندر رکھا گھر کے لنگیا خبر نہ کائی — عمراں اندر اہو جیہی لذت کدی نہ پائی

facebook.com/Salfi.tasawuf

(کرامات نامہ مولانا عبدالرحمن لکھوی ص ۹۶)

کرامات کا دوسرا واقعہ:۔

دوسرا واقعہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

نام شام دین تے قوم قریش پکا مرد دسیا
فیروزپور اندر اک دستی اوہ ملن بھراواں آیا
غلام فرید دی مسجد اندر بیٹھی مجلس ساری
تد اس نے ایہ گل سنائی واہ واہ عمدہ کاری
امرتسر دے ضلع اندر اک شخص جو آہا بھائی
کھوہ بٹن دا کم کریندا بندہ ایہائی
خواب دے اندر ہک بزرگ آکے اسنوں ایہ فرمایا
دو کھوہیاں ساڈیاں ٹبدے سانوں ایہ پیغام سنایا
دوجی راتیں خواب اوہو پھر تریجی رات جو ہوئی
تریجی رات اس پچھیا مینوں پتہ نہ لگ دا کوئی
جو کی نام تساں تے کھوہیاں کتھے کہوی جا گھ آئی
سب حقیقت دسو حضرت کرساں حکم ادائی
احمد یار ہے نام میرا تے دستی تدھ بتاواں
فیروزپوروں ہے بارہ کوہ میں چنگے پتے بتاواں
پنڈ دا نام ہے لکھوکے جانے سب لوکائی
اک گھریں اک مسجد دو کھوہیاں ایہن بھائی
اوہ غلاظت نال بھریاں جا انہاں ٹب سواریں
اے مومن اس سخن اساڈیوں ہرگز مول نہ ہاریں
جانبہ رکھی اس گڈی اندر لکھوکیاں وچ آیا
دوہاں کھوہیاں تائیں اس نے ٹب سوار بنایا
حافظ صاحب نے فرمایا لے مزدوری یارا
اس عرض کیتی مزدوری کارن ایڈ نچائم بھارا
میں حکم تعمیل کیتی جو کارن رب رضائیں
میں اللہ کارن کم کیتا' یہ اجر دیوے رب سائیں

بہر حال حافظ صاحب ان نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے تھے جن کے متعلق علامہ اقبال نے کہا ہے:۔نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔ (کرامت نامہ ص ۹۶)

کشف کرامات کے بے شمار واقعات:۔

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ سے کن کن لوگوں نے علوم و فیوض کا استفادہ کیا کیونکہ بعد زمانہ کی وجہ سے آپ کے زیادہ تر حالات معرض خفاء میں رہے ہیں۔ اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

موضوع پر کسی نے قلم اٹھانے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی ورنہ آپ شہرت تقویٰ، علم وفضل وکمال وتفوق میں کسی اہل اللہ سے کم نہ تھے۔ اگر ان کے زمانہ کے فوراً بعد ان کی سوانح حیات کو جمع کیا جاتا تو ایک طویل دفتر تیار ہو جاتا اور کشف وکرامات کے بے شمار واقعات آپ محفوظ فرماتے۔ آپ کے علم وفضل کا ایک مظہر آپ کے صاحب زادے حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ تھے جنہوں نے تمام ظاہری اور باطنی علوم کا اکتساب آپ ہی سے کیا اور اپنے تبحر علمی کی وجہ سے پورے پنجاب میں مشہور ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین!

مدفن: طویل عرصہ دین حق کی خدمت انجام دیکر موضع لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب میں رحلت فرمائی اور جامع مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ **اللهم ارحمه رحمة واسعة** (الفیوض المحمدیہ ص 29 تا 31)

قطب وقت کا کشف وخوارق عادات:۔

حافظ صاحب (حافظ محمد بارک اللہ رحمہ اللہ) نہایت کم گو درویش صفت علیحدگی پسند انسان تھے اکثر اوقات اوراد ووظائف وذکر الٰہی میں گزارتے۔ یا فرائض وسنن کی ادائیگی میں مصروف ومشغول رہتے۔ خلوص، للّٰہیت، خدا خوفی ایسے اوصاف حمیدہ سے مزین اخلاق حسنہ کا پیکر اور تعلق باللہ میں انتہاء تک پہنچے ہوئے صاحب کشف وکرامت اور صاحب الہام بزرگ وولی اللہ اپنے وقت کے قطب وخدا رسیدہ صاحب دل شخصیت کے حامل تھے۔ آپ سے بے شمار کشف وکرامات کا ظہور ہوا لیکن یہاں چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

اوس ولی تھیں ظاہر یارو بہت ہویاں کراماتاں   اللہ وچ فردوس پہنچائے حرماں نیک صفاتاں
مولوی صاحب بارک اللہ فرداوہ واہ زُھد کمایا   چھیاں برساں تک بیٹھیاں جھوٹھ پازمین نہ لایا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

باراں برساں زہد کیتا اس رب دے ولی بارک اللہ صاحب نوں مولیٰ دتے منصب بھارے پیارے

حافظ محمد صاحب رحمہ اللہ نے "زینت الاسلام" کے حواشی پر آپ کے ایک کشف کا تذکرہ کیا ہے اس کا پنجابی ترجمہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: جویں جو یک واری والد بزرگ واراایس خاک ماردا جو صاحب کشف اتے کرامات دا ہیسی جیکر سارے حال انہاں دے لکھے جاون تاں وڈا دفتر بن جاوے۔ وچ بڑھاپے دے نابینے ہوگئے آہے۔ یک دن طرف شمال مغرب دے اشارہ نال ہتھ اپنے دے کیتا جو ایس طرف تھیں آفت معلوم ہوندی اے۔ پچھے ایس دے دی کئی ویراں ایہ گل فرماوندے اتے بے قرارے اتے گھبراہٹ دا اظہار کردے۔ تاں جو پچھے چھ مہنیاں دے یا کچھ اوپر لشکر انگریزاں دا اتاں نہ مان شاہ بادشاہ اتے بھائی اوس دے دے وچ ملک اساڈے دے آئے۔ اتے بہت دیر تک وچ ملک اساڈے دے ٹھہرے۔ بہت ویرانی اتے خرابی اتے کال وچ ملک اساڈے پے گیا۔ جویں جوں وقت اشارہ کرنے والا مرحوم دے بھاکنک داویہ سیر آیا اتے وقت ٹھہرنے لشکر دے وہ سیر ہوگیا۔ ایسے طرح ہور وی کئی ویراں مجمل گل کوئی فرماندے پچھے اوس دے اوہ گل نال تفصیل دے معلوم ہوجاندی اتے کئی ویراں خطاوی ہوجاندی اے پر بہت گھٹ۔"

(ترجمہ حواشی زینت الاسلام جلداول ص ۳۰)

صاحب کشف والدین کا احترام:۔

"وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا" کے مطابق حقوق اللہ کے بعد والدین کی خدمت واطاعت آپ کا شعار زندگی تھا جب حافظ بارک اللہ صاحب کوئی بات فرماتے تو حافظ محمد صاحب بلا تامل اس پر عمل پیرا ہوتے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ اپنے والد ماجد کو صاحب کشف والہام سمجھتے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تھے۔ ان کا ارشاد اگر بظاہر نا قابل فہم بھی ہوتا تو حافظ صاحب اس کو کشف والہام پر محمول کر کے عملی جامہ پہنا دیتے۔ (الفیوض المحمدیہ ص ۷۵)

کشف کی بدولت نقصان سے حفاظت:۔

مولانا عبدالرحمن لکھوی بن شیخ پنجاب مولانا عطاء اللہ علیہ الرحمۃ ایسا ہی ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔ ''ایک دفعہ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے حصول غلہ کیلئے کچھ جوار کاشت کی جب وہ پکنے کے قریب ہوئی اور اس کی پختگی میں ابھی مزید چند یوم کی ضرورت تھی لیکن حافظ بارک اللہ نے بلا کر حافظ محمد کو حکم دیا کہ جا کر جوار کی فصل کاٹ دو۔ حافظ صاحب نے اسے جا کر کاٹ دیا۔ فرماتے تھے کہ میں اس کو کاٹتا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ سوچتا تھا کہ واللہ اعلم والد ماجد نے اس کو کاٹنے کا حکم کیوں دیا ہے حالانکہ ابھی تک اس کی پختگی میں چند یوم کی تاخیر کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس میں بھی کوئی حکمت ہے۔ صرف اس کے تین دن بعد ایسا شدید طوفان آیا جس سے تمام لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں صرف ہماری جوار محفوظ رہی۔ باقی تمام لوگ اپنی فصل سے محروم ہو گئے تب مجھے ان کے ارشاد کی حکمت معلوم ہوئی۔ (الفیوض المحمدیہ ص ۷۶)

مجدد وقت کی کرامات:۔

حافظ محمد صاحب رحمہ اللہ کی پیدائش ایک ایسے خاندان میں ہوئی جو ذکر و وظائف اور تعلق باللہ میں مشہور و معروف تھا اور جس کا ایک ایک فرد خدا رسیدہ صاحب کشف و کرامت اور ولی اللہ تھا۔

حافظ محمد کی شخصیت پورے ہندو پاک میں شہرت کی حامل ہے۔ ان کی خدمات بے انتہا ہیں آپ کی ذات حقیقت میں ایک مجدد کی حامل ہے۔ ایک طرف علم کے سمندر جاری ہیں تو دوسری طرف تصنیف و تالیف کا سلسلہ ہے۔ وعظ و تقریر کا بحر بے کنار ذکر و اذکار، یاد الٰہی کا پیکر اور خلوص للّٰہیت کا مجسمہ تھے۔ آپ بھی اپنے آباؤ اجداد

facebook.com/Salfi.tasawuf

کی طرح صاحب کشف وکرامت تھے۔

اس عنوان پر صرف مولانا الٰہی بخش کا ایک تحریر کردہ ایک واقعہ اور چند تاثرات پیش خدمت ہیں ورنہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:۔

حافظ صاحب دی قبر مبارک نیویں جاہگ آہی
تقدیروں قبر مبارک اندر پانی پے گیا بھائی
ہک عالم نے فتوے دے کے گور نوں چا کھلوایا
حافظ صاحب دا بدن صحیح سلامت پایا
ڈیڑھ برس تھیں بعد نکالے ہوئی کرامت ظاہر
جسیوں ہرگز کوئی نہ گھٹیا نال خدادی داہر
پھر ہور نیا کفن پہنا کے دفن کرائے گوریں
سونپے اللہ مالک تائیں حافظ محمد ہوریں
پھٹہ انہاندی تھیں اللہ اک ایسا لعل نکالیا
ہرگز کوئی نہ لدھا ایسا حاجیاں عرب ملک جا بھالیا

اس کے علاوہ پنجاب کے عوام وخواص میں آپ کے متعلق بے شمار خرق عادات مشہور ہیں لیکن خوف طوالت سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ **واللناس فیما یعشقون مذاہب**۔ (الفیوض المحمدیہ ص ۷۹، ۸۱)

صاحب بصیرت بزرگ:۔

حافظ صاحب اپنے زمانہ کے تسلیم شدہ صاحب بصیرت عالم دین تھے اور ہر مکتب فکر کے لوگ بحیثیت عالم کے ان سے متاثر تھے۔ آپ جامع کمالات صوری و معنوی، شریعت ومعرفت اور حقیقت تمام فنون میں ماہر اور ذی اقتدار صاحب جذب و مستی بزرگ تھے۔ پنجاب کے اکثر صوفیاء آپ سے متعارف اور آپ کے کمال و تفوق کے معترف تھے۔ (الفیوض المحمدیہ ص ۹۹)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حرام چاول سے خون بہنا (کرامت):۔

مولانا عبدالسلام رحمہ اللہ بروایت مولوی محمد اسماعیل بابری خانوی علاقہ بیکا نہر سے چلتے چلتے آئے اور آپ نے موضع ہرکھائی کو اپنا مسکن بنالیا۔ ابتدا میں اکثر اہلحدیث آبادی آپ ہی سے متاثر ہوکر مسلک حقہ میں منسلک ہوئی۔ آپ متبحر عالم دین اور صاحب تقویٰ ولی اللہ تھے۔ مولوی ولی محمد رحمہ اللہ فتوحی والا سے آپ کے گہرے روابط تھے۔ غیراللہ کے نام کی چیز سے بہت نفرت فرماتے۔ چنانچہ حاجی دوست محمد موضع ڈاہر ضلع اوکاڑہ متوفی 13 اگست ۱۹۸۲ء کی روایت کے مطابق ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں چاول لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت میں نے ختم دلوایا ہے اور آپ کیلئے چاول لایا ہوں جب مولانا رحمہ اللہ نے اس کے یہ الفاظ سنے تو رنگ سرخ ہوگیا اور فرمایا یہ حرام کھانا مجھے کھلانے کیلئے لائے ہوا سے اٹھاؤ واپس لے جاؤ' اس نے عرض کیا حضرت اس میں کون سی چیز حرام ہے آپ نے فرمایا یہ مردار ہے۔ اور اس میں صاف خون نظر آرہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مٹھی میں چاول اٹھا کر ہاتھ سے دبائے تو ان سے خون جاری ہوگیا۔ تب اس آدمی سے فرمایا دیکھو یہ اس کے حرام ہونے کی دلیل ہے وہ آدمی اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس عمل سے تائب ہوگیا۔ واہ سبحان اللہ کتنے صاحب کرامت اور خدارسیدہ تھے۔

(الفیوض المحمدیہ ص ۲۴۴ تا ۲۴۵)

☆......☆......☆

کتاب ''فتاویٰ برکاتیہ'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ فتاویٰ برکاتیہ ..... مصنف:۔ حضرت علامہ ابوالبرکات احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، مؤلف و ناشر: محمد یحییٰ طاہر (جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ)

سچا خواب رہنمائی کا ذریعہ:۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ حافظ محمد صاحب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گوندلوی رحمہ اللہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں شیخ الجامعہ کے عہدے پر تفسیر و حدیث کی تدریس میں مصروف تھے کہ ایک مرتبہ وہ بے وقت گھر آ گئے۔ راقم الحروف نے عرض کیا کہ آپ قبل از وقت تشریف لائے ہیں کیا وجہ ہے، فرمایا رات کو سوتے میں خواب آیا کہ چاند نیچے آ گیا ہے میں نے سمجھا کہ والدہ بیمار ہے گھر آنے پر معلوم ہوا کہ واقعی وہ بیمار ہیں اور اسی بیماری میں وہ وفات بھی پا گئی تھی۔ (فتاوی برکاتیہ ص ۶۲)

کتاب ''اہل حدیث اور سیاست'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ اہلحدیث اور سیاست....... مصنف:۔ حضرت مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ علیہ رحمانی۔۔ ناشر: مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ، کورٹ روڈ کراچی فون 2635935

مولانا عرشی کا ایک خواب:۔

نواب صاحب نے ''اتحاف النبلاء'' اور ''ابجد العلوم'' ان دونوں کتابوں میں مولانا سید احمد حسن عرشی مرحوم کا ایک خواب نقل کیا ہے ہمارے نزدیک وہ بھی اس موقع پر قابل ذکر ہے اس خواب کی تفصیلات عرشی صاحب نے خود اپنے قلم سے بیان کی ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ (ص ۱۲۴)

میں نے قنوج میں ۸ رمضان مبارک ۱۲۶۵ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کا رنگ گیہوں کے رنگ سے بھی زیادہ صاف اور حسین تھا آپ کا قد بھی معتدل اور متناسب تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں کھانا کھا رہا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنا دست مبارک میرے برتن کی طرف بڑھایا۔ میں نے اپنا سالن آپ کے قریب کر دیا آپ ﷺ اس میں سے لے کر کھانے لگے۔ میں نے عرض کیا حضور ﷺ! جو شخص اس زمانے میں آپ کو دیکھ لے اور خواب میں آپ کی ہم نشینی کا شرف بھی حاصل کر لے کیا وہ آپ کے صحابہ

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

میں شمار کیا جائے گا؟ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں جو کچھ فرمایا تھا اس کا مفہوم یہ تھا کہ نہیں۔

میں جب کوئی بات پوچھتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرا بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو چھو رہا ہے مگر حضور ﷺ اس کو برا نہ مانتے تھے بلکہ مجھ پر جھک کر میری طرف مزید توجہ فرماتے تھے۔ اس خواب کے بعد سے میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ جی یہی چاہتا ہے کہ آپ کی حمایت میں خود کو قربان کر دوں۔ خدا کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے خوش ہیں۔ یہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر اللہ گواہ ہے اور اس کی گواہی کافی ہے۔ (اہلحدیث اور سیاست ص ۱۲۶)

☆......☆......☆

کتاب چند رجال اہل حدیث میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ چند، رجال اہل حدیث

مصنف:۔ مولانا ابو علی اثری ...... ناشر:۔ ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ (پاکستان)

خوارق عادات اور کرامات کا مشاہدہ:۔

مولانا ابو الحسن علی ندوی کی مشہور ترین سیرت سید احمد شہید رحمہ اللہ میں ایک باب سید احمد شہید رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء کے سفر حج کا بھی ہے جب میں نے اس کو پڑھنا شروع کیا تو مجھ کو ایسا محسوس ہوا کہ اس دور کے مقدس ترین قافلہ حج میں جو دریا کے راستہ سے سفر کر رہا تھا میں بھی شریک ہوں اور منزل بمنزل اس کے ساتھ چل رہا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہوں اپنی آنکھوں سے سید صاحب کے خوارق عادات کرامات کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ اور اپنے کانوں سے ان کا اور مولانا شاہ اسمعیل شہید رحمہ اللہ اور مولانا عبدالحیٔ بڈھیانوی رحمہ اللہ کا وعظ سن رہا ہوں۔ (چند رجال اہلحدیث ص ۱۶)

سورہ یٰسین کا غیبی اشارہ اور بیعت اصلاح:۔

شیخ فرزند علی غازی پوری کی قرابت میرا قیاس ہے کہ یوسف پور، محمد آباد میں ڈاکٹر انصاری کے خاندان سے تھی، سید احمد شہید رحمہ اللہ سفر حج سے واپس رائے بریلی جاتے ہوئے دوبارہ اسی راستہ سے گزرے تو ضلع غازی پور میں ان کی پہلی منزل محمد آباد تھی، کشتی سے اترتے ہی ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ اس طرف سے میرے ایک دوست کی خوشبو آرہی ہے اور چند مخصوصین کے ساتھ جن میں حضرت مولانا شاہ اسمعیل شہید رحمہ اللہ بھی تھے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں اسی جگہ سے ڈھولک کی آواز سنائی دی جس سے آپ کو سخت تنغص پیدا ہوا آپ نے حضرت شاہ اسمعیل شہید رحمہ اللہ سے فرمایا کہ سورۂ یٰس پڑھنی شروع کی تو ڈھولک کی آواز موقوف ہوئی فرمایا کہ مجھے ڈھولک کی آواز ناگوار ہوئی تو اشارہ غیبی ہوا کہ اس کو روکنے کے لیے سورۂ یٰس پڑھی جائے چنانچہ اس کی برکت سے اس کی آواز بند ہو گئی۔

وہ دوست جن کی خوشبو آرہی تھی یہی فرزند علی غازی پوری تھے۔ جو اس زمانہ میں معہ اپنے تمام متعلقین کے یوسف پور میں ڈاکٹر انصاری کے خاندان کے مہمان، بیمار اور صاحب فراش تھے ان کو معلوم نہیں کس طرح علم ہو گیا تھا کہ سید صاحب رحمہ اللہ ان سے ملنے آرہے ہیں انہوں نے استقبال کے لیے اپنے لڑکوں کو بھیج دیا تھا، آپ انہی کے ساتھ شیخ صاحب کے پاس تشریف لے گئے شیخ صاحب نے بڑی تعظیم و تکریم کی۔ خود تو پہلے سے بیعت تھے، یہاں اپنے تمام اہل وعیال کو بھی بیعت کرایا

facebook.com/Salfi.tasawuf

سید صاحب نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگوں نے ہمارے دوست کو دیکھا آپ یوسف پور، محمد آباد سے روانہ ہوئے تو شیخ صاحب بھی مع اہل وعیال آپ کے ہمراہ تھے، آپ غازی پور میں شیخ صاحب کی حویلی میں جو دریائے گنگا کے قریب ہی تھی چھ روز تک رہے اور چھٹے روز دونوں وقت شیخ صاحب نے پورے قافلہ کی جس میں مع مستورات کے سات سو آدمی تھے خوب خوب ضیافت کی اس دوران میں شہر کے بکثرت لوگ بیعت ہوئے، شرک وبدعت اور دوسرے مراسم سیئہ سے توبہ کی اور راہ راست پر آئے، شہر کی جامع مسجد ویران ہو چکی تھی، وہ ازسرنو آباد ہوئی اور پانچوں وقت نماز پابندی سے اس میں اذان اور نماز باجماعت ہونے لگی۔

(چند رجال اہلحدیث ص ۲۳، ۲۴)

☆......☆......☆

کتاب ''بسوانح عمری'' میں الہام اور کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔بسوانح عمری: مولوی عبداللہ الغزنوی المرحوم المغفور

مصنف:۔صوفی احمد الدین حنیف۔۔۔ناشر:۔محمدی اکیڈیمی ناشران وتاجران کتب محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین......تاریخ طبع جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ......اپریل ۱۹۸۱ء

لباسِ ولی کے لوگوں پر اثرات:۔

آپ پہلے پہل لوگوں کی صحبت سے اس قدر بھاگتے تھے کہ تمام ناطے داروں اور دوستوں سے ہجرت کر کے خواجہ ہلال کے پہاڑ میں کہ جہاں کوئی باشندہ نہ تھا جا کر رہنا اختیار کیا پس اس حدیث کے مضمون کے مطابق جس میں آیا ہے کہ جب اللہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

تعالیٰ کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اس کے لیے قبولیت زمین میں رکھ دی جاتی ہے لوگ اس جگہ بھی آپ کے پیچھے پہنچتے تھے۔ زمانے کے عالم وفاضل آپ کے کام میں حیران تھے یہاں تک کہ بعض لوگ صرف دیکھنے کے ساتھ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتھ صاحب حالات اور واردات ہوگئے اور آپ کے لباس سے شاگردوں کو فائدہ حاصل ہونے لگا۔ چنانچہ ایک طالبعلم کو آپ کی پوستین اٹھانے سے وجد آ گیا اور اسی سبب سے طالب علم مذکور پوستین کے مرید کے ساتھ مشہور ہوگیا۔ علاوہ اس کے بہت لوگ صاحب حالات عجیبہ ہوگئے اور ماسوی اللہ سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف راجع ہوگئے۔ (بسوانح عمری ص ۱۳)

حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے الہامات

الہام اور القار بانی:۔

ملا عبدالحق اپنے زمانہ کے فاضل تھے اس خط کے آخر میں جس کو انہوں نے آپ کے نام نامی پر بھیجا ہے اور اس میں بعض مسائل کی تحقیق کی ہے لکھتے ہیں

"مخدوما ومطاعا از امثال ماگم گشتگان بوادی جہالت و نگونساراں مغاک غفلت ایں مسائل رابدان جناب مقدس قلمی نمودن دررنگ آنسب که کنا سے طرق غالیه سازی رادرنزد عطار بیان نماید اما ایں جرأت و گستاخی ہرزہ سرائی محض بنا بر الطاف و اشفاق آن مخدوم معظم است که درباره ایں احقر وارد آنچه بفکر قاصر می رسد بدان گستاخی کرده مے آید۔ انتہیٰ۔

مولوی عبدالرحمن بن شیخ محمد بن بارک اللہ رحمہ اللہ کہ وقت کے عالموں میں سے مشہور عالم ہیں اور زہد اور تقویٰ اور صلاحیت میں اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے کے لیے پنجاب سے سفر کر کے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے۔ راستے میں جو انہوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات آں جناب کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 85/495

نسبت سنے تو حیران ہوئے اسی رات ان کو یہ الہام ہوا: ترجمہ: سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی کہ یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو۔

دوسری بار یہ الہام ہوا۔

ترجمہ: تحقیق یہ ہمارے پاس سے چنے ہوئے نیک لوگوں میں سے۔

تیسری بار یہ الہام ہوا۔

ترجمہ: وہ کیا ہے ایک بندہ ہے جس پر ہم نے فضل کیا ہے۔

(بسوانح عمری ص ۲۰،۲۱)

پنجاب میں توحید کی پہلی آواز ولی کی کرامت:۔

الا ماشاء اللہ! حافظ حقیقی نے آپ کا اسباب بمعہ کتابوں کے بچا لیا۔ لٹیروں نے راستے میں آپ پر حملہ کیا اور کابلی پٹو جو آپ کے بدن پر تھا آپ کے بدن سے اتار کر بھاگ گئے۔ ایک دن کے بعد وہی پٹو خوب تہہ کر کے لے آئے اور آپ کے آگے رکھ کر چپ چاپ چلے گئے۔ جب آپ پنجاب میں پہنچے تو اللہ کے راستہ کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کیا اور کتاب وسنت کی تابعداری کی رغبت دینے لگے۔ اس سے پہلے پنجاب میں توحید کا نام ونشان نہ تھا ہزاروں آدمی آپ کی صحبت بابرکت سے توحید کا دم بھرنے لگے۔ یہ سب مسجدوں کی آبادی اور نماز روزے کا لحاظ اور حدیث پر عمل کرنا اور کتاب وسنت کا پڑھایا جانا اور سلف کے عقیدے کو اختیار کرنا، پنجاب کے شہروں میں جو تو دیکھ رہا ہے آپ ہی کی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ ورنہ آپ سے پہلے کسی شخص کو ان باتوں کے ساتھ سروکار نہ تھا۔ (بسوانح عمری ص ۲۷،۲۸)

امیر وقت کے نام آپ کا ایک خط:۔

ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ ''میں مظلوم ہوں اور حاسدوں کے افتراء اور تہمت کے ساتھ تمہارے باپ نے مجھ کو اپنے ملک سے بدر کر دیا تھا تم اس کام میں اپنے باپ کی تابعداری نہ کرو۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

www.UBQARI.org

امیر نے جواب میں لکھا کہ میں ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہیں کر سکتا تم کو لازم ہے کہ ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ۔

ایک غار میں چھپنا اور الہام ہونا:۔

آپ حیران ہوئے کہ اب کس طرف جاؤں اور کوئی جگہ بھاگنے کی نہ دیکھی جنگل کی کسی غار میں اکیلے جا کر چھپ گئے اور کچھ مدت پوشیدہ رہے۔ ان دنوں میں یہ الہام ہوا ''**فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین**'' ترجمہ: پھر کٹ گئی جڑ ان ظالموں کی اور تعریف ہے واسطے اللہ کے جو رب ہے سارے جہان کا۔

اور یہ شعر بھی الہام ہوا:۔

اے مدعی مپیچ کہ سرپیچ میشوی
من سبزہ دمیدہ زبستاں کیتم

انہیں دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہو گئی اور اس کا اقبال اِدبار کے ساتھ بدل گیا اور وہ اپنی سلطنت سے جدا ہو کر ہرات چلا گیا۔ (بسوانح عمری ص ۳۴)

الہام اشاعت دین کا سبب:۔

جب آپ وہاں پہنچے تو صوبہ دار صرف آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر نرم ہو گیا ادب کے ساتھ بولا کہ آپ کیوں اپنے راستہ کو چھوڑ نہیں دیتے جو کچھ وقت کے مولوی کرتے ہیں آپ بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں سردار محمد عمر کے جرنیل نے کہا کہ اس شخص کو میرے ہاتھ میں دو میں اس کو توپ سے اڑا دوں آپ نے جواب میں فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں کتاب اور سنت کو جاری رکھوں۔ بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے۔ (بسوانح عمری ص ۳۵)

ولی اللہ ہونے پر گواہی:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کابل کے امیروں میں سے ایک عالم گل خان نام کہتا تھا کہ مجھ کو بسبب اس واقعہ کے آپ کے ولی ہونے پر یقین کامل ہو گیا۔ کیونکہ اس قدر سخت اگر میرے اس ہاتھی کو مارتے تو بخدا یہ بھی ہلاک ہو جاتا لیکن اس شخص کو باوجود اس قدر ضعف اور کلاں سالی کے کچھ نہیں ہوا۔ اس واقعہ عظیم کے بعد آپ کو یہ الہام ہوا۔" وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا"

ترجمہ: اور بدلہ دیا ان کو اس پر کہ انہوں نے صبر کیا بہشت اور کپڑے ریشمی۔
(بسوانح عمری ص ۴۱)

قید خانے میں غیبی امداد:۔

بس قید خانہ میں ڈالے گئے اور پھر خبر نہ ملی۔ شہر کے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہو گیا وہ ہر وقت قسم قسم کے کھانے اور پھل آپ کے سامنے لاتے اور اس قدر فراخی تھی کہ اپنے گھروں میں بھی کبھی اس قدر فراخی نہیں دیکھی تھی۔ امیر افضل خان بعارضہ وبا مر گیا۔ اس کے بعد امیر اعظم خان تخت پر بیٹھا۔ اس کم بخت ظالم نے خان ملا خان عبدالرحمن نام کے بہکانے سے عین گرمی کے موسم میں پیادہ پا آپ و بغیر زادِ راہ پشاور کی طرف نکال دیا اور سخت دل سپاہیوں کو آپ کے ساتھ مقرر کیا کہ بہت جلد آپ کو پشاور پہنچا دیں۔ (بسوانح عمری ص ۴۲)

اوپر سے گرمی کی آگ برستی تھی اور نیچے سے زمین کی تپش کے ساتھ پاؤں جلتے تھے اور سنگدل سپاہیوں کی وجہ سے جو آپ کے پیچھے تھے آرام کی نوبت نہ ملتی تھی اس سفر میں آپ کے دو خادم آپ کے ساتھ تھے ایک ملا سفر نام اور ایک ملا مراد نام جب آپ چل نہ سکتے تو ملا سفر اللہ تعالیٰ اس کو دارین میں عزیز کرے آپ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتا تھا۔ الغرض نہایت تکلیف کے ساتھ پشاور پہنچے اسی سبب سے ملا سفر راحلہ عبداللہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس اثناء میں آپ کو کئی بار یہ الہام ہوا۔" فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العالمين"

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ترجمہ: پھر کٹ گئی جڑ ان ظالموں کی اور تعریف ہے واسطے اللہ کے جو رب ہے سارے جہان کا۔

اور اسی طرح یہ القاء ہوا۔ "**انا من المجرمین منتقمون**" ترجمہ: تحقیق ہم گناہگاروں سے بدلہ لینے والے ہیں۔ (بسوانح عمری ص ۴۲، ۴۳)

الہامات اور مبشرات ہزاروں میں:۔

جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب اور سنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب و سنت کی طرف بلانے اور تقویٰ اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد اور قناعت و ترک ماسوی اللہ اور انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور نصر اور مغفرت کے وعدہ پر ہوتی ہیں وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہیں۔ ان کے جمع کے لیے ایک بڑی کتاب چاہیے۔ (بسوانح عمری ص ۴۷)

مطالب قرآنی کا الہام:۔

قرآن مجید کے وہ الفاظ جو آپ کو یاد نہ ہوتے اور نہ آپ ان لفظوں کے مقام جانتے الہام ہو جاتے۔ پھر حافظوں سے پوچھتے۔ سبحان اللہ! کس قدر آپ کو نوائب حقہ اور مصیبتوں اور اعمال شاقہ پر ثبات اور استقامت تھی، بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تربیت اور ولایت سے تھا۔ بشر کی کیا طاقت ہے! **واصبر وما صبرک الا باللہ۔**

(بسوانح عمری ص ۵۲)

حالات غیبیہ کا مجموعہ:۔

"**بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی**" امابعد! یہ ایک مجموعہ ہے جو شامل ہے عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے حالات غیبیہ اور واردات لاریبیہ کے ایک ٹکڑے پر اور خبر دینے والا ہے ان کے کلمات قدسیہ کے کچھ حصے پر جو وہ نمونہ ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 89/495

کلمات جامعہ کا اور وارث کرنے والا ہے ظاہر اور باطن کے فائدوں کو اور اللہ تعالیٰ اس کے پورا کرنے کی توفیق دینے والا ہے جاننا چاہیے کہ آپ کا نام مبارک محمد اعظم ہے قوم عمرزئی سے اور آپ کے باپ دادے بھی ولایت کے ساتھ مشہور ہیں اور آپ کے گاؤں کا نام گیرو ہے۔ ساتھ کاف فارسی اور یائے تحتیایہ کے جو خواجہ ہلال کے پہاڑ کے متصل ہے شہر غزنی کے ضلع میں اور چونکہ آپ کا نام مشعر تھا تزکیہ نفس پر اس لیے آپ فرماتے تھے محمد ﷺ کہ کائنات سے اعظم اور مخلوقات سے افضل ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ میرا نام عبداللہ بہتر ہے اسی لیے سب چھوٹے بڑے آپ کے ساتھ بات چیت کرنے کے وقت آپ کو عبداللہ کہتے ولیکن آپ لوگوں کو اس لقب کے ساتھ جو شرع شریف کے موافق ہوتا یاد فرماتے اور جس نام میں شرک کی بو آتی اس کا بدل دینا آپ کی عادت شریف تھی۔ (بسوانح عمری ص ۵۶)

جذبہ الٰہی کا آغاز:۔

اور فرماتے تھے کہ جذبہ الٰہی کا آغاز پہلے دن شام کی نماز کے بعد تھا جو خود بخود بلا واسطہ کسی پیر کے جذبہ الٰہی پہنچ گیا اور تمام زور کے ساتھ ماسواللہ کو میرے دل سے کھینچ لیا۔ یہاں تک کہ تین دن تک مجھ کو اپنے نفس سے کدورت اور ظلمت اس طور پر معلوم ہوتی تھی کہ از خود گندی بو آتی جس سے جی متلانے لگتا اور باقی لوگوں سے بھی دیکھنے کے وقت قے آنے لگتی۔ (بسوانح عمری ص ۵۶، ۵۷)

لکڑیوں کا ساتھ ذکر کرنا (کرامت):۔

فقر اہل یہاں تک تھی کہ فانی زندگانی پر کسی طرح کا اعتماد نہ رہا اور مخلوقات سے یہاں تک نفرت تھی کہ نماز جماعت کے ساتھ بڑی دشواری کے ساتھ گزاری جاتی اور ذکر کی نسبت اس طرح غالب تھی کہ جو شخص مجھ کو دیکھتا ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی لکڑیوں سے بھی ذکر سنا جاتا۔ (بسوانح عمری ص ۵۷)

نفی اثبات کے آگ پر اثرات:۔

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ پر بیٹھتا تو نفی اور اثبات کے وقت جو میں سر کو ہلاتا تا۔ اسی طرح آگ بھی گھومتی اور اس سبب سے کہ میں نے کسی شیخ کی صحبت نہیں اٹھائی تھی اور نہ مشائخ کا حال دیکھا سنا تھا۔ حیرانی پیش آتی تھی کہ آیا کسی شیخ کے پاس جا کر تعلیم حاصل کروں چنانچہ اسی نواح میں ایک شیخ شاہ صاحب غلام علی دہلوی مجددی احمدی رحمہ اللہ کے مریدوں میں سے ریاضت شاقہ اور چلوں کے ساتھ مشہور تھا ان کے دیکھنے کا دل میں پختہ ارادہ ہوا۔ چونکہ میں اکیلا راہ کا واقف نہ تھا اور کسی کی ہمراہی بھی ممکن نہ تھی۔ ایک شخص کو راہ بتلانے کے لیے میرے ساتھ کیا گیا اس طرح کہ وہ دور سے راہ دکھلائے جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو اس پر حالت آ گئی جو خود بخود اپنے سر کو ہلاتا تھا اور اس نے اپنے سارے لطیفے اس جوش میں ظاہر کیے جو کچھ میں نے اس صحبت میں دیکھا کسی زمانہ میں نہیں دیکھا۔ پس میں ناامید ہو کر واپس آیا۔ (بسوانح عمری ص ۵۷)

کرامات مولوی سید سلیمان روڈی رحمہ اللہ

عیاش نوجوان پر توجہ کا اثر (کرامت):۔

آپ کے ایک دوست کا لڑکا نظام الدین نامی بد چلن ہو گیا اور سارا وقت گانے بجانے، ناچنے کودنے میں گزارنے لگا، ماں باپ اور سارے رشتہ دار سمجھا سمجھا کر تھک گئے مگر وہ نہ مانا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عیاش طبع انسانوں کی اصلاح بہت مشکل ہوتی ہے اس کا باپ آپ کے پاس آیا اور بیٹے کی حالت بیان کر کے رو دیا۔ آپ نے فرمایا فکر نہ کرو خدا نے چاہا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ ایک دن نظام الدین اتفاقاً مولوی صاحب کے پاس سے گزرا۔ آپ نے اُسے پکڑ لیا۔ بس پکڑنا ہی تھا کہ اس کا نقشہ پلٹ گیا، وہ زار و قطار روتا تھا اور اپنے گناہوں سے تائب ہو رہا تھا، چنانچہ وہی نظام الدین اب بہت بڑا متقی اور پارسا بن گیا ہے۔ (بسوانح عمری ص ۷۱، ۷۲)

facebook.com/Salfi.tasawuf

وضاحت:۔

آپ مولانا عبدالجبار صاحب بن مولانا عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ کے مریدین میں سے ہیں۔ روڑی ضلع حصار میں رہتے ہیں۔ ۸۰ سال کے قریب عمر ہے۔ نہایت رقیق القلب، متقی، پارسا، شب زندہ دار، متبع سنت بزرگ ہیں پاس بیٹھنے والوں پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ خشیت الٰہی طاری ہو جاتی ہے۔ راقم الحروف کو جب زیارت کا موقعہ ملا تو جماعت کے موجودہ بزرگوں میں سے بس آپ ہی پر نگاہ ٹھہری تھی بڑے مسکین طبع، محب خدا، عاشق رسول واقع ہوئے ہیں پہلے پہل جب بدعات کی تردید اور سنت کی اشاعت شروع کی تو بڑی تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑیں مگر آپ کی تبلیغی کوششوں اور وجدانی مساعیوں سے سارے علاقہ میں توحید کا ڈنکا بج چکا ہے۔ اب گو آپ ضعیف ہو چکے ہیں اور بجز ذکر الٰہی کے کوئی تبلیغی کام نہیں کر سکتے تاہم خدا کا شکر ہے کہ آپ کے صاحب زادے مولوی عبداللہ صاحب جو بجائے خود طبی لائن میں شہرہ آفاق ہیں، تبلیغی میدان میں بھی آپ کے بہترین جانشین ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب بھی صوفی منش بزرگ ہیں۔ خدا کرے کہ جماعت کو آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع مل سکے۔ (بسوانح عمری ص ۷۱)

انتقال مرشد کی غیبی اطلاع (کرامت):۔

ایک روز علی الصبح آپ فرمانے لگے کہ لو بھائی آج ہمارے پیر و مرشد (مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) بہشت میں پہنچ گئے ہیں میں نے رات ان کو بہشت میں دیکھا ہے اور یہ شعر سنا ہے جو میری زبان پر جاری ہو گیا ہے۔

"لے او بیلی اللہ بیلی ساڈے ہوئے چلانے"

یعنی اے دوست! خدا حافظ ہم تو جا رہے ہیں۔ سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے، چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اور اسی دن امام صاحب کا انتقال ہوا تھا جس دن مولوی صاحب نے علی الصبح ہم سے یہ کہا تھا۔ (بسوانح عمری ص ۷۲)

انتقال لڑکی کی کشفی اطلاع (کرامت):۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تحصیل سرسہ میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہو گئی کئی علاج کیے افاقہ نہ ہوا۔ انہوں نے چاہا کہ مولوی صاحب کو بلایا جائے۔ وہ دم کریں گے تو شفا ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ کی طرف آدمی آیا۔ آپ جانے کے لیے تیار ہوئے سواری منگائی گئی کہ معاً آپ نے فرمایا، اب جانا فضول ہے، لڑکی کا تو انتقال ہو گیا ہے چنانچہ آدمی جب واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جب مولوی صاحب نے فرمایا تھا اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تھی۔ (بسوانح عمری ص ۷۳)

پریشانی میں مرشد کی رہنمائی:۔

مولوی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک دن میرے دل میں ایک بزرگ کے ملنے کا خیال پیدا ہوا اور جی چاہا کہ کچھ دن ان کے پاس جا کر ٹھہروں اور فیض حاصل کروں۔ ابھی یہ میرے جی ہی جی میں تھا اور میں نے کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا کہ مولوی صاحب سامنے سے آ گئے اور آتے ہی فرمایا کہ ذرا سوچ سمجھ کر جانا، آج کل دکانداریاں زیادہ ہیں اللہ والے بہت کم ہیں چنانچہ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی وہ دکاندار ہی تھے۔ (بسوانح عمری ص ۷۳)

کرامات عبدالرحمن صاحب لکھوی رحمہ اللہ

نگاہ ولی کے فقیر پر اثرات (کرامت):۔

مولوی قائم الدین صاحب سکنہ چک مڈھیوالہ ضلع لائلپور کا بیان ہے کہ جن دنوں میں مولانا عبدالرحمن صاحب کے ہاں لکھو کے پڑھا کرتا تھا ان ایام کا واقعہ ہے کہ ایک بھنگی چرسی فقیر آیا جس کی داڑھی تو صفاچٹ تھی اور مونچھیں لمبی لمبی تھیں ہاتھ میں چمٹا، بدن پر کملی، شکل وصورت خلاف شرع گاتا تھا اور کہتا تھا کہ مولوی صاحب نشہ ٹوٹا ہوا ہے کچھ دے دو مولوی صاحب نے ایک طالب علم سے کہا کہ اسے پیسہ دیدو وہ بولا ایک پیسہ سے کیا بنتا ہے اگر دینا ہے تو کچھ آپ دو فقیر کا عمل ٹوٹا ہوا ہے نہ بھنگ ملی ہے نہ چرس، مولانا نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا مجھ سے کچھ لینا ہے جونہی اس کی نظر سے نظر ملی وہ لڑکھڑا کر گرا اور ایسا گرا کہ بے ہوش ہو گیا طالبعلم اسے سنبھالنے کے لیے بڑھے مگر وہ ایسا بے حس پڑا تھا جیسے مردہ، تین گھنٹے وہ بیہوش پڑا رہا جب ہوش سنبھالا تو اٹھا مولانا نے پوچھا کیوں بھائی کیا لینا ہے؟ وہ بولا جو لینا تھا وہ لے لیا بس مجھے مسلمان بنا دیجیے مولانا نے حجام کو بلوایا اس کی مونچھیں اور لٹیں کٹوا دیں بھنگ چرس سے توبہ کرائی اور قرآن پڑھانا شروع کیا مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے کہ وہ فقیر اٹھارہ برس تک مولوی صاحب کی خدمت میں رہا اور اچھا خاصا عالم اور صوفی بن گیا۔ (بسوانح عمری ص ۷۵)

درمدینہ فوت شد قطب زمان:

آپ مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ رحمہ اللہ مصنف تفسیر محمدی کے صاحبزادہ ہیں آپ ۱۲۵۳ھ میں بمقام لکھو کے ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے آپ کا نام تو عبدالرحمن تھا مگر محی الدین کے نام سے مشہور تھے، سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور ۱۷ سال کی عمر میں علوم درسیہ متعارفہ سے فراغت پائی۔ طبیعت شروع ہی سے تصوف کی طرف مائل تھی اور کسی پیر طریقت کی تلاش تھی ۲۲ سال کے تھے کہ غزنی پہنچے اور حضرت عبداللہ صاحب الغزنوی رحمہ اللہ کی بیعت کی۔ حضرت عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ کے پنجاب تشریف لانے اور امرتسر قیام فرمانے پر تو ہزار ہا لوگوں نے فیض پایا۔ مگر غزنی پہنچ کر السابقون السابقون کا مرتبہ آپ ہی نے حاصل کیا تھا۔ حضرت عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کو آپ سے بہت محبت تھی چنانچہ آپ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ "ما و عبدالرحمن یکسیت" پھر آپ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا "درمیان ما شما مناسبت در ازل بود" چنانچہ عبداللہ صاحب رحمہ اللہ نے آپ کو اپنا نائب بھی قرار دیدیا تھا۔ آپ کو اکثر الہام ہوا کرتے تھے، جو الگ رسالہ کی شکل میں مطبوع ہیں آخری عمر میں الہام ہوا "یا ایتھا النفس المطمئنہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی "جس پر آپ حج

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کے لیے روانہ ہو گئے اور مدینہ منورہ پہنچ کر بعد زیارت روضہ نبوی ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی دعا "اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک" نہایت خشوع خضوع سے کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور ۶۰ سال کی عمر میں ۱۵ ذیقعد ۱۳۱۲ھ کو بروز جمعہ وہیں شہادت پاک جنت البقیع میں مدفون ہوئے "انا للہ وانا الیہ راجعون" آپ کا قطعہ تاریخ ہے:

در مدینہ فوت شد قطب زمان (۱۳۱۲) (دیگر) صادقین را نور حق تابد مدام (۱۳۱۲) (بسوانح عمری ص ۷۴، ۷۵)

نگاہ ولی کا دشمن پر اثر:۔

ایک بار مولانا موصوف معہ چند طلباء کے نہر پر جو لکھوکی کے قریب ہی تھی غسل کے لیے تشریف لے گئے نہر کے متصل ہی ایک سڑک گزرتی ہے جو فیروز پور کی طرف سے آتی ہے اس پر دو سوار گزر رہے تھے جن میں سے ایک محمود نامی ڈوگر تھا یہ بہت بڑا زمیندار اور متکبر انسان تھا اور اسے اہلحدیث سے خاص عداوت تھی اس نے بارہا یہ کہا تھا کہ اگر مولوی عبدالرحمن مجھے اکیلا کہیں مل گیا تو میں اسے جان سے مار ڈالوں گا کیونکہ اس نے سارے علاقہ میں وہابیت پھیلا دی ہے کسی طالب علم نے مولانا سے ذکر کر دیا کہ محمود آپ کا اشد ترین دشمن ہے اور وہ جا رہا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اسے بلا لو اور کہو کہ جو کچھ کرنا ہے یہیں کر لے، طالب علم نے آواز دی کہ میاں محمود! مولوی صاحب یہیں ہیں آؤ اور اپنے دل کے ارمان نکال لو۔ محمود آیا گھوڑی سے اترا ابھی مولانا کے سامنے ہی آیا تھا اور آنکھ سے آنکھ ملی تھی کہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ گیا اور ہائے ہائے کرنے لگا مولانا نے پوچھا کیوں بھائی کیا ہے؟ مجھ سے کیوں ناراض رہتے ہو! وہ بولا حضرت مجھے معاف کیجئے میری غلطی تھی میں نے آپ کے خلاف بہت کچھ کیا مگر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 95/495

5/26/22, 4:11 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اب اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ مولانا نے کہا دل صاف کر لو اور جاؤ اللہ تمہیں خوش رکھے، وہ کہنے لگا: حضور اب کہاں جاؤں ہاتھ بڑھائیے اور مجھے اپنا مرید بنائیے۔ اس واقعہ کے راوی مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے کہ محمود کی آنکھ پر ایک موہکہ تھا جو اسے بہت تکلیف دیتا تھا وہ بارہا اسے کٹوا چکا تھا مگر وہ پھر بڑھ جاتا تھا اور آنکھ ڈھانپ لیتا تھا جس سے وہ سخت تنگ آ گیا تھا اس نے عرض کیا حضرت اس پر دم کر دیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مصیبت سے بھی نجات دے مولانا نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اس پر لب لگا دیا محمود کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ موہکہ کچھ ایسا مٹا کہ پھر کبھی ظاہر نہیں ہوا اور مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے نجات مل گئی۔

(بسوانح عمری ص ۷۶، ۷۷)

ولی کامل کی طرف مجذوب کی رہنمائی:۔

موضع لکھوکی سے کچھ فاصلہ پر ایک جمیل نامی گاؤں تھا جہاں کا سردار جلال الدین عرف جلو بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا جلو کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں، مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔ پنجاب میں یہ رواج ہے کہ جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ پیروں، فقیروں، جوگیوں، مست قلندروں، خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے۔ جلو بھی اسی خیال کا بندہ تھا اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا وہیں اُٹھ دوڑتا تھا۔ ایک بار اسے پتہ چلا کہ فیروز پور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے اور بالکل ننگ دھڑنگ رہتا ہے وہ اس کے پاس گیا اور اس سے بیٹا مانگا، مجذوب بولا، نالائق اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا۔ جلو نے دل میں کہا کہ وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں، بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا؟۔ مجذوب نے کہا نالائق جاتا نہیں ہے بیٹا یہاں سے نہیں بلکہ وہاں ہی سے ملے گا۔ جلو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوکی پہنچا اور مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ سے سارا واقعہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

بیان کر دیا۔ مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ نے کہا کہ میں دعا تو کر دیتا مگر تو منکر قرآن ہے تیرے حق میں میری دعا قبول نہ ہوگی۔ جلو نے کہا: میں نے کب قرآن کا انکار کیا ہے آپ نے پوچھا کہ تیری کتنی بیویاں ہیں؟ اس نے کہا: سات۔ آپ نے فرمایا قرآن تو چار سے زیادہ اجازت نہیں دیتا۔ پھر تو نے سات کیوں کیں؟ اس نے کہا: جو حکم ہو میں اس پر عمل کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تین کو یہیں طلاق دیدے گاؤں میں مسجد بنوا، خود نماز پڑھنے کا اقرار کر اور دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کر تو میں تیرے لیے دعا کرتا ہوں اس نے ایسا ہی کیا آپ نے دعا فرمائی خدا کی قدرت اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند نرینہ تولد ہوا وہ دوڑا دوڑا آیا اور مولانا کو لے جانا چاہا۔ مگر آپ نہ گئے اور کہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عوام یہ سمجھنے لگیں عبدالرحمن نے بیٹا دیا ہے پھر اس نے عرض کیا کہ حضور آپ اس کی تردید کریں اور توحید کا وعظ کہیں تا کہ ہمارے گاؤں والے بھی کچھ توحید و سنت سے آشنا ہو جائیں چنانچہ اس پر آپ وہاں گئے اور کئی دن تک وہاں وعظ کیے اور سب کے سب گاؤں اہلحدیث ہو گئے روانگی پر سردار نے آپ کو بہت کچھ دینا چاہا مگر آپ نے ایک حبہ تک قبول نہ کیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۷)

ولی کی روحانی طاقت پر اعتماد:۔

حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ سوہدروی کا بیان ہے کہ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی رحمہ اللہ نے ایک بار اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں مرزا قادیانی کو چیلنج دیا کہ وہ ہمارے ایک صوفی کے ساتھ روحانی مقابلہ کرے۔ اگر وہ کامیاب ہوا تو ہم اس کا ساتھ دیں گے اور اگر وہ ناکام ہوا تو اپنے دعویٰ سے تائب ہو جائے یہ روحانی مقابلہ دونوں کو الگ مکان میں بٹھا کر سات دن تک رہے گا۔ مرزا جی نے اس سے انکار کر دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا مولانا غلام نبی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے مولانا محمد حسین صاحب سے پوچھا کہ وہ کون صوفی تھے جن پر آپ کو انتہائی اعتماد ہے کہ مرزا جی کو ایسا اہم

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اور ذمہ دارانہ الٹی میٹم دے دیا۔ مولانا محمد حسین صاحب نے فرمایا کہ وہ صوفی عبدالرحمن صاحب لکھوی رحمہ اللہ ہیں، مجھے ان کی روحانی طاقت پر اتنا اعتماد اور وثوق ہے کہ اگر مرزا مان جاتا تو یقیناً اس مقابلہ میں زندہ نہ بچتا۔ (بسوانح عمری ص ۷۸،۷۹)

خرابی جہاز کی الہامی اطلاع:۔

مولانا عبدالرحمن صاحب جب سفر حج کے لئے روانہ ہوئے اور بمبئی پہنچ کر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا اور جہاز چلنے کو تھا کہ آپ نے فرمایا اس جہاز پر نہیں جانا چاہئے۔ چنانچہ ٹکٹ واپس کر دیا گیا۔ پھر ایک ہفتہ کے بعد دوسرے جہاز نادری کا ٹکٹ خریدا جب وہ تیار ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ اس جہاز پر بھی نہیں جانا چاہیے ہمراہی حیران تھے کہ مولانا کیا کر رہے ہیں جان بوجھ کر روانگی میں تاخیر کرتے ہیں مگر بالآخر آپ کا کہا مانا اور وہ ٹکٹ بھی واپس کیا۔ پھر تیسرے جہاز پر سوار ہوئے جب جدہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہلے دونوں جہازوں میں بیماری پھیل گئی تھی اور حکومت نے انہیں چالیس چالیس دن کے لیے کامران روک لیا ہے۔ یعنی اگر وہ لوگ ان جہازوں میں سوار ہوتے تو ۴۰ دن بعد جدہ پہنچتے کسی نے مولانا سے پوچھا کہ آپ کو کیونکر پتہ چلا تھا تو آپ نے فرمایا کہ الہام ہوا تھا۔

نوٹ: آپ کے بہت سے الہامات اور کرامات اور بھی ہیں مگر انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (بسوانح عمری ص ۷۹)

کرامات مولانا غلام رسول صاحب قلعوی رحمہ اللہ

گمشدہ بیٹے کی فوراً حاضری (کرامت):۔

ایک بار قلعہ میاں سنگھ میں ایک حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ اس نے یہ شکایت کی، حضور! میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گیا ہے بس ایک ہی بیٹا تھا، اس کے فکر میں ہم تو مرے جا رہے ہیں آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور روٹی کھا رہا ہے جاؤ بیٹھک

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

جا کر دیکھ لو، حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا اور کھانا کھا رہا تھا بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا، معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکر طرفۃ العین میں یہاں پہنچ گیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۰)

روحانی بصیرت اور کشفی اطلاع (کرامت):۔

میاں محمد چٹو جولاہور میں ایک مشہور سوداگر تھا، بیان کرتا ہے کہ میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے، مگر تین مہینے گزر گئے، کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے آپ نے فرمایا میاں! تیرے گھوڑے والئی کشمیر نے خرید لیے اور تین ہزار روپیہ منافع ملا ہے، میاں محمد حیران ہوا کہ ابھی ابھی تو خط آیا کہ یہاں کوئی خریدار نہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ تین ہزار منافع ملا ہے، میاں محمد کہتا ہے کہ دوسرے دن خط آ گیا کہ سب کے سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا۔

(بسوانح عمری ص ۸۱)

نہ چاہتے بھی عورت کا مسلمان ہو جانا (کرامت):۔

شیخ عبداللہ، نومسلم جو موضع دلاور میں رہتا تھا کہتا تھا کہ جب میں مسلمان ہو گیا تو میری بیوی نے اسلام سے انکار کر دیا اور کہنے لگی کہ میں تو کبھی مسلمان نہ ہوں گی مجھے بہت صدمہ ہوا اور اسی صدمہ میں نڈھال ہوتا چلا گیا، کیونکہ میں اسے بہت چاہتا تھا اور حد سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ تمام اقرباء بھی میرے دشمن ہو گئے اور بیوی بھی از حد نفرت کرنے لگی کچھ عرصہ کے بعد میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کے لیے فہمائش کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے بغیر میری زندگی محال ہے، آپ نے فرمایا کہ وہ آ رہی ہے اور مسلمان بھی ہو گئی ہے چنانچہ اسی دن اس کا پیغام آیا کہ مجھے آ کر لے جاؤ میں مسلمان ہو گئی ہوں۔ (بسوانح عمری ص ۸۱)

ہندو عورت پر کلمات ولی کا اثر (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

محمد عمر ولد کرم الٰہی کا بیان ہے کہ مولانا نماز صبح سے فارغ ہو کر گھر کو جا رہے تھے میں بھی ساتھ تھا کہ ایک ہندو عورت "واہگرو، واہگرو" پڑھتی ہوئی جا رہی تھی آپ نے کہا کہ واہگرو نہیں بلکہ "وحدہٗ" کہو صحیح یہی ہے وہ عورت "وحدہٗ، وحدہٗ" کہنے لگی اور یہ جملہ اس کی زبان پر ایسا جاری ہوا کہ بہزار کوشش بھی بدل نہ سکا اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئی۔ (بسوانح عمری ص ۸۱)

سکھ کا فوراً مسلمان ہو جانا (کرامت):۔

ایک بار آپ گجرات کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک سکھ ملا اس نے پوچھا کہ حضرت موضع ڈنگہ کا راستہ کون سا ہے؟ (ڈنگہ ضلع گجرات میں ایک مشہور مقام ہے آپ نے فرمایا بھائی مجھے ڈنگہ راستہ تو معلوم نہیں، البتہ سیدھا راستہ یاد ہے (ڈنگہ پنجابی میں ٹیڑھے کو کہتے ہیں) اس نے ہنس کر کہا اچھا سیدھا راستہ بتا دیجئے۔ آپ نے کہا پڑھو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" آپ کا یہ کہنا تھا کہ وہ کلمہ پڑھنے لگ گیا اور وہیں مسلمان ہو گیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۲)

جو کہا ولی نے، وہ ہو گیا (کرامت):۔

فضل الدین نمبردار سکنہ مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار سے بارہ سو روپے قرض لیا تھا اور وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دیدیا اور قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی غربت اور ناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فرمائش کی آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو صرف بائیس روپیہ نکلیں گے وہ ادا کر دینا فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ ہے نہیں۔ بھلا بائیس روپیہ کیونکر نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار سے کہا کہ کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو، ساہوکار نے بہی نکالی تو دیکھا کہ اس حساب میں کہیں لکھا ہے، فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمبا کو وصول ہوا اتنی کپاس آئی علیٰ ہذا القیاس سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف ۲۲ روپیہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نکلے ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہوا ہے اور فضل الدین بھی حیران تھا مگر بہی کھاتہ کے مطابق بائیس روپیہ دے کر حساب صاف کر دیا گیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۲)

بانجھ بھینس کا گیارہ بچے جننا (کرامت):۔

اسی فضل الدین زمیندار سکنہ مان کا بیان ہے کہ میرے پاس کوئی گائے بھینس نہ تھی، کہ گھر والوں کو دودھ گھی مل سکتا، پاس کوئی رقم بھی نہ تھی کہ گائے بھینس خریدی جاسکتی۔ ایک بوڑھی سی بھینس تھی جس سے ہم مایوس ہو چکے تھے کہ وہ اب گابھن نہیں ہوسکتی، کیونکہ بہت بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہے میں نے مولانا سے عرض کیا کہ دعا کریں، خدا کوئی دودھ گھی کا انتظام کر دے آپ نے فرمایا کہ تمہاری وہی بھینس گابھن ہو چکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے وہ مدت تک دودھ دیتی رہے گی تم فکر نہ کرو۔ فضل الدین کا بیان ہے کہ سچ مچ تھوڑے ہی دنوں میں وہ بھینس دودھ دینے لگی اور قریباً گیارہ دفعہ اس کے بعد بچوں کو جنم دیا اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی۔ (بسوانح عمری ص ۸۳)

خواجہ چشتی اجمیری رحمہ اللہ کی یاد تازہ (کرامت):۔

باوا کاہن داس گورداسپوری ایک بار قلعہ میہاں سنگھ آیا ہندوؤں نے مل کر عرض کیا، باوا جی یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جن کے وعظ سے کئی ہندو مسلمان ہو رہے ہیں آپ بھی بہت بڑے وِدوان ہیں ذرا ان کا مقابلہ تو کیجئے تاکہ ہندو مسلمان ہونے سے بچ جائیں۔ باوا جی نے کہا: بہت اچھا میں اسلام پر ایسے اعتراض کروں گا کہ وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے، چنانچہ باوا جی بڑے طمطراق کے ساتھ مولانا کے پاس پہنچے اور جاتے ہی کہا کہ اسلام کیا ہے؟ جسے آپ لیے پھرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ آؤ میں بتاؤں اسلام کیا ہے اول کلمہ پڑھنا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ابھی آپ نے کلمہ پڑھ کر سنایا ہی تھا اور آگے کچھ کہنا چاہتے تھے کہ باوا جی نے خودبخود کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہیں مسلمان ہو گئے۔ (بسوانح عمری ص ۸۳)

ناراضگی ولی پر تاثیر اعمال کا سلب ہو جانا (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

قلعہ میہاں سنگھ میں ایک بڈھا نامی کشمیری تھا جو بہت عیالدار تھا مگر مفلس اور غریب تھا اس نے حاضر ہو کر اپنی ناداری کی شکایت کی اور دعا کے لیے التجاء کی آپ نے فرمایا میاں بڈھا! بعد نماز صبح ایک بار سورۂ یس پڑھ لیا کرو انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت تمہیں ایک روپیہ روز مل جایا کرے گا۔ میاں بڈھا نے یہ عمل شروع کر دیا اور سچ مچ اسے ایک روپیہ روزانہ ملنے لگا کبھی کسی بہانہ ملتا، کبھی کسی بہانہ، مگر ایک روپیہ روز ضرور مل جاتا اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر دو بار سورۂ یس پڑھوں تو شاید دو روپیہ ملا کریں، چنانچہ اس نے دو بار روزانہ پڑھنی شروع کر دی تو سچ مچ دو روپیہ ملنے لگے پھر اس نے تین بار شروع کر دی تو تین روپیہ ہو گئے پھر چار بار تو چار روپیہ ملے پھر وہ پانچ بار پڑھنے لگے تو پانچ روپیہ ملنے شروع ہو گئے اسی اثنا میں ایک دن مولوی صاحب آ گئے فرمایا کہ میاں بڈھا اب تم لالچی ہو گئے ہو اب سورۂ یس سے تمہیں کچھ نہیں مل سکتا بڈھا کہتا کہ اس کے بعد میں ہزار بار بھی سورۂ یٰسین پڑھتا رہا مگر پھر ایک روپیہ بھی نہ ملا۔ (بسوانح عمری ص ۸۴)

ولی کی حیرت انگیز طاقت (کرامت):۔

ایک بار مولوی صاحب نے موضع فیروز والا سے ایندھن کے لیے ایک درخت لیا، جو بہت بڑا تھا، اسے کانٹ چھانٹ کر آپ نے ایک گڈے پر لدوالیا تا کہ اپنے گاؤں لے آئیں۔ راستہ میں اندھیرا ہو گیا اور گڈا اُلٹ گیا میاں بوٹا جو گاڑی بان تھا کہنے لگا کہ حضرت اب گھر پہنچنے کی کوئی صورت نہیں قریب کوئی آبادی نہیں کہ لوگوں کو بلایا جا سکے اور گڈا سیدھا کیا جا سکے، اب رات یہیں گزرے گی اور کل کام ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میاں بوٹا آؤ تم اور ہم مل کر کوشش کریں اور گڈا سیدھا کر لیں۔ بوٹا بولا حضور یہ تو چالیس پچاس آدمیوں کا کام ہے بھلا دو آدمی کیونکر سیدھا کر سکتے ہیں۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ مایوس نہ ہو کوشش کرو شاید اللہ سیدھا کر دے۔ چنانچہ بوٹا کہتا ہے کہ میں نے تو یونہی مذاق کے طور پر ہاتھ لگا رکھا اور مولوی صاحب نے تھوڑا سا زور

facebook.com/Salfi.tasawuf

لگایا اور گڈھا سیدھا ہو گیا اور ہم جلد ہی گھر پہنچ گئے۔ مولوی صاحب نے کہا: میاں بوٹا! دیکھو یہ واقعہ کسی سے بیان نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اسے ولایت سمجھ لیں۔

یہ چند کرامتیں محض بطور مشتے نمونہ درج کر دی گئی ہیں۔ ورنہ آپ کی بہت سی کرامات زبان زد خاص و عام ہیں اور آپ کی سوانح عمری میں بھی درج ہیں۔

(بسوانح عمری ص ۸۰ تا ۸۵)

کرامات قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ

صحبت ولی سے زندگی بدل جانا (کرامت):۔

عنایت حسین پٹیالوی آپ کے بہت دوست تھے انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی شیخ فضل حق سکنہ سنام کے بیٹے سے کر دی، وہ لڑکا نہایت خراب نکلا شراب پیتا، جواء کھیلتا، بدکاروں کے ساتھ رہتا اور گھر والوں کو سخت تنگ کرتا، غرضیکہ پرلے درجے کا بے دین نکلا۔ عنایت حسین کو سخت صدمہ پہنچا "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" قاضی صاحب سے التجا کی آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ وہ آیا تو آپ نے اس پر توجہ کی بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو استغفار پڑھنے لگا اور تمام گناہوں سے توبہ کر لی۔ بس ایک ہی صحبت میں اس کی حالت بدل گئی اور وہ نہایت نیک صالح دیندار بن گیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۶)

توجہ ولی کا اثر (کرامت):۔

شاہ جی نجم الدین کا بیان ہے کہ مجھے تیتر بازی کا بڑا شوق تھا چنانچہ شب و روز میرا یہی مشغلہ رہتا۔ سب مجھے سمجھاتے مگر کسی کا کہا موثر نہ ہوتا ایک دن میرے والد مجھے قاضی جی کے پاس لے گئے آپ نے تھوڑی سی توجہ دی اور مجھے تیتر بازی سے ایسی نفرت ہو گئی کہ میں نے آتے ہی سب تیتر چھوڑ دیئے اور پنجرے توڑ دیئے۔ (بسوانح عمری ص ۸۸)

facebook.com/Salfi.tasawuf

حکم ولی کا جنات میں احترام (کرامت):۔

ولایت احمد نامی قصاب کی ہمشیرہ کو جن تھا جو کسی سے نہ نکلتا تھا بڑے بڑے عامل آئے مگر جن کسی سے نہ نکلا ولایت احمد، قاضی جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں شاید آپ کا کہا مان جائے آپ نے فرمایا کہ میں جنات کا عامل نہیں ہوں مگر خیر تم جاؤ اور اسے میرا اسلام کہہ کر یہ پیغام پہنچا دو کہ وہ کہتے ہیں اب تم چلے جاؤ۔ چنانچہ ولایت احمد نے ایسا ہی کیا۔ کہا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ تمہیں السلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اب تم چلے جاؤ۔ جن نے کہا: قسم کھاؤ انہوں نے یہ کہا ہے اس نے کہا بخدا انہوں نے یہی کہا ہے۔ جن بولا بہت اچھا لیجئے اب جاتا ہوں چنانچہ اس کے بعد اس کی ہمشیرہ کو ہمیشہ کے لیے آرام ہو گیا۔ (بسوانح عمری ص ۸۸)

ایک نصیحت پر بازاری عورت کی توبہ (کرامت):۔

پٹیالہ میں ایک میر جان رنڈی تھی جو عرصہ دراز سے بدکاری کا پیشہ کرتی تھی ایک بار آپ کی خدمت میں تعویذ لینے کے لیے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پیشہ سے توبہ کر اور کہیں نکاح کر کے بیٹھ جا، آپ کا کہنا تھا کہ وہ اسی وقت تائب ہو گئی اور پھر تیس سال تک نہایت زاہدانہ زندگی بسر کی۔ (بسوانح عمری ص ۸۹)

قبر سے جنت کی خوشبو (کرامت):۔

شاہ نجم الدین سکنہ بستی کا بیان ہے کہ ایک بار میں قاضی صاحب کے ساتھ جا رہا تھا لاہوری گیٹ کے قریب ایک قبر آئی جس پر آپ ٹھہر گئے اور کہا دیکھو شاہ جی اس صالح مرد کی قبر سے کس قدر خوشبو آ رہی ہے شاہ جی کا بیان ہے کہ میں جو آگے بڑھا تو سچ مچ مجھے بھی نہایت خوشگوار خوشبو آئی اس کے بعد میں بارہا اکیلا وہاں سے گزرا مگر پھر کبھی ویسی خوشبو نہیں آئی (یہ محض ان کی صحبت کا اثر تھا) شاہ جی کہتے ہیں کہ میں نے اس مرد صالح کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کا نام زردار خان پٹھان بتایا گیا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے جو عرصہ دراز سے یہاں مدفون ہے۔ (بسوانح عمری ص ۹۰)

صاحبِ قبر سے ملاقات اور اطلاع احوال (کرامت):۔

قاضی صاحب جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے، میاں فضل کریم صاحب بن حاجی حیات محمد صاحب مالک فرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے کہا آج رات ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں آئے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے۔ پھر فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی ہیں، فلاں جگہ کے رہنے والے تھے، ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا، میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی جی نے مجھے بتا دیا تھا۔ (بسوانح عمری ص ۹۰)

مجدد صاحب سے حالت بیداری میں ملاقات (کرامت):۔

صوفی حبیب الرحمن کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت ضیاء معصوم صاحب، مرشد امیر حبیب اللہ خان شاہ کابل پٹیالہ تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کے لیے قاضی جی کو اپنے ساتھ لے لیا حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ پر مراقبہ کے لیے بیٹھے تو قاضی جی نے دل میں کہا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ابھی آپ اپنے جی میں یہ خیال لے کر اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے آپ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ قاضی صاحب نے بعض دوستوں سے ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ واقعہ مراقبہ یا مکاشفہ کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔ (بسوانح عمری ص ۹۰)

facebook.com/Salfi.tasawuf

انوار آسمانی کا نزول (کرامت):۔

حافظ محمد حسن صاحب مرحوم لاہوری کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کرامت کی اہمیت کے بارے میں کچھ پوچھا، آپ نے اس مسئلہ کے مالہ و ماعلیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ کرامت اہل اللہ کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتی، اصل چیز تو تقویٰ اور خشیت الٰہی ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ عالم بیداری میں مجھ پر انوار آسمانی کی بارش ہوئی اور میں ان آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ اجرام فلکی میرے بدن پر گر رہے ہیں اور ایک طرف سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری جانب نکل جاتے ہیں یہ حالت دیکھ کر معاً سجدے میں گر پڑا اور دعا مانگی کہ الٰہی میں ایسی چیزوں کا طالب نہیں ہوں مجھے تو تیری محبت مطلوب ہے پھر فرمایا حافظ صاحب میں نے یہ بات آج ہی آپ سے کہی ہے کسی سے ذکر نہ کرنا۔ (بسوانح عمری ص ۹۱)

مستانہ فقیر کو موت کی اطلاع (کرامت):۔

پٹیالہ میں ایک گیندے شاہ نامی مستانہ فقیر تھا جو ہر وقت شراب میں مخمور رہتا تھا، لوگوں کا خیال تھا کہ اسے شراب پلانے سے حاجات بر آتی ہیں، چنانچہ جو شخص آتا شراب ہی لے کر اس کے پاس آتا۔ ایک بار قاضی جی کا ادھر سے گزر ہوا وہ احترام کے طور پر اُٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا سائیں جب شراب حرام ہے اس سے تائب ہو جائیے اب آپ کے آخری دن ہیں گیندے شاہ نے اسی وقت توبہ کر لی اور تمام شراب پھینک دی پھر جو کوئی شراب لاتا پھینک دیتا چنانچہ اس واقعہ سے تین دن بعد وہ انتقال کر گیا اور شیر انوالہ گیٹ کے پاس مدفون ہوا۔ (بسوانح عمری ص ۹۱)

مستانے برہنہ مجذوب کا اعزاز و اکرام (کرامت):۔

قاضی عبدالرحمن صاحب پٹیالوی کا بیان ہے کہ نابھ میں ایک مستانہ فقیر تھا جو بالکل

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

ننگ دھڑنگ رہتا تھا اور مجذوب تھا کسی نے قاضی صاحب سے اس کا ذکر کیا آپ نے اُسے ملنے کا ارادہ کیا اور فرمایا کہ کل چلیں گے اور اس کے لیے کچھ کھانا بھی لے جائیں گے چنانچہ جب آپ گئے اور ابھی اسٹیشن سے اترے ہی تھے کہ اس نے کہنا شروع کیا کپڑے لاؤ کپڑے لاؤ ایک بزرگ آرہا ہے اور مجھے اس سے حیا آتی ہے چنانچہ قاضی جی کے پہنچنے سے پہلے ہی اس نے کپڑا اوڑھ لیا۔ جب آپ پہنچے تو نہایت تکریم سے پیش آیا اور دیر تک آپ سے سلوک اور علم کی باتیں کرتا رہا، کھانا بھی کھایا اور کہا کہ جو آج کھانے کا مزہ آیا ہے عمر بھر کبھی نہیں آیا پھر جب آپ تشریف لے گئے تو اس نے کپڑے اتار پھینکے اور اسی طرح دیوانہ ہوگیا۔ (بسوانح عمری ص ۹۲)

کشف کی بدولت تکلیف جان لینا (کرامت):۔

مولوی حسین احمد تاجر کتب پٹیالہ کا بیان ہے کہ مجھے درد کمر کی شدید شکایت رہتی تھی اور اسی وجہ سے میں نماز باجماعت ادا کرنے سے معذور تھا، کیونکہ اکثر اہلحدیث صبح کی نماز میں لمبی قرأت کرتے ہیں اور میں کھڑا نہیں ہوسکتا تھا ایک دن میں قاضی صاحب کی مسجد میں نماز صبح کے لیے چلا گیا، قاضی صاحب سورۂ آل عمران پڑھ رہے تھے دو رکوع پڑھے ہوں گے کہ مجھے درد شروع ہوگیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اب نماز چھوڑ دوں معاً قاضی جی نے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے پھر دوسری رکعت میں بھی مختصر قیام کیا اور سلام پھیر دیا لوگ حیران ہوئے کہ آج اتنی مختصر قرأت کیوں کی۔ کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بھئی حضور ﷺ کا حکم ہے کہ مقتدیوں کا لحاظ رکھا جائے۔ مولوی حسین احمد کہتے ہیں کہ تین چار یوم کے بعد پھر ایک دفعہ میں نماز میں شامل ہوا تو ایسا ہی اتفاق ہوا جب مجھے درد شروع ہوا اور میں جی میں یہ سوچنے لگا کہ نماز چھوڑ دوں یا نہ؟ تو قاضی جی نے قرأت ختم کردی اور اختصار سے کام لیا۔ قریباً قریباً آٹھ مرتبہ میں نے آزمایا حالانکہ میں جماعت کے ساتھ بعد میں شریک ہوتا تھا اور قاضی جی کو میری آمد کا کوئی علم نہ ہوتا تھا اس سے میں نے یقین کرلیا کہ آپ صاحب کشف ہیں۔ (بسوانح عمری ص ۹۲)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اظہارِ توحید بذریعہ کرامت:۔

ایک بار آپ یو پی کے سفر سے واپس آ رہے تھے کہ الہ آباد اسٹیشن پر کچھ وقت کے لیے ٹھہرنا پڑا آپ ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے وہاں کوئی پیر صاحب بیٹھے تھے جو اپنے مریدوں سے سجدہ کروا رہے تھے قاضی صاحب نے متانت سے انہیں سمجھایا مگر وہ نہ سمجھے اور الٹے کہنے لگے کہ اچھا کچھ دیکھو یا دکھاؤ قاضی جی نے کہا تم ہی دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو، اس نے باہر سے بھی اپنے مرید بلائے اور سب کو کہا کہ مجھے اچھی طرح سجدہ کرو۔ قاضی جی نے کہا: بس یہی دکھانا تھا۔ اس نے کہا: ہاں! قاضی صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بس ہاتھوں کا اٹھانا تھا کہ پیر صاحب زارو زار رونے لگے اور کہنے لگے کہ بس کیجئے میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی سجدہ نہ کراؤں گا۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے اپنے مریدوں کو یہ ہدایت دے دی کہ خبردار آئندہ کبھی مجھے سجدہ نہ کرنا، سجدہ کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اور وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے راوی صوفی حبیب الرحمن صاحب کا بیان ہے کہ افسوس مجھے ان پیر صاحب کا نام جو قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بتایا تھا یاد نہیں رہا۔

قلبی پریشانی کا منکشف ہوجانا (کرامت):۔

پروفیسر محمد ظہور الدین احمد ایم، اے۔ ایل ایل بی۔ بی ای ایس۔ بمبئی جو قاضی صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے بدھ ازم کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا جن سے میں اتنا متاثر ہوا کہ جی چاہا بدھ مذہب اختیار کرلوں، اسی اثناء میں قاضی صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے خود بخود ہی بدھ مذہب کی حقیقت بیان کرنی شروع کردی علمی اور عقلی رنگ میں اس کے اتنے عیوب بیان کیے کہ میرے دل میں اس سے نفرت پیدا ہوگئی اور وہ تمام شکوک وشبہات بھی رفع ہو گئے جو پیدا ہو گئے تھے۔ (بسوانح عمری ص ۹۴)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کشف الصدور سے شبہات کا ازالہ (کرامت):۔

پروفیسر عبدالرحمن صاحب بی اے علیگ جو قاضی صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد رشید اور خاص عزیز رہے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ بارہا ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا جب کسی مسئلہ کے متعلق ہمارے دل میں شک وشبہ پیدا ہوتا اور ہم اعتراض کرنا چاہتے تو آپ پہلے ہی سے اس کا جواب دے دیتے جس سے ہماری تسلی ہو جاتی چنانچہ اس ضمن میں پروفیسر صاحب نے کئی واقعات بھی بیان کیے ہیں جو آپ کی سیرت میں درج ہوں گے۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

اپنی موت کی پیشگی اطلاع (کرامت):۔

۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء کو جب آپ نے حج پر جانے کے لیے رخصت کی درخواست دی تو وہ ۱۵ اپریل تک منظور نہ ہوئی سب کا خیال یہی تھا کہ مہاراج آپ کو رخصت نہیں دیں گے کیونکہ امسال انہیں آپ کی خاص طور پر یہاں ضرورت ہے۔ مگر ۲۵ اپریل کو آپ نے اعلان کر دیا کہ جس جس نے ساتھ چلنا ہو تیار ہو جائے۔ احباب نے پوچھا کیا درخواست منظور ہو گئی اور رخصت مل گئی آپ نے فرمایا اس کا تو ابھی کوئی پتہ نہیں مگر ہاں یہ پتہ ضرور چل گیا ہے کہ حج کو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ ۵۴ آدمی آپ کے ساتھ تیار ہوئے جب تیاری ہو چکی اور روانگی کا دن مقرر ہو گیا تو آپ کی رخصت بھی منظور ہو کر آ گئی۔

آپ مسجد سکلی گراں میں ۳۰ سال تک وعظ کہتے رہے جب ۱۹۳۰ء میں حج کو روانہ ہونے لگے تو نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے اگر اس اثنا میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں اس سے معافی مانگ لوں۔ چنانچہ کئی لوگ تاڑ گئے کہ معلوم ہوتا ہے اب آپ واپس نہیں آئیں گے آپ کو کشف کے طور پر اپنی موت کا علم ہو چکا ہے (چنانچہ ایسا ہی ہوا، واپسی پر آپ جہاز ہی میں انتقال فرما گئے) اور کیوں نہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوتا جب آپ کی دلی دعا یہی ہوتی تھی" **اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد حبيبك**"

حضور ﷺ کا فرمان سلیمان ہمارا مہمان:۔

جب آپ حج کو جارہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا (یعنی اپنا پوتا) اس کا نام معزالدین حسن رکھنا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب آپ حج پر تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مسجد نبوی ﷺ کے پیش امام آپ کی بہت مدارات کرنے لگے ایک دن آپ جو اٹھے تو امام صاحب جوتیاں سیدھی کرنے لگے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ کیا؟ تو امام صاحب نے کہا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "محمد سلیمان ہمارا مہمان ہے، اس کی مدارات میں فرق نہ کرنا۔

بارگاہ رسالت ﷺ سے کتاب "رحمۃ للعالمین" پڑھنے کی تلقین:۔

خلیفہ ہدایت اللہ صاحب منیجر (کتاب) **رحمة للعالمين** کا بیان ہے کہ میرے پاس برما، بنگال، بہاولپور وغیرہ سے کئی ایسے خطوط آئے ہیں جن میں یہ مرقوم ہے کہ "**رحمة للعالمين**" بھیج دیجئے کیونکہ ہمیں خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مجھ سے محبت چاہتے ہو تو "**رحمة للعالمين**" جو قاضی محمد سلیمان (رحمہ اللہ) نے لکھی ہے پڑھا کرو۔

مرزا جی کے خلاف کتاب لکھنے کا القاء:۔

مرزا محمد حسین صاحب سکنہ راہوں کا بیان ہے کہ ۱۸۱۱ء میں قاضی صاحب رحمہ اللہ نے جب مرزا قادیانی کی تردید میں "رسالہ غایت المرام" شائع کیا تو کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے یہ رسالہ کیونکر لکھا۔ جواباً فرمایا کہ ایک روز نماز جمعہ کے بعد مجھے القاء ہوا کہ مرزا جی کے متعلق ایک کتاب لکھوں چنانچہ اس کا مضمون بھی مجھے بتا دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا جواب کوئی نہیں دے سکے گا اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لواب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میں پھر تحدی سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی حج نہیں کر سکے گا اور یہی اس کی بطالت کی دلیل ہے۔ چنانچہ "غایت المرام" میں بھی یہ اعلان ہوا اور اس کے بعد مرزا قادیانی کئی سال تک زندہ رہا مگر نہ اس رسالہ کا جواب لکھ سکا نہ حج کو جا سکا۔

عبدالکریم آپ کے ایک دوست تھے جو نروانہ میں رہتے تھے۔ وہ بیمار ہو گئے اور بہت سخت بیمار ہوئے۔ آپ عیادت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا کہ دواؤں پر روپیہ ضائع نہ کرو سب دوائیں چھوڑ دو اور صرف پلاؤ کھایا کرو۔ چنانچہ اس نے تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کا علاج چھوڑ دیا انہوں نے کہا کہ پلاؤ تمہارے لیے مفید نہیں مگر اس نے کہا کچھ ہو قاضی صاحب کا ارشاد بلا وجہ نہیں چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ روبصحت ہونے لگا اور پھر اچھا بھلا ہو گیا۔

راجپوتوں کے ہاں نکاح بیوگاں نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا اور وہ اسے اپنی عزت اور آن کے خلاف سمجھتے تھے اور کسی صورت بھی اپنی بیوہ بیٹی یا بہو کے نکاح ثانی پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ آپ ایک بار ان کی بستی بڑبر ریاست نابھ میں تشریف لے گئے اور منشی محمد چراغ خان سررشتہ دار وغیرہ چند راجپوتوں کو جمع کر کے نکاح بیوگان کی تلقین کرنے لگے ابھی آپ نے چند ہی جملے ارشاد فرمائے تھے کہ سب نے اپنی رضا مندی اور آمادگی کا اعلان کر دیا اور اسی دن ہی ان کے ہاں سے یہ رواج مٹ گیا۔ حالانکہ یہ پشتہا پشت سے برابر چلا آ رہا تھا۔

سید عبدالرزاق صاحب کرمانی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہولی کا دربار تھا میں قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ دربار میں جانے کے لیے تیار تھے (ریاست کے درباریوں میں تمام افسروں کی حاضری حکماً ہوتی تھی، اس لیے قاضی صاحب کا بھی جانا ضروری تھا) آپ سر سے پاؤں تک سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں حیران تھا کہ آج قاضی جی کپڑے کیونکر بچیں گے کیونکہ ہولی کے موقعہ پر دربار میں اہلکار اور امراء آپس میں خوب رنگ رلیاں کرتے ہیں اور راستہ میں بھی ہندو لوگ کوٹھوں پر سے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

راہ چلتوں پر رنگین پانی پھینکتے رہتے ہیں اور اس قدر بیہودگی کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ کوئی شریف آدمی گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تھا مگر جب قاضی صاحب دربار سے واپس آئے تو آپ کے کپڑوں پر رنگ کا چھینٹا تک نہ پڑا تھا میں نے سوال کیا کیا جناب آج دربار میں نہیں گئے؟ آپ نے فرمایا گیا تھا اور کیونکر نہ جاتا جب کہ وہاں حاضری دینی پڑتی ہے۔ میں نے پوچھا پھر کیا دربار میں ہولی نہیں کھیلی گئی؟ آپ نے فرمایا کھیلی گئی اور خوب کھیلی گئی میں نے کہا پھر آپ پر رنگ کا کوئی چھینٹا کیوں نہیں پڑا آپ نے فرمایا دیکھ لو اللہ کی قدرت ہے اس نے بچالیا۔ ورنہ وہاں تو وہ اُودھم مچا ہوا تھا کہ بچنا محال تھا۔

یہ تھیں اہلحدیث اولیاء اللہ کی چند کرامات طوالت کے خوف سے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں اور اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (بسوانح عمری ص ۸۸ تا ۹۸)

حضرت مولانا غزنوی رحمہ اللہ کے دیگر الہامات وکرامات

خواب میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی زیارت:۔

فرماتے ہیں ایک دفعہ میں نے شیخ سلیمان تونسہ والے کی زیارت کیلئے کہ اس زمانہ میں چشتیہ کی نسبت میں ان کی بڑی مشہوری تھی اور لوگ وہاں آتے جاتے تھے، پختہ ارادہ کیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجھ پر خفا ہو گئے ہیں اور مجھ کو زمین سے اٹھالیا ہے اور چاہتے ہیں کہ دے ماریں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے سفارش کے طور پر عرض کیا کہ پھر یہ کسی جگہ نہیں جائے گا۔ اور ان کی تقریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اویسیت کی نسبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دنوں میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی محبت افراط کی حد کو پہنچی ہوتی تھی۔ ان دنوں میں الہام ہوا کہ **صلوا علیہ وسلموا تسلیما** پھر درود پڑھنے کے ساتھ میری مجلس معطر ہو جاتی اور عاشقی کی نسبت غالب تھی۔ ایک بزرگ کے بیت آپ کے حال کے مطابق ہیں

ع

آنچہ من درخواب دیدم ہیچ بیداری مزید

facebook.com/Salfi.tasawuf

آنچه در دیوانگی دیدم ہیچ ہشیاری مزید
کاسه سراز شراب بے خودی سرشار گشت!
مستی جام محبت ہیچ خماری مزید!

(بسوانح عمری ص ۹۸)

مشکوک مال کی بد بو کا محسوس ہونا (کرامت):۔

ان دنوں ایک امیر نے کابل کے میوؤں میں سے کچھ میوہ بطور تحفہ بھیجا آپ کو دور سے بد بو آنے لگی بظاہر چونکہ اس تحفہ کا رد کرنا ناممکن تھا اس کے جانے کے بعد اپنے گھر میں گڑھا کھود کر وہ میوہ دبا دیا اور ہر طرف سے ارادتمند ٹولے ٹولے آتے تھے اور بیعت اور تلقین کے سواذ کر کرنے لگے تا کہ قندھار سے ہرات تک آپ فضلاء اور علماء کی آمدورفت کی جگہ بن گئے۔(بسوانح عمری ص ۹۹)

چولہے اور صحن کا گریہ کرنا (کرامت):۔

فرماتے تھے ایک دفعہ گرمی کے دنوں میں سردی کے مکان سے گرمی کے مکان میں جو انتقال کیا گیا۔ تو چولہا اور گھر کے صحن کا گریہ اور نالہ کرنا سنا گیا اور فرماتے تھے کہ از بس نسبت نازک تھی اور باطن کی صفائی تھوڑی سی کدورت کے ساتھ لوگوں سے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ ایک بار حالت غالب تھی اور لوگوں میں ملنا جلنا ناممکن تھا بکری کے بچہ کے گوشت کھانے کا اتفاق ہو گیا۔ صفائی کم ہو گئی اور طبیعت اپنے حال پر آ گئی اور یہ آپ کی حکایت اس کے مشابہ ہے کہ حضرت خواجہ محمد صادق رحمہ اللہ جو امام ربانی رحمہ اللہ کے بڑے بیٹے تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ مؤید الدین خواجہ محمد باقی باللہ رحمہ اللہ کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوئے تھے از بس جذبہ الٰہی کی وجہ سے مغلوب الحال ہو گئے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجنون ہو جائیں خواجہ علیہ الرحمۃ نے تین بار ان کو بازار کا کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ طبیعت اپنی حالت پر آ گئی۔(بسوانح عمری ص ۱۰۰)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مرشد کی آخری وصیت:۔

اور فرماتے تھے آخری وصیت جو حبیب اللہ قندھاری علیہ الرحمۃ نے مجھ کو کی یہ تھی:

"واذا رأیت شحاً مطاعاً وھویً متبعاً واعجاب کل ذی رأی برأیہ فعلیک بنفسک ودع امر العامۃ"

ترجمہ: یعنی جب تو دیکھے کہ بخل کے لوگ تابعدار ہیں اور خواہشوں کے پیرو اور ہر ایک شخص اپنی عقل پر فریفتہ ہے تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگوں کے کام کو چھوڑ۔

(بسوانح عمری ص ۱۱۷)

خواب میں رب العالمین کی زیارت:۔

اور فرماتے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو خواب میں دیکھا کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اس کے بہت ورد کرنے کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں اور اس سورۃ کی فضیلت میں جس قدر حدیثیں ہیں ان سب کو لکھ کر میرے سامنے رکھ دیا اور یہ واقعہ سوا کا ہے۔

الہامات کثیرہ:

سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقہ میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القاء ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک ظالموں کی طرف مائل ہونے سے پرہیز نہ کیا جائے یعنی اس آیت کریمہ کا مضمون الہام ہوا۔

"ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار"

ترجمہ: اور نہ جھکو طرف ان کی جو ظالم ہیں پھر لگے گی تم کو آگ۔

اور ظالم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی۔ "والظالمون ھم الذین یخالفون عن امر ربھم ثم لا یتوبون"

ترجمہ: یعنی ظالم وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور پھر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

توبہ نہیں کرتے۔

اور جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا۔

"واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ"

ترجمہ: اور ٹھہرا اپنے نفس کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں رضامندی اس کی۔ اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا:

"فاذاقرأنہ فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہ"

ترجمہ: پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے پھر مقرر ہمارے ذمہ ہے اس کو کھول بتانا۔ یعنی جو کچھ الہام ہوتا ہے اس کے لفظ یاد رکھ اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا: "واما من خاف مقام ربہ" الآیۃ"

ترجمہ: یعنی وہ شخص کہ ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے۔

اور یہ بھی الہام ہوا کہ" ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ باش مبادا کدورتے ازماسوئے بنشیند" یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کدورت بیٹھ جائے۔

اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا۔ "ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا"

ترجمہ: یعنی اور مت پھیلا اپنی آنکھیں طرف اس کی کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس کے بھانت بھانت لوگوں کو زندگی دنیا کی تازگی سے۔

اور باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا "قل لازواجک واؤلادک واتباعک قوموا للہ قنتین"

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

ترجمہ: یعنی کہہ دے اپنی بیبیوں اور اولاد اور تابعداروں کو کہ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لیے تابعدار ہو کر۔

اور اس کے آخر میں یہ الہام ہوا۔" انا جلیسک وانیسک فلا تحزن" ترجمہ: یعنی میں تیرا مددگار ہوں تو غم نہ کھا۔

اور یہ بھی الہام ہوا۔" ولا تنس ما اودعت فی قلبک فان رویا المؤمن جزء من ستة و اربعین جزء من النبوة"

ترجمہ: یعنی جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے۔

اور فرماتے تھے کہ دہلی میں یہ الہام ہوا:" ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه و کان امره فرطا"

ترجمہ: اور فرمانبرداری نہ کر اس شخص کی جو غافل کیا ہم نے اس کے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے اور ہے کام اس کا حد سے بڑھا ہوا۔

یعنی غافلوں کی غفلت میں پیروی نہ کر اور یہ بھی القاء ہوا۔" کن فی الناس کاحد من الناس"

ترجمہ: یعنی ہو تو لوگوں میں جیسے دوسرے لوگ ہیں۔اور القاء ہوا" اگر وقتے غفلت شد تدارک آں وقت دیگر لازم است" یعنی اگر ایک وقت غفلت ہو جائے تو دوسرے وقت میں اس کا تدارک لازم ہے۔

اور فرماتے تھے حدیث میں آیا ہے:" واذا رأیت شحا مطاعاً و هوی متبعاً واعجاب کل ذی رأی فعلیک بامر نفسک ودع امر العامته" ترجمہ: یعنی جب تو دیکھے بخل کی تابعداری کی ہوئی اور خواہش کی پیروی کی ہوئی اور پسند کرنا ہر مرد کا اپنی رائے کو تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگوں کو چھوڑ۔

پس اس حدیث میں اور آیت کریمہ:" وأمر بالمعروف و انه عن

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

المنکر" ترجمہ: یعنی اور حکم کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر بری بات سے۔
میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ جب یقین ہو جائے کہ مخلوقات راہ پر نہیں آتی اور مجھ کو بھی راہ سے کھینچتے ہیں اور اندھیرے سے ہجوم کرتے ہیں تو اس وقت تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے اور اگر جانتا ہے کہ میرا فائدہ ان کو پہنچتا ہے مجھ کو ان کا ضرر نہیں پہنچتا تو اس وقت امر بالمعروف اور لوگوں میں ملا جلا رہنا بہتر ہے۔

اور فرماتے تھے کہ وہ شغل اور مقام اور مرتبہ کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے۔ وہ استدراج ہے اور گمراہی۔

اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا۔ "وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا"

ترجمہ: اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگوں کے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اس کی راہ کی۔

اور فرماتے تھے الہام ہوا۔ "**ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ**"

ترجمہ: یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو رب تیرا پھر تو خوش ہو جائے گا۔

اور فرماتے تھے، الہام ہوا: "الم نشرح لک صدرک" ترجمہ: یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے سینہ تیرا۔ (بسوانح عمری ص ۱۱۷ تا ۱۲۱)

دہلی میں غدر اور مریدین کو نصیحت:۔

اور دہلی میں جو غدر مچ گیا تھا اور ہر ایک نے وہاں سے نکلنا چاہا تو فرمانے لگے کہ ہم تو نہیں جاتے جو ہونا ہو گا ہو جائے گا شاید کہ یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہو اور امتحان کے وقت یا تو آدمی عزیز ہو جاتا ہے یا ذلیل۔ ان دنوں میں آپ بیمار تھے اپنی جگہ پر بیٹھے فرماتے تھے کہ یہ فتنوں کے دن ہیں ہر ایک شخص کو توبہ کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا لازم ہے اور ہر روز تجدید توبہ کا ارشاد فرماتے۔ اور ان دنوں میں نجم

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

الدین کبریٰ رحمہ اللہ کی آپ نے حکایت بیان فرمائی کہ فتنوں کے دنوں میں انہوں نے اپنے مریدوں کو رخصت کردیا کہ اپنے اپنے وطنوں میں چلے جاؤ۔ مریدوں نے عرض کیا ہم آپ کی سواری کے لیے گدھا لا دیں۔ فرمایا ہم تو نہیں جاتے پس وہاں ہی شہادت کے ساتھ مشرف ہوئے اور عید فطر کے بعد فقیر جو گھر کی طرف رخصت ہوا تو لاہوری دروازہ کے باہر آ کر شاہدرہ تک تشریف لائے۔ شہر سے نکلتے وقت ایک سقا پانی کی مشک بھر کر شہر کے اندر داخل ہوتا ہوا ہم کو ملا تھا میں نے عرض کی کہ اس قسم کا تفاول بھی مسنون ہے یا صرف بات سن کر فرمایا۔ غالباً یہ بھی جائز ہوگا اور رخصت کے وقت میں نے وصیت طلب کی فرمایا: "**اوصیکم بتقویٰ اللّٰہ**"

ترجمہ: یعنی تجھ کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی۔ ایک معتبر آدمی سے منقول ہے کہ عین ہنگامہ غدر میں جو لوگ اپنا تفرقہ اور اسباب کے نقصان اور عیال کے خراب ہونے کی حکایت کرتے اور ہر آدمی اندیشہ کرتا اور کوئی تدبیر کرتا۔ فرماتے مجھ کو تو ایک فکر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اپنے مالک کی یاد کے بغیر جان جان آفرین کے حوالہ کروں اور غفلت میں روح اڑ جائے۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا معاملہ ہی اور ہے۔

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند

بلا کشان محبت بکوئے یار روند (بسوانح عمری ص ۱۲۱)

ولی کی قیمتی بات:۔

ایک شخص کو میں نے لاہور میں ترغیب دے کر بھیجا اس شخص کو آپ نے اپنی صحبت کے ساتھ مشرف کرنے کا اشارہ کیا۔ وہ حیلے بہانے بنانے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ "عبداللہ مرغے است ہر گاہ خواہد پرید ہر کس دست خواہد مالید" یعنی عبداللہ ایک پرند کی طرح ہے جب اڑ جائے گا تو ہر ایک شخص افسوس کے ملتا رہ جائے گا۔ سبحان اللہ آپ کی اس بات کی تہہ تک پہنچنا ہر ایک شخص کو دشوار ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

بلکہ بعض نافہموں کو یہ بات آپ کی ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایسی بات ہے جو سونے کے پانی کے ساتھ لکھنی چاہیے۔

ہر دو عالم قیمتے خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(بسوانح عمری ص ۱۲۲)

سکندر پور کے باغ کا واقعہ:۔

سکندر پور کے باغ میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت کے ساتھ اس عاجز کے دل میں یہ القاء فرمایا ہے اور مقصود اعلیٰ کا راہ دکھایا ہے کہ ملت اسلام بلکہ سب پاک دینوں میں صبر جیسا اور کوئی کام نہیں ہے آیت کریمہ **ان اللہ مع الصبرین** میں اپنی معیت کو صبر کرنے والوں کے ساتھ مختص فرمایا اور صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت یابی کو صبر کے ساتھ باندھ دیا۔ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا پرتو جو وہ پہلے پچھلے گناہوں کا معاف ہو جاتا ہے صبر کرنے والوں پر ڈالا۔ پس اس سعادت کے حاصل ہونے کے لیے اس حدیث کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

"کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور"

ترجمہ: یعنی رہ تو دنیا میں مسافر کی طرح یا جیسے راہ گزر اور شمار کر اپنے نفس کو قبر والوں میں سے۔

کیونکہ یہ حدیث طول امل کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی علاج ہے اور ایک دوسری حدیث کو اس کے ساتھ ملا لینا چاہیے۔

"مالی و للدنیا و ما انا و الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح و ترکھا"

ترجمہ: یعنی مجھ کو دنیا سے کیا علاقہ؟ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے سوار کہ اس نے آرام کیا ایک درخت کے نیچے پھر چل دیا اور اس درخت کو چھوڑ دیا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

پس رہنے کا اسباب مسافر کو بنانا نہیں چاہتے اور کوچ کرنے کے اسباب کی تیاری میں مشغول رہنا چاہیے اور ان دونوں آیتوں کے مضمون کو زیر نظر رکھنا چاہیے۔ "**انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط به نبات الارض مما یاکل الناس والا نعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا** "الخ ترجمہ: یعنی دنیا کے جینے کی وہی کہاوت ہے جیسے ہم نے پانی اتارا آسمان سے پھر مل گئی ساتھ اس کے روئیدگی زمین کی جو کھائیں آدمی اور جانور یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور آراستہ ہوئی اور گمان کیا زمین والوں نے آخر آیت تک۔ اور یہ آیت

"**اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد**"

ترجمہ: یعنی جان رکھو دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی۔

جب ماسوائے اللہ سے اعراض نظر آنے لگے تو اس کے شکر میں مشغول ہوئے۔

"**واشکروا اللّٰہ ان کنتم ایام تعبدون**" ترجمہ: یعنی اور شکر کرو اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم اسی کی بندگی کرتے۔

پس شکر اور صبر کے جمع کرنے میں تمام دین حاصل ہو جاتا ہے۔

"**فالھمھا فجورھا وتقوھا قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا**" ترجمہ: یعنی پھر سمجھ دی اس کو برائی اس کی اور پرہیزگاری اس کی۔ مراد کو پہنچا جس نے اس کو سنوارا اور نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ڈالا۔

فجور اور تقویٰ کے الہام کے بعد نفس کی خلاصی اس کے پاک کرنے میں صبر اور شکر کے ساتھ جیسا کہ ناشکری کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "**کذبت ثمود بطغوھا**" ترجمہ: یعنی جھٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو بسبب سرکشی اپنی کے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اس سعادت عظمیٰ کے حاصل ہونے کے بعد یہ خوف ہوتا ہے کہ سالک فخر میں نہ آ جائے اس کا علاج یہ ہے:

"لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا" ترجمہ: یعنی نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا پھر بنا اسی کو کارساز۔

کے مضمون میں غور کرلے اور ہر چند ماسوائے اللہ سے اعراض اور اللہ کے ذکر پر قدرت ہو جائے پر یہ حالت اعتبار کے لائق نہیں ہے جب تک ظلم نہ چھوڑے آیت کریمہ۔"ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین" یعنی اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

اور آیت کریمہ "ولا یزید الظالمین الا خسارًا"، "یعنی اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا" میں یہ صاف مذکور ہے اور ظلم سب مامور چیزوں کے چھوڑنے اور منہیات کے استعمال کرنے کو شامل ہے اور ظلم کے چھوڑنے کے بعد بھی اگر ایمان کی لذت میں کوئی قصور دیکھے تو اس کا سبب اس آیت سے سمجھے۔"ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار"

یعنی اور مت جھکو طرف ظالموں کے پھر لگے گی تم کو آگ۔

جب تک ظالموں کی طرف مائل ہونے کو نہ چھوڑے تا ہنوز اس راہ میں قدم نہیں ٹکایا اور ان سب بیماریوں کا علاج اس آیت میں فرمایا۔

"ورتل القرآن ترتیلا" یعنی اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف۔(بسوانح عمری ص ۱۲۲ تا ۱۲۶)

غرور کا الہامی علاج:۔

اور غرور کے علاج میں یہ الہام ہوا: "فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی" سومت بولو اپنی ستھرائیاں وہ خوب جانے جو بچ چلا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اور دو چیزوں کے بارے میں بہت کوشش فرماتے، حضور نماز کے باب میں اور کلام اللہ کے تدبر کے باب ہیں اور فرماتے تھے کہ الحمدللہ میرا بال بال قرآن مجید کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور کبھی کبھی لوگوں کی سستی میں نظر فرما کر فرماتے سبحان اللہ لوگ اشعار غریبہ کو یاد کرتے ہیں اور علوم فلاسفہ میں باریک بینیاں کرتے ہیں اور اللہ کی کلام کو پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

اور میں اور میرا دینی بھائی حیات گل جو کبھی کبھی حال کے مطابق فارسی شعر پڑھتے تو آپ فرماتے کہ اس کے بعد جو حال کے مطابق بات کرو قرآن مجید سے کرو اور تعجب کے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے میں بہت کوشش فرماتے اور فرماتے تھے کہ یہ سنت صحابہ علیہم الرضوان میں جاری تھی اور مدت سے مرگئی ہے پہلے پہل جب ملاقات ہوئی تو کبھی کبھی اکیلے جنگل میں عاشقانہ بیت سن کر لذت اٹھاتے۔ دوسری بار جو پھر ملاقات کا اتفاق ہوا تو سننے کے لیے قرآن مجید معین تھا اور بیت سننے موقوف فرما دیئے تھے اور فرماتے تھے میں نے عہد کرلیا ہے کہ اپنے مالک کے کلام کے سوا کسی کے کلام کے ساتھ اپنے دل کو آرام نہ دوں گا۔

دہلی میں مولوی فخر الدین علیہ الرحمۃ کے خاندان کے قوالوں میں سے ایک شخص نے آپ کی اجازت کے سوا خوش آواز کے ساتھ ایک غزل پڑھی بے ذوق ہو کر چپ ہو رہے اس کے جانے کے بعد فرمایا اس کی غزل نے کچھ لذت نہ دی اور ایسی غزلوں کا سننا قرآن مجید کی لذت کو کھینچ لیتا ہے۔ (بسوانح عمری ص ۱۲۷)

آخر وقت میں ذکر نفی اثبات کی تلقین:۔

آپ سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے عاشق تھے کہ آپ کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وفات میں بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی داستان مضمر ہے ہماری مسجد میں ایک حافظ صاحب رہتے تھے مؤذن بھی تھے اور لڑکوں کو قرآن شریف بھی پڑھایا کرتے تھے مولوی صاحب کی عمر کے ۶۳ سال سے ایک دن کم تھا خلاف معمول حافظ صاحب کے حجرے میں تشریف لے گئے فرمانے لگے حافظ صاحب جب سے میں نے ہوش سنبھالی ہے مجھ سے کوئی عمل ایسا نہیں ہوا جو خلاف سنت ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں چھوٹا جو مسنون ہو اب آخری سنت باقی رہ گئی ہے اگر اللہ تعالیٰ وہ بھی نصیب کرے تو زہے قسمت یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پورے ۶۳ سال ہوئی ہے اور میری عمر بھی کل ۶۳ سال کی ہو جائے گی دیکھیے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے اتفاق سے دوسرے روز ساہیوال سے دو مہمان تشریف لے آئے قبل از وقت ظہر آپ نے مجھے فرمایا کہ قطب الدین درویش کو ساتھ لے کر گھر سے دانے اٹھوا لاؤ اور خراس پر لا رکھو تا کہ آٹا پیس جائے۔ ظہر کی اذان ہوئی آپ نے خود جماعت کرائی بعد نماز آپ ہر دو مہمانوں کو ہمراہ لے کر حجرہ میں تشریف لے گئے بالکل تندرست تھے کسی قسم کی بیماری کی شکایت نہ تھی مہمانوں کو تلقین کرنی شروع کی اول مولوی فضل الدین صاحب کو ذکر کلمہ کرایا ایک بار کلمہ کی ضرب دی دوسری بار دے رہے تھے کہ روح مبارک پرواز کر گئی۔ (بسوانح عمری ص ۱۴۳)

☆......☆......☆

کتاب ''سراجاً منیراً'' میں طریقہ کشف

نام کتاب:۔ سراجاً منیراً...... مصنف:۔ مولانا محمد ابراہیم میر فاضل سیالکوٹی رحمہ اللہ
ناشر:۔ جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی مناسبت پیدا کرنے کا ذریعہ

ا۔ ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ستھرے لباس سے جو حلال کمائی سے حاصل کیا ہو ملبوس ہو کر اور تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کر خلوت میں ہو کر شور و شغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے۔ صاف وستھرا مصلی بچھائے اور یہ درود شریف پڑھے۔

"اللھم صل علی سیدنا محمد و اله کما تحب و ترضیٰ"

یعنی یا اللہ! تو درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ ﷺ کی آل کے جس طرح کہ تو پسند کرے۔ اور راضی ہو"۔

۲۔ یا یہ درود شریف پڑھے۔ "اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح و علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبرہ فی القبور"

خداوند! تو درود بھیج اوپر روح سردار ہمارے محمد ﷺ کے بیچ ارواح کے اور اوپر جسم مبارک سردار ہمارے محمد ﷺ کے بیچ اجسام کے خداوند! تو درود بھیج اوپر آپ ﷺ کی قبر کے بیچ قبروں کے۔

۳۔ یا جمعہ کے روز (عصر اور مغرب کے درمیان) ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی... خداوند! تو درود بھیج اوپر سردار ہمارے محمد ﷺ نبی امی کے۔

انشاء اللہ پانچ جمعہ تک جب مناسبت روحانی پیدا ہو جائے گی تو گو ہر مقصود سے دامن پر ہو جائے گا اور خواب میں اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا۔

(سراجاً منیراً ص ۲۸، ۲۹)

قرب روحانی کا دوسرا ذریعہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب روحانی حاصل کرنے کے لئے سورت "انا اعطیناک" کا ورد بھی بہت مؤثر و مجرب ہے کیونکہ اس میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عطائے کوثر (نہر کوثر اور خیر کثیر) کا ذکر ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ شب جمعہ کو آداب مذکورہ بالا سے پاک وصاف مصلیٰ پر باوضو بیٹھے اور ایک ہزار بار یہ سورۃ مع بسم اللہ شریف کے پڑھے اور بغیر کلام اور دیگر تفکرات کے شوق زیارت کے چراغ کو روشن رکھتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں اور التجائیں کرتے ہوئے سو جائے۔ انشاء اللہ شرف زیارت سے مشرف ہو جائے گا۔

حاشیہ میں وضاحت:۔

یہ عملیات کتاب عملیات خاندان شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ سے ماخوذ ہیں۔(سراجاً منیرًا ص ۳۰)

زیارت نہ ہونے میں کمی کا ازالہ:۔

اگر خدانخواستہ مراد حاصل نہ ہو۔ تو سمجھو کہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو گناہوں کی نجاست سے پاکیزگی نہیں ہوئی تو حضوری میں بازیابی نہیں ہو سکی۔ پس گناہوں کو یاد کر کے جناب باری میں تضرع وزاری کرے اور توبہ واستغفار کرے اور عمل جاری رکھے۔

یا یہ سمجھے کہ میرے ضعف کی وجہ سے عمل میں ضعف ہے پس ہر شب جمعہ کو ایسا کرے حتیٰ کہ عمل میں قوت حاصل ہو کر مقصود حاصل ہو سکے۔ دیکھتے نہیں کہ آیت کریمہ یعنی "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین"۔ حضرت یونس علیہ السلام نے صرف ایک دفعہ پڑھی تھی اور خدا نے رحم کر دیا تھا لیکن اب اس کا عمل سوا لاکھ مرتبہ کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی ایک آہ درد ہماری سوا لاکھ آہ سے بھی زیادہ مؤثر تھی وہ نبی اللہ تھے اور ہم امتی ہی نبی اور امتی میں جو فرق مرتبہ کا ہے وہ ظاہر ہے محتاج بیان نہیں پس بحکم ؎

دست از طلب ندارم تاکام من بر آید!
یاتن رسد بجاناں یا جاں زتن بر آید!

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو! (سراجاً منیراً ص ۳۰)

فیض سینہ بسینہ کا ثبوت:۔

مسلمانوں کی زبان سے ایک لفظ سینہ بسینہ اکثر سنا جاتا ہے جو ان معنوں میں بولا اور سمجھا جاتا ہے کہ کوئی علم ایسا بھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الفاظ میں نہیں بیان کیا۔ اس لئے وہ احادیث میں منقول نہیں ہوا بلکہ وہ آپ ﷺ نے خاص اوقات میں شاہ ولایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان جیسے بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے سینہ پر القا کیا۔ جس سے وہ منور ہو گئے۔ انہی کے فیض و برکت سے سلسلہ بسلسلہ وہ علم مشائخ طریقت میں چلا آیا۔ اور اب بھی وہ علم اسی طرح سے ا۔ب۔ت حروف تہجی والے الفاظ کے بغیر ایک سینے سے دوسرے سینے میں منتقل ہوتا ہے بلکہ بعض وقت ان سے ایسے امور بھی واقع ہو جاتے ہیں جو اہل ظاہر کی نظر میں خلاف شریعت ہوتے ہیں۔ (سراجاً منیراً ص ۲۹ تا ۳۱)

حاشیہ میں وضاحت:

> گناہوں کی نجاست تو بہت بری بلا ہے پرانے اہل دہلی میں تو یہ بھی مشہور تھا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ کو حضور ﷺ کی حضوری کا مرتبہ حاصل تھا ایک دفعہ آپ کے ہاں کوئی مہمان آیا اور وہ حقہ پیتا تھا خادم اس کیلئے کہیں سے حقہ لے آئے لیکن خادموں کو اس حقہ کا مکان سے نکال دینا یاد نہ رہا۔ کئی روز کے بعد حضرت شاہ صاحب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکان میں حقہ ہے اس لئے ہم اس جگہ تشریف فرما نہیں ہو سکتے۔ (سراجاً منیراً ص ۳۰)

فیض سینہ بہ سینہ کا صحیح مفہوم:۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ فیوض گنجینہ کے انوار جو دوسرے قابل دلوں پر

facebook.com/Salfi.tasawuf

منعکس ہوتے تھے اور ان میں ایک باطنی کیفیت پیدا کر کے اُسے منور کر دیتے تھے ان سے انکار نہیں ہو سکتا اور ہم فیض سینہ بسینہ کے ان معنوں میں ہونے اور سلسلہ بسلسلہ بزرگان دین میں برابر چلے آنے کو برابر مانتے ہیں اور اسی کے ثابت کرنے اور سمجھانے کیلئے ہم نے اس عنوان کو مقرر کیا ہے۔ (سراجاً منیراً ص ۳۳)

ابراہیم علیہ السلام کی زیارت اور بشارت:۔

(واقعہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی) اس عاجز ذرۂ بے مقدار کا سب سے پہلا تبلیغی سفر ۱۸۹۸ء میں شہر جہلم میں ہوا اس وقت سے اس وقت تک ان لوگوں کو اور ان کی اولاد کو اس گنہگار سے اُلفت و عقیدت ہے اب مئی ۱۹۸۲ء میں جو وہاں پر میرا جانا ہوا تو اس خاندان کی ایک معمر خاتون نے جس خاندان سے جہلم میں توحید و سنت کا ولولہ پیدا ہوا اور وہ میرے ظن میں نہایت خدا یاد ذاکرات سے ہے میرے پاس آ کر بیان کیا کہ پچھلی دفعہ جب آپ تشریف لائے تھے اور آپ نے خدا کی یاد کے لئے چند اوراد و وظائف بتلائے تھے خدا کا شکر ہے کہ میں اس کی توفیق سے وہ اذکار پڑھتی ہوں ایک رات خواب میں دیکھا کہ گوری رنگت کے ایک سفید ریش بزرگ جو عمدہ سفید لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے میرے سامنے آ گئے۔ میں نے ان کی بزرگی کی وجہ سے ان کی تعظیم کی۔ اور اپنے سب حالات بیان کئے۔ انہوں نے مجھے ایک وظیفہ بتایا اس کے بعد وہ اور نصائح فرماتے رہے اور میں سنتی رہی آخر میں نے جرأت کر کے عرض کیا کہ آپ فرمائیں کہ آپ کون بزرگ ہیں۔ فرمانے لگے: میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں میں نے عرض کیا مجھے وہ وظیفہ جو آپ نے ابھی بتلایا تھا بھول گیا ہے پھر فرمائیں کہ وہ کس طرح ہے؟ انہوں نے آپ کا نام لے کر کہا کہ وہ وظیفہ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ سے پوچھ لینا اس کے بعد وہ رخصت ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں اس وقت کی کیفیت بیان نہیں کر سکتی کہ میرے دل پر کیا گزری۔ ہردم

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

شوق رہا کہ ہمت ہو تو سیالکوٹ پہنچوں۔ لیکن عمر اور مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے اس شوق کو پورا نہ کرسکی۔ اب آج سنا تھا کہ آپ جہلم تشریف لائے ہیں تو بصد شوق و تمنا حاضر ہوئی ہوں کہ وہ وظیفہ کون سا ہے۔ ان کے خویشوں میں سے مولوی عبدالعزیز (آہ! آج وہ فوت شدہ ہیں) مرحوم مع دیگر مردان وخواتین کے میرے پاس بیٹھے تھے میں نے ان سے کہا کہ کیا مشکوٰۃ شریف تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مظاہر حق (اس کی شرح) موجود ہے۔ میں نے کہا: لے آؤ! وہ اپنے گھر سے مظاہر حق لے آئے اور میں نے یہ حدیث اس میں سے نکال کر ان کو پڑھوائی اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امت مرحومہ کو نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت جو وظیفہ سکھایا ہے۔ وہ یہی ہے۔ غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مراد یہی ہوگی۔ میں خود تو اس لائق نہیں ہوں کہ ان کی پاک مجلس میں باریابی حاصل کر سکوں، بلکہ جیسا کہ مولانا جامی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ؎

تاب وصلت کار پاکاں من ازیشاں چوں سگانم جائے وہ درسایہ دیوار خویش نیستم

میں اس نسبت سے بھی کمتر نسبت والا ہوں نیز بفحوائے ''مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اس محفل میں ہو'' لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جب سے مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ پیغام پڑھا ہے اس وقت سے یہ وظیفہ عموماً کرتا ہوں غالباً اسی وجہ سے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے اس سن رسیدہ نیک خاتون کو جو اپنے عام اوقات ذکر خدا سے معمور رکھتی ہے میری طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

خداوند جانتا ہے کہ میں بہت گناہگار ہوں اور اس سے زیادہ گناہگار ہوں۔ جس قدر کہ کوئی مجھے جانے لیکن باوجود اس کے تیری رحمت کا امیدوار ہوں اس لئے کہ مغفرت کے زیادہ لائق گناہگار ہی ہیں پس تو اپنی ستاری وغفاری اور کریمی ورحیمی کے صدقے میرے حال پر رحم فرما اور مجھے اپنے ذکر کی حلاوت نصیب کرا اور اسے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

قبول فرما کر اور میرے گناہ بخش کر اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ آمین یا ارحم الراحمین آمین (سراجاً منیراً ص ۱۰۳)

☆......☆......☆

رسالہ ”ہفت روزہ الاسلام“ میں کرامت کا تذکرہ

نام رسالہ:۔ ہفت روزہ الاسلام......ایڈیٹر:۔بشیر انصاری

عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے مرشد کی پیشگوئی:۔

محو حیرت ہوں کہ میں کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں کیونکہ پیش نظر وہ تابدار شخصیت ہے جس کا دل انوار الٰہی کی زد میں آ گیا تھا جس کے متعلق افغانستان کے سب سے بڑے شیخ حبیب اللہ قندھاری رحمہ اللہ نے فرما دیا تھا تمہیں دور دراز کا سفر کر کے مسائل سمجھنے کی خاطر میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں مجھے یقین ہے کہ مشکل مسئلہ پیش آنے پر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے در و دیوار کو گویائی عطا کر دیا کریں گے۔

(ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۱)

دوران سفر پرندوں کا مطیع ہو جانا (کرامت):۔

سفر ہجرت امام عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کا ایک یادگار سفر ہے جس خالق کونین کی اطاعت میں اپنے گھر سے رابطہ توڑا تھا اس نے تسخیر کائنات کے عجیب عجیب مظاہر دکھائے۔ بھوک لگی تو دہشت ناک تنہائیوں میں ”من حیث لا یحتسب“ کے خزانہ سے لذت کام و دہن کا سامان مہیا کیا۔ ہری پور میں اس عاجز نے بعض ثقات سے سنا کہ جب آپ ہری پور کے نواح میں مقیم تھے تو ایک روز ہمراہیوں نے شکار کا گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی، عارف نے نظریں اٹھائیں۔

جانوروں کی ڈار آئی' پھڑ پھڑ پرندے نیچے گرنے لگے جب مطلوبہ تعداد میں سامان

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مہیا ہو گیا تو نگاہیں نیچی کر کے فرمایا اٹھو اور ذبح کر لو (ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۳)

بطور کرامت مریض کا شفاء پا جانا:۔

اسی جگہ میں نے سنا کہ ایک شخص آپ رحمہ اللہ کو بائیں ہاتھ میں لوٹا پکڑ ا کر وضو کروانے لگا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے پکڑو۔ وہ کہنے لگا: جناب میرا دایاں ہاتھ بیکار ہے آپ رحمہ اللہ نے کچھ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کیا اور ہاتھ اس کے دائیں بازو پر پھیر کر فرمایا: اب پکڑ لو بیمار کو مسیحا مل گیا اور اس کا ہاتھ ہمیشہ کیلئے کارآمد ہو گیا۔ اس جگہ بے شمار لوگوں نے آپ رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا جن میں راجگان گکھڑ (خان پور ضلع ہزارہ) نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ قاضیان خانپور کا آپ رحمہ اللہ کے خاندان سے رابطہ بھی شاید اسی جگہ شروع ہوا۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۳)

جذبی کیفیات کے در و دیوار پر اثرات:۔

یاد رہے کہ قاضی عبدالاحد خانپوری رحمہ اللہ اور قاضی محمد خانپوری رحمہ اللہ ان معدودے چند سعادت مندوں میں شامل ہیں جنہیں امام عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے اپنی عادت کے برعکس علوم زانوئے تلمذ طے کروایا ہے قاضیان خانپور اور غزنویوں میں باہم رشتہ داریاں بھی ہوئیں اور کسب و استفادہ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اس وقت حضرت مولانا قاضی محمد عبداللہ صاحب ایم اے ایل ایل بی (حال مقیم مانسہرہ) بعمر اسی سال بقید حیات ہیں جنہیں حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کا شرف حاصل ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت الامام جب مسجد میں ذکر و اذکار کرتے تو در و دیوار وجد میں آ جاتے تھے وہ ہر وقت خشیت الٰہی کے باعث زار و قطار روتے رہتے۔ قرآن وسنت کے اس قدر شیدائی تھے کہ ان کے مدرسے میں صرف قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ منطق فلسفہ وغیرہ کی کتب تک مسجد میں لے جانا منع تھا۔

(ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۳)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

مراقبہ اور کرامت:۔

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی مرحوم نے ''کرامات اہل حدیث'' میں لکھا ہے کہ ایک شخص آپ (حضرت عبداللہ غزنوی) کے پاس پریشان اور مضطرب الحال آیا کہنے لگا میں سرکاری ملازم ہوں اور تحریک مجاہدین سے بھی وابستہ ہوں۔ میرا ایک ایسا خط حکومت کے ہاتھ لگ گیا ہے جس کے باعث میرا تعلق مجاہدین سے عیاں ہوتا ہے۔ نہ صرف میری ملازمت خطرے میں ہے بلکہ جان کا بھی اندیشہ ہے آپ رحمہ اللہ نے مراقبہ کیا اور تھوڑی دیر بعد بغل سے ہاتھ نکالا اس میں ایک کاغذ تھا سائل کو دے کر فرمایا دیکھو خط یہی تو نہیں ہے؟ اس نے پہچان لیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اسے پھاڑ ڈالو۔ خط پھٹ گیا۔ ثبوت غائب ہو گیا۔ تحقیقات اپنے پہلے مرحلہ میں ہی اپنی موت مر گئی۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۴)

پر اسرار مجذوب سے ملاقات:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کسی اہل دل کی تلاش میں سرگرداں تھے چلتے چلاتے ضلع مردان میں کوٹہ نامی جگہ پہنچ گئے جہاں سید امیر سے بیعت ہوئے۔ اسی جگہ سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ بھی اپنی روحانی پیاس کو تسکین دینے آ گئے اور بطور برکت بیعت ہوئے۔ مولانا غلام رسول اور مولانا عبداللہ غزنوی رحمہما اللہ میں تعلقاتِ اخوت و مروت پیدا ہو گئے۔ ایک ماہ یہاں قیام رہا۔ پھر مشورہ کیا کہ کہیں چل کر حدیث پڑھیں مشورہ کر کے پنجاب کی طرف چل دیئے۔ گجرات پہنچے تو عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کہنے لگے مجھے یہاں کسی مجذوب کی خوشبو آ رہی ہے۔ آؤ اسے تلاش کر کے ملیں۔ پھرتے پھراتے اس کو تلاش کر لیا۔ یہ جنگو شاہ نامی مجذوب تھا جس کی قبر آج بھی ضلع گجرات میں موجود ہے مجذوب نے ان مہمانوں کا مرتبہ پہچان کر کما حقہ استقبال کیا۔ باتیں ہوئیں۔ جب چلنے لگے تو کہنے لگا تم حدیث پڑھنا چاہتے ہو تو جنت کا دروازہ اس طرف (انگلی سے جانب دہلی اشارہ کیا) ہے۔ جب یہ لوگ چل دیئے تو دوبارہ آواز

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دے کر کہا اس کی سادگی اور کپڑوں پر نہ جانا' اس کا نام نذیر حسین ہے۔ حدیث اسی سے پڑھنا' اور پھر یہ بزرگ چلتے' قیام کرتے دہلی پہنچ گئے جس جگہ ان کی سواری رکی۔ وہاں ایک قلی پھر رہا تھا ان کے پاس بستر اور کتابوں کا وزن تھا۔ نو وارد بھی تھے۔ قلی نے پوچھا کہاں جانا ہے؟۔ بتایا ہم سید نذیر حسین رحمہ اللہ کے مدرسہ میں جانا چاہتے ہیں۔ قلی ان کا سامان اٹھا کر وہاں لے گیا اور بغیر اُجرت لیے غائب ہو گیا۔ یہ مسجد میں ٹھہر گئے اور کچھ دیر بعد دیگر طلباء سے پوچھنے لگے میاں صاحب رحمہ اللہ سے کس وقت ملاقات ہو سکتی ہے وہ بولے بھائیو! جو شخص تمہارا سامان اٹھا کر لایا ہے وہی میاں صاحب رحمہ اللہ تھے جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو میاں صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا بس اپنی گزر اوقات اسی طرح کرتا ہوں تم سے کچھ اس لیے وصول نہ کیا کہ تم میرے پاس حدیث پڑھنے آئے تھے اور یاد رکھو حدیث کا پہلا سبق یہی ہے۔

(ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۵)

کیفیتِ نماز اور تعلق باللہ:۔

روایت ہے کہ ایک بار نماز عصر پڑھا رہے تھے کہ اس زور کی بارش ہونے لگی کہ تمام مقتدی سوائے دو چار کے نماز چھوڑ کر چلے گئے نماز سے فارغ ہو کر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو وہ کیچڑ میں لت پت تھا۔ حیران ہو کر فرمانے لگے باران شد؟ واللہ عبداللہ را خبر نشد"

تعلق باللہ کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت ذکر محبوب میں مگن رہتے کوئی ملاقاتی آتا ہے تو عموماً طریق یہ ہے کہ پوچھتے ہیں آپ کا کیا حال ہے۔ بال بچوں کا کیا حال ہے کاروبار' گھر بار کیسے ہیں وغیرہ وغیرہ............ آپ اپنا حال تو بتا دیتے۔ باقی معاملات کے متعلق فرماتے "از عبدالجبار پرس" کہ باقی باتیں عبدالجبار رحمہ اللہ سے پوچھ لو۔ میرے اور خدا کے درمیان زیادہ دیر مت حائل ہو۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۵)

صحیح جانشین اور کرامات کثیرہ:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

حضرت امام عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے احوال و مقامات جس کی نظر میں ہوں وہ بخوبی جانتا ہے کہ آپ جنید زمان اور بایزید وقت رحمہا اللہ تھے اور اگر ان کی قبر قبور بین کے ہتھے چڑھ جاتی یا ان کے اہل خاندان دکانداری چلانا چاہتے تو آج امرتسر بھی اسی طرح مرجع عوام ہوتا جس طرح لاہور، پاکپتن اور اجمیر کی حیثیت ہے۔

بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ علمی اور روحانی طور پر بیٹا باپ کا صحیح وارث ہو۔ پوتوں تک پہنچتے پہنچتے تو معاملہ عموماً چوپٹ ہوجایا کرتا ہے لیکن غزنویوں میں امام عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے بعد ان کے تمام صاحبزادے بالخصوص حضرۃ الامام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالواحد غزنوی رحمہ اللہ یکے بعد دیگرے اپنے گرامی قدر والد کے صحیح جانشین تھے۔ عبدالجبار رحمہ اللہ تو مرتبہ امامت پر فائز ہوئے۔ ان کی کرامات کا سلسلہ بہت دراز ہے۔ ابھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جنہیں ان کی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب کسب فیض کیلئے امام صاحب رحمہ اللہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور تھوڑے ہی وقت میں مجھ پر روحانی اثرات مرتب ہوئے تو میں حیران ہوا کہ وہ لوگ جو دیر سے یہاں موجود ہیں شدت تاثر سے مر کیوں نہیں گئے وہ مستجاب الدعوات ولی اللہ تھے انہیں شیخ الکل رحمہ اللہ سے کسب فیض کا شرف حاصل تھا۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور ص ۱۶)

مستغرق فی ذکر اللہ :۔

(جناب مولانا ارشاد الحق اثری عنوان: "تم کیا گئے دن روٹھ گئے بہار کے" "کچھ یادیں کچھ باتیں" کے تحت تحریر فرماتے ہیں)

خاندان غزنویہ سے تعارف حمائل غزنویہ اور مترجم مشکوۃ سے ہوا اور تعلق خاطر حضرت سید عبداللہ غزنوی نور اللہ مرقدہ کے سوانح اور بالخصوص ان کے مطبوع خطوط سے ہوا حسن اتفاق کہ اسی زمانہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدس سرہ (قلعہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

میہاں سنگھ) کے سوانح حیات مل گئے۔ انہوں نے جلتی پر تیل ڈالا اور یوں اس خاندان سے قلبی تعلق استوار ہوتا گیا۔

حضرت موصوف کے وہ خطوط جو انہوں نے حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ارسال فرمائے فارسی ادب میں بلند مقام کے حامل ہیں۔ گو دونوں بزرگ ہم سبق ہیں دونوں نے حضرت میاں صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سامنے اکٹھے زانوئے تلمذ تہہ کیے لیکن خطوط میں اسی عقیدت ادب واحترام اور محبت کا اظہار ہے جو ایک مرید کو شیخ سے اور ایک سچے طالب علم کو استاد سے ہوتا ہے۔ حضرت غزنوی رحمہ اللہ کے متعلق صاحب "**عون المعبود**" مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی رحمہ اللہ کی رائے ہے۔

امام الزمان ولی الرحمن خادم القرآن متقربا الی الله المنان وکان فی جمیع احواله مستغرقافی ذکرالله عزوجل حتی ان لحمه و عظامهٔ واعصابهٔ واشعارهٔ وجمیع بدنه کان متوجهاً الی الله تعالی فانیافی ذکرهٔ عزوجل

لیکن حضرت مولانا غلام رسول رحمہ اللہ نے انکی شخصیت کا تعارف محبت بھری زبان میں بیان فرمایا وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ وصیت نامہ میں لکھتے ہیں:۔

صحبت محدثین لازم شمارند که اہل حدیث اہل اللّٰه وبعد فراغ ازعلم دینیه دست بیعت بشیخ کامل مکمل دہندو دریں زمان مثل عبداللّٰه غزنوی رحمه اللّٰه درقیاس ماا حدے نیست' صحبتش اکسیر است وبحقیقت آنحضرت ﷺ کامل مکمل پیراست۔

عبدالقادر ترجمه قرآن ازیشان شروع کنند

وبسم اللّٰه عبدالعزیز ازیشان شروع کنند که در

facebook.com/Salfi.tasawuf

عقیدہ فقیر مثل جنید و نظیر حضرت بایزید است (رحمہما اللہ)

لایدرک الواصف المطری فصایصہٗ
وان یک سابقافی کل ماوصفا

ہمیں بس گرچہ بس کا سدقماشم که در سلک فرید ارانش باشم
(ہفت روزہ الاسلام لاہور ص 67,68)

کرامات میں سے ایک کا انتخاب:۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی یوں تو بے شمار کرامات ہیں ۔ملک احمد نمبردار فیروز وٹواں نے اپنی مرض کا ذکر کیا کہ اٹھارہ برس کی عمر میں گنٹھیا کا مریض تھا میرے والد صاحب نے بے شمار علاج کرائے لیکن مرض بڑھتا گیا بالآخر میرے والد صاحب مجھے امرتسر میں مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ میرے والد نے مجھے مرض کی حالت میں مسجد کے صحن میں رکھ دیا اور خود جماعت میں شریک ہو گئے۔ والد صاحب نے آگے بڑھ کر درخواست دعا کی انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جیسے جیسے وہ دعا مانگ رہے تھے یوں احساس ہوتا تھا جیسے مرے جوڑوں کی بندش کھل رہی ہے۔ تین دن ہم وہاں رہے اور اللہ کے فضل سے میں تندرست ہوکر واپس آیا اب جسمانی حالت کے ساتھ ہماری روحانی دنیا بھی بدل چکی تھی۔ (ہفت روزہ الاسلام: ص ۴۷)

☆......☆......☆

کتاب ”نقوش عظمت رفتہ“ میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔نقوش عظمت رفتہ......مصنف:۔مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

مولانا عبدالجبار رحمہ اللہ کی کرامات

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی قبولیت دعا کے متعلق بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ ایک عجیب وغریب واقعہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے بھی سنایا اور ایک مدراسی بزرگ عزیز اللہ (گھڑی ساز) نے بھی بیان کیا۔

ملازم کا کروڑ پتی بن جانا:۔

عزیز اللہ صاحب ۱۹۵۸ء میں اپنے عزیزوں سے ملاقات کے لیے ہندوستان کے شہر مدراس سے کراچی آئے۔ کراچی سے عازم لاہور ہوئے۔ اس سفر کا مقصد مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور علمائے اہل حدیث سے ملاقات تھا۔ وہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے خریدار تھے اور میں اس وقت اس اخبار کا ایڈیٹر تھا۔ وہ ''الاعتصام'' کے دفتر آئے اور اپنا نام اور پتہ بتایا۔ میں ان کے نام سے واقف تھا۔ بحیثیت ایڈیٹر الاعتصام کے وہ بھی میرے نام سے آشنا تھے۔ میں نے ان کو اعزاز سے بٹھایا اور مدراسی ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت میں مچھلی پیش کی۔ مولانا غزنوی اس دن لاہور سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ میں نے مولانا رحمہ اللہ کے ساتھ ان کی عقیدت کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ ۱۹۱۰ء کے پس وپیش مدراس سے دو آدمی چمڑے کی تجارت کے سلسلے میں امرتسر آئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک مدراسی ملازم تھا، جس کا نام اسماعیل تھا۔ اسماعیل فجر کی نماز روزانہ مسجد غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی اقتداء میں پڑھتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس سے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟ کہاں کے رہنے والے ہیں اور یہاں کیا کام کرتے ہیں؟

اس نے جواب دیا، ''میرا نام اسماعیل ہے، مدراس کا رہنے والا ہوں اور دو مدراسی سیٹھوں کے ساتھ ان کے ملازم کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں۔''

اس کی بات سن کر امام صاحب رحمہ اللہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اگر دعا خلوص قلب سے کی جائے اور گڑگڑا کر اللہ کے حضور کسی چیز کی التجاء کی جائے تو لازماً

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 136/495

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اپنا رنگ دکھاتی ہے اور خارج میں اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔اس دعا کا نتیجہ بھی یہی نکلا اور اللہ نے اسے شرف قبول سے نوازا۔عزیز اللہ اور اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے بتایا کہ اسماعیل کہا کرتا تھا کہ امام صاحب دعا مانگ رہے تھے اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا دولت میری جھولی میں گر رہی ہے۔نماز اور دعا کے فوراً بعد وہ واپس گھر گیا تو سیٹھوں نے کہا، اسماعیل! تم بہت عرصے سے ہمارے ساتھ ہو، ہم نے تم کو دیانت دار اور محنتی شخص پایا ہے، لہٰذا آج سے ہم نے تمہیں اپنے کاروبار میں شریک کر لیا ہے۔تمہارا ایک خاص حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔اپنے حصے کی رقم تم نقد ادا نہیں کرو گے، وہ رقم تمہارے حصے کے منافع سے وضع ہوتی رہے گی۔

اس سے چند مہینے بعد وہ اس درجے امیر ہو گیا کہ اسماعیل سے ''کاکا اسماعیل'' بن گیا......مدراس کی بولی میں ''کاکا'' سیٹھ کو کہا جاتا ہے۔

کاکا اسماعیل مسلکاً اہل حدیث تھے اور نہایت نیک آدمی تھے۔صوبہ مدراس کے ضلع ارکاٹ میں انہوں نے کئی ایکڑ زمین خریدی، اسے آباد کیا اور اپنے والد محمد عمر کے نام سے اس کا نام ''عمر آباد'' رکھا۔''جامعہ دارالسلام'' کے نام سے وہاں ایک بہت بڑا دارالعلوم قائم کیا جو اب تک کامیابی سے چل رہا ہے اور اس کا شمار ہندوستان کے مشہور اسلامی مدارس میں ہوتا ہے۔مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ آزادی سے پہلے جامعہ دارالسلام کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں انہیں باقاعدہ دعوت شرکت دی جاتی تھی۔وہ وہاں جاتے تو کاکا اسماعیل اور ان کے خاندان کے لوگ انتہائی احترام سے پیش آتے اور امام صاحب رحمہ اللہ کی دعا کا واقعہ ضرور بیان کرتے۔

(نقوش عظمت رفتہ ص ۳۰،۳۱)

خواب میں قرآنی آیت کی رہنمائی:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 137/495

مولانا غزنوی رحمہ اللہ نے بتایا کہ ۱۹۴۳ء کو جیل میں ان کی آنکھوں میں درد شروع ہوا جو آہستہ آہستہ سخت تکلیف دہ شکل اختیار کر گیا۔ جیل کے افسروں نے اچھے سے اچھے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کیں اور بڑے علاج کرائے، لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن میں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اب کوئی علاج نہیں کراؤں گا، جو اللہ کو منظور ہے، ہو جائے گا۔ اس فیصلے پر ایک ہفتہ گزرا ہو گا کہ رات کو خواب میں گتے کا ایک بڑا سا بورڈ میرے سامنے آیا، جس پر صاف اور نمایاں الفاظ میں قرآن مجید کی ایک آیت مرقوم تھی۔ چند لمحے وہ بورڈ میرے سامنے رہا اور اس اثناء میں قرآن مجید کی وہ آیت میں نے یاد کر لی۔ اس کے فوراً بعد آنکھ کھلی تو وہ آیت میری زبان پر جاری تھی۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کرنا چاہیے اور پھر وہ پانی آنکھوں پر ڈالنا چاہیے۔ ان شاء اللہ اس سے افاقہ ہو گا۔ چنانچہ چند روز میں نے یہ عمل کیا اور آنکھوں کی تکلیف ختم ہو گئی۔ اس کے بعد بعض اور لوگوں کو بھی یہ عمل بتایا، ان کی تکلیف بھی اللہ نے رفع فرما دی۔

مولانا نے یہ آیت مجھے بتائی تھی، لیکن نہایت افسوس ہے، یہ چھوٹی سی آیت جو چند الفاظ پر مشتمل ہے، مجھے یاد نہیں رہی۔ (نقوش عظمت رفتہ ص ۳۱)

مولانا نے ۶۸ برس عمر پائی اور ان کی نظر آخر وقت تک بہت اچھی رہی۔ باریک الفاظ پڑھتے وقت، بعض دفعہ وہ عینک لگا لیتے تھے، لیکن اس کی انہیں زیادہ ضرورت نہ تھی۔

ولی کامل کے ذکر کی تاثیر:۔

مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے والد مکرم مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے سلسلے کے یہاں دو واقعے اور سنتے جایئے جن کے راوی ہندوستان کے معروف عالم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ہیں۔ سید صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"مولانا عبدالجبار رحمہ اللہ کے متعلق میں نے عرصہ ہوا دو واقعات سنے تھے، جن

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کے راوی نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی مرحوم ہیں۔ایک واقعہ تو یہ کہ جب ندوۃ العلماء کا امرتسر میں پہلا جلسہ ہوا تو مولانا سید عبدالجبار رحمہ اللہ بقید حیات تھے اور قرآن مجید کا درس دیتے تھے۔ یہ درس بہت سادہ اور بے تکلف ہوتا تھا۔مولانا شبلی نعمانی رحمہ اللہ ایک مرتبہ اس درس میں شریک ہوئے۔واپس آکر انہوں نے شیروانی صاحب سے بیان کیا کہ مولانا عبدالجبار صاحب اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تھے اور ''اللہ'' پاک کا نام ان کی زبان سے نکلتا تھا، تو بے اختیار جی چاہتا تھا کہ سر ان کے قدموں پر رکھ دیا جائے۔''

ولی کامل کی طرف قلبی کھچاؤ:۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ ندوۃ العلماء کے جلسے میں شریک ہونے والے علماء اور باہر کے مہمانوں کی کسی جگہ دعوت تھی۔ ایک بہت بڑا طویل دالان تھا، جس میں کئی درجے تھے۔ایک طرف کے بیٹھنے والے دوسری طرف کے بیٹھنے والوں کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ایک درجے میں مولانا سید محمد علی مونگیری بانی و ناظم ندوۃ العلماء شریک دستر خواں تھے۔دوسری طرف ایک دوسرے درجے میں کچھ اور مہمان تھے۔کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مولانا محمد علی صاحب مونگیری نے شیروانی صاحب سے پوچھا کہ جس طرف آپ بیٹھے ہوئے تھے، اس طرف اور کون کون تھا۔انہوں نے چند معززین علماء کا نام لیا۔مولانا محمد علی صاحب ہر ایک نام پر فرماتے جاتے تھے کہ کوئی اور بھی تھا؟ جب انہوں نے مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی رحمہ اللہ کا نام لیا تو مولانا نے فرمایا کہ ہاں اسی وجہ سے میرا دل بے اختیار اس طرف کھنچ رہا تھا۔'' (نقوش عظمت رفتہ ص ۴۲)

صاحب کرامت بزرگ کا روحانی فیض:۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۲ء) کو غزنی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دو بھائیوں مولانا محمد اور مولانا احمد سے حاصل کی۔اپنے والد محترم

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

حضرت عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ سے بھی علمی اور روحانی فیض پایا۔ پھر دہلی تشریف لے گئے اور حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ سے کتب حدیث پڑھیں اور سند حاصل کی۔ زندگی بھر امرتسر میں مدرسہ غزنویہ میں طلباء کو علم حدیث پڑھاتے رہے۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ (۲۷ اگست ۱۹۱۳ء) کو جمعتہ الوداع کے دن امرتسر میں وفات پائی۔ (نقوش عظمت رفتہ ص ۳۲)

صوفی صاحب کی برکت والی رقم:۔

ایک اور واقعہ ملاحظہ ہو۔ یہ بہت ہی نازک اور اہم واقعہ ہے...... ۱۹۵۰ء کی بات ہے کہ جمعیت اہلحدیث کا خزانہ بالکل خالی تھا۔ لفظ "خزانہ" تو یونہی زبان قلم سے نکل گیا ورنہ عملاً تو اس زمانے میں اس کا تصور بھی نہیں تھا...... مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہا اللہ کی طرف سے جو علی الترتیب جمعیت اہل حدیث کے صدر اور ناظم اعلیٰ تھے، حکم ہوا کہ میں صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس اوڈانوالہ (ضلع فیصل آباد) جاؤں اور ان سے جمعیت کے لئے پانچ سو روپے قرض لاؤں۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ عابد و زاہد بزرگ تھے۔ طویل عرصے تک سرحد پار کی جماعت مجاہدین سے وابستہ رہے تھے۔ اصلاً وزیر آباد (ضلع گوجرانوالہ) کے رہنے والے تھے اور کشمیری برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۲۲ء کے لگ بھگ اوڈانوالہ (تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) میں انہوں نے ایک دینی مدرسہ قائم کرلیا تھا۔ اب یہ بہت بڑی درس گاہ "دارالعلوم تعلیم الاسلام" کے نام سے ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں قائم ہے۔ صوفی صاحب کی دعا کو اللہ شرف قبولیت سے نوازتا تھا۔ میرے مشفق و مہربان تھے۔ ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء (۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ) کو فوت ہوئے۔ دارالعلوم کے احاطے میں مدفون ہیں۔

بہرحال دونوں بزرگوں نے ارشاد فرمایا کہ میں صوفی صاحب کے پاس جاؤں اور جمعیت کے لیے پانچ سو روپے بصورت قرض لاؤں۔ اس زمانے میں پانچ سو روپے کا

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

اطلاق بہت بڑی رقم پر ہوتا تھا اور اتنی بڑی رقم قرض کے طور پر کسی کو دینا بڑے دل گردے کا کام تھا۔ میں نے معذرت کی کہ اتنا بڑا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ کسی اور صاحب کو بھیجیے جو صوفی صاحب رحمہ اللہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ نہ وہ مجھے جانتے ہیں اور نہ مجھے اتنی بڑی رقم دیں گے۔

مولانا اسماعیل رحمہ اللہ کے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے بے تکلفانہ مراسم تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم جاؤ، اگر صوفی کچھ دے گا تو لے آنا، ورنہ تمہیں تو نہیں رکھ لے گا۔ ساتھ ہی پنجابی کی کہاوت بیان کر دی کہ میاں تعویذ نہیں دے گا تو تعویذ مانگنے والے کو تو پکڑ کر نہیں بٹھا لے گا۔

مولانا غزنوی رحمہ اللہ نے فرمایا: صوفی صاحب ان شاء اللہ آپ کو ضرور پیسے دیں گے، آپ جائیے، کامیاب لوٹیں گے اور ہم آپ کے لیے دعا کریں گے۔ عرض کیا: آپ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے نام رقعہ لکھ دیجیے۔

فرمایا: آپ کو کون نہیں جانتا۔ آپ اخبار ''الاعتصام'' کے ایڈیٹر ہیں اور جماعت کے سب لوگ آپ سے واقف ہیں۔ ساتھ ہی کہا آپ کا صوفی صاحب رحمہ اللہ سے تعارف کرانا اور رقعہ لکھ کر دینا آپ کی توہین ہے۔ (اس وقت ''الاعتصام'' کے ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ تھے اور میں ان کے معاون کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا تھا)۔

پانچ سو روپے قرض لینے کے لیے میرا صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس جانے کو بالکل جی نہیں چاہتا تھا، لیکن ان بزرگان عالی مقام کا حکم تھا، اس لیے مجبوراً جانا پڑا۔ دس روپے مجھے کرائے کے لیے دیئے گئے۔ رات کو اوڈانوالے پہنچ گیا جو ریلوے اسٹیشن ماموں کانجن سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں اپنے مخلص دوست مولانا عبدالقادر ندوی صاحب رحمہ اللہ سے ملا اور آمد کا مقصد بیان کیا۔ صبح نو بجے کے قریب ہم دونوں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سردیوں کا موسم تھا،

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

صوفی صاحب رحمہ اللہ دھوپ میں چار پائی پر بیٹھے تھے۔ندوی صاحب نے میرا ان سے تعارف کرایا تو وہ کھڑے ہو کر بغل گیر ہوئے اور میرا ماتھا چوما۔ہمیں انہوں نے اسی چار پائی پر بٹھالیا جس پر وہ خود بیٹھے تھے۔ان کے حسب ارشاد ندوی صاحب پائینتی میں بیٹھ گئے اور میں سرہانے کی طرف بیٹھا۔وہ ہم دونوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔

ندوی صاحب نے ان سے میرے متعلق کہا کہ ان کو بزرگوں نے بھیجا ہے اور وہ آپ سے پانچ سو روپے مانگ رہے ہیں۔نہ انہوں نے بزرگوں کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ پانچ سو روپے قرض مانگتے ہیں۔صوفی صاحب نے بھی وضاحت کا مطالبہ نہیں کیا۔ان سے فرمایا: پرسوں میں نے آپ کو جو ڈھائی سو روپیہ دیا تھا، وہ ان کو دے دیں۔باقی ڈھائی سو تین چار روز میں فلاں آدمی کے ہاتھ بھجوا دیں گے......
پھر فوراً کہا، میرے پاس بھی ڈھائی سو روپیہ موجود ہے۔اس طرح انہوں نے پانچ سو کی رقم پوری کر دی۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے سفید چادر اوڑھ رکھی تھی۔باتیں کرتے ہوئے چادر کی اوٹ سے میرے کوٹ کی جیب میں کوئی شے ڈالی، جس کا ندوی صاحب کو پتا چل گیا۔

ہم گھر آ کر کھانا کھانے لگے تو وہ "شے" دیکھی جو صوفی صاحب نے راز داری سے میرے کوٹ کی جیب میں ڈالی تھی......وہ دس دس روپے کے دو نوٹ تھے، جو پانچ سو کی رقم کے علاوہ خاص طور سے مجھے عطا کیے گئے تھے۔

اب پانچ سو بیس روپے میری جیب میں تھے۔اس دور میں یہ ایک خطیر رقم تھی اور اسے جیب میں ڈال کر مارے خوشی کے میرا زمین پر پاؤں نہیں لگتا تھا۔چاہتا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے لاہور پہنچوں اور یہ رقم مولانا کی خدمت میں پیش کروں۔

مولانا عبدالقادر ندوی سے کہا، اب مجھے اجازت دیجئے وہ اس وقت بھی کاروبار کرتے تھے، اب بھی ماشاء اللہ کاروبار کرتے ہیں اور اس میں کامیاب ہیں۔انہوں نے بھی اپنے کاروبار کے سلسلے میں ماموں کانجن آنا تھا اور اس وقت ان کا کاروبار ماموں کانجن ہی میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

تھا۔ بولے، اتنی جلدی کیا پڑی ہے، مجھے بھی تو وہیں جانا ہے۔ اکٹھے چلیں گے، چنانچہ ہم سائیکل پر ماموں کانجن پہنچے اور میں وہاں سے بذریعہ ٹرین رات کو لاہور آ گیا۔ مولانا سے ملا اور پانچ سو کی رقم ان کی خدمت میں پیش کی۔ پھر دس دس روپے کے دو نوٹ پیش کیے اور جس انداز سے صوفی صاحب نے عنایت فرمائے تھے، وہ انداز بھی بیان کیا۔ مولانا نے جاتے وقت دس روپے کرائے کے لیے دیئے تھے، ان میں سے سات روپے خرچ ہوئے تھے تین بچ گئے تھے، وہ بھی ان کے سامنے رکھ دیئے۔

مولانا نے پانچ سو رکھ لیا اور فرمایا: میں نے کہا تھا کہ آپ کامیاب آئیں گے۔ اپنے آپ پر اعتماد کرنا چاہیے، اللہ مدد کرتا ہے۔ اس رقم کی وصولی کی اطلاع انہوں نے اسی وقت گوجرانوالہ کے مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ کو پہنچا دی۔ دوسرے دن صوفی صاحب رحمہ اللہ کو بھی خط لکھ دیا۔

بیس روپے کے متعلق مجھے فرمایا کہ یہ روپے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے خاص طور سے آپ کو دیئے ہیں۔ یہ بابرکت روپے ہیں، انہیں سنبھال کر رکھیے اور خرچ نہ کیجئے۔ چنانچہ کئی سال وہ میرے بکس میں پڑے رہے اور جب حکومت کی طرف سے پرانے نوٹوں کی تبدیلی کا اعلان ہوا تو میں نے ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ لیے اور پھر وہ خرچ ہو گئے۔

قبولیتِ دعا اور کشفی اطلاع:۔

۱۹۶۰ء کے مئی کا مہینہ تھا کہ ہمارے ایک عزیز جھنگ سے تشریف لائے۔ ان کے بیٹے کسی ہنگامے کی زد میں آ کر شدید زخمی ہو گئے تھے اور وہ بیٹے کو میو ہسپتال میں داخل کرانا چاہتے تھے۔ میو ہسپتال کے کرتا دھرتا اس زمانے میں ڈاکٹر ریاض قدیر تھے اور مریض کا علاج انہی سے کرانا مقصود تھا، لیکن فوری طور پر داخلے کی کوئی صورت نہ تھی۔ میں انہیں مولانا کے پاس لے گیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے کہہ دیں تو مریض کو داخل کیا جا سکتا ہے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ڈاکٹر صاحب اگرچہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے، لیکن مولانا کا وہ بہت احترام کرتے تھے۔ مولانا نے فرمایا: مولوی اسحاق! آپ کیوں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتے؟ کیوں اس وہم میں مبتلا ہیں کہ کوئی آپ کی بات نہیں مانے گا؟ جایئے ڈاکٹر صاحب سے بات کیجیے، وہ مریض کو ضرور داخل کرلیں گے۔ پھر مسکراتے ہوئے فرمایا: ہم دعا کریں گے۔ چنانچہ میں گیا، ڈاکٹر صاحب سے ملا اور مریض کو داخل کرلیا گیا۔ میں نے ان کے سامنے مولانا کا نام نہیں لیا۔ انہوں نے خود ہی پوچھا کہ مولانا کا کیا حال ہے؟ (نقوش عظمت رفتہ ص ۵۰)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرہ موت" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تذکرہ موت........ مصنف:۔ مولانا سید محمد اکرم گیلانی رحمہ اللہ

ذکر صالحین پر رحمت کا نزول:۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علماء کرام کو بلاتے وہ موت، قیامت اور آخرت کا تذکرہ فرماتے تو تمام اہل مجلس روتے ایسا معلوم ہوتا کہ ان کے سامنے جنازہ پڑا ہوا ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب موت کا ذکر ہوتا تو کئی دن پریشان رہتے کوئی سوال کرتا تو فرماتے مجھے علم نہیں ہے۔ (التذکرہ ص ۱۶)

مندرجہ بالا واقعات حصول عبرت کیلئے فائدہ مند ہوتے ہیں یوں بھی نیک لوگوں کے واقعات سے نزول رحمت ہوتا ہے۔ واقعات کتاب وسنت سے متصادم نہ ہوں تو بیان کرنے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔ امام قرطبی اسی طرح کا ایک واقعہ پہلے لوگوں کے حالات میں بیان فرماتے ہیں جو عبرت کیلئے مندرجہ ذیل ہے۔

اولیاء کی دعا پر مردہ زندہ ہوجانا:۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم واقعات بنی اسرائیل بیان کیا کرو ان میں بڑے عجیب واقعات ہیں پھر خود آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل سے ایک گروہ قبرستان میں آیا اور کہنے لگے کہ ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ کسی مردہ کو نکالے جو ہم کو موت کے متعلق بتائے انہوں نے ایسا ہی کیا تو ایک شخص قبر سے نکلا جس کا رنگ سیاہ اور سر سفید تھا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان تھا اس نے کہا اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو مجھے وفات پائے ہوئے ایک سو سال گزر گیا ہے لیکن ابھی تک موت کی حرارت ٹھنڈی نہیں ہوئی تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے واپس لے جائے۔ (التذکرہ، امام قرطبی ص ۲۸۔ ج ۱ بحوالہ تذکرہ موت)

کتاب "والدی و مشفقی" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ والدی و مشفقی سوانحی حالات والد گرامی شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ

دعائے ولی پر خلاصی کی کشفی اطلاع:۔

کیس ایک تو سندھ میں تھا دوسرے مارشل لاء کی کئی دفعات کے تحت کیس کیا گیا تھا اس لئے ذہن میں پریشانی ایک طبعی بات تھی ایک دن خیال آیا حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کرائی جائے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ ماشاء اللہ مستجاب الدعوات تھے۔ ماموں کانجن میں ان کے پاس حاضری ہوئی میں نے ساری بات سنائی تو فرمانے لگے۔ صبح تہجد کی نماز کے وقت ملنا میں سمجھتا تھا کہ صبح تنہائی بھی ہو گی اور وقت بھی خاصہ اور نہایت سہانا ملے گا۔ جب تہجد کے وقت صوفی صاحب کے کمرے میں گیا تو دیکھا کہ بہت سارے لوگ دعا کے لئے موجود ہیں میں نے دعا کے لئے درخواست کی بس پھر ہاتھ اٹھے۔ مجھے ہاتھ اٹھائے تھکاوٹ کا احساس ہونے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

لگا مگر حضرت صوفی صاحب کے ہاتھ اٹھے ہیں اور دعا کئے جا رہے ہیں اور رو رو کر میرا بھرم رکھنا اور کیس ختم کردے، ایسے الفاظ ان کی زبان سے یوں نکل رہے تھے جیسے کسی دوست سے کہا جا رہا ہو کچھ دیر بعد دعا ختم ہوئی فرمانے لگے جا کوئی نہیں پوچھے گا انشاء اللہ۔ (والدی و مشفقی شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری ص ۱۲۱)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرہ اہل حدیث" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب: ۔تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳.... ترتیب وتالیف: ۔پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد

صرف ایک تقریر پر دل کی دنیا بدل گئی: ۔

مولانا حکیم عبدالرحمن خلیق رحمہ اللہ، حکیم حاذق (گولڈ میڈلسٹ) منشی فاضل ادیب فاضل فاضل علوم اسلامیہ خطیب جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام بدو ملہی ضلع سیالکوٹ۔

آپ کے قصبہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور بھارت میں کشمیر برادری کے دو گروہ تفوق قیادت میں ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار رہتے تھے گاؤں میں فتنہ وفساد، جنگ و جدل اور حرب وضرب کے بادل منڈلاتے رہتے تھے ایک گروہ کے سربراہ جناب فیض محمد تھے اور دوسرے کی سیادت جناب فقیر محمد کے ہاتھ میں تھی۔ مولانا خلیق کا خاندان بھی ان اصحاب حرب وضرب میں شامل تھا۔ آپ کے والد محترم نے آپ کی تقریری صلاحیتوں میں مزید تابندگی پیدا کرنے کیلئے خطبہ جمعہ آپ کے سپرد کر رکھا تھا۔ ایک خطبہ جمعہ کے آخر میں جبکہ متحارب گروہوں کے افراد مسجد میں موجود تھے۔ آپ نے انتہائی دلدوز تقریر فرمائی جس میں آپ نے محشر کے محاسبے، اللہ تعالیٰ کی ہولناک گرفت وقہر اور دوزخ کے شعلوں کا ذکر کیا اور اس فتنہ وفساد کے نتائج وعواقب سے انہیں آگاہ کیا۔ مسجد میں شور وگریہ اٹھنے لگا۔ جناب فیض محمد اٹھے اور انہوں نے

WWW.UDOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 146/495

اپنی زیادتیوں کا اعتراف کیا اور فقیر محمد سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ جناب فقیر محمد اٹھے اور فیض محمد سے بغل گیر ہو گئے۔ پھر فریقین کے سارے لوگ ایک دوسرے سے لپٹ لپٹ کر رونے لگے اگرچہ دلوں کا یہ انقلاب کسی آسمانی دخل سے ہی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا کو اس کا ذریعہ بنا کر یہ سعادت ان کے مقدر میں کر دی۔

(تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳، ص ۹۵)

ناامید شخص کو اولاد مل جانا (کرامت)۔

مولانا کی عمر جب بائیس برس کی تھی۔ آپ کے قصبہ کے شمال میں ایک میل کے فاصلے پر سکھوں کا ایک گاؤں منجیانوالی تھا۔ یہاں اگرچہ کچھ مسلمان گھرانے بھی رہتے تھے مگر انہیں نماز پڑھنے کے لئے مسجد میسر نہ تھی۔ اللہ مسبب الاسباب نے اس کا سبب بھی پیدا فرما دیا۔ اسی گاؤں کا ایک سکھ ملا سنگھ اولاد نرینہ سے محروم تھا۔ وہ بیٹے کے لئے برس ہا برس تک اپنے سادھوؤں سنتوں مہنتوں، گرنتھیوں، پروہتوں اور پجاریوں کے دروازوں کی خاک چاٹتا رہا۔ مندروں، بت خانوں گوردواروں اور دھرم شالاؤں میں شالاؤں میں سیوک بن کر رہا۔ منتیں مانیں، نذریں پیش کیں، چڑھاوے چڑھائے۔ مرادوں کے دھاگے باندھے، مگر گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا ایک روز اس نے مولانا کے والد محترم کی خدمت میں اپنی دکھ بھری کہانی سنائی۔ انہوں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ اب مسلمانوں کے اللہ کو بھی آزما دیکھو یقیناً وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا ملا سنگھ نے کہا کہ اگر آپ کا اللہ مجھے بیٹا دے تو میں اپنے گاؤں میں اس کے گھر کی تعمیر کے لئے زمین کا ایک ٹکڑا پیش کر دوں گا ۔مولانا کے والد محترم نے دعا فرمائی ایک سال سے پہلے پہلے اللہ نے اس کی مراد پوری کر دی۔ اس پر ملا سنگھ نے لب سڑک مسجد کے لئے زمین دے دی اور نشاندہی کر دی لیکن دوسرے سکھوں کے لئے مسجد کی تعمیر قابل قبول نہ تھی۔ (تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳، ص ۹۶)

مولانا حافظ فتحی کی روحانی و باطنی بصیرت:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مولانا حافظ فتح محمد المعروف حافظ فتحی رحمہ اللہ: فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ مدرس المسجد الحرام مکۃ المکرمہ۔

حافظ صاحب گو مادرزاد آنکھوں کی بصارت سے محروم ہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کو فہم وفکر کی اصابت اور روحانی وباطنی بصیرت سے مالا مال کر رکھا تھا عقل وخرد کی وہ روشنی عطا ہوئی تھی کہ ظاہری آنکھوں والے لوگ بھی اس پر رشک کرتے تھے اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی احسان وفضل تھا۔ (تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳، ص ۲۰۹)

☆......☆......☆

کتاب "علماء اہل حدیث ج ۲" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔تذکرہ علماء اہلحدیث جلد.... ۲ تالیف:۔پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد

حسب الارشاد:۔شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ

ولی کامل کی دعا پر اولاد نرینہ کی سعادت:۔

(تذکرہ، مولانا محمد عبداللہ فیصل آبادی) مولانا کے والد حاجی عنایت اللہ رحمہ اللہ اپنے علاقے کی ایک نیک سیرت اور محترم ومکرم شخصیت تھے۔آپ کا خاندان کچھ عرصہ لشارن میں قیام کرنے کے بعد ایک قریبی گاؤں چک نمبر ۴۵۱/ گ ب روپڑ میں منتقل ہو گیا۔مولانا کے والدین صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام کے بہت زیادہ عقیدت مند تھے۔ ۱۹۳۳ء میں جب صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اوڈانوالہ میں اس مدرسہ کی بنیاد رکھی تو مولانا کے والد نے ایک بوری آٹا اور ایک ٹین گھی ان کی خدمت میں پیش کیا۔مولانا کے والد کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ ۱۹۱۴ء میں انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا بیٹا عطا فرمائے جو عالم باعمل ہو۔اور بندگان اللہ اس سے مستفید ہوں۔صوفی صاحب رحمہ اللہ انتہائی متدین۔متقی اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔انہوں نے ایسی گریہ و

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

زاری اور عجز و انکساری سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرماتے ہوئے حاجی عنایت اللہ کو وہ فرزند ارجمند عطا فرمایا جس کا نام صوفی صاحب رحمہ اللہ کے نام پر محمد عبداللہ رحمہ اللہ رکھا گیا۔ اور جو نہتر سال تک آفتاب و ماہتاب بن کر آسمان علم و فضل پر جگمگاتا رہا۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں صوفی صاحب کی دعا کا نتیجہ ہوں۔

(تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۲ ص ۴۰۲)

☆......☆......☆

''کتاب الجنائز'' میں کشف القبور مستند روایت

نام کتاب:۔ کتاب الجنائز......... مصنف:۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری

ناشر:۔ المکتبہ الاثریہ، سانگلہ ہل...... شیخوپورہ

کشف القبور کا حدیث سے ثبوت:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ پس فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردے عذاب کیے جاتے ہیں اور کسی بڑے امر میں عذاب نہیں کیے جاتے (یعنی کسی ایسے امر میں عذاب نہیں کیے جاتے ہیں، جس سے ان کو بچنا شاق اور گراں ہوتا) لیکن ان دونوں میں سے ایک، سو وہ پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور لیکن دوسرا، سو وہ چغل خوری کرتا تھا، پھر آپ نے کھجور کی ایک تازی شاخ لی اور اس کو نصفا نصف پھاڑا، پھر ایک ٹکڑے کو ایک قبر میں اور دوسرے ٹکڑے کو دوسری قبر میں گاڑ دیا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: شاید ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کی جائے جب تک کہ یہ دونوں ٹکڑے خشک نہ ہوں''۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں کھجور کی شاخ گاڑنا درست ہے چنانچہ اس حدیث کے راوی حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں کھجور کی دو شاخیں رکھ دی جائیں۔ (کتاب الجنائز ص ۷۲، ۷۳)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

☆......☆......☆

کتاب ''تحریک مجاہدین ج ٦'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔تحریک مجاہدین جلد ششم...... مصنف:۔ڈاکٹر صادق حسین ایم بی ایس

مکتوبات سید احمد شہید نقشبندی رحمہ اللہ

مکان کا رونا اور آپ کا تسلی دینا (کرامت):۔

مکتوب از جانب سید احمد صاحب بنام مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی از مکہ معظمہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم: منجانب فقیر سید احمد بجناب خلائق مآب حضرت صاحب حجۃ اللہ علی العالمین وارث الانبیاء والمرسلین شاہ عبدالعزیز دامت برکاتہ''

بعد عرض سلام مسنون تقدیم تعظیمات و تکریمات و آداب و اخلاص عقیدت، عرض آنکہ الحمدللہ فقیر و تمام قافلہ بخیر و عافیت مکہ معظمہ میں آخر ماہ شعبان سے اس خط کے لکھنے تک مقیم ہے۔حج کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کا ارادہ ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے

حج اور زیارت نصیب فرمائے۔آپ کی دعاؤں سے امیدوار ہوں، بفضل اللہ تعالیٰ اس بابرکت اور مسعود سفر میں جو بشارتیں اور اعلیٰ درجے کی عنایات خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس فقیر کو میسر ہوئی ہیں ازاں جملہ ان میں سے کچھ تحریر کی جاتی ہیں تاکہ آنجناب اور کل مومن برادران واقف ہوں۔اس وقت بھی خداوند تعالیٰ کا شکر ہے اور اس خط لکھنے کی بناء بھی آنجناب کی برکت اور فقیر کے حال پر عنایات ترتیب پاکر جن کا آغاز ابتداء سے ہی ہوا۔آپ کی دعاؤں سے بفضل تعالیٰ ایسی کرامتیں حاصل ہوئیں

facebook.com/Salfi.tasawuf

امیدوار ہوں کہ آپ کی دعائیں ہمیشہ شامل حال رہیں تا کہ حق تعالیٰ حقیقی مقصد اور واضح مطلب بخشے اور ظاہراً ہدایت ورحمت عام کہ کل خلقت کے لیے ہے حاصل ہو۔ منجملہ اور باتوں کے یہ ہے کہ وطن سے سامان روانگی کی تیاری میں تھا اور لین دین کے کام اس کثرت سے رہے کہ صبح سے آدھی رات ہو جاتی تھی۔ انہی دنوں میں ایک رات ایسے ہی کاموں میں مشغول تھا اور ایک نیا مکان مختصر برادران مومن کی کوشش اور نیک اعداد سے بن گیا ہے۔ اس مکان میں تھا کہ اس مکان کی روحانیت نمودار ہوئی جو میرے روبرو بہت غمگین شکل میں کھڑی ہوگئی اور بھی غیب کی مخلوقات وہاں ظاہر ہوئیں۔ روحانیت مذکور اپنے غم ورنج کی وجہ سے دوسری غیبی مخلوق سے مخاطب ہوئی اور کہنے لگی کہ کل ہمارے معزز آقا ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ وہ اتنی آبدیدہ ہوئی کہ اس کے رنج سے میں بھی رو پڑا۔ اس ادنیٰ بندہ (یعنی سید احمد خود) کا مالک حقیقی کی بارگاہ میں رسائی تھی اس کی ذیشان بارگاہ میں عرض کی کہ روحانیت کی یہ محبت اور انس بھی بفضل تعالیٰ ہے ورنہ میرے جیسے ہزاروں عاجز انسان ہیں کہ کوئی انہیں نہیں پوچھتا وہ مکان چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور مکانوں کو نہ رنج ہوتا ہے اور نہ پرواہ کرتے ہیں یہ انس اور محبت بڑے فضل وکرم کی بناء پر ہے اس انس اور محبت کے بدلے اس کی تسکین کے لیے کچھ فرمایئے مجھے حکم ملا کہ اسے کہو کہ تجھے جنت میں لے جائیں گے اور یہ خطاب وہ بھی سنتی تھی۔ لیکن میں بھی حکم بجالایا اور اس کو یہ بشارت سنادی۔ بہت مسرور ہوئی اور تسکین پائی۔

غرق ہوئی کشتی کا بچ جانا (کرامت):۔

اور جس روز دلمؤ سے روانہ ہو کر کشتیوں میں سوار ہوئے ایسا سمجھ میں آیا کہ فلاں کی کشتی ان کشتیوں میں سے غرق ہو جائے گی اور اس کشتی میں لوگوں کا اسباب لادا گیا تھا۔ اس فقیر کے لیے دوسری کشتی مقرر کی گئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر کسی کی خطا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوگی تو میں بھی بوجہ غفلت چاہے کسی کو ہو اس تفسیر میں شامل ہوں اس کشتی میں سوار ہونے کی آمادگی ظاہر کی غیب سے ارشاد ہوا کہ اب اس کشتی کو غرق نہ کیا جائے گا۔"

خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر چھوڑا" الحمدللہ سبھی سلامتی اور حفاظت سے پہنچ گئے۔

دریا کے پانی کی روح سے مکالمہ (کرامت):۔

جس وقت کلکتہ سے روانہ ہو کر دریائے شور تک پہنچے اور میٹھے دریا کا پانی ختم ہو گیا۔ دریائے شور کی روح بڑی شان وشوکت اور دبدبہ کے ساتھ (جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے) ظاہر ہوئی اور فقیر سے ملاقات کی اور مقابلہ اور جھگڑے کے لیے تیار ہوئی اس کی گفتگو کے الفاظ یاد نہیں رہے لیکن اتنا محفوظ ہے کہ اپنا رعب داب ظاہر کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کی جائے۔ اس کی ہیبت مانی جائے۔ چونکہ کبھی اس کو نہ دیکھا تھا وہ بڑی شان وشوکت سے نمودار ہوئی اتنا کروفر دیکھ کر میں حیران ہوا لیکن وہاں خیال مشاہدہ خداوند ذوالجلال بھی حاصل تھا اور غیبت اور غفلت ادھر سے نہیں تھی۔ جب اس کی ہیبت دیکھی اور اس کی درخواست معلوم ہوئی اس کے رعب اور ڈر سے میرے نفس پر ذرا اثر نہ ہوا اور میں نے پرواہ نہیں کی۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اور تو دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ مجھے تیری خوشامد کرنے کا کیا مطلب۔ تجھ سے ہرگز التجا نہ کروں گا بلکہ میں اور تو اور آسمان و زمین اور چیونٹیاں کل مالک حقیقی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ حضرت جل شانہ کی عظمت اور بزرگی اور مدح وثنا بیان کی وہ روح یہ بیان سننے کے بعد جھگڑا کرنے سے باز آئی لیکن خوش معلوم ہوتی تھی جب جہاز بمقام موسومہ قاب وقمری پہنچا اور یہ جگہ مشہور ہے جہاں جہاز ڈگمگاتے ہیں اور بہت سے خطرے ہیں اور ہیبت ناک جگہ ہے۔ ہمارا جہاز بھی ڈگمگانے لگا اور بوجہ سر چکرانے کے لوگوں میں اضطراب اور اداسی چھا گئی باوجودیکہ ہمارا جہاز بہت لمبا چوڑا اور بھاری تھا یہاں تک کہ دور سے بیٹھے ہوئے آدمیوں کے سر بھی نہیں دکھائی دیتے تھے۔ اس وقت ایک تجلی نمودار ہوئی جو ایک طرف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے جارہی تھی اور ارشاد ہوا اگر تجھے ڈبو دیں تو کیا کرے گا اور کس کو مدد کے لیے لائے گا۔ عرض کیا کہ اے خداوند! اگر میرا ڈبونا تجھے پسند ہے اور مجھے ڈبونا چاہتا ہے اور تمام دنیا چاہے کہ مجھے پکڑے اور باہر لائے اور میری مدد کرے تو میں ہر گز باہر آنے کے لیے راضی نہیں ہوں اور کسی کو اپنا معاون نہ بناؤں گا۔ ایک کیفیت کہ اس کو تبسم کہہ سکتے ہیں نمودار ہوئی اور فرمایا کہ تجھے ڈبویا نہ جائے گا۔

قافلہ کی حفاظت کی بشارت:۔

جب جہاز بندر عدن کے قریب پہنچ کر لنگر انداز ہوا اس دن جمعرات کا دن تھا۔ جہاز کا ناخدا جہاز سے اترا اور بندرگاہ گیا۔ اس فقیر نے بھی جہاز سے اترنے کی درخواست کی چونکہ کل روز جمعہ ہے اور یہ سرزمین عرب ہے۔ نماز جمعہ یہاں ادا کی جائے۔ فقیر ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو اہل قافلہ اور خاص کر عورتوں کو فقیر کی غیبت کے سبب کوئی تکلیف پہنچے اپنی روانگی کے لئے متردد تھا۔ جمعہ کی رات ایک اور جہاز نظر آیا اس دن دوربین سے دیکھتا رہا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں قزاق نہ ہوں۔ یہ ہمیں معلوم ہو چکا تھا کہ قزاق کبھی کبھی مسافروں پر حملہ کر کے قتل و غارت کرتے ہیں۔ اس لیے دل میں خلجان سا تھا اپنا بچاؤ اور حفاظت کا حکم خداوند تعالیٰ کی جانب سے ہے جہاز سے اترنے میں زیادہ تردد تھا کہ بارگاہ الرحیم والرحمان سے بشارت ہوئی کہ تو عدن جا اور ان کو ہمارے سپرد کر جا۔ اور اس بشارت میں کل اہل قافلہ کہ اس جہاز میں تھے سبھی شامل تھے لیکن اس عاجز کے لواحق اور رشتہ داروں کی خصوصیت بہ نسبت دوسروں کے اس بشارت سے سمجھ آئی تھی۔

مرشد کی بدولت مریدین کی مغفرت (کرامت):۔

صبح جمعہ کو کشتی میں سوار ہو کر وہ عدن کے قریب پہنچے۔ بعد ادائے چند رکعات نفل دعائیں کیں۔ الحمدللہ کی اجابت ادھر سے متوجہ تھی کئی خوشخبریاں ملیں ایک غیب کی جانب سے ان ہمراہیوں کے متعلق تھی جو فقیر کے ساتھ تھے۔ وہ اس طرح پر تھی کہ اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کو فاخر خلعتوں جو کہ زیادتی خوشنودی اور رضا کا نشان ہے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور یہ حقیقت فقیر کے مشاہدے میں تفصیل سے آئی ہے۔ اور یہاں سے تدریجی رحمت عازمان حج کے لیے جو اس جہاز میں سوار تھے اور اس کے بعد سبھی سواران جہاز کہ جن میں اہل قافلہ تھے۔ اس کے بعد وہ تمام لوگ جنھوں نے فقیر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی متوجہ ہوئی کہ وہ غفران اور بخشش کے متعلق تھی اور یہ سب معلوم ہوتا تھا اس لیے پہلے فقیر سے دعا کرا لی گئی تھی جس کا مدعا یہ تھا کہ یہ ملک اور آنس چالن کا علاقہ میرا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ہمیں اپنے فضل سے یہاں پہنچایا ہے۔ پس عنایت فرما۔ الفاظ بالکل وہی محفوظ نہیں لیکن اس طرح کے تھے۔ یہ عرض کرنے کے بعد اجابت ظاہر ہوئی علاوہ ازیں ملک عرب میں فقیر کے ذریعہ ہدایت پھیلانا اور اس کے اثرات کو اقلیم روم تک پہنچانا لوگوں کو خوشخبری ملی اور خاص بشارت فقیر کے حق میں ایسی ہوئی کہ کمال شفقت و محبت سے خاص ارشاد ہوا کہ تو جہاں کہیں جائے گا یوں سمجھنا کہ ہمارے در پر ہے۔ اس کا مطلب میں یہ سمجھا کہ ایسی غور پرداخت جو دلداری اور کفالت ہر ایک کام کیلئے کی گئی ہے یہ اہل سخا کے کرم سے ہوتی ہے اس طرح اکرم الاکرام میں جل مجدہ نے اپنی عظمت و شان کے مطابق اس فقیر سے احسان و اکرام کا وعدہ فرمایا۔

مرشد کی بدولت مغفرت اور قبولیت:۔

مخا میں ایک ہفتہ قیام رہا۔ یہاں بہت آدمی بیعت کرتے رہے۔ ایک دن ایک بوڑھا آدمی جس کی نظر کمزور اور طاقت جواب دے چکی تھی اور خداوند تعالیٰ سے عجیب التجا کرتا تھا اور اپنے اعمال سے شرمندہ اور گناہوں کا ڈر بیان کرتا تھا۔ مالک القلوب کا اعتقاد اس درویش میں راسخ تھا۔ فقیر سے رابطہ اور وسیلہ چاہتا تھا اور دعا کی درخواست کرتا تھا۔ رحمت الٰہی کا جوش اس وقت پہلے اس پیر مرد کے شامل حال ایسا ہوا کہ صراحتہً معلوم ہوتا تھا کہ اس کو سعادت الٰہی کی طرف فوراً لے گئے۔ دوسرے اس کے عموم و شمول سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 154/495

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جوش رحمت کا دروازہ معلوم ہو گیا جو اس سال حج کرے گا وہ آپ کے باعث کہ آپ ان میں ہوں گے سبھوں کو میں نے بخش دیا۔

آپ سے پہلے کسی کا تلبیہ قبول نہ ہونا:۔

اور جب جہاز یلملم کے قریب پہنچا سبھوں نے احرام کی تیاری کی۔ فقیر نے غسل کیا اور چند رفیقوں نے غسل دیا اور اس کام میں مدد کی۔ ان سبھوں کے حق میں بخشش و مغفرت معلوم ہوئی جو یہ عمل کر رہے تھے کہ وہ سب بخشے گئے۔ اس کے بعد تلبیہ (لبیک) کا وقت آ گیا ایک صاحب نے مجمع میں پہل کی اور تلبیہ کے لیے اپنی آواز بلند کی۔ اس کے لیے عنایت (بشارت) ہوئی جو کوئی تجھ سے پہلے تلبیہ کہے ہم اس کا تلبیہ نہیں سنتے۔ بروز شرف حصول سعادت داخلہ مکہ معظمہ جب ہم بیر ذی طوی سے گزرے۔ ایک فقیر کی طرف متوجہ ہوئے تا کہ اس راستے سے گزریں۔ فقیر پر ایک عجیب حالت طاری تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ جملہ حاضریں پر اس کا نمایاں ہوا۔ ہم لوگ لبیک کہہ رہے تھے اور ایسا کہنا صریح مخاطبہ تھا۔ ہم اس کی اجابت اور قبولیت دیکھ رہے تھے۔ اس وقت کی دعا سے ایک فتح حاصل ہوئی کہ اچھی طرح بیان کر سکتا ہوں۔ اس حال میں یہ مضمون تعبیر عجیب میری زبان سے آسان ہوا کہ بہت سے آدمی شرمندہ اور گنا ہگار دور دور کے ملکوں سے آپ کے حرم اور جائے پناہ میں آئے ہیں اور ان کو میں لایا ہوں جو چنیں و چناں چاہتے ہیں اس وقت ایک عجیب بشارت حیرت افزا ہوئی جس کی کیفیت یہ ہے کہ ان کو کیا کہا جائے لیکن وہ کمال رحمت وعنایات کے مستحق ہیں اور ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ رحمانی اشارہ تھا کہ اس کی تفصیل وشرح یہی ہے۔ اور یہ لفظ یاد ہے کہ ہم نے ہند سے لے کر انتہائے بخارا تک کو بخش دیا ہے اور ان کی مغفرت ہوئی۔ اس کے بعد دل میں یہ وسوسہ آیا کہ یہ عنایت زندوں کے لیے ہے یا مردے بھی داخل ہیں۔ رحمت فقیر کی طرف ہوئی اور ایسا معلوم ہوا کہ تخصیص کی ممانعت کر رہی ہے کہ تخصیص کا گمان نہ کر عام رحمت کو خاص نہ کرو۔ اس کے بعد میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

نے دیکھا کہ مردوں کی مغفرت ہوگئی تھی اور جو لوگ سختیوں میں مبتلا اور گرفتار تھے انہیں مخلصی اور رہائی مل گئی اور خوشیاں منا رہے تھے۔ یہ مغفرت عام تمام مومنین کو حاصل ہوئی۔ جن کے دل میں (خواہ کمزور سا بھی) ایمان تھا اس مغفرت سے محروم نہیں رہا۔

ماہ رمضان شریف، لیلۃ القدر کے موقع پر بہت سی دعائیں عام وخاص کی گئیں اور اجابت کے لیے ان دعاؤں کے لیے متوجہ دیکھا اور سبھی قبول ہوئیں۔ حق تعالیٰ ان کے آثار جلد ظاہر اور واقع فرمائے اور کل مسلمان خوش اور شاد ہوں اور آنجناب کی مسرت دلی بھی اس عرضی کے پہنچنے پر توقع ہے کیوں کہ یہ سب بشارات آنجناب کی بابرکت دعاؤں کے سبب سے ہیں اور آپ کی پاکیزہ دعاؤں سے آئندہ ترقی اور برکتوں کا اُمیدوار ہوں اور کامل امید ہے کہ ضروری دعائیں فرمائیں گے فقیر اور تمام مریدین معتقد سبھی متبرک مقامات پر دعائیں کرتے ہیں خداوند تعالیٰ قبول فرمائے۔ وہ بے شک ہر شے پر قادر ہے اور قبول کرنے والا ہے زیادہ آداب اور کیا عرض کروں۔ والسلام والاکرام۔ (تحریک مجاہدین ص ۵ تا ۱۰)

دوسرا خط:

طفلان طریقت کی تربیت:۔

خط مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ۔ محدث دہلوی بنام منشی نعیم خان صاحب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم: منشی صاحب عالی مراتب، زبدہ اہل اخلاص، خلاصہ ارباب اختصاص اسا ل اللہ تعالیٰ ونزول علیہ برکاۃ فی الدنیا والاخر۔ منجانب فقیر عبدالعزیز بعد از سلام مسنون و دعائے مکرون (زیادہ) ضمیر صفائی پذیر پر واضح اور روشن ہو کہ مسرت افزا نامہ مع خط میر سید احمد صاحب (مسلمانوں کو ان سے بھلائی پہنچے) ملاحظہ میں آیا۔ نیز سوال مفصل معلوم ہوا۔

صاحب من: اس طرح کا قصہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی (رحمہ اللہ) کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

زمانے میں ان کے بعض دوستوں کو پیش آیا تھا کہ اپنی بزرگی ان پر کھل گئی تھی اور خاص وعدے غیب سے ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ وہ لوگ بھی یہی معلوم کرتے تھے۔ سید الطائفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ خیالات بے اصل نہیں یعنی از جانب خدا اطفلان طریقت کی تربیت اور (جو کہ کسی شخص کے پیرو۔ تابع ہوں) ان کو خداوندی کی طرف بلاتے ہیں۔ میسر ہوتے ہیں۔ اسی طرح کہ جیسے بچے کو مکتب میں لے جاتے ہیں۔ اس کے استاد یا ماں باپ اس سے اپنے وعدے کرتے ہیں کہ تیرے لیے اچھے لباس بنائیں گے اور مٹھائی لائے ہیں اور فلاں نعمت تجھ کو دی جائے گی۔ ہم تجھ سے بہت خوش ہیں اور تیرے لیے چاندی کی تختی لائیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس بڑے بڑے سابقہ ولی مثل غوث اعظم قدس سرہ اور بزرگان کی طرف سے تابع اور مریدوں کو مغفرت اور رحمت کے وعدے دیئے گئے ہیں اور ان کے طفیل کل عالم پر نظر رحمت منقول کی گئی ہے اور وہ کل وعدے پورے ہوتے ہیں اور مشہور حدیث میں آیا ہے چالیس ابدالوں کے اس امت کا کئی زمانہ ان سے خالی نہ ہوگا کہ **بهم يمطرون اهل الارض وبهم ينصرون وبهم يرزقون** (ان کے طفیل ساکنان زمین کے لئے بارش ہوگی۔ نصرت اور رزق حاصل ہوگا) اور کوئی تعجب کی بات نہیں کہ میر سید احمد کو ان مراتب میں سے بعض مرتبے حاصل ہو گئے ہوں اور ہم عصر بزرگوں کی طرف سے بطور القاء ان میں کچھ اثر آ گیا ہو۔ الغرض اس بارہ میں انکار اچھا نہیں بلکہ انتظار کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ ان وعدوں کے آثار ظاہر فرمائے۔ پس یہ سبھی سچے ہیں۔ سوائے دارین کی ترقیوں کے اور کیا تحریر کیا جائے۔ فقط۔ (تحریک مجاہدین ص ۱۰ ج ۶)

غیبی اشارہ اور سچی بشارت:۔

انہیں مذکورہ وعدے برائے تسلی خاطر اور اطمینان قلب اور اعتماد خداوند تعالیٰ کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

خزانوں پر اس فقیر اور کل مخلص مومنوں کے لیے کافی ہیں پس فقیر نے انہی خداوندی وعدوں پر اعتماد کیا ہے اور اپنے حاکم کا حکم قبول کر کے اس کو اپنی محبت کا قبلہ بنایا ہے۔ (یعنی اختیار کیا ہے) اور خداوند کے سوا کل دنیا کو بھلا دیا ہے۔ ہر طرح تیار ہو کر خداوند تعالیٰ کا صحیح راستہ اپنے سامنے رکھا ہے اور پوری دلجمعی اور مسرت سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ جس نے اس کام میں فقیر کی شرکت کی ہے اس نے دونوں جہانوں کی سعادت اور ہمیشہ کی راحت پائی اور جس نے فقیر کی رفاقت سے پرہیز کیا ضرور ہے وہ ایک دن پچھتائے گا۔ کیوں کہ فقیر اس کام میں غیبی اشارہ پا کر مامور ہوا ہے اور سچی بشارت ہرگز ہرگز شیطانی وسوسہ ونفسانی خواہشوں سے آمیزش نہیں رکھتی۔ فقیر کو حکم الٰہی ماننا تہہ دل سے مقصود ہے اور وعدہ الٰہی پر کامل یقین ہے لیکن یہ کہ الٰہی وعدہ کس طرح ظاہر ہوگا سو حکم بجالانے والے بندے کی کیا طاقت ہے کہ وہ مالک سے معلوم کر سکے کہ اپنا وعدہ کس طرح پورا کرے گا۔ یہ سوال بندگی کے قانون اور ادب سے بعید ہے۔ مختصر یہ کہ چوں چرا سے میں بیزار ہوں اور اطاعت میں کوشاں ہوں سلامتی ہو ان پر جنہوں نے ہدایت قبول کی اور نفسیات کا شکار نہ بنے چونکہ آپ نے دلی مدعا معلوم کرنے کے لیے تحریر کیا تھا اس لیے اگرچہ ہدایت یافتہ دل میں ربانی الہامات اور انوار و نور ایمانی پوشیدہ ہیں لیکن وہ تقریر و تحریر کے میدان سے باہر ہے یعنی وہ ناقابل بیان ہے۔

(تحریک مجاہدین ص ۱۲)

لڑائی میں فتح کی غیبی بشارت:۔

بیان الہام: فقیر غیبی بشارت ربانی کی بنا پر سکھوں کے استیصال کے لیے مامور ہے اور مطابق بشارت رحمانی مجاہدین کے غلبہ کی بشارت ہوئی ہے۔ پس جو اپنی جان و مال، عزت اور شان کو اعلائے کلمہ حق اور بہتری سنت المرسلین کے لیے خوشی خوشی استعمال نہیں کرے گا۔ کل اس سے مواخذہ ہوگا اور خائب و خاسر رہے گا۔ اس لیے آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنے علاقے کو مومنوں کی جماعت کو عموماً اور حاکموں کو

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

خاص طور پر جس طرح سر وقت مناسب ہو تمام معاملہ اچھی طرح سمجھا دیں کہ وہ دنیا اور آخرت کی خرابیوں سے محفوظ رہ کر کونین کا نفع پائیں چونکہ دلی مدعا کا تحریر کرنا ضروری تھا اس لیے یہ چند سطریں کافی سمجھیں گئیں۔ زیادہ والسلام (تحریک مجاہدین ص ۱۴)

اقامت دین کا غیبی اور الہامی اشارہ:۔

اب دونوں طرف جنگ وجدل شروع ہو گیا رات دن آسمانی نصرت رحمانی تائید بارش کی طرح حاصل ہو رہی ہے جملہ تائیدات خداوندی میں سے یہ ہے کہ جنود مجاہدین اگرچہ تعداد میں کافی تھے لیکن ایک بے قاعدہ لشکر تھا۔ اور عام بلوائیوں کی مانند کوچ اور نظام میں بے قاعدگی رہی۔ اس بنا پر بحکم خداوندی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذی شان فقیہوں کے فتووں اور اعلیٰ اہل فہم کی رائیوں کے اور اقتضاء وقت اور مصلحت کے اس رکن اسلام کی اقامت بغیر امام کے شرعی نہیں ہو سکتی۔ اس بنا پر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ بہ اتفاق سادات کرام و علماء مشائخ و صاحبزادگان و خواتین و جماہیر خواص و عام اہل اسلام وایمان نے ایں جناب کے ہاتھ پر بیعت امامت کی اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے خطبہ میں ایں جانب کا نام پڑھا گیا اول یہ کہ ہر چند یہ ناچیز خاکسار کو اس اعلیٰ مرتبہ کے لیے پہلے ہی غیبی اشاروں اور الہام سے بشارت دے دی گئی تھی دوسرے جماعت اہل اسلام کے اتفاق سے اس منصب شریف کو پا کر خاص و عام سے شریف کو قبول کرنا اس فقیر کا سوائے اقامت جہاد اور صحت جمعہ وعیدین اور ایسے ہی احکام ظاہری دینی اور اعلائے کلمہ رب العالمین کے اور کوئی دنیاوی غرض مثلاً مال جمع کرنا۔ عزت مرتبہ، سلطنت یا کسی علاقے پر تسلط یا حاکموں کی اہانت یا رئیسوں کی سبکی یا خدا کے بندوں پر حکم چلانا یا ہم عصروں اور رشتہ داروں پر برتری جتلانا ہرگز ہرگز نہیں۔ بالجملہ کوئی شیطانی وسوسے اور ذاتی خواہشیں اس رحمانی دعوت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ چونکہ اس قسم کی اقامت فی سبیل اللہ وقوع میں آئی ہے اس لیے اس کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

نشان بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔(تحریک مجاہدین ص ۵۶)

خاندانی تعارف:۔

یہ فقیر اور اس کا خاندان بلاد ہندوستان میں گمنام نہیں ہزاروں افراد خاص وعام اس فقیر اور اس کے اسلاف کو جانتے ہیں کہ باپ دادوں سے اس فقیر کا مذہب حنفی ہے اور بالفعل کل قول و فعل اس حنیف کے قوانین اور اصول حنفیہ اور ان کے قواعد و آئین کے مطابق ہیں۔ایک بات بھی اصول سے خارج نہیں (الا ماشاءاللہ)(تحریک مجاہدین ص ۸۱)

ہر چند آں اورنگ ارائے جلالت کی خوبیاں اور مناقب اکثر عوام وخواص اس علاقے سے عموماً اور فضیلت مآب ملا فیض محمد و ملا نصر اللہ کی زبانی خصوصاً کئی مرتبہ مجملاً سننے میں آئے تھے اور وہ تعلقات دوستی کے رابطوں کو مضبوط کرنے کا باعث ہوئے۔لیکن ان سعادت انجام دنوں میں خاص اخلاص نشان محبت عنواں آدینہ خاں بدخشی نے جو کہ طریقت کے طریقہ اشغال سیکھنے کے لیے اس فقیر کے پاس آئے ہیں۔آں خجستہ خصائل کا کل بابرکت حال مفصل بیان کیا۔ (تحریک مجاہدین ص ۹۸)

اسرار طریقت کے حامل بزرگ:۔

مصلحتوں کی بنا پر چاہتا تھا کہ جسمانی ملاقات حاصل کروں اور کچھ فیوض ربانی اور رحمت ربانی کہ یہ عاجز وخاکسار اور ناچیز محض قادر مختار قدرت سے ان پر فائز ہوا ہے اور آں برادر عزیز کو علاقہ اخوت کی مضبوطی کے لیے تعلیم دوں اور اس امر میں تردد کر رہا تھا کہ اگر ملاقات آں عزیز کا عزم کروں تو مومنوں کا اجتماع برہم ہو جاتا ہے اگر اس سے پہلو تہی کرتا ہوں تو ان کی شرکت اس امر عظیم میں میسر نہیں ہوتی۔ اس بنا پر ایک معزز ترین بزرگ اور خاص رفیق کو جو اس فقیر کے اسرار طریقت کے حامل اور اس ضعیف کے کل حالات سے باخبر ہیں اور ان کی ملاقات بعینہٖ اس فقیر کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ملاقات ہوگی اور ان سے استفادہ اس فقیر کے استفادہ کے برابر ہوگا اور اس نحیف کے جملہ معاملات متعلقہ میں بات چیت کر سکتے ہیں یعنی ہدایت مآب کمالات انتساب، مناقب الکتاب، ناصر دین مبین، ناشر سنت سید المرسلین مخدومی معظمی شیخ نظام الدین چشتی کو مع خان ممدوح یعنی آدینہ خان آں اقبال معمور کے حضور میں روانہ کیا گیا ہے۔ (تحریک مجاہدین ص ۹۹)

اطاعت امام وقت امیر المومنین سید احمد میں عہد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ اس بات کا تذکرہ ہے کہ کمترین بندہ درگاہ حضرت رحمن اضعف العباد فتح خان رئیس پنجتار وغیرہ کا۔ ایک عہد نامے کی شکل میں اور یہ امر مکمل اور مسجل کیا کہ ہم بندگان بحمد للہ مسلمان ہیں اور مسلمان زادے ہیں۔ شرع متین اور دین سید المرسلین بسرو چشم قبول کرتے ہیں اور اسے اپنے لیے بڑا فخر سمجھتے ہیں جو معاملات قبائل میں خلاف شرع رواج پا گئے تھے ان تمام مذکورہ رسموں کو چھوڑ دیا ہے اور شریعت غزا کے حکموں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ لیا ہے اور تمام معاملوں اور جھگڑوں میں احکام شرعی کو جزوی طور پر جاری کرنے کے لیے جناب قدسی القاب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی سید امجد امیر المؤمنین سید احمد مد اللہ کو اپنا امام برضا و رغبت قرار دیا ہے اور آنجناب کے ہاتھ پر امامت کی بیعت بجالائے ہیں اور آنجناب کی اطاعت بموجب آیہ کریمہ۔ عین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت سمجھ لی ہے اور اس التزام سے بیعت اور دین اسلام کی اطاعت مکمل کر لی ہے۔ ہر چند یہ بیعت بہت مدت سے بجالائے تھے لیکن فی الحال گزشتہ کے تذکرے کے لیے اور حق کی تاکید کے لیے یہ امر علمائے دین و مجمع فاضلاں شرح متین کے محض ظاہر

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 161/495

کرتے ہیں اور ان بزرگوں کو اپنے عہد و پیمانوں پر گواہ بنایا ہے اور ان سے اسی عہد و پیمان پر استقامت کے لیے دعا کی درخواست کی گئی ہے تا کہ ہماری زندگی اور موت اسلام کے قانون و آئین سنت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق واقع ہو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتے ہیں۔ یہ چند کلمات بطریق عہد نامہ لکھے گئے ہیں تا کہ عندالحاجت حجت ہوں۔

بعدازاں بروز جمعہ دیگر فتح خان نے اپنے قبائل کے تمام رئیسوں کو حاضر کیا اور ان سے بیعت امامت واحکام شریعت کے اجرا اور رسوم جاہلیت کے ترک کرنے کا چاہا گیا۔ ان تمام مخلصوں نے نماز جمعہ کے بعد امامت کی بیعت کریں اور ہر دو امیر مذکور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس مجمع میں ایک فاضل جلیل کو قضاء کا منصب سونپا گیا اور قضاۃ کی دستار ان کے سر پر باندھی گئی اور قضاء کا حکم ان کے حوالے کیا گیا۔ بحمداللہ شرع کے احکام جاری ہو گئے۔ جھگڑے اور تنازعوں کا فیصلہ اضلاع متعلقہ پنجتار میں قانون شرع شریف کے مطابق ہونے لگے۔ (تحریک مجاہدین ص ۱۰۶)

☆......☆......☆

کتاب "حکومت اور علمائے ربانی" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ حکومت اور علماء ربانی... مرتبہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب محدث امرتسری روپڑی رحمہ اللہ۔۔ ناشر:۔ مکتبہ تنظیم اہل حدیث، نزد چوک دالگراں (لاہور)

عجیب کرامت:۔

(تذکرہ امام السنہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ) حضرت میمون کہتے ہیں جب آپ کو کوڑے لگائے جاتے تھے تو اس وقت آپ کا ازار بند ٹوٹ گیا اور قریب تھا کہ پاجامہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نیچے گر کر آپ ننگے ہو جائیں لیکن ہم نے دیکھا کہ آسمان کی طرف منہ کر کے آپ رحمہ اللہ نے یہ دعا پڑھی۔ ''اے اللہ! میں تیرے اس باعظمت نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جس کی برکت سے عرش بھرا ہوا ہے۔ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے لوگوں کے سامنے ننگا نہ کر''۔ پس ہمارے دیکھتے ہی پاجامہ اپنی جگہ مضبوط ہو گیا۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۵۵)

بشارت وخوشخبری:۔

جبکہ آپ کی آزمائش ختم ہو گئی تو ایک دن ایسا ہوا کہ ایک غیر معروف آدمی آیا اور السلام علیکم عرض کرنے کے بعد کہنے لگا کہ میں دور دراز کا سفر کر کے صرف اس لئے آیا ہوں کہ بشارت وخوشخبری سناؤں کہ آسمانوں کے تمام فرشتے اور خود حاملین عرش خوش ہیں کہ آپ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تمام آلام ومصائب کو انتہائی صبر وسکون اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۵۵)

دعائے برکت کی درخواست کرنا:۔

جب واثق مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے متوکل ایسے محب سنت اور حامی دین کو خلیفہ کر دیا تو سب سے پہلے متوکل نے جو کام کیا وہ یہی تھا کہ پیدل جیل خانہ میں پہنچا۔ اور امام السنہ رحمہ اللہ سے سلام مسنون عرض کرنے کے بعد اپنے ہاتھ سے بیڑیاں کھولیں اور شاہی لباس امام صاحب کو زیب تن کرا کر آپ کو اپنے گھر میں دعاو برکت فرمانے کے لئے درخواست کی۔ جب امام صاحب رحمہ اللہ قصر شاہی میں تشریف فرما ہوئے تو متوکل نے انتہائی خوشی ومسرت سے اپنی والدہ سے باآواز بلند کہا ''اے اماں جان! ہم سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے کہ امام السنہ کی تشریف آوری سے ہمارا گھر بقعۂ نور ہو رہا ہے۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۵۶)

امام شافعی کی ولادت سے قبل بشارتیں:۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی شان باقی آئمہ سے نرالی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں۔ جیسے رسول اللہ کی والدہ کو حمل کے دنوں میں خواب آیا کہ ان کے اندر سے نور نکلا ہے۔ جس سے بصری شہر (جو علاقہ شام میں ہے) کے محل روشن ہو گئے۔ اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ کو خواب آیا کہ ان کے اندر سے ستارہ مشتری (جو بہت روشن ہے) نکلا۔ اور ٹوٹ کر اس کے ٹکڑے ہر شہر میں پہنچ گئے۔ ایک ماہر فن تعبیر نے اس کی تعبیر یہ کی کہ تجھ سے ایک بہت بڑا امام پیدا ہوگا۔ جس کا نور ہدایت ہر شہر میں پہنچے گا۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۷۳)

بشارت اور برکت کی دعا:۔

امام شافعی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے تو کون ہے؟ میں نے عرض کی حضور ﷺ! میں آپ کی قرابت سے ہوں۔ فرمایا: نزدیک ہو۔ میں نزدیک ہوا تو آپ ﷺ نے میرا منہ کھول کر اپنا لعاب مبارک میری زبان پر جاری کر دیا اور فرمایا: جا اللہ تجھ میں برکت کرے۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۷۳)

امامت اور اتباع سنت کی بشارت:۔

مکہ شریف میں بچپن کے ایک اور خواب کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے چہرہ مبارک پر ہیبت ٹپکتی ہے۔ حرم میں لوگوں کی امامت کر رہے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو درس دینے لگے۔ میں نے بھی قریب ہو کر کہا کہ مجھے بھی تعلیم دیجئے آپ ﷺ نے اپنی آستین سے ایک ترازو نکالا اور فرمایا: ''یہ تیرے لئے ہے''۔ میں نے ایک معبر سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے یہ تعبیر کی کہ تو علم میں امام ہوگا۔ اور سنت پر رہو گا۔
(حکومت اور علماء ربانی ص ۷۳)

بڑے انقلاب کے اشارے:۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق اس قسم کی خوابیں اور آئمہ کی رائیں کسی بڑی دینی

facebook.com/Salfi.tasawuf

خدمت کا پیش خیمہ تھیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب ایک بڑے انقلاب کی طرف اشارہ تھا ایسے ہی امام شافعی رحمہ اللہ کی آمد سے ایک بڑا انقلاب رونما ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور پرنور سے جاہلیت کی دنیا اسلام سے بدل گئی۔ ایسے ہی امام شافعی رحمہ اللہ سے فقہی اختلاف کی وسیع خلیج پائی گئی۔ مدینہ منورہ میں امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب رائج تھا۔ اور کوفہ میں امام شعبی و امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا۔

صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی:۔

منقبت علم و عمل امام شافعی رحمہ اللہ میں بطور نمونہ جو کچھ بھی ذکر ہوا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیش گوئی کا اقل قلیل (ادنیٰ) مظہر ہے جسے امام ابوداؤد طیالسی کی روایت سے حافظ ابن کثیر نے البدایۃ والنہایہ (تاریخ ابن کثیر) میں یوں نقل کیا ہے۔

قال ابو داؤد الطیالسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتسبوا قریشاً فان عالمها یملأ الارض علماً اللهم انک اذقت اولها وبالا فاذق اخرها نوالاً وقد رواه الحاکم من طریق ابی ھریرة قال الحافظ ابو نعیم الاصبهانی وھو الشافعی۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۱)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کو برائی سے مت ذکر کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک ایسا عالم پیدا کرے گا جو علم اور عمل سے انسانی آبادی کو مالا مال کرے گا اس بشارت کے ساتھ آپ نے یوں دعا فرمائی اے اللہ! جیسا کہ تو نے قریش کے پہلے لوگوں پر وبال کی بلا نازل کی ان کے اخیر پر نوازش و کرم فرما امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دوسری سند (ابوہریرہؓ کے طریق) سے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ ابونعیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کا محل و مصداق امام شافعی کو ٹھہرایا ہے۔ (حکومت اور علماء ربانی ص ۷۷)

☆......☆......☆

facebook.com/Salfi.tasawuf

کتاب "علمائے اہل حدیث بستی و گونڈہ" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔علمائے اہلحدیث بستی و گونڈہ

مصنف:۔بدرالزماں نیپالی (تقسیم بلا قیمت) ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ پاکستان

مولانا جعفر علی نقوی رحمہ اللہ کے حق میں بشارت:۔

وفات سے قبل آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آراستہ مکان میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور سید احمد شہید و شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ اور کچھ اور حضرات کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ایک کرسی خالی ہے ایک صاحب نے سوال کیا یہ کرسی کس کے لئے ہے؟ جواب ملا۔ مولوی جعفر علی رحمہ اللہ کے لئے یہ خواب دیکھتے ہی آنکھ کھل گئی اور سجدۂ شکر میں گر گئے۔ (علمائے اہلحدیث بستی و گونڈہ ص ۲۵)

مولانا محمد اسحاق بانسی (بستی) کی کرامتیں:۔

مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ ضلع بستی کے مشہور قصبہ بانسی کے رہنے والے تھے بتایا جاتا ہے کہ آپ نے جونپور میں تعلیم پائی۔ وہاں بارہ سال تک رہے۔ اس درمیان میں جتنے خطوط گھر سے ملے سب کو ایک مٹکے میں رکھتے گئے اور اس وجہ سے کھول کر نہیں پڑھا کہ کہیں تعلیم کو چھوڑ کر گھر نہ جانا پڑے۔ بارہ سال پورا کر کے خطوط پڑھے اور گھر آئے۔ آپ غالباً مولانا جعفر علی نقوی رحمہ اللہ کے ہمعصر تھے۔ (ص ۱۳۳)

آپ کی بہت سی کرامتیں ہیں۔ آپ بانسی کے علماء اہلحدیث کے جد اعلیٰ اور اس علاقے کے سب سے پہلے اہلحدیث عالم اور محدث تھے۔ آپ اپنے یہاں کی جامع مسجد کے سب سے پہلے اہلحدیث امام ہیں۔ آپ سے یہ شروع ہوا اور اب تک جامع مسجد اہلحدیث بانسی میں اہلحدیثوں ہی میں سے امام ہوتا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

(علمائے اہلحدیث بستی وگونڈہ ص ۱۴۳)

ایک دعا پر دنیا بدل جانا (کرامت):۔

(بروایت مولانا عبدالمعید گونڈوی) انیسویں صدی کے اخیر اور بیسویں صدی کے چار پانچ دہے تک ملک ولی محمد چودھری لمویا ضلع گونڈہ کی ضلع بستی وگونڈہ کی تین چار تحصیلوں میں دھوم مچی تھی۔ خلاق عالم کی کارسازی کہ اقتصادی بحران سے دوچار ایک خاندان کو ایسا نوازتا ہے کہ اپنے علاقہ کا عدیم المثال انسان بن جاتا ہے ان کے خاندان کے عروج و ارتقاء کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ غالباً مولانا اظہر صاحب رحمہ اللہ ان کے گاؤں دعوت وتبلیغ کے لئے تشریف لے گئے غالباً ملک صاحب کے دادا تھے انہوں نے مولانا کو دعوت دے دی مولانا نے ان کی دعوت قبول کرلی۔ بعد میں معلوم ہوا میزبان سودخور ہے آپ نے دعوت کھانے سے انکار کر دیا ملک صاحب کے دادا نے عرض کیا آپ دعوت کھالیں ہم آج سے سودخوری چھوڑتے ہیں مولانا نے دعوت کھائی۔ اور رات کو اٹھ کر تہجد میں میزبان کے لئے بارگاہ رب العزت میں رورو کے دعا کی کہ انہیں اتنا مال و دولت ملے کہ ان کے سنبھالے نہ سنبھلے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ تیسری پشت تک پہنچتے پہنچتے باون گاؤں کے زمیندار بن گئے۔

انہوں نے اپنی دولت سے امیروں غریبوں علماء سب کو مستفید کیا کئی مدارس کے ذمہ دار ہے۔ بونڈھار مدرسہ کے دوسرے مرحلہ کی تعمیر انہیں کی عنایات کی مرہون منت ہے۔ (علمائے اہلحدیث بستی وگونڈہ ص ۱۵۹)

☆......☆......☆

facebook.com/Salfi.tasawuf

کتاب "سوانح حیات وزیر آبادی" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔سوانح حیات، پاکستان کے بانی اولین کی تحریک آزادی کے آخری دور کی ایمان افروز داستان، مولانا فضل الٰہی رحمہ اللہ وزیر آبادی، امیر المجاہدین جمعیت عالیہ ہندیہ چمرقند آزاد، مرتبہ: خالد گھرجاکھی۔ناشر: جمعیت مجاہدین پاکستان۔ملنے کا پتہ: سکول بکڈ پو گوجرانوالہ

تجدید دین کے اشارے:۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کو انہی دنوں خواب میں بشارت دی گئی تھی کہ تمہارے ہاتھوں یا تمہارے کسی شاگرد کے ہاتھوں تجدید دین کی تحریک کو عروج پر پہنچایا جائے گا چنانچہ حضرت سید احمد صاحب شاہ عبدالعزیز رحمہا اللہ کے پاس آئے تو حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے کہنے پر ان کے قریباً تمام کنبہ کے کارکن افراد نے ان کی بیعت کی۔یہ دن قریباً اس اصلاحی اور جہادی تحریک کا پہلا دن تھا جبکہ یہ تحریک علمی دور سے نکل کر عمل کے دور میں داخل ہوئی۔ (سوانح حیات ص ۳۰)

دشمن سے حفاظت کا غیبی سامان:۔

حضرت صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مولانا بشیر صاحب رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد حضرت صاحب مولانا فضل الٰہی رحمہ اللہ کو ملنے کے لیے چمرکند گیا۔حضرت صاحب اس وقت فقیر صاحب علی نگار کی طرف گئے ہوئے تھے وہاں شہزادہ برکت اللہ نے ایک تنولی کو بھیجا کہ حضرت صاحب کو قتل کر دے حضرت صاحب رحمہ اللہ ذکر واذکار میں بہت مشغول رہتے تھے خصوصاً صبح نماز پڑھنے کے بعد بہت دیر تک وظیفہ کرتے رہتے تھے چنانچہ حضرت صاحب رحمہ اللہ وہاں مسجد میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وظیفہ کرتے وہیں لیٹ گئے۔ چنانچہ وہ تنولی کلہاڑی لے کر دو تین دفعہ گیا بالآخر اس نے کلہاڑی اٹھائی تا کہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کو سوتے میں مار دے کہ کسی چیز نے اسے اٹھایا اور دور مسجد سے باہر کسی ڈھلوان جگہ پر پھینک دیا۔ تنولی نے چوٹوں کی تاب نہ لا کر واویلا مچانا شروع کر دیا۔ حضرت صاحب رحمہ اللہ جاگ اٹھے اور فرمایا تجھے کیا ہوا تو وہ معافی مانگنے لگا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۹)

کرامات مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ

مندرجہ ذیل واقعات از قسم کرامات ہیں جن کا اکثر تعلق حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب کی زندگی سے ہے یا پھر کچھ دوسرے واقعات جن کا تعلق تحریک مجاہدین سے ہے وہ واقعات جس جس بزرگ نے بتائے اسی کے حوالہ سے درج ہیں:

جنات عامل کے نہیں ولی کے تابع:۔

صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بمبئی کے ایک پیر ہدایت اللہ صاحب تھے جو حضرت (مولانا فضل الٰہی صاحب) کے شاگرد تھے۔ انہوں نے بمبئی کے کسی سیٹھ کی بیوی کا علاج کیا اس کو اٹھرا کی بیماری تھی یعنی اولاد نہ ہوتی تھی چنانچہ پیر صاحب کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گیا چنانچہ سیٹھ نے اس خوشی میں بہت بڑی دعوت کی جس پر شاہ صاحب بھی گئے تھے اور فرمانے لگے کہ کاش آج حضرت صاحب بھی ہوتے تو اس دعوت میں شریک ہوتے۔ اس پیر صاحب کے ماتحت جن تھے۔ اس نے جنوں کو کہا کہ جاؤ۔ حضرت صاحب کو اٹھا کر لے آؤ چنانچہ حضرت اس وقت اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے کندھوں پر بوجھ پڑ گیا۔ حضرت صاحب نے ان کو ڈانٹا تو دونوں جن جو لینے آئے تھے دونوں طرف لیٹ گئے۔ حضرت صاحب نے پوچھا کیا بات ہے تو انہوں نے ساری بات عرض کر دی حضرت صاحب نے ان جنوں کو کہا کہ جاؤ شاہ صاحب کو لے آؤ چنانچہ وہ شاہ صاحب کو لے آئے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

تو حضرت صاحب فرمانے لگے کہ کرامتیں جنوں کی معرفت حاصل نہیں ہوتیں۔ کرامت تو یہ ہے کہ جن ماتحت تو تمہارے ہوں اور کہا میرا مانیں کیونکہ حضرت صاحب نے پیر صاحب کو منگوا لیا تھا۔ (سوانح حیات ص ۱۶۹)

دو جڑواں بیٹوں کی بشارت:۔

صوفی صاحب نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ میں (صوفی صاحب) اور حضرت صاحب (مولانا فضل الٰہی صاحب) جودھپور گئے۔ سورتی دروازہ کے اندر اہلحدیث کی مسجد میں ہم بیٹھے تھے کہ ایک سیٹھ آیا اور ہم کو اپنے گھر لے گیا۔ ایک الماری کھولی جو روپوں کی بھری ہوئی تھی۔ پھر دوسری الماری دکھائی جو پونڈوں کی بھری ہوئی تھی۔ تیسری نوٹوں کی بھری ہوئی تھی اس نے کہا کہ اس میں سے جتنا مال چاہتے ہو لے لو۔ ہم نے کہا: جتنا تم چاہتے ہو دے دو۔ اس نے کہا نہیں تم جتنا چاہتے ہو لے لو۔ چنانچہ ہم نے کپڑوں میں کافی روپے باندھ لیے۔ جب روپے باندھ لیے تو اس نے کہا کہ اب خوش ہو ہم نے کہا ہاں بہت خوش ہیں اس نے کہا اب مجھے بھی خوش کرو کیونکہ میری اولاد کوئی نہیں جو میری وارث بنے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عنایت فرمائے ہم نے کہا پھر روپے واپس لے لو ہم لالچ میں آ کر دعا نہیں کرتے۔ ویسے ہی دعا کریں گے۔ سیٹھ نے کہا کہ نہیں یہ تم لے جاؤ اور اگر نہ لو گے تو میں پولیس کو اطلاع دوں گا اور تم کو چور کہہ کر پکڑا دوں گا۔ رات کو مولانا صاحب نے دعا فرمائی۔ صبح کو حضرت صاحب نے سیٹھ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دو توام (جڑواں) اکٹھے لڑکے دے گا ایک کا نام عبدالمجید اور دوسرے کا عبدالحفیظ رکھنا۔ صبح کو سیٹھ نے کہا کہ میں تم کو اب چھوڑ آتا ہوں کیونکہ اتنا روپیہ اٹھانا تمہیں مشکل بھی ہے اور خطرہ بھی کہ کہیں پکڑے نہ جاؤ۔ چنانچہ وہ ہمیں لاہور تک چھوڑنے آیا دوسرے سال ہم گئے میں نے حضرت صاحب کو کہا کہ نہ جانا چاہیئے کہیں بدنامی نہ ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں ضرور جائیں گے۔ انشاء اللہ میری دعا قبول ہو چکی ہے خیر ہم مسجد میں گئے اور حضرت صاحب نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مسجد میں اعلان کیا کہ فقیر آ گئے ہیں (عوام میں مجاہدین فقیر لوگ مشہور تھے) اور سیٹھ کو اطلاع دی وہ ننگے پاؤں چل کر آیا اور حضرت صاحب کو گھر لے گیا۔ ہزار روپیہ حضرت صاحب کو دیا اور پانچ صد مجھے دیا اور آئندہ ہر سال پانچ صد روپیہ دیتے رہنے کا وعدہ کیا اور حضرت صاحب کو مبارک بھی دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ واقعی اس کے ہاں دو جڑواں لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام اس نے عبدالمجید رکھا اور دوسرے کا عبدالحفیظ۔ (سوانح حیات ص ۱۷۰)

خواب میں نشاندہی:۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ صوفی صاحب نے بیان کیا جو کہ ان کے سامنے شیخ عبدالرحمن صاحب امرتسری شیشہ والوں نے بیان کیا تھا کہ ایک سیٹھ بے اولاد تھا اس نے شیخ صاحب کی معرفت حضرت (مولانا فضل الٰہی صاحب) سے دعا کی سفارش کی چنانچہ اس کے حق میں دعا فرمائی تو رات خواب میں ایک لوٹا دیکھا لیکن اس کی ٹونٹی کوئی نہ تھی صبح کو آپ نے یہ خواب شیخ صاحب کو بتایا کہ سیٹھ تو بے ٹوٹی والا لوٹا ہے۔ جب تصدیق کی گئی تو واقعی درست نکلا۔ (سوانح حیات ص ۱۷۱)

ولی کی صورت میں فرشتہ آنا:۔

صوفی صاحب نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ دہلی میں رات کو مجھے شہوت نے بہت تنگ کیا میں نے دل میں سوچا کہ میں یہاں مسافری میں ہوں اگر میں کسی سے بے حیائی بھی کر لوں تو مجھے کون پہچانتا ہے چنانچہ اس کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا جیسا کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں اور حضرت صاحب نے مجھے ڈنڈے سے بہت مارا کچھ دنوں بعد جب میں وزیر آباد حضرت صاحب کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر تمہیں برائی سے روکا تھا ورنہ میں تو نہیں تھا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

(سوانح حیات ص ۱۷۱)

والدین کی روح یا غیبی فرشتے:۔

صوفی صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مالی اسٹیشن پر میں بخار سے بے تاب پڑا تھا اور سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ اٹھنے کی سکت نہ تھی۔ کوئی پانی پلانے والا بھی قریب نہ تھا تو میں نے دل میں کچھ گلہ سا کیا کہ خدایا! نہ میری ماں نہ باپ، اکیلا تو پہلے ہی ہوں کوئی پرسان حال نہیں ہے تو اب مجھے اس سفر میں بیمار کر دیا ہے اتنے میں آواز آئی کہ ماں باپ کو ملنا ہے اور اتنے میں واقعی میرے ماں باپ آ گئے میں نے کہا تم تو فوت ہو چکے ہو تم کہاں سے آ گئے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے تمہاری بیمار پرسی اور تسلی کے لیے بھیجا ہے پھر انہوں نے کہا کہ تجھے پیاس لگی ہے یہ لو پانی پی لو تمہیں آرام آ جائے گا۔ چنانچہ میں نے پانی پیا تو واقعی فوراً میں چنگا بھلا ہو گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اب ہم جاتے ہیں میں نے کہا کہاں جاؤ گے؟ کہا جہاں سے آئے ہیں وہیں جائیں گے۔ میں نے کہا: اب میں نہیں جانے دوں گا اور اٹھ کر ان کو پکڑ لیا تب انہوں نے کہا: میاں ہم تو فرشتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری تسلی کے لیے ہمیں بھیجا تھا اب ہم جاتے ہیں۔ (سوانح حیات ص ۱۷۲)

بزرگ ولی کا سچا جذبہ:۔

مولوی عبدالقادر صاحب کڑالی فرماتے ہیں کہ علاقہ گلیات (ہزارہ) میں کچھ بقیۃ السلف مجاہدین جو بالاکوٹ سے بچ گئے تھے ہمارے علاقہ میں آ گئے چونکہ ہمارا علاقہ کافی اونچا دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے اس لیے وہ بالکل محفوظ رہے وہاں مجاہدین نے جو پانی پینے اور جانوروں کو پلانے کے لیے حوض بنائے تھے اس میں اوپر کے چشموں سے پانی لایا گیا تھا۔ اب بھی وہاں ان حوضوں کے نشان موجود ہیں چنانچہ ہمارے علاقہ میں ایک عبداللہ رحمہ اللہ شاہ بہت بزرگ آدمی ہوئے ہیں انہوں نے جب دیکھا کہ مجاہدین کو کھانے کی تنگی ہے تو انہوں نے اپنی بیوی سے سارا زیور مانگ کر انہیں دیدیا اور روزانہ اپنے علاقہ کے پہاڑی دیہات میں سے گھر گھر سے بچے کھچے ٹکڑے مانگ کر ٹوکرا بھر لیتے اور وہاں مجاہدین کو پہنچا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

دیتے ہیں میں نے انہیں بہت ہی مخلص پایا ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۷۳)

شاگرد جنات کا صندوقچی بھرنا:۔

مولانا عبدالقادر صاحب نے ہی فرمایا کہ حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے دو شخصوں کی وفات کا مجھے اتنا صدمہ پہنچا کہ اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ رہا۔ ایک تو مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی تھے جنہوں نے نعمت اللہ کو روپیہ بھیجنا بند کر دیا بلکہ ان کے قتل کا فتویٰ بھی دیدیا دوسرے مولوی عین الہدیٰ صاحب لکھنوی تھے۔ بہت بڑے بزرگ آدمی تھے اولیاء کرام سے تھے اور مولوی فضل الٰہی صاحب کو بہت روپیہ وغیرہ سے امداد کرتے تھے حالانکہ چندہ وغیرہ بھی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے ان کی مخبری کی کہ یہ ٹکسال بناتے ہیں چنانچہ انگریز افسر نے چھاپہ مار کر پوچھا کہ آپ کا اپنا مدرسہ حفظ القرآن بھی ہے اور مجاہدین کی بھی امداد کرتے ہو یہ روپیہ کہاں سے آتا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس ٹکسال یعنی جعل سازی نہیں ہے بلکہ میرے شاگرد جنات لاتے ہیں (انسانوں کے مرد میرے کوئی سفیر نہیں ہیں) چنانچہ انہوں نے ایک صندوق کو تالا لگا کر چابی انگریز افسر کو دے دی اور (دعا) یا اشارہ وغیرہ کیا تو صندوق میں پونڈ گرنے شروع ہو گئے۔ حتی کہ صندوق بھر گیا جب انگریز نے کھولا تو واقعی صندوق پونڈوں کا بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ انگریز افسر چھوڑ کر چلا گیا اور کہنے لگا کہ آپ پر کوئی جرم نہیں ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۷۳)

☆......☆......☆

کتاب ''الشیخ عبداللہ غزنوی'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ الشیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ، ۱۳۲۰ھ، ۱۴۹۸

ترتیب: بدر الزماں محمد شفیع نیپالی، ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ (پاکستان)

حضرت غزنوی ایک تعارف:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

زیر نظر کتاب بنام "شیخ عبداللہ غزنوی" پہلے طرز فکر کی ایک کڑی ہے۔ شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی قد آور شخصیت پورے برصغیر میں مشہور و معروف تھی اور وہ اہل انصاف کے نزدیک قابل ستائش بلکہ قابل رشک تھے۔ اس طرح کی شخصیت اپنا تشخص رکھنے کے ساتھ تاریخ کا ایک باب ہوتی ہے۔ چنانچہ "معاصرین کے تاثرات" کے ضمن میں آئے گا کہ علامہ شمس الحق ڈیانوی جیسا صاحب علم و فضل، محدث، میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ (جن کی وجہ سے ان کے تلامذہ کی ہم ایک شان سمجھتے ہیں) کا تعارف "غایۃ المقصود فی شرح سنن ابی داؤد" کے مقدمہ میں آپ کے ذریعہ کرایا ہے۔ یہ ایسا فضل ہے جو میاں صاحب کے کسی شاگرد کو حاصل نہیں۔

یہی نہیں بلکہ اہلحدیث اور حنفی سارے لوگ آپ کو تسلیم کرتے اور آپ کی طرف ادنٰی انتساب میں فخر محسوس کرتے تھے۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۷)

صاحب کرامات خاندان:۔

آپ کا پورا نام اس طرح ہے: "عبداللہ بن محمد بن محمد بن محمد شریف" آپ کے باپ دادا اور پردادا میں سے ہر ایک اپنے اپنے وقت کے ولی، بزرگ مرجع خلائق تھے۔ چنانچہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "خراسان میں آپ کا خاندان سیادت ولایت میں مشہور ہے اور اب تک آپ کے خاندان کو وہ لوگ صاحب کرامات سمجھتے ہیں آپ کے جد امجد محمد شریف اکمل اولیاء سے ہوئے ہیں اور آج تک آپ کی قبر اس ملک کے خواص و عوام کا مرجع ہے۔ آپ کے والد بڑے عابد، زاہد، صلحاء مشہورین سے ہوئے ہیں"۔

اس سلسلے میں آپ کے فرزند ارجمند عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔" آپ کے پردادا بڑے کامل ولی تھے اور آپ کے باپ اور دادا بھی ان لوگوں میں سے تھے جو صالحیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۲)

بزرگ کی خدمت میں حاضری کا الہام:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

شیخ نے قندھار کا سفر جس طرح خود کیا اور شیخ قندھار سے مل کر معلومات حاصل کیں اسی طرح آپ نے بعض مواقع پر، جب آپ کو سفر کا موقع نہ مل سکا، قندھار آدمی بھیجا، تا کہ وہ شیخ سے مل کر پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرے۔ چنانچہ شیخ غزنوی کے ہم سبق مولانا غلام رسول قلعوی رقمطراز ہیں "فرماتے تھے، ایک دن الہام ہوا کہ دینی مسائل کے استفسار میں اخوند حبیب اللہ قندھاری رحمہ اللہ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۸)

خواب سے ہدایت و رہنمائی:۔

شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے علم کی تکمیل وقت کے سب سے بڑے عالم باعمل اور محدث میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کی۔ میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علم حاصل کرنے کا جو سبب آپ نے بیان کیا ہے اسے اولاً ملاحظہ کر لیجئے (مندرجہ ذیل خواب غلام رسول قلعوی، فضل حسین مظفر پوری اور حکیم محمد اشرف رحمھم اللہ نے قریب قریب یکساں طور پر نقل کیا ہے، تینوں کو ملانے سے زیادہ وضاحت ہو جاتی ہے اس لیے یہاں تینوں کے بیانات ملا کر لکھے جا رہے ہیں)

فرماتے تھے "ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کی چھت سے سیڑھی کے ذریعہ نیچے صحن مکان میں اتر رہا ہوں۔ جب صحن مکان میں اتر آیا تو ایک چراغ روشن پایا اور اپنی بغل میں صحیح بخاری دیکھی۔ پس صحیح بخاری کھول کر چراغ کی روشنی میں پڑھنے کا ارادہ کیا جب کھول کر دیکھا تو صحیح بخاری گرد و غبار کی وجہ سے اس درجہ سیاہ ہو چکی تھی کہ اس کے حروف پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ آخر کار رومال پکڑ کر میں نے اسے صاف کرنا شروع کیا ورق ورق صاف کرتے ہوئے اخیر تک پہنچ گیا۔ صرف تھوڑے ورق باقی رہ گئے تھے تو میں تھک کر ماند ہو گیا اور آہ سرد بھری کہ اللہ اکبر! کس درجہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے اس خواب میں مجھے اپنا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا جھاڑنے اور صاف کرنے سے میرے چہرے اور دانتوں پر گرد پڑی دکھائی دے رہی تھی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اس خواب کی تعبیر میں مجھے حیرانی ہوئی۔ صبح ہوتے ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا اور اس کی شرح بھی مل گئی۔ اور ساری کتاب کا مطالعہ کر لیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ محکم ہو گیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہو گیا۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۹)

مشکوک مال اور باطنی خوشبو:۔

شیخ جس وقت مرجع خلائق بنے ہوئے تھے اور جب آپ کی شہرت عروج پر پہنچی ہوئی تھی اس وقت کا ایک عجیب واقعہ قلعوی صاحب کی زبانی سنیے۔

ایک امیر نے کابل کے میوؤں میں سے کچھ میوہ بطور تحفہ بھیجا دور سے بدبو آنے لگی بظاہر چونکہ اس تحفے کا رد کرنا ممکن نہ تھا اس لیے اس کے جانے کے بعد اپنے گھر میں گڑھا کھود کر وہ میوہ دبا دیا۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۲۸)

مولانا عبداللہ رحمہ اللہ کی کرامات

حضرت شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ ایک صاحب حال اور صاحب قال بزرگ تھے، ہم تک آپ کی جو کرامتیں پہنچی ہیں وہ اس سے کہیں کم ہیں جو ہم تک نہیں پہنچیں۔ بہرحال ہم تک جتنی چیزیں پہنچ سکی ہیں ان سے آپ کی کرامتوں کے بارے میں رائے زنی کی جاسکے گی اور اس پر بھی رائے قائم کی جاسکے گی کہ آپ کتنے بڑے بزرگ اور ولی اللہ تھے۔

جمادات کا ذکر الٰہی اور نالہ و گریہ کرنا:۔

ابتدائی دور کی بات ہے آپ کو عرفان حاصل ہو چکا تھا لیکن کسی صاحب دل سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت کے بارے میں قلعوی صاحب آپ سے نقل فرماتے ہیں:

"ذکر کی نسبت اس طرح غالب تھی کہ جو شخص مجھ کو دیکھتا ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی لکڑیوں سے بھی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ پر بیٹھتا اور نفی اور اثبات کے وقت جو میں سر ہلاتا اسی طرح آگ بھی گھومتی"۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۸۸)

درودیوار کا ذکر نفی اثبات کرنا:۔

مولانا محی الدین قصوری لکھتے ہیں: ''ایک دن میاں غلام رسول کی کسی بات پر خفا ہوکر کہنے لگے:

''مولوی غلام رسول! تو مولوی شدی، محدث شدی، عالم شدی، واعظ شدی، واللہ ہنوز مسلمان نہ شدی''

یہ کہنا تھا کہ مولوی غلام رسول رحمہ اللہ فرش پر گر گئے اور تڑپنے لگے۔

پھر فرمایا: بگو ''لا الہ الا اللہ''

اور مولانا عبدالجبار کا بیان ہے کہ ''اس وقت مسجد کے درودیوار سے ''لا الہ الا اللہ'' کی آواز آرہی تھی'' (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۸۸)

چولہے اور صحن کا گریہ نالہ:۔

امام غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیخ فرماتے تھے:

''ایک دفعہ گرمی کے دنوں میں سردی کے مکان سے گرمی کے مکان میں جو انتقال کیا گیا تو چولہے اور گھر کے صحن کا گریہ اور نالہ کرنا سنا گیا۔''

(الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۸۸)

لباس کے مریدین پر اثرات:۔

امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''زمانے کے علماء و فضلاء آپ کے بارے میں حیران تھے یہاں تک کہ بعض لوگ صرف دیکھنے کے ساتھ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتھ صاحب حالات و واردات ہو گئے اور آپ کے لباس سے شاگردوں کو فائدہ ہونے لگا چنانچہ ایک طالب علم کو آپ کی پوستین اٹھانے سے وجد گیا اسی سبب سے وہ ''پوستین کے مرید'' مشہور ہو گئے''۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۸۹)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دعاؤں کی قبولیت:۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو بہت جلد قبول کرتا تھا یہاں تک کہ آپ کا مستجاب الدعوات ہونا ہندوؤں میں بھی مشہور تھا''۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ مولانا محی الدین قصوری رحمہ اللہ کی زبانی سنیے۔

''نماز عصر کے بعد ان (شیخ عبداللہ غزنوی) کا خاص وقت تھا جن لوگوں کو دعا کرانی ہوتی وہ اس وقت پہنچ جاتے میرے والد بزرگوار کے پھوپھا مولوی غلام قادر کو ان سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ایک مرتبہ وہ امرتسر پہنچ گئے۔نماز کے بعد اپنا تعارف کرایا تو فرمایا ''پھر تم تو ضرور علم سے کچھ دسترس رکھتے ہوگے'' انہوں نے ازراہِ انکسار عرض کیا ''کچھ شد بد رکھتا ہوں''۔

ایک دن حضرت نے اپنی کسی کتاب کا ایک قلمی نسخہ نکالا اور مولوی غلام قادر سے فرمایا کہ'' کچھ کتابت کر سکتے ہو تو یہ چھوٹی سی کتاب نقل کر دو''...... جب یہ کتاب نقل کر کے لے گئے تو چونکہ خط بہت اچھا اور صاف تھا، بے حد خوش ہوئے۔

ایک روز نماز عصر کے بعد پھوپھا نے فرمایا کہ حضرت! میرے لیے بھی دعا فرمائیں پوچھا کیا دعا کروں؟

عرض کیا کہ: مجھے دردسر کا کبھی ایسا شدید دورہ پڑتا ہے کہ میں بے حال ہو جاتا ہوں اور میری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ یہ شکایت دور ہو جائے میری نماز باجماعت قضا نہ ہو۔

چند منٹ ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور فرمایا ''قبول شد انشاءاللہ''

دعا کے بعد پینتالیس سال زندہ رہے دردسر کا دورہ ایک مرتبہ بھی اس مدت میں نہیں ہوا۔سفر و حضر میں نماز باجماعت کبھی قضا نہیں ہوئی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سچے خواب اور بشارات:۔

خواب کے بارے میں حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں سے سوائے بشارتوں کے کچھ باقی نہیں رہا، صحابہؓ نے کہا کہ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''سچا خواب''

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ ''الرؤیا الصالحة جزء من ستة وار بعين جزء أمن النبوة (بخاری، مسلم)

سچا خواب نبوت کا چھیالسواں حصہ ہے۔ اس پیمانہ کو سامنے رکھ کر شیخ عبداللہ کے مندرجہ ذیل چند خوابوں کو آپ جانچ سکتے ہیں۔

خواب میں دیدار الٰہی:۔

قلعوی صاحب رحمہ اللہ شیخ صاحب رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو خواب میں دیکھا کہ وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت اور اس کا بہت ورد کرنے کے لیے ارشاد فرماتے ہیں اور سورۃ کی فضیلت میں جس قدر حدیثیں ہیں ان سب کو لکھ کر میرے سامنے رکھ دیا ہے یہ واقعہ ملک ''سواذ'' کا ہے۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۹۱)

میاں صاحب کے بارے میں مبارک خواب:۔

شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ فرماتے تھے: ''ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے مکان کی چھت سے سیڑھی کے ذریعہ صحن مکان میں اتر رہا ہوں، جب صحن مکان میں اترا تو ایک چراغ روشن پایا اور اپنی بغل میں صحیح بخاری دیکھی۔ پس صحیح بخاری کھول کر چراغ کی روشنی میں پڑھنے کا ارادہ کیا جب کھول کر دیکھا تو صحیح بخاری گرد وغبار کی وجہ سے اس درجہ سیاہ ہو چکی تھی کہ اس کے حروف پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ آخر کار رومال پکڑ کر میں نے اسے صاف کرنا شروع کیا، ورق ورق صاف

facebook.com/Salfi.tasawuf

کرتے ہوئے اخیر تک پہنچ گیا صرف تھوڑے ورق باقی رہ گئے تھے، تو میں تھک کر ماند ہو گیا اور آہ سرد بھری کہ اللہ اکبر! کس درجہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس خواب میں مجھے اپنا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا جھاڑنے، صاف کرنے سے میرے چہرے اور دانتوں پر گرد پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

اس خواب کی تعبیر میں مجھے حیرانی ہوئی، صبح ہوتے ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا اور اس کی شرح بھی مل گئی اور ساری کتاب کا مطالعہ کر لیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ محکم ہو گیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہو گیا۔

اتفاقاً دہلی کا سفر درپیش ہوا جو کہ ہمارے ملک سے نچلی طرف واقع ہے۔ دہلی پہنچ کر بخدمت شریف خاتم المحدثین شیخنا سید نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ حاضر ہوا اور صحیح بخاری شریف کو پڑھنا شروع کیا اسی زمانے میں غدر دہلی واقع ہوا۔ عین بلوہ کے زور و شور میں جبکہ موت سر پر منڈلا رہی تھی اور ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہو رہی تھی میں پورے اطمینان سے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ سے بخاری پڑھنے میں مشغول تھا۔ یہاں تک کہ انگریز دوبارہ قابض اور بحال ہو گئے اور انہوں نے لوگوں کو دہلی سے باہر نکال دیا ان دنوں میری صحیح بخاری ختم ہونے والی تھی مگر بوجہ دہلی والوں کے منتشر ہونے کے میرے اور سید صاحب کے درمیان جدائی ہو گئی اور چند اوراق باقی رہ گئے۔

جس سے میرے خواب کی تعبیر یوں ظاہر ہو گئی کہ میرے مکان کی چھت کے نیچے کا صحن دہلی ہوئی جو کہ ہمارے ملک کے نشیب یا ڈھلان میں ہے۔ اور سید صاحب انوار نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن چراغ۔ اور صحیح بخاری کے جھاڑنے کی تعبیر، پڑھنا۔ اور مشقت و تکلیف کی تعبیر، عین غدر کے وقت میں پڑھنا۔ اور جو اوراق صاف کرنے سے باقی رہ گئے تھے وہی پڑھنے سے بھی باقی رہ گئے"۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۹۲)

میاں صاحب کے منہ سے شربت شیریں جاری ہونا:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت الشیخ سید نذیر حسین کے دہن مبارک سے شربت شیریں کا چشمہ جاری ہے اور وہ شربت میرے دونوں ہاتھوں کے چلو میں پڑ رہا ہے اور میں پی رہا ہوں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ شربت کا چشمہ حضرت شیخ کے مبارک منہ سے جاری ہے۔

اور اس کا جاری ہو کر دونوں ہاتھوں میں پڑنا اور میرے منہ میں داخل ہونا۔

اس کی تعبیر میں مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ اتفاقا میرے فرزند عبدالجبار حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علم حدیث کی تحصیل شروع کی جس سے خواب کی تعبیر عملی رنگ میں یوں ظاہر ہوئی کہ

چشمہ شیریں علم حدیث ہے جو حضرت میاں صاحب کے دہن مبارک سے جاری ہے۔ اور میرے بیٹے کا ان سے حدیث پڑھنا میرا پینا ہے کیونکہ میرا بیٹا میرے بدن کا جزو ہے انشاء اللہ میری باقیات صالحات کا سبب ہوگا۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۹۳)

قرآن وحدیث کا رواج ہوتے دیکھنا:۔

شیخ نے اپنے فرزند اکبر مولانا محمد کو خط میں لکھا ہے "ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بیٹا محمد اس درخت میں پیوند لگاتا ہے جو میرے جد امجد محمد شریف کی قبر کے پاس ہے وہ درخت بہت بڑا تھا اتنا بڑا کہ اس کے مانند دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس کی ایک ایک شاخ ایک بڑے درخت کے مثل تھی اب دیکھتا ہوں کہ سب مٹ گیا لیکن جڑ باقی ہے تم اس میں پیوند لگاتے ہو۔

کافی امید ہے کہ قرآن وحدیث کا رواج ہوگا۔ انشاء اللہ

اسی رات پھر دیکھا کہ تم صحیح بخاری کو "تیسری بار" چھاپ رہے ہو۔ ناچیز بھی وہیں ہے اور چار پانچ خط بھی اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔ غرضیکہ یہ بشارت ہے کہ پوری کوشش اور بے لوث جدوجہد دین خالص کی اشاعت میں تم کرو، کیونکہ زندگی نعمت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہے مرنے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۸۸ تا ۹۳)

غائب ہونے کا عمل:۔

(تذکرہ حافظ رمضان پشاوری رحمہ اللہ) سید احمد بریلوی رحمہ اللہ کی جماعت سے تعلق رکھنے والے سال میں ایک بار ہمراہ چند حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی کی ڈائری پر پولیس نے مسجد کا محاصرہ کر کے ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت دو مجاہد مسجد میں موجود تھے۔ بروقت اطلاع ملنے پر حافظ صاحب مرحوم کی بتائی ہوئی چند آیات قرآنی پڑھ کر ایک مسجد کے غسل خانے میں چھپ گیا اور دوسرا مسجد کی ایک مزری کی ایک بنی ہوئی صف میں چھپ گیا۔ چنانچہ پولیس کی پوری تلاشی پر بھی وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ غالباً انہی دو مجاہدوں کی درخواست پر کہ ان کا واپس کا راستہ دشوار گزار اور وحشی درندوں کی وجہ سے خطرناک ہے، حافظ صاحب نے سورۃ المؤمنون کی آخری چار آیات پڑھنے کا مشورہ دیا اور وہ صحیح سلامت بخیریت اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ ہجرت کابل افغانستان کے سلسلے میں ان کی رائے طلب ہوئی تھی اور ان کی پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی اور مہاجرین زبوں حالت میں واپس آئے۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۵۷)

تعبیر خواب میں مہارت:۔

تعبیر خواب میں اللہ تعالیٰ نے خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ جیسی تعبیر بتاتے ویسا ہی ظہور ہوتا، پشاور کے ایک متقی اور قابل احترام خاندان سادات میں سے آغا زمحمد شاہ مرحوم و مغفور نے جو ماشاء اللہ خود بھی ایک جید عالم تھے اپنی بیوی کا خواب بیان فرمایا کہ وہ دو پتنگ اڑا رہی ہے دونوں پتنگوں کی ڈوری کا دھاگہ ٹوٹ گیا اور دونوں پتنگ نظر سے اوجھل ہو گئے۔ حافظ صاحب نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لو، آغا صاحب مرحوم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں، یہی خواب کی تعبیر تھی۔ حافظ صاحب کی اپنی اہلیہ مرحومہ نے اپنا خواب بیان کیا کہ تند و تیز

facebook.com/Salfi.tasawuf

آندھی سے ان کے سر کی اوڑھنی یعنی دوپٹہ اڑ گیا مگر حافظ صاحب کے اس پالتو مرغ نے ایک ہی پرواز سے دوپٹہ اپنی چونچ میں پکڑ کر واپس ان کے سر پر ڈال دیا، فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ زندگی کی مہلت عطا فرمائی ہے۔

آخری سال زندگی میں خود خواب دیکھا، اپنا وصیت نامہ تحریر کرایا اپنے کتب خانے کے متعلق خاص طور پر فرمایا کہ کسی دینی مدرسہ میں دے دیا جائے جنہوں نے مجھ سے کوئی کتاب عاریتاً لی ہے وہ بھی کسی مدرسہ میں داخل کر دے اور اگر ان کو خود ضرورت ہو تو میری طرف سے ہبہ تصور ہو۔ اپنے انتقال سے کچھ ساعت پہلے اٹھ کر اجابت کی اور دریافت کیا کہ آسمان پر کچھ بادل ہیں؟ بتایا گیا جی ہاں، فرمایا الحمدللہ پھر تیمم کیا لیٹے ہوئے نماز چاشت کی نیت سے سینہ پر ہاتھ باندھے اور اسی حالت میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ **"انا للہ وانا الیہ راجعون"**

تاریخ وفات ۱۱ صفر ۱۹۹۳ھ مطابق ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء ہے، عمر قمری سال کے حساب سے کم وبیش ۶۳ برس پائی غفر اللہ لہ وبرد مضجعہ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۵۸)

مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ (۱۲۲۸ھ۔۵۔۱۔۱۲۹۱ھ)

پنجاب میں اول اول آپ نے ہی وعظ شروع کیا اور توحید کا بیج بویا۔ گور پرستی اور شرک کی بیخ کنی کی بنیاد رکھی۔ اگر پنجاب میں آپ کو بانی اشاعت توحید و حدیث کہا جائے تو بجا ہے آپ بہت باکرامت بزرگ گزرے ہیں آپ ہر وقت باحضور تھے۔ (الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۶۳)

صاحب کشف وکرامات:۔

آپ صاحب کشف بھی تھے، ایک صبح باہر رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

رہے تھے، راستے میں اہل ہنود کی ایک عورت نہا کر آ رہی تھی، آپ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ" کہو اس کی زبان پر اسی وقت یہی ذکر جاری ہو گیا اور مسلمان ہو گئی۔

آپ کی ہزار ہا کرامتیں ہیں۔ طوالت کے خوف سے لکھنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی فرماتے ہیں کہ "انگریزی حکومت کو آپ سے اتنا خوف لاحق ہوا کہ آپ پر بلا اجازت تقریر کرنے اور سفر کرنے پر پابندی لگا دی"

آپ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے عاشق تھے کہ جب آپ کی عمر تریسٹھ سال میں سے ایک دن کم رہ گئی تو فرمانے لگے "آج تک مجھ سے کوئی عمل، کیا چھوٹا کیا بڑا، مطابق سنت رسول مقبول ﷺ خطا نہیں ہوا، اب میری عمر تریسٹھ سال کی ہو گئی ہے اگر میں تریسٹھ سال کی عمر میں مر جاؤں تو یہ آخری سنت بھی پوری ہو جائے"۔

چنانچہ بالکل تندرست تھے اور جماعت ظہر خود کرائی۔ بعد نماز ظہر آپ کلمہ کا ذکر کروا رہے تھے کہ روح مبارک پرواز کر گئی اور آپ کی آخری تمنا بھی پوری ہو گئی۔

(الشیخ عبداللہ غزنوی ص ۱۶۴)

☆......☆......☆

کتاب "سوانح حیات قلعوی" کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ سوانح حیات: حضرت العلام مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ساکن قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ۔۔ مصنف:۔ حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ پسر حضرت العلام مولانا غلام رسول رحمہ اللہ۔۔۔ حسب فرمائش: مولوی عبدالوکیل رحمہ اللہ و برادران و نسیم اعوان ایم اے ایم ایڈ۔۔۔ ناشر:۔ فضل بک ڈپو، اردو بازار گوجرانوالہ

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی ۶۵ کرامات

facebook.com/Salfi.tasawuf

جوش ولی یا مجذوب کی بڑ (کرامت،۱):۔

قلعہ میہاں سنگھ میں ایک گلاب نام چوکیدار تھا۔ وہ موضع مرالیوالہ میں چوکیدار مقرر ہو کر چلا گیا۔ وہاں ایک بیوہ دھوبن تھی۔ اس کے دام الفت میں گرفتار ہو گیا۔ جب مرالیوالہ کے باشندوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے گلاب کو وہاں سے نکال دیا وہ واپس ''قلعہ میہاں سنگھ'' میں آ گیا اب چوکیدار نے یہ دستور مقرر کر لیا کہ روزانہ مولوی صاحب کے پاس جاتا اور یہ کہتا کہ حضرت میں مر چکا ہوں۔ ایک دن مولوی صاحب کے ایک خادم بڈھا کشمیری کو سفارشاً ساتھ لے کر مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا اور دستور کے موافق مولوی صاحب کو دابنا شروع کیا اور اپنی سابقہ درخواست پیش کی۔ بڈھا نے بھی مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت اس بات میں کیا گناہ ہے۔ عورت بیوہ ہے۔ اگر اس کا نکاح ہو جائے تو کار ثواب ہے۔ آپ نے بڈھا کشمیری کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سے قسم لے لو کہ یہ شخص قبل از نکاح اس کو مس نہ کرے۔ گلاب نے قسم اٹھائی کہ قبل از نکاح بالکل عورت مذکورہ کو مس نہ کروں گا۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ بعد از نماز عشاء اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر ''مرالی والا'' کی طرف منہ کر کے تین دفعہ یہ لفظ کہنا آجا آجا آجا تین روز ایسا ہی کر کے پھر مجھے بتانا تیسرے روز عصر کے قریب عورت مذکورہ گلاب کے گھر آ گئی اور کہنے لگی کہ پرسوں عشاء سے لے کر اب تک میرے تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی تمہارے گھر میں داخل ہوتے ہی آرام ہو گیا۔ گلاب اس عورت کو پکڑ کر اندر لے گیا اور متواتر تین روز اندر ہی رہا تیسرے روز قیلولہ کے وقت مولوی صاحب نے بڈھا کشمیری کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ اور اس موذی کو پکڑ لاؤ وہ اس وقت زنا کر رہا ہے۔ بڈھا فوراً گیا اور گلاب کو پکڑ لایا مولوی صاحب نے کہا کہ جا میری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جا۔ وہ لوٹ کر گھر گیا۔ وہ عورت جیسے آئی تھی ویسے ہی خفا ہو کر چلی گئی۔ (سوانح حیات ص ۱۰۰)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک حرف پڑھنے کی بدولت مقدمہ خون میں مرید کی خلاصی (کرامت ۲):۔

جوایا نام نمبردار ساکن موضع بھرت لوتھ ضلع شاہپور کسی کا مرید تھا۔ایک مقدمہ خون میں گرفتار ہوگیا۔شہادات خون اس پر گزر چکی تھی اس نے اپنے بیٹے کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔آپ نے اس کو ایک حرف پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ تم نے تین روز اس کو متواتر پڑھنا ہے۔انشاء اللہ بری ہوجائے گا۔خدا کے فضل سے وہ بالکل بری ہوگیا۔جرمانہ تک بھی نہ ہوا۔(سوانح حیات ص ۱۰۰)

تنگ دست کی پریشانی دور ہوجانا (کرامت ۳):۔

عمرا گھمار سکنہ ستراہ سندھواں ضلع سیالکوٹ کا باشندہ چودھری فیض بخش ذیلدار کا ملازم تھا اہل وعیال کی زیادتی کے باعث گزران بہت تنگ تھی۔اتفاقاً آپ وہاں تشریف لے گئے عمرا نے مولوی صاحب کے پاس تنگی معاش کی شکایت کی آپ نے اس کو فرمایا کہ "یاحی یا قیوم برحمتک استغیث" بلا تعداد ہر وقت بلا وضو اور باوضو پڑھا کرو اور معنی کی طرف خیال رکھنا مولا کریم فضل کردے گا اس نے آپ کے فرمانے پر عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں متمول ہوگیا اور موضع ستراہ میں ہی کافی زمین خرید لی۔(سوانح حیات ص ۱۰۱)

ضرورت کے دو ہزار نورانی اور موکل کی حاضری (کرامت ۴):۔

سلیمان بنگالی طالب علم آپ کے پاس تاحیات رہا آپ کی وفات کے بعد بیت اللہ شریف کو چلا گیا۔اس نے میرے سامنے بیان کیا کہ مولوی غلام محمد صاحب حکیم برادر کلاں مولانا صاحب (مرحوم) (شیخ غلام حسین بھیروی) کے مبلغ دو ہزار روپیہ کے قرض دار تھے۔اس نے دعوے کرکے ڈگری حاصل کی اور قید کا خرچہ رکھ دیا۔مولوی صاحب مرحوم گھر میں موجود نہ تھے جس روز حکیم صاحب گرفتار کیے گئے اسی روز عصر کے قریب

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

مولوی صاحب تشریف لے آئے۔ مطابق سنت نبوی ﷺ پہلے مسجد میں آئے اور پوچھا کہ بھائی صاحب کہاں ہیں میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ مولوی صاحب کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو یہ امر نہایت ہی شاق گزرا ہے۔ نماز عصر سے فارغ ہوکر آپ نے فرمایا سلیمان! ایک لوٹا پانی کا بھرلو۔ اور میرے ساتھ آؤ۔ ہمارے گاؤں کے نزدیک بجانب جنوب باغ ہے۔ (اس کے مشرق کی طرف کھلا میدان ہے) جب آپ باغ کے قریب پہنچے تو آپ نے اپنے گرد حصار کھینچ لیا اور فرمایا کہ لوٹا مجھے دے دو۔ آپ حصار کے اندر ہی وضو کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور کچھ پڑھنا شروع کیا میں بھی قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھا کہ ایک سوار سفید پوش مغرب کی طرف سے آ کر کہنے لگا کہ لو یہ ہزار روپیہ کا بدرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت دینے والے نے کہا ہے کہ باقی روپیہ وہ چھوڑ دے گا۔ آپ اسی وقت گاؤں سے روانہ ہو گئے شیخ غلام حسین کو تلاش کر کے روپیہ دیا اور کہا کہ باقی روپیہ میں آپ کو جلدی ادا کردوں گا۔ شیخ غلام حسین نے ایک ہزار روپیہ لے لیا اور باقی کا روپیہ چھوڑ دیا مولوی صاحب حکیم صاحب کو رہا کرا کر واپس تشریف لے آئے۔ (سوانح حیات ص ۱۰۲)

نمبردار کی موت اور جنازہ (کرامت، ۵):۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہپور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا سبب دریافت فرمایا۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبردار مجھے سخت ایذا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے گاؤں سے باہر نکال دیا ہے میری اور نمبردار کی عداوت کی وجہ محض شریعتی امور ہیں۔ مولوی صاحب سن کر خاموش ہو گئے حافظ صاحب فرماتے تھے کہ میں تین روز آپ کی خدمت میں رہا مولوی صاحب اپنی جوتی صبح کے بعد زمین پر پانچ دفعہ زور سے مارتے تیسرے روز مجھے فرمایا کہ حافظ جاؤ جلدی پہنچنا تا کہ اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نمبردار کا جنازہ تم ہی پڑھاؤ تا کہ دشمن سے بھی کچھ مل ہی جائے۔

حافظ صاحب کا بیان ہے کہ جب میں گاؤں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ لوگ اس نمبردار کا جنازہ لیے جا رہے ہیں۔ حسب فرمان مولوی صاحب اس کا جنازہ میں نے جا کر پڑھایا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۲)

ولادت لڑکی کی خوشخبری (کرامت،٦):۔

موضع سدہ کے نزدیک ایک گاؤں کوٹلی ہے حافظ غلام محمد صاحب نے بیان فرمایا کہ وہاں ایک زمیندار لاولد تھا وہ اپنی عورت اور مجھے ہمراہ لے کر مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا حضرت میرے لیے آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد دے اگر خداوند کریم نے لڑکا عطا کیا تو یک صد روپیہ آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کروں گا اور اگر لڑکی ہوئی تو پچاس روپیہ۔

مولوی صاحب نے اسی مجلس میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا کے بعد فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ تم کو لڑکی عطا کرے۔ خدا کی قدرت اس زمیندار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا کی۔ مولوی صاحب تو فوت ہو چکے تھے حافظ صاحب نے اس زمیندار سے پچاس روپے نذرانہ مجھے دلوایا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۳)

شاہ جنات کا بات مان لینا (کرامت،۷):۔

موضع بڈھا گورائیہ متصل ستراہ سندھواں ضلع سیالکوٹ میں مسمی نمبردار تھا اس کا ایک ہی بیٹا تھا جو بڑا جوان اور خوبصورت تھا اور خوش آواز تھا اس کو فالج ہو گیا اور بہت علاج معالجہ کے بعد حکیموں نے اس کو لاعلاج کر دیا۔ مولوی صاحب اتفاقاً ستراہ تشریف لے گئے بیغم سنتے ہی مع اپنے مریض بیٹے کے حاضر خدمت ہوا آپ مریض کو ملاحظہ فرمانے کے لئے آگے بڑھے اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے نام پوچھا اس نے نام بتایا بیغم نے کہا یہ میرے لڑکے کا نام نہیں۔ آپ سمجھ گئے کہ اس میں جن داخل ہے۔ جن سے پکڑنے کا سبب دریافت کیا جن نے کہا کہ حضرت میں اپنے بادشاہ کا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مامور ہوں ایک دن ہمارا گزران کے کنوئیں پر سے ہوا۔ ہم ان کے کنوئیں پر ٹھہر گئے یہ گادھی پر بیٹھا ہوا تھا سحری کے وقت اس نے نہایت خوش الحانی سے چند اشعار پڑھے۔ اس کی خوبصورتی اور خوش آوازی سے ہمارے بادشاہ کی لڑکی اس پر عاشق ہو گئی۔ بادشاہ کو غیرت آئی اس نے مجھے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لو اور اس کا بدن سکھا سکھا کر اس کی جان نکالو اسی روز سے میں اس کو پکڑے ہوئے ہوں مولوی صاحب نے پوچھا کہ بادشاہ اس وقت کہاں ہے جن نے جواب دیا کہ اس وقت کشمیر میں ہے آپ نے فوراً اس کو حاضر کیا اور کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ بالآخر بہت اصرار کے بعد جنوں کا بادشاہ چھوڑنے پر راضی ہو گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۴)

لاعلاج چنبل کا دم سے شفا پا جانا (کرامت ۸):۔

قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حافظ صاحب لڑکوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے ان کے چہرے پر چنبل ہو گیا۔ ہر چند علاج کیا لیکن صحت یاب نہ ہوئے میں بھی (مؤلف سوانح عمری) حافظ صاحب کے پاس پڑھتا تھا۔ آپ میرا سبق سننے کے لیے مسجد کے حجرہ میں تشریف لے آئے۔ بعد فراغت حافظ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میرے چہرے کی طرف خیال فرمائیں آپ نے دیکھ کر پوچھا کہ علاج نہیں کرایا؟ حافظ صاحب نے عرض کی کہ حضرت علاج کراتے کراتے سال کامل گزر چکا ہے مگر بجائے فائدہ کے نقصان ہی ہوا اور دن بدن زیادتی میں ہی ہے۔ اب خدائی علاج چاہتا ہوں آپ نے دم کیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب! تین روز متواتر دم کرانا۔ حافظ صاحب نے مطابق فرمان تین دن دم کرایا اور بالکل اچھے ہو گئے۔ (سوانح حیات ص ۱۰۴)

گمشدہ زیور کی غیبی اطلاع (کرامت ۹):۔

حاجی کرم الٰہی باشندہ قلعہ میہاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقع پر میری والدہ کا زیور گم ہو گیا۔ جس جگہ رکھا تھا بہت دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا کسی اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

جگہ یا ہر جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ۔ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آکر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۵)

مرشد کا تہجد میں جگانا (کرامت، ۱۰):۔

چودھری محمود خاں سکنہ ستراہ سندھواں نے بیان کیا کہ ابتدا میں میری حالت بہت شکستہ تھی۔ آپ ایک دفعہ ستراہ تشریف لائے میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنی خراب حالت آپ کو سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسم **اللہ الصمد** ہر روز بلا تعداد معینہ پڑھا کرو اور نماز تہجد بھی ادا کیا کرو میں نے آپ کے فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا اور چند روز میں ہی متمول ہو گیا۔ یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ میرے پاس مال کہاں سے آ گیا۔ جس دن سے مولوی صاحب نے نماز تہجد پڑھنے کا حکم فرمایا ہے ایک دن بھی نماز تہجد میں ناغہ نہیں ہوا۔ اگر کسی دن میں عمداً سو بھی جاؤں تو مولوی صاحب خود مجھے جگا دیتے ہیں۔ (سوانح حیات ص ۱۰۵)

سرکش جن کا آپ کا ادب واحترام کرنا (کرامت، ۱۱):۔

سلیمان بنگالی بیان کرتا تھا کہ میں مولوی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد دہلی چلا گیا۔ وہاں ایک صاحب کو جن کا دخل تھا۔ بہت عاملوں نے جن نکالنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ گھر والے مایوس ہو چکے تھے۔ جب صاحب جن کے گھر والوں نے سنا کہ مولوی صاحب قلعہ والوں کا شاگرد یہاں آیا ہوا ہے تو وہ مجھ کو بلا کر لے گئے جن ہر وقت حاضر ہی رہتا تھا۔ اس لیے مجھے حاضر کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ مولوی صاحب بہت مشہور عالم و عامل تھے۔ میں نے اس جن کو جاتے ہی کہا کہ میرے استاد مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میہاں سنگھ والے تم کو السلام علیکم کہتے تھے جن نے سن کر کہا کہ کہتے تو یہی ہوں گے کہ نکل جا مگر میرا ارادہ نکلنے کا نہ تھا اچھا لو جاتا ہوں پھر نہ آؤں گا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۶)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

عاشق جن کا لڑکی کو چھوڑ جانا (کرامت، ۱۲):۔

ایک دفعہ ایک عورت نوشادی شدہ کو اس کے وارث قلعہ میہاں سنگھ لائے اور مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر کیا وہ عورت جن کے مس کی وجہ سے بے ہوش تھی جب آپ کے سامنے آئی تو اٹھ کر بیٹھ گئی آپ نے اس جن کو فرمایا کہ اس عورت کو چھوڑ دے وہ بولا کہ حضرت میں اس کا عاشق ہوں۔ آپ نے اس کو زجر و توبیخ کی آخر وہ مان گیا کہ میں نکل جاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کوئی نشان دے جاؤ جن نے عرض کیا کہ جو آپ فرمائیں بجا لانے کو تیار ہوں آپ نے فرمایا کہ وہ گھڑا جو اپنی جگہ پر پڑا ہوا ہے یہاں چھوڑ جاؤ چنانچہ وہ گھڑا چلتا چلتا سیڑھیوں پر سے ہو کر مولوی صاحب کی چارپائی کے نزدیک ٹھہر گیا یہ دیکھ حاضرین حیران اور ششدر رہ گئے۔ (سوانح حیات ص ۱۰۶)

ناخواندہ شخص پر دم کرنے کے اثرات (کرامت، ۱۳):۔

حاجی امام الدین ماسٹر ٹیلر قلعہ میہاں سنگھ اکثر بیان کرتے تھے کہ میں بالکل کند ذہن تھا اور ان پڑھ بھی تھا۔ میرے بڑے بھائی عبداللہ ایک دن مجھے ساتھ لے کر مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت امام الدین بالکل کورا ہے۔ معمولی حساب کتاب نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا کہ جاؤ لوٹا میں تھوڑا سا پانی لے آؤ پانی لایا گیا آپ نے اس پر دم کر کے فرمایا امام الدین اس کو پی جاؤ گزارے کے لئے تم حساب کتاب کر لیا کرو گے۔ آپ کی دعا اور اللہ کے فضل سے اس دن سے میں حساب میں بہت کم غلطی کھاتا ہوں اور معمولی خط و کتابت بھی کرسکتا ہوں۔

(سوانح حیات ص ۱۰۶)

جنات دیکھنے کی خواہش کا پورا ہو جانا (کرامت، ۱۴):۔

عبداللہ کشمیری المعروف دری جراح ساکن قلعہ میہاں سنگھ بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں نے عرض کی کہ حضرت جن کس طرح کے ہوتے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم دیکھنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں آپ چپ ہو رہے۔ دوسرے روز میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

لاہور جانے کو تیار ہوا اور مولوی صاحب کو ملنے کے واسطے بالا خانہ پر جو کہ مسجد کے قریب تھا گیا۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ عبداللہ! وہ خواہش جو تم نے ظاہر کی تھی آج راستہ میں پوری ہوگی (یعنی آج راستہ میں تجھے جن دکھائی دیں گے) میں نے بہت منت سماجت اور عرض کیا کہ حضور مجھے بن دیکھے ہی خوف ہو رہا ہے مجھے یقین ہے کہ جن ضرور ہیں مجھے معافی دی جائے۔ (سوانح حیات ص ۱۰۷)

یا محیط سے حفاظت جان و مال (کرامت، ۱۵):۔

کرم داد المعروف ملاں جو ملتان میں دکان کرتا تھا اس نے بیان کیا کہ میرا باپ مولوی صاحب کے پاس گیا اور کہا حضرت ہم مال لانے کے لیے تیار ہیں راستہ میں بہت نقصان ہوتا ہے آپ کچھ پڑھنے کے لئے فرما دیں۔ تا کہ ہمارا مال محفوظ رہے۔ آپ نے فرمایا جس جگہ تم رات کو ٹھہرو اپنے مال کے گرداگرد اسم "**یا محیط**" ایک سو ایک دفعہ پڑھ دیا کرو۔ ہم راستہ میں مطابق فرمان مولوی صاحب عمل کرتے رہے خدا کے فضل سے ہم صحیح سالم مال لے کر پہنچ گئے حالانکہ ہمارے ساتھیوں کا کئی دفعہ نقصان ہوا ہم اب تک یہی پڑھتے ہیں راستہ میں کبھی نقصان نہیں ہوا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۷)

لاپتہ بیٹے کا فوری گھر آ جانا (کرامت، ۱۶):۔

ایک حجام آپ کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے۔ معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے۔ بہو جوان ہے۔ دعا فرما دیں یا مجھے کچھ پڑھنے کے واسطے بتا دیں کہ آ جائے۔ آپ خاموش ہو رہے۔ حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی۔ آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کی کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا۔ چونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہٰذا میرے دل میں خیال پیدا ہوگیا کہ شاید

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میرا بیٹا آ گیا ہو جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا بیٹھا نخود کی روٹی کھا رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں سکھر صوبہ سندھ میں آٹا گوندھ رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا۔ طرفتہ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اوراوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں۔ (سوانح حیات ص ۱۰۸)

مایوس اطباء میں آسان علاج (کرامت،۱۷):۔

موضع کوٹلی سنگھ بھرڑاں متصل گوجرانوالہ کے بلند زمیندار نے میرے آگے بیان کیا کہ میرا بھائی علی گوہر بخار سے ایک مدت بیمار رہا۔ طبیبوں نے کہا کہ اس کو دق اور سل ہو گیا ہے۔ ناامید ہو کر ہم مولوی صاحب کے پاس قلعہ میہاں سنگھ میں آئے دکھایا اور عرض کیا کہ یا حضرت اس کو طبیبوں نے مدقوق اور مسلول کہا ہے۔ فرمانے لگے اطباء نے غلطی کھائی ہے۔ اس کو معمولی بخار ہے۔ پانی لے کر دم کر کے پلا دیا۔ اسی روز بخار اتر گیا۔ (سوانح حیات ص ۱۰۸)

چھری گاڑنے پر غیبی پرندوں کی آمد (کرامت،۱۸):۔

ایک شخص بیان کرتا تھا کہ ایک دن میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور شخص آ گیا اس نے ذکر کیا کہ ایک بزرگ کی میں نے عجیب کرامت دیکھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نے چھری لے کر اس پر دم کر کے زمین میں گاڑ دی ایک جانور اڑتا ہوا جا رہا تھا وہ جھٹ اس چھری پر آ گرا مولوی صاحب نے فرمایا یہ کوئی بڑی بات نہیں آپ نے ایک چھری منگوائی اور ہم کو ساتھ لے کر جنگل کی طرف چلے گئے۔ آپ نے کچھ پڑھ کر پہلے چھری پر دم کیا اور اس کو زمین میں گاڑھ دیا پھر چھری کا وہ حصہ جو زمین کے اوپر تھا اس پر آپ نے بہت سی کپڑے کی دھجیاں لپیٹ دیں اور پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے وہ شخص قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جانوروں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں اور اپنا گلا چھری کے ساتھ رگڑتے گویا ذبح ہونے کے لیے بے قراری ظاہر کر رہے ہیں اس دن ایسے جانور دیکھنے میں آئے جو نہ کبھی دیکھے اور نہ سنے تھے اور میں

facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

حیران تھا کہ یہ جانور اتنی تعداد میں کہاں سے آ گئے ہیں۔ کچھ دیر یہ حالت رہی پھر مولوی صاحب نے چھری زمین میں سے نکال لی۔ چھری نکالنا تھا کہ تمام جانور جدھر سے آئے تھے اُدھر ہی چلے گئے۔ (سوانح حیات ص ۱۰۹)

ہیرانوالہ میں اصحاب رسول ﷺ کی روحانی خوشبو (کرامت، ۱۹):۔

مولوی علاؤالدین صاحب نے مجھ سے بالمشافہ بیان کیا کہ ایک دن آپ موضع ہیرانوالہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں حضرت صاحب کے پابہ رکاب تھا۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ راستہ میں ایک اونچا سا ٹیلہ آتا ہے۔ جب وہاں آپ پہنچے تو گھوڑی سے اتر پڑے اور فرمانے لگے علاؤالدین یہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی خوشبو آتی ہے۔ تم ذرا گھوڑی پکڑ لو میں نے حسب الارشاد گھوڑی کو پکڑ لیا۔ آپ وضو کر کے پابرہنہ تلاش کرتے کرتے ایک جگہ بیٹھ گئے دوپہر کا وقت اور گرمیوں کا موسم تھا آپ بیہوشوں کی طرح وہاں بیٹھے رہے اور یہ حالت ہوگئی کہ آپ کی دستار مبارک بھی سر سے نیچے گر گئی میں حیران کھڑا تھا ظہر کے اول وقت آپ وہاں سے اُٹھے اور نماز ادا کی فرمانے لگے میرا دل چاہتا ہے کہ میری قبر یہاں ہی ہو۔
(سوانح حیات ص ۱۰۹، ۱۱۰)

ہندو پنڈت اور آپ کا روحانی تصرف (کرامت، ۲۰):۔

موضع دلاور چیمہ میں ایک سکھ بڑا صاحب ثروت تھا اور تخمیناً سات کنوئیں کا مالک تھا۔ اس کا بیٹا آپ کا وعظ سن کر مسلمان ہو گیا اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس کے والد نے دلاور اور علی پور میں منادی کرا دی کہ کوئی پنڈت یادواں مولوی صاحب قلعہ والا سے بحث کر کے ان کو مغلوب کر دے اور میرے بیٹے کو اصلی حالت پر کر دے یعنی اس کو پھر سکھ بنا دے تو میں اس کو ایک کنواں اور پانچ صدروپیہ نقد انعام دوں گا۔ علی پور کا ایک پنڈت یہ اعلان سن کر لالچ میں آ کر تیار ہو گیا۔ عبداللہ کے والد نے پانچ صدروپیہ نقد جمع کرا دیا اور کنوئیں کے واسطے دستاویز لکھ دی اور پنڈت صاحب کو

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ساتھ لے کر قلعہ کی طرف روانہ ہوا۔ بہت لوگ انجام دیکھنے کے لئے ساتھ روانہ ہو پڑے اور ہزار ہا لوگ تماش بین راستہ میں مل گئے مجمع عام ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا بھاری میلہ ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد
ہر آں کس تف زند ریشش بسوزد

آپ بالا خانہ پر تشریف فرماتے تھے اور ایک طالب علم کو بوستاں کا سبق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف سے پڑھا رہے تھے آتے ہی پنڈت صاحب نے سوال کیا مولوی صاحب نے فرمایا جناب تشریف رکھئے طالب علم کا سبق تمام ہونے پر آپ بہ طبیعت خاطر وحسب منشاء سوال کریں۔ میں بھی انشاء اللہ العزیز خوشی سے جواب دوں گا۔ میں آپ کی تشریف آوری پر بڑا خوش ہوں۔ اس قدر تقریر کے بعد آپ اس شعر کی تشریح کی طرف متوجہ ہوئے ؎

دریں بحر جزمرا دغی نرفت
گم آں شد کہ دبنال داعی نرفت

سامعین اس وقت کی حالت بیان کرتے ہیں کہ پنڈت اور ہنود کا آ کر بیٹھنا ہی تھا کہ مجلس کا ڈھنگ بدل گیا مولوی صاحب کا رنگ اور ہو گیا۔ تقریر میں خداوند کریم نے ایسی تاثیر بھر دی کہ سامعین کے علاوہ درو دیوار کلمہ شریف پڑھتے معلوم ہو رہے تھے پنڈت صاحب ٹکٹکی باندھے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے سامنے ایک بے جان تصویر بٹھائی گئی ہے۔ چند منٹ گزرے کہ پنڈت صاحب نے واویلا کرنا شروع کر دیا مجھے لے چلو مجھے لے چلو کے سوا پنڈت صاحب کو کوئی بات یاد نہ تھی ہمراہی لوگوں نے پنڈت صاحب کو دونوں شانوں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور ایک مدت العصر مریض کی طرح بڑے سہارے سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 195/495

بالا خانہ سے نیچے اتارا جب پنڈت صاحب ذرا ہوش میں آئے تو زمیندار مذکور نے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے زور وشور سے وہاں سے آئے تھے یہاں آ کر کیا ہوگیا کہ بغیر بات چیت کے واویلا کرنے لگ گئے۔ پنڈت صاحب بولے میں نے اکیس سوال اسلام پر سوچ ہوئے تھے جب میں مولوی صاحب کے سامنے آیا اور سوال کیا تو آپ نے مجھے ٹال کر بٹھا لیا اور تقریر شروع کردی آپ کی تقریر سحر کی تاثیر رکھتی تھی میرے دل میں بحث شروع ہوگئی۔ ہر چند میں نے بھی جواب دیئے لیکن ایک نہ بنی۔ اسلام کی سچائی میرے سینہ میں بھر دی گئی دل کہنے لگ گیا کہ اب کلمہ پڑھ لے مولوی صاحب کی طرف سے ایک روشنی اٹھ کر میرے اندر آنے لگ گئی۔ اندھیرا کفر جانا شروع ہوگیا اگر میں ایک لمحہ اور مولوی صاحب کے سامنے بیٹھا رہتا تو میں بھی مسلمان ہوجاتا۔

لوگوں نے ہر چند پنڈت صاحب کو بحث کے واسطے کہا۔ لیکن پنڈت صاحب نہ مانے اور کہنے لگے کہ اگر مجھے تمام موضع دلاور بھی ملے تو بھی میں اس شخص سے ہرگز ہرگز بحث نہیں کروں گا۔ (سوانح حیات ص ۱۱۲)

بلا سوال مطالب کا پورا ہوجانا (کرامت،۲۱):۔

ایک دفعہ لاہور میں آپ کے وعظ میں ہزارہا مخلوق جمع تھی علماء لاہور آپ سے بحث کرنے کی دل میں ٹھان کر وعظ میں ہی آ گئے۔ آپ اس وقت یہ آیت شریف پڑھ رہے تھے۔ ”الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون“۔ آپ نے اس خوش اسلوبی سے اس آیت کی تفسیر منطقی اور فلسفیانہ طریقے سے صرف ونحو کا ہر پہلو سے خیال رکھتے ہوئے شروع کی کہ بحث کرنے والوں کے جو سوال تھے وہ اول بیان کرتے پھر اس کا جواب دیتے اور اپنے اعتراضات اس پر جماتے، جماعت مولویاں حیراں اور مانند تصویر بنی بیٹھی تھی۔ اور آپ کے چہرے مبارک پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ حیران تھے کہ اس طرح قرآن شریف کا بیان کرنا اسی شخص کا کام ہے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہماری کیا جرأت ہے کہ ان سے ہم کلام ہوں۔ وعظ ختم ہونے پر تمام صاحبان چپ چاپ چلے گئے۔ جو مولوی صاحبان کے واقف راز تھے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ آپ تشریف بھی لائے اور چپ چاپ ہی چلے گئے یہ کیا سبب ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ حق بات تو یہ ہے کہ بلا سوال ہی ہمارا گھر پورا ہوگیا ہے اور ایسی تسلی ہوئی ہے کہ اور کسی شخص سے نہ ہوسکتی تھی۔ اب تو ہم کو بولنے کی جرأت ہی نہیں رہی یہ شخص عالم ہی نہیں ولی اللہ بھی ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۱۲)

مجمع کے تمام اشکالات کا منکشف ہوجانا (کرامت، ۲۲):۔

ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ حضرت آپ کے وعظ میں بعض شخص ایسے بھی آتے ہیں جن کے دل میں خیال ہوتا ہے کہ ہم مولوی صاحب سے بحث کریں گے اور کئی طرح کے سائل بھی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض غیر مذاہب کے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ بعد وعظ وہ سب کے سب کیوں چپ چاپ ہوکر چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس قدر لوگ میرے وعظ میں حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے سوالات مع ان کے ناموں کے میرے سامنے ایک فہرست بنا کر حاضر کی جاتی ہے۔ اگر مجھے مشہوری کا خوف نہ ہو تو انشاء اللہ بفضل خدا معترضوں اور سائلوں کے نام پکار پکار کر سوال حل کرتا جاؤں۔ آپ کے وعظ میں ہر ایک سائل کا سوال بلا سوال پورا ہو جاتا تھا موضع دلادر والے سکھ زمیندار کے بیٹے کا قصہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ بھی اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے آیا تھا۔ آپ کا وعظ سن کر اور اپنے سوالوں کا جواب مکمل پا کر مسلمان ہوگیا تھا۔ (سوانح حیات ص ۱۱۳)

لاجواب ہوکر مولوی صاحب کا بیعت ہوجانا (کرامت، ۲۳):۔

ایک دفعہ مولوی غلام محمد صاحب نے اپنا ایک شاگرد صدرہ پڑھنے والا جو کہ سب

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

شاگردوں سے ہوشیار و چالاک اور ذکی تھا۔ صدرہ کے مشکل مقامات بحث فلکیات سے سمجھا کر آپ کی خدمت میں امتحاناً ارسال کیا۔ آپ اتفاقاً سورہ یٰسین سے" **والقمر قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم الخ**" ایک طالب علم کو پڑھا رہے تھے۔ طالب علم السلام علیکم کہہ کر بیٹھ گیا جو سوال وہ مولوی صاحب سے سیکھ کر آیا تھا مولوی صاحب نے وہی سوال اپنے شاگرد پر کرنے اور جواب دینا شروع کر دیا جواب دے کر صدرہ والا کا منشاء سمجھایا پھر جو اس پر حواشی لگے تھے طالب علم کو وہ سمجھائے۔ آپ نے بیان کر کے مولوی غلام محمد کے شاگرد کو فرمایا۔ صدرہ کے مقام پر میرے دو سوال ہیں۔ جو قبل ازیں کسی نے نہیں کیے یہ سمجھ لو اور اپنے استاد صاحب سے دریافت کر کے مجھے جواب لا دینا۔ طالب علم چلا گیا اور استاد کی خدمت میں ماجرا جا سنایا اور آپ کے سوال بھی لفظ بلفظ جا سنائے بعد ازاں مولوی غلام محمد صاحب نے بغیر بیعت کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ (سوانح حیات ص ۱۱۴)

چوری شدہ مال کی وضاحت (کرامت، ۲۴):۔

ایک شخص مسمیٰ جوایا زمیندار باشندہ موضع پھڑت ضلع شاہ پور بڑا نامی گرامی چور تھا۔ آپ موضع سدہ میں تشریف لے گئے۔ جوایا مولوی صاحب کی تشریف آوری کی خبر سن کر حاضر خدمت ہوا اور مبلغ پچیس روپیہ بطور نذرانہ پیش کئے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھے معاف رکھا جائے جوایا نے سبب انکار دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا یہ چوری کا مال ہے۔ اس نے کہا حضرت یہ چوری کے مال میں سے نہیں ہے۔ آپ کو کسی نے شبہ میں ڈال دیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے فلاں شخص کی افیم چوری کی اور شاہ پور میں جا کر مبلغ ایک صد روپیہ سے فروخت کی یہ روپیہ اس روپیہ میں سے ہے اور باقی مبلغ پچھتر روپیہ فلاں جگہ تم نے رکھے ہوئے ہیں۔ زمیندار نے توبہ کی اور ایسا تائب ہوا کہ تا حیات چوری کا نام تک نہ لیا۔ صوم وصلوٰۃ کا ایسا پابند ہوا کہ مرتے دم تک نماز تہجد تک

facebook.com/Salfi.tasawuf

بھی قضاء نہ کی۔ (سوانح حیات ص ۱۱۴)

یا ملائکۃ اللہ السلام علیکم من غلام رسول کا وظیفہ پڑھنا (کرامت، ۲۵):۔

ایک دفعہ صدر الدین و سرفراز مالکان سدہ کمبوہ بمع حافظ غلام محمد صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری زمین کا بہت سا حصہ دریا نے لے لیا ہے اور قریب ہے کہ ہماری تمام زمین دریا برد ہو جائے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ تینوں صاحب دو روز قلعہ میہاں سنگھ میں رہے۔ وقت رخصت مولوی صاحب نے فرمایا کہ دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر باآواز بلند کہنا۔ **یا ملائکۃ اللہ السلام علیکم من غلام رسول قلعہ والا** اور سورۂ یٰسین تین روز پڑھنا، تینوں شخصوں کا بیان ہے کہ جب ہم نے دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر حسب فرمان مولانا صاحب کا سلام پہنچایا ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دریا ہٹنا شروع ہو گیا اور طغیانی بالکل جاتی رہی۔ ہم حیرانی سے دیکھتے رہے دریا کا یک لخت ہٹنا شروع ہونا بڑا تعجب خیز امر تھا۔ سورۃ یٰسین پڑھنے سے دریا بالکل ہٹ گیا اور اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ (سوانح حیات ص ۱۱۵)

دعا کی بدولت رخ دریا کا پلٹ جانا (کرامت، ۲۶):۔

مولوی صاحب کی وفات کے بعد حافظ صاحب ایک دفعہ تشریف لائے اور مذکورہ بالا قصہ سنایا اور کہا کہ اب مولوی صاحب تو فوت ہو چکے ہیں۔ آپ ان کے جانشین ہو آپ کو ان کا قائم مقام سمجھ کر بیان کرتا ہوں۔ ہمارے قریب ایک گاؤں ہے ہمارے گاؤں کی زمین کی طرح اس کی زمین بھی دریا برد ہونی شروع ہو گئی تھی۔ گاؤں والوں نے مجھے کہا میں نے ان کو مولوی صاحب والا طریق سمجھایا اب ان کے گاؤں کی طرف سے ہٹ کر پھر ہمارے گاؤں کا ویسا حال کر رہا ہے میں نے حافظ صاحب کو پھر وہی طرز اور وہی الفاظ دہرا دیئے جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے تھے۔ ایسا کرنے سے پھر خداوند کریم نے ان کی خلاصی کر دی۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آپ کی برکت تھی۔ (سوانح حیات ص ۱۱۵)

کثرت سے کرامات کی وجہ:۔

ایک دن آپ کو مولوی قطب الدین صاحب نے جو آپ کے شاگرد رشید اور فیض یافتہ مرید تھے۔ سوال کیا کہ حضرت آپ سے ہزارہا کرامات صادر ہونے کا کیا سبب ہے جو موجودہ بزرگ ہیں یا متقدمین کرامات تو ان سے بھی صادر ہوتی رہی ہیں لیکن اتنی کثرت سے نہیں ہوئیں فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اس وقت سے کرامات صادر ہو رہی ہیں مولوی قطب الدین صاحب کہتے تھے میں نے اس خواب کی کیفیت دریافت کرنی شروع کی کچھ دن تو مولوی صاحب ٹالتے رہے آپ نے حد سے زیادہ میری خواہش کو پاکر فرمایا۔ ایک مبارک رات میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (مجھے تو خیال ہے وہ رات شاید لیلۃ القدر ہوگی) نہ تو اس حالت کو میں خواب سے تعبیر کر سکتا ہوں اور نہ ہی اس کو بیداری کہہ سکتا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صابون عنایت کر کے فرمایا اس سے اپنے کپڑے دھلاؤ۔ میں حسب الحکم کپڑے دھولایا اور پھر حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منبر پر کھڑا کر کے ایک ہاتھ میں قرآن شریف دیا اور دوسرے میں صحیح بخاری اور فرمایا کہ لوگوں کو سناؤ تم میرے وارث ہو۔ ایسی رات پھر تمام عمر نصیب نہیں ہوئی۔ جو کچھ اس رات میں برکات اور فیوض حاصل ہوئے پھر وہ نہ کسی کی صحبت سے اور نہ کسی ذکر سے حاصل ہوئے کسی نے سچ کہا ہے ؎

آنچه اندر خواب دیدم هیچ نه دید
آنچه دردیوانگی دیدیم هوشیاری نه دید

توجہ ولی سے جذبی و استغراقی کیفیات (کرامت، ۲۷):۔

مولوی قطب الدین صاحب اپنے وقت کے ولی اللہ گزرے ہیں۔ انہوں نے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

اپنی حالت کا ماجرا یوں بیان کیا۔

جب میں علوم امدادی سے فارغ ہو چکا میں نے آپ (مولوی صاحب مرحوم) سے ترجمہ شروع کیا ایک سیپارہ پڑھنے سے میرے تمام اذکار جاری ہو گئے۔ اس اثنا میں مولوی صاحب نے مجھ پر توجہ بھی نہ کی اور نہ ہی میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ کی قسم میری بیعت والوں سے اچھی حالت تھی میں اپنی ذات میں بڑا خوش تھا اور ایسا ذوق اور ایسی حلاوت تھی جو بیان میں نہیں آسکتی۔ میرے آنسو ہر وقت جاری رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مجھے قرآن شریف پڑھنا اور مولوی صاحب کا بیان سننا مشکل تھا جب میں مولوی صاحب سے سبق پڑھنا شروع کرتا تھا تو اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا قرآن شریف اب نازل ہو رہا ہے میں یہ خیال کرتا تھا کہ پڑھنے والا میں ہوں اور پڑھانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں میرے ہر رونگٹے سے ذکر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا۔ میرے تمام گناہ بالمشافہ ہو گئے۔ میرے سامنے حشر برپا رہتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کا حساب کتاب ہو رہا ہے۔ اور میں رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوں۔ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ رہی اگر نیند آتی میں جھٹ چونک اٹھتا۔ بھلا کس کو نیند اور کس کو آرام کبھی مجھے ایسا کشف ہوتا کہ میں تمام جہان کو اور جو کچھ اس میں ہو رہا ہے دیکھتا ہوں۔ برابر میری وہ حالت تھی جیسی شیخ سعدی رحمہ اللہ نے یعقوب علیہ السلام کی حالت بیان کی ہے کسی سائل نے آپ سے یوسف علیہ السلام کا حال دریافت کیا کہا آپ نے یوسف علیہ السلام کو چاہ کنعاں میں پڑا ہوا نہ معلوم کیا اور مصر سے ان کے پیراہن کی خوشبو سونگھ لی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ؎

بگفت احوال مابرق جہانست
دمے پیدا ودیگرم دم نہان است
گہے برطارم اعلیٰ نشینیم
گہے برپشت پائے خود نہ بینیم

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میں موضع کھبکی میں جو کہ قلعہ میہاں سنگھ سے ایک میل بجانب مغرب ہے رات کو جا کر رہتا تھا کیونکہ وہاں کوئی اہل علم نہ تھا اور وہاں کے باشندوں نے مولوی صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کی تھی کہ ہمیں کوئی اپنا طالب علم دیا جائے جو صبح آپ کے پاس رہا کرے اور شام کو کھبکی پہنچ جایا کرے اور ہمیں نماز پڑھا دیا کرے۔ مولوی صاحب نے مجھے وہاں رہنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ اس لیے میں روزانہ بعد عصر چلا جاتا تھا۔ ایک دن آپ نے مجھے جاتے وقت فرمایا۔ قطب الدین، آج تمہیں رستہ میں ایک بے دین صوفی ملے گا اس سے پرہیز کرنا اس کے پھندے میں نہ پھنس جانا وہ شیطان مجسم ہے میں مولوی صاحب سے روانہ ہوا جب نصف فاصلہ طے کر چکا تو ایک آدمی کو اپنی طرف آتے دیکھا ہر چند میں نے اس سے کنارہ کیا۔ مگر اس نے میرا نام لے کر پکارا اور مجھے ٹھہرا لیا اور آتے ہی مجھے سینہ سے لگا لیا اس کے سینہ سے لگتے ہی میرا تمام فیض اور تمام ذوق وحلاوت جاتا رہا۔ صرف ایک لطیفہ قلب جاری رہا باقی تمام جاتے رہے میں شام کو کھبکی پہنچا نماز کو دل نہ چاہا لیکن بصد مشکل میں نے نماز ادا کی صبح قلعہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کو دل نہ چاہتا تھا لیکن دل پر جبر کر کے حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔ قطب الدین وہ شیطان تم کو مل گیا۔ میں نے عرض کیا حضرت میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کچھ رات بھر میرے خیالات میں تبدیلی ہوتی رہی اور جو کچھ میں نے دل سے بحث کی وہ عرض کر دیتا ہوں آپ سے جس قدر فیض حاصل تھا وہ تو اس کے ملنے سے کافور ہو گیا۔ نماز بھی مشکل سے ادا کی دل کو بہت سمجھایا کہ میں عالم ہوں میرا بے نماز ہونا بہت لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ کبھی دل میں خیال آتا کہ کیا یہ شریعت نکمی ہے کیا یہ قرآن مجید اور احکام فضول ہیں رات انہیں خیالات میں گزر گئی ہے صبح آپ کی خدمت میں دل پر جبر کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپ میری باتیں سن کر مسکرائے اور خلاف عادت مجھ سے معانقہ کیا۔ آپ کا معانقہ کرنا اور میرے وسواسوں کا دور ہونا سبحان اللہ وہی حلاوت،

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

وہی لذت، وہی ذکر اور وہی برکات پھر عود کر آئیں آپ نے دیوان حافظ کا شعر پڑھا
؎

چہ نسبت است برندی صلاح و تقوائے را
سماعِ وعظ کجا نغمہ رباب کجا

مجھے فرمایا قطب الدین چہار شیخ جن سے یہ سلسلہ صوفیہ شروع ہوا ہے اور نام علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں گویا ایک ہی چشمہ کی چار نالیاں ہیں۔ یعنی (نقشبندی، سہروردی، فاروقی اور چشتی) اس چشمہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چشمہ فیض ہے۔ جو حضور ﷺ کا سر مو مخالف ہے وہ اس چشمہ کا یا اس چشمے کی کسی نالی کا پانی نہیں پی سکتا۔ منتہائے مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ صرف طریق اذکار میں فرق ہے۔ یہ مشائخ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے سخت پابند تھے۔ ان کے طریق میں جو بدعات دیکھی جاتی ہیں یہ ان کا قصور نہیں ان کے نام نہاد متبعین جاہلوں کا قصور ہے۔ اور وہ محض متہم کیے گئے ہیں ورنہ وہ لوگ دنیاوی آلودگیوں سے پاک اور دین کے لیے جان تک قربان کر دینے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے اپنے زمانہ میں اپنا ہمسر نہ رکھتے تھے انہوں نے پاک زندگی بسر کی۔ (سوانح حیات ص ۱۱۶ تا ۱۱۹)

صوفیاء مشائخ کا توجہ دینا بدعت نہیں (کرامت، ۲۸):۔

توجہ دینا یا ذکر سکھانا بادی الرائی لوگوں میں بدعت ہے اور اس کو بھی وہ ان کے اختراعات سے جانتے ہیں یہ ان کی غلط فہمی اور قرآن و حدیث میں نہ تدبیر کرنے کے نتائج ہیں ورنہ ان کا اثر اگر نظر عمیق اور قلب سلیم سے قرآن و حدیث کو دیکھا جائے تو پایا جاتا ہے۔ افسوس اور صد افسوس ایسے لوگوں پر جو ایسے لوگوں کو اہل بدعت کہیں اور ان پر طعن و تشنیع کریں۔ یہ لوگ محافظ اور حامی دین ہوئے ہیں۔ ان کے یہ طریق دین کی خاطر تھے اول روح کو ذکر و افکار سے صاف کر لیتے پھر استقامت علی الدین کے لیے تلقین فرماتے اسی کی طرف آیہ کریمہ میں ارشاد ہے "ان الذین قالوا ربنا اللہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

ثم استقاموا " ان کے اوصاف حمیدہ اور اعمال مخلصانہ مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تھے گویا وہ مجسم دین تھے۔ ان کے افعال خبر دے رہے ہیں کہ اسلام اس کا نام ہے پھر آپ نے مجھ سے بیعت لی اور فرمایا کہ آج وہ شیطان تمہیں پھر ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اثر تجھ پر کچھ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب میں جا رہا تھا پھر شام کے وقت اسی جگہ پر وہ فقیر ملا اس نے مجھے بلایا میں ٹھہر گیا میرے پاس آ کر کہنے لگا تیرا مرشد زور والا ہے تم جاؤ بس میں چلا گیا۔ صبح کو جب میں پھر خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ اب اس کا تجھ پر نہ اثر ڈالنا یہ میری بیعت کا سبب ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت! اگر وہ شیطان ہیں پھر اتنی جلدی ان کا اثر کیوں ہوتا ہے۔ حالانکہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔" **ان عبادی لیس لک علیھم سلطان** "فرمانے لگے یہ تو سچ ہے مگر اب تک آپ عباد میں داخل نہیں ہوئے جب آپ بندۂ خدا بن جائیں گے تو پھر شیطان تم کو دیکھ کر بھاگے گا اثر کا کیا نام ہے کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال تم نے نہیں سنا۔ یہ بھی فرمایا کہ بدبو، خوشبو پر اکثر غالب آ جاتی ہے ہاں جب خوشبو کا انسان عادی ہو جائے تو پھر بدبو دماغ کو ضائع کر دیتی ہے بلکہ بعض وقت عمدہ دماغ کے آدمی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ ع

تحکم کند سیر بر بوئے گل

انسان کو خداوند کریم نے صحیح ایماندار کی شناخت کا معیار عطا فرمایا ہے" **فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق** " یعنی اصحابوں کا ایمان جو اس کسوٹی پر پورا نہ آئے وہ مومن نہیں اور نہ ہی مرشد بن کر بیعت لینے کے لائق ہے۔ مولوی رومی صاحب کا اس طرف اشارہ ہے

ے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

facebook.com/Salfi.tasawuf

پس بہر دستے نباید داد دست

مولوی قطب الدین صاحب فرماتے تھے کہ میں بھی اس وقت تحصیل یافتہ تھا لیکن آپ کی اس تقریر سے میرا دل صاف ہوا۔ میں حق ایمان کا سمجھ گیا یقین کر لیا کہ ایمان اس کا نام ہے کئی صوفی وغیرہ دیکھے۔ لیکن دل نہیں چاہا کہ ان کے پاس بیٹھا بھی جائے میرے خیال میں کوئی ایسا آدمی شاید ہی ہو مگر میں نے نہیں دیکھا۔

مولانا کے کلام کا ایک اور جملہ یاد آ گیا جو کہنے کے قابل ہے خلاف شرع کوئی شخص ہو خواہ ہندو خواہ مسلمان زہد اور ریاضت کر لے اس کو دنیا میں ثمرہ مل جاتا ہے۔ اس کے ملنے سے استدراج کے طور پر دوسرے پر غالب بھی آ جاتا ہے خلاف شرع بھی پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں اور اس کو ہی پکارتے ہیں وہی طالب کے دل پر جاری ہوتا ہے نور اور درجات اور بقاء درجات اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی حاصل ہوتا ہے اگر ایسے لوگوں کا مقابلہ کسی اہل شرع سے شریعت کے کاموں میں ہو تو اہل شرع کو خداوند کریم غلبہ دے گا یہ اس کا وعدہ ہے۔ **"لاَ غلبن انا و رسلی"** (سوانح حیات ص ۱۱۹، ۱۲۱)

نگاہ ولی سے شقاوت دور ہو جانا (کرامت، ۲۹):۔

قلعہ میہاں سنگھ میں بڈھا نام کشمیری پہلوان آدمی تھا بڑا زانی اور سرکش تھا۔ مسجد اور ہمارے گھر کے درمیان اس کا گھر اور کھڈیاں تھیں۔ ایک دن آپ قیلولہ کرنے کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ خلاف عادت آپ اس کی کھڈی پر کھڑے ہو گئے اور بڈھا سے پوچھا کہ کبھی تم کو رونا بھی آیا ہے یا نہیں۔ اس نے جواب دیا حضرت ایک بار کشتی لڑتے لڑتے میرا بازو ٹوٹ گیا تھا اس وقت بے اختیار رویا تھا۔ آپ نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا میں پوچھتا ہوں کبھی خدا کے خوف سے بھی تم روئے ہو یا نہیں اس نے کہا حضرت نہیں میں تو جانتا ہی نہیں کہ خدا کا خوف بھی ہوتا ہے میں تو اس نام سے بھی واقف نہیں ہوں آپ نے فرمایا دیکھو اگر کیچڑ لے کر دیوار پر مارا جائے خواہ

facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

وہ گر جائے لیکن اس کا نشان تو دیوار پر باقی رہے گا۔ آپ کا فرمانا تھا بڈھا گھر سے اللہ اکبر کہہ کر باہر آ گیا دو روز تو بیہوش رہا جب ہوش میں آیا تو گورستان کو بھاگ گیا۔ اس کے والدین جاتے یا کوئی اور اس طرف سے بے دین گزرتا تو بڈھا دیکھ کر کہتا کہ خنزیر پھر آ گئے اور بھاگ جاتا بڈھے کے والدین نے مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حضرت ایک ہی بیٹا تھا۔ ہم دونوں بوڑھے ہیں۔ اسی کی کمائی پر گزارہ تھا ہم اتنا چاہتے ہیں کہ وہ کام کرتا رہے اور دیندار بھی رہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کو بلا لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ہمارا جانا بے فائدہ ہے ہم جاتے ہیں تو وہ دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور میرا نام لے کر بلاؤ آ جائے گا۔ اس کا والد گیا اور کہا بڈھا مولوی صاحب بلاتے ہیں یہ سن کر اپنے والد کے ساتھ ہو لیا اور مولوی صاحب کی خدمت میں آ کر بیٹھ گیا آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا جاؤ کام کرو۔ والد اور والدہ کی خدمت کرو اسی میں دارین کی سعادت اور فلاح ہے۔ بڈھا اسی وقت چلا گیا اور اپنا کام کرنے لگ گیا۔ تادم مرگ اللہ کا نام اور رونا نہ چھوٹا۔ میاں بڈھا کہا کرتا تھا کہ میں نے جو جو بزرگ سنا اس کے پاس گیا۔ مولوی صاحب سے جو حال ہوا تھا وہی رہا۔ آپ کے کلام میں وہ اثر تھا جو دوسروں کی توجہ میں نہیں آپ کی نظر سے میری شقاوت سعادت سے بدل گئی۔ مولوی رومی صاحب نے سچ کہا ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیک اور بد کی صحبت کی کیا خوب مثال دی ہے نیک سے دوستی ایسی ہوتی ہے جیسے عطار سے یعنی اگر عطر لے گا نہیں تو خوشبو تو آئے گی اور بد کی دوستی جیسے لوہار کی دوستی۔ اس کے پاس بیٹھنے سے کپڑے جلیں گے۔

(سوانح حیات ص ۱۲۱، ۱۲۳)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy
https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

بطور کرامت سو افراد کی طاقت کا مظاہرہ (کرامت، ۳۰):۔

بوٹا سدو قلعہ میہاں سنگھ کا باشندہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی صاحب نے موضع فیروز والا سے ایندھن کے لیے ایک بیری کا درخت لیا وہ بیری ایک خانقاہ پر تھی اور بہت ہی بڑی تھی وہاں شرک وغیرہ بھی ہوتا تھا اس لیے مولوی صاحب نے زمینداروں سے وہ بیری کا درخت پوچھا۔ کیونکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی جگہ[1] غیر اللہ عبادت ہوتی دیکھتے آپ ضرور اس کا ستیاناس کرتے۔ مولوی صاحب کے پوچھنے پر زمینداروں نے کہا کہ حضرت یہ بیری خانقاہ والے فقیر کی ہے ہم تو اس کو استعمال نہیں کر سکتے اگر آپ کو توفیق ہے تو آپ کٹوالیں۔ آپ نے وہ بیری کٹوالی اور مجھے پیغام بھیجا کہ اپنا گڈا لے کر فیروز والا میں آؤ۔ میں حسب الحکم گڈا لے کر فیروز والا میں پہنچ گیا۔ ہم نے اس بیری کا تیسرا حصہ گڈا پر لاد لیا اور گاؤں کی طرف روانہ ہو پڑے۔ جب گوجرانوالہ سے گزر کر قلعہ میہاں سنگھ والی سڑک پر آ گئے تو تقدیراً گڈا راستہ میں الٹ پڑا۔ اور لکڑیاں گر گئیں۔ حیران تھے کہ اب کیا کیا جائے نہ گاؤں نزدیک اور نہ شہر۔ راستہ میں اتنے آدمی ملنے مشکل، مولوی صاحب نے فرمایا آؤ تم بھی زور لگاؤ اور میں بھی لگاتا ہوں۔ میں خاموش کھڑا رہا آپ نے پھر دوبارہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضرت فیروز والا سے تو ہم کو تقریباً سو آدمیوں نے گڈا لدوایا تھا اب ہم دو آدمی کس طرح لاد لیں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند کریم قادر ہے کیا عجب ہے کہ وہ سو آدمی کا کام ہم دونوں سے کرادے۔ فرمایا پڑھو بسم اللہ میں نے تو محض ہاتھ ہی لگایا وہ بھی حیرانی سے اور آپ کا مجھے معلوم نہیں کہ زور لگایا یا نہیں وہ لکڑیاں ہماری حسب خواہش لد گئیں۔ آپ نے فرمایا گاؤں میں جا کر کسی کے آگے یہ واقعہ بیان نہ کرنا اسی لیے میں نے ان کی زندگی میں ذکر نہ کیا فوت ہونے کے بعد ذکر کیا۔ (سوانح حیات ص ۱۲۴)

مجذوب کی الٹی بھی سیدھی (کرامت، ۳۱):۔

بوٹا بٹر باشندہ فیروز والا نے بیان کیا۔ جب مولوی صاحب فیروز والا میں بیری

facebook.com/Salfi.tasawuf

کٹوانے کے واسطے تشریف لائے۔ اس وقت چیت کا مہینہ تھا اس خانقاہ سے میرا کنواں قریب تھا۔ آپ کے نیچے گھوڑی تھی آپ نے اس کو چرنے کے واسطے میرے کنوئیں پر ہی چھوڑ دیا۔ کنوئیں کے نزدیک ایک گھماؤں موٹی گندم (وڈانک) نئی آبپاشی کی ہوئی تھی۔ آپ کی گھوڑی سیدھی اسی کھیت میں چلی آئی میں اور میرا بیٹا دونوں دیکھ رہے تھے مولوی صاحب نے ایک مجذوب کا قصہ شروع کیا ہوا تھا کہ ایک مجذوب لوگوں کے لاغر گدھے جمع کر کے لوگوں کے کھیتوں میں چراتا پھرتا تھا جتنے پاؤں ان گدھوں کے کسی زمیندار کے کھیتوں میں لگتے اتنے ہی من غلہ اس زمیندار کا ہوتا۔ اگر کوئی منع کرتا تو اس کی زراعت اچھی نہ ہوتی۔ ایک سال میں ہی لوگوں پر اس مجذوب کا افشائے راز ہو گیا۔ پھر کوئی منع نہ کرتا بلکہ لوگ خود کہہ کر گدھے اپنے کھیتوں میں چرواتے بوٹا نے کہا کہ حضرت آپ کی گھوڑی سیدھی میری کنک میں خوشہ جات کھاتی چلی آئی ہے۔ میں بھی اس کے کھوج گن لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا تیری مرضی۔ اگر خدا کو میری عزت رکھنی منظور ہو گئی تو رکھ لے گا میں نے کھوج گنے تو ۸۴ کھوج تھے میری کاشت کل دس گھماؤں تھی جب گندم کاٹی اور دانے نکالے تو پوری ۸۴ من گندم ہوئی۔

اسی موقع پر موضع فیروز والا کے ایک زمیندار نے آ کر عرض کیا کہ حضرت میری چچی بیوہ اور بڑی متمول ہے۔ میں بڑا غریب ہوں میں نے اس کو نکاح کے واسطے کہا مگر وہ مجھ سے سخت کلامی سے پیش آئی۔ آپ نے فرمایا تم جا کر اپنی چچی کو میری زبانی کہو کہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ آج رات کو میری روٹی تم پکاؤ وہ زمیندار چلا گیا اور اس بی بی کو جا کر اس طرح کہہ دیا اس نے بڑی خوشی سے مولوی صاحب کی دعوت کی اور اپنے طالب کو ہی دعوت پکوانے اور کھلانے پر مختار کیا جب آپ ماحضر تناول فرما چکے تو اس بیوہ نے کہا کہ حضرت میرا اس شخص سے نکاح کر دو۔ شاید آپ کے مبارک قدموں کی برکت سے کوئی فرزند پیدا ہو۔ بعد نکاح اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ (سوانح حیات ص ۱۲۵)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ولی کی اہانت کا وبال (کرامت،۳۲):۔

قلعہ میہاں سنگھ میں بوٹا نامی ایک شخص کشمیری قوم سے تھا اور پرلے درجے کا بے دین تھا۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں مسجد میں آکر بوکا نکالا۔ اور مسجد کا ہی لوٹا لے کر بھر لیا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ کیا کرتا ہے۔ کہنے لگا پانی پیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو کمال درجہ کی بے حیائی ہے کہ مسجد کا بوکا اور مسجد کا لوٹا اور پھر رمضان شریف میں مسجد میں ہی کھڑے ہو کر میرے سامنے اقرار کرتا ہے کہ پانی پیتا ہوں۔ اس نے لوٹا بھرا بھرایا دے مارا۔ لوٹا ٹوٹ گیا۔ آپ نے غصہ میں آکر فرمایا۔ جاموذی جیسا تو نے مسجد کا لوٹا توڑا ہے خداوند کریم تیرا بھی ویسے ہی توڑے گا۔ اس کو جاتے ہی استسقا ہو گیا۔ محمد صدیق کشمیری اس کی برادری میں آپ کا بڑا معتقد اور مرید تھا۔ اس نے پوچھا کہ تو تو آج تندرست ہٹا کٹا تنومند جوان تھا تجھ کو کیا ہو گیا اس نے تمام واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ کسی حکیم کو بلاؤ۔ اس نے کہا کہ بیوقوف یہ تو کرامت ہے جس منہ سے نکلی ہے اسی منہ سے جائے گی۔ علاج وغیرہ بالکل بے فائدہ ہے ہم تمام آدمی بمع تمہاری بیوی اور بچے کے جمع ہو کر تمہارے ساتھ چلتے ہیں حضور کی خدمت میں عرض کریں گے اگر تیری حیات باقی ہے تو تیرے حق میں حضرت کے منہ سے کلمۂ خیر نکلے گا۔ تمام جمع ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کی بیوی نے اپنا بچہ مولوی صاحب کی گود میں رکھ دیا اور عرض کیا کہ حضور میری جوانی اور اس معصوم بچے کی حالت پر رحم فرما کر اس کو معافی دیں اور اس کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آرام دے دے۔ محمد صدیق نے بہت منت کی آپ نے فرمایا میرا کوئی غصہ نہیں۔ اگر یہ شخص تائب ہو کر نماز، روزہ، زکوٰۃ ادا کرے گا۔ تو خداوند کریم اس کو معاف کر دے گا۔ ورنہ ''ان بطش ربک لشدید'' بوٹا نے اسی مجلس میں توبہ کی اور اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔ ایک سال کے بعد اس نے نماز چھوڑ دی۔ پھر اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ نماز شروع کرنے پر پھر صحت یاب ہوا۔ جب اس نے چوتھی دفعہ نماز چھوڑ دی تو مولوی

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب نے فرمایا کہ اب حد ہوگئی ہے تو خدا کو دھوکا دیتا ہے۔ اب میں کچھ نہیں کہتا۔ ہر چندوہ تائب ہوا مگر صحت نہ ہوئی اور اسی بیماری سے فوت ہوگیا۔ (سوانح حیات ص ۱۲۵، ۱۲۷)

ولی کی رضا و ناراضگی کا اثر (کرامت، ۳۳):۔

شہر گوجرانوالہ سے ایک شیخ اور اس کی بیوی اپنی ۱۴ سالہ لڑکی کو ساتھ لے کر خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت اس لڑکی کے سر پر کوئی بال نہیں ہے یعنی گنجی ہے اس کی شادی نزدیک ہے آپ دعا فرمائیں کہ اس کے سر پر بال پیدا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیٹی نماز پڑھا کرو۔ انشاء اللہ تو جلدی اچھی ہو جائے گی۔ اس لڑکی نے نماز پڑھنی شروع کر دی سر پر بال بکثرت پیدا ہو گئے دو سال کے بعد وہ لڑکی مع اپنے چھوٹے بچے کے اپنی والدہ کے ہمراہ نذرانہ لے کر خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو لڑکی کی والدہ نے تمام سرگزشت یاد دلائی۔ آپ نے پوچھا کہ نماز پڑھا کرتی ہے یا نہیں۔ لڑکی نے جواب دیا حضرت پڑھا تو کرتی تھی مگر اب تھوڑے دنوں سے چھوٹ گئی ہے۔ اسی وقت آپ نے نذرانہ واپس کر دیا اور فرمایا تمہارے جیسے لوگوں سے جو خدا سے وعدہ کر کے توڑ دیتے ہیں مجھے کوئی سروکار نہیں ہر چند اس نے کہا۔ آپ نے نذرانہ نہ لیا بالآخر وہ واپس گوجرانوالہ چلی گئیں۔ رات کو وہ لڑکی سوئی صبح اٹھ کر سر پر ہاتھ پھیرا تو ایک بال بھی نہ تھا ایسا ہوا گویا "**کان لم یکن شیئا**" (سوانح حیات ص ۱۲۷)

بانجھ عورت اور بوڑھے مرد کو اولاد مل جانا (کرامت، ۳۴):۔

گجرات پنجاب کا ایک موچی لاہور میں کام کرتا تھا اتفاقاً آپ لاہور تشریف لے گئے اور وعظ فرمایا۔ وعظ میں آپ نے حضرت ذکریا علیہ السلام کے ہاں حضرت یحیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کیا۔ وعظ ہی میں موچی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا حضرت اب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اب بھی خداوند کریم ایسا کرنے پر قادر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے موچی نے کہا میرا حال بعینہ حضرت ذکریا علیہ السلام کا سا ہے۔ میری عورت عقیمہ (بانجھ) ہے اور میں بوڑھا ہوں آپ میرے لیے دعا فرمائیں شاید آپ کی دعا کی برکت سے کوئی فرزند میرے ہاں پیدا ہو۔ آپ نے دعا فرمائی لوگوں نے بھی آمین کہا خداوند کریم نے اپنے فضل سے اس کو لڑکا دیا۔ مولوی صاحب نے اس کا نام اللہ دتا رکھا اور وہ حافظ قرآن ہوا۔ (سوانح حیات ص ۱۲۸)

دعا کی بدولت پریشان حال کا آسودہ ہو جانا (کرامت، ۳۵):۔

فضل دین زمیندار نمبردار موضع مان متصل قلعہ میہاں سنگھ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ساہوکار کا مقروض ہوں اور وہ آج کل مجھ پر دعویٰ کرنے والا ہے آپ نے پوچھا کس قدر قرضہ ہے زمیندار نے کہا بارہ سو روپیہ اور سب سودی، ساہوکار کہتا ہے کہ زمین دے دو یا روپیہ ادا کر دو ورنہ میں دعویٰ کرتا ہوں اس طرح زمین اور نمبرداری دونوں جاتی رہیں گی۔

آپ نے فرمایا جا فلاں فلاں آدمی کو ہمراہ لے کر اس ساہوکار سے حساب کرنا اور جو چھوٹی سی گائے تمہارے پاس ہے وہ دے کر تمام حساب بیباق کر دینا تمہارے ذمہ کل روپیہ ہیں۔ فضل دین نے عرض کیا کہ حضرت مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ قرضہ بارہ سو روپیہ ہے اور میں نے ان کو کچھ دیا ہوا بھی نہیں آپ نے فرمایا جاؤ جس طرح تم کو کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا زمیندار نے حسب فرمان چند معتبر آدمی جمع کیے اور ساہوکار کے پاس گیا اور کہا کہ میں حساب کرنے کے واسطے آیا ہوں ساہوکار نے اپنی بہی نکالی۔ دیکھا تو زمیندار کے حساب میں کئی رقوم جمع ہیں کہیں تمباکو ہے۔ کہیں کپاس، کہیں کماد ہے، کہیں گندم، کہیں قند سیاہ ہے تو کہیں توری، ساہوکار دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ رقوم کہاں سے آ گئیں جو نہ دیکھی تھیں اور نہ سنی تھی۔ الغرض حساب کرنے کے بعد اس کے نام کل روپیہ نکلے زمیندار نے وہ چھوٹی سی گائے دے کر کل حساب بیباق کر دیا اسی زمیندار نے پھر آ کر عرض کیا کہ حضرت میرے پاس سوائے ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بوڑھی بھینس کے اور کچھ نہیں اور وہ بھینس بھی سونے سے رہ گئی ہے۔آپ نے فرمایا میاں وہ تو سونے والی ہے۔جا خداوند کریم اس میں ہی برکت کرے گا۔اس کے بعد وہ گیارہ دفعہ سوئی، گھی اور دودھ پہلی حالت سے بہت زیادہ دیتی رہی۔وہ زمیندار اسی طرح آہستہ آہستہ آسودہ حال ہو گیا۔(سوانح حیات ص ۱۶۹)

ناراضگی ولی کا وبال (کرامت،۳۶):۔

موضع مان متصل قلعہ میہاں سنگھ میں ایک کشمیری مسمیٰ اسمٰعیل بہت متمول آدمی تھا اور وہاں ہی شرف الدین نامی ایک گلگو رہتا تھا شرف الدین مولوی صاحب کا مرید رشید تھا۔بڑا صالح مرد تھا۔اس نے میرے آگے بیان کیا کہ آپ کی شادی کے موقع پر (راقم الحروف کی) مولوی صاحب تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ عبدالقادر کی شادی ہے۔اور مجھے ایک صد روپیہ کی ضرورت ہے جاؤ اسمٰعیل کو بلا لاؤ۔میں بلا لایا آپ نے اسمٰعیل سے یک صد روپیہ بطور قرض حسنہ طلب کیا اسمٰعیل نے کہا کہ میرے پاس کوئی روپیہ نہیں آپ نے پھر فرمایا لیکن پھر بھی اس نے انکار کیا میں نے بھی تقاضا کیا لیکن نہ مانا آخر مولوی صاحب نے فرمایا شرف الدین کیوں تقاضا کرتے ہو۔اس کو مت مجبور کرو اس کے پاس کوئی روپیہ نہیں۔آپ واپس قلعہ تشریف لے گئے میں نے یک صد روپیہ قرض لے کر مولوی صاحب کو پہنچا دیا۔آپ نے میرے حق میں دعائے برکت کی۔میں تو ایک سال میں صاحب زکوۃ ہو گیا۔سال کے اندر ہی اسمٰعیل مفلس قلاش ہو گیا۔اور اسی صدمہ سے وہ سودائی ہو گیا۔تا مرگ اس کی زبان پر یہ الفاظ رہے۔ہائے میرا روپیہ کہاں گیا۔نہ میں نے کوئی شادی کی نہ چوری ہوئی نہ میں نے کسی کو دیا۔افسوس مولوی صاحب کو کیوں نہ دیا۔(سوانح حیات ص ۱۳۰)

نگاہ ولی پر تائب ہو جانا (کرامت،۳۷):۔

ستراہ سندھواں میں حاجی خدایار آپکا مرید رشید اور صالح مرد تھا۔اس نے آ کر عرض کیا کہ حضرت ہمارے گاؤں کا ذیلدار فیض بخش بڑا عیاش ہے۔سخی اور بارعب بھی

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے۔ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو تمام گاؤں مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ ستراہ تشریف لے گئے۔ ذیلدار کا جو ستارۂ ہدایت انتظار میں چشم براہ ہو رہا تھا آتے ہی ملاقات ہو گئی۔ ذیلدار نے دیکھتے ہی سر تسلیم خم کیا۔ آپ سے مصافحہ کیا آپ نے فرمایا ؎

بیابا نیک خواہاں متفق باش
غنیمت دان امور اتفاقی

آپ کا یہ شعر پڑھنا تھا کہ ذیلدار بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور ایسا تڑپنے لگا جیسے جانور حلال کیا ہوا تڑپتا ہے ایک ہفتہ اسی حالت میں رہا اس کے والد نے آ کر عرض کیا حضرت اب فیض بخش کو اٹھایئے۔ اگر ایسی حالت میں رہا تو مر جائے گا۔ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ ہوش میں آ گیا اور ایسا تائب ہوا کہ اس کے بعد جو کچھ خرچ کیا راہ خدا میں خرچ کیا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۰)

ذاتی کوتاہی پر مطلع ہو جانا (کرامت، ۳۸):۔

حاجی خدایار نے اپنی ہدایات کا قصہ یوں بیان کیا پہلے میں ذیلدار کا منشی مقرر تھا اور علاوہ اور آمدن کے دس روپیہ سینکڑہ رشوت سے مقرر تھا۔ ایک دن ایک مقدمہ پر گوجرانوالہ میں ذیلدار کے ہمراہ آیا اس مقدمہ میں ۱۵ روپیہ رشوت سے مجھے حصہ ملا۔ گھوڑی میرے پاس تھی۔ میں نے ذیلدار کو کہا میرا دل چاہتا ہے کہ مولوی صاحب کا دیدار کرتا جاؤں۔ سنا ہے کہ بہت بزرگ ہیں۔ ذیلدار نے کہا کہ سینکڑوں مولوی دیکھے ہوئے ہیں۔ جانے کی کیا ضرورت ہے میں دل میں پختہ ارادہ کر چکا تھا کہ ضرور ہی مولوی صاحب کا دیدار کرنا ہے۔ میں نے گھوڑی کی باگ قلعہ کی طرف اٹھائی۔ شام کے قریب قلعہ پہنچ گیا۔ مولوی صاحب نے نہ مجھے دیکھا ہوا تھا اور نہ ہی میں نے ان کو دیکھا ہوا تھا آپ مسجد سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے تھے اور ساتھ ایک درویش ابراہیم نامی تھا۔ ابراہیم کو فرمانے لگے یہ گھوڑی والا شخص ستراہ کے علماء سے ہے۔ اس کی گھوڑی لے کر باندھنا اور چارہ وغیرہ ڈالنا میں اپنے چاہ پر جا رہا ہوں۔ اتنے میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میں بھی پہنچ گیا۔ معمولی سلام علیک کے بعد آپ تو کھوہ پر تشریف لے گئے درویش نے گھوڑی پکڑ کر باندھی اور چارہ ڈالا۔ شام اور عشاء کی نماز مولوی صاحب نے پڑھائی۔ لیکن مجھے بالکل نہ پوچھا۔ کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا کام ہے میں دل ہی دل میں پیچ وتاب کھا رہا تھا کہ میں نے ذیلدار کا کہا کیوں نہ مانا۔ ذیلدار سچ کہتا تھا اسی غصہ کی حالت میں سو گیا۔ مولوی صاحب سحری کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور مجھے نیند سے بیدار کیا اور فرمایا کہ تم عالم ہو یا چوہڑے۔ میں نے عرض کیا کیوں حضرت مجھ میں چوہڑوں والی کون سی بات ہے میں حیران تھا کہ آپ کو کون بتا گیا ہے آپ نے فرمایا ذیلدار کا ساتھ چھوڑ دو اور آئندہ کے لئے توبہ کرو اتنی بات سے ہی میرے دل کی سیاہی دور ہو گئی اور ایسی توبہ کی کہ ذیلدار کی ملازمت گاؤں میں پہنچتے ہی چھوڑ دی۔ ذیلدار نے بہت اصرار کیا اور حصہ بجائے 10 فیصدی کے 35 فیصدی تک دینے کا اقرار کیا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۲)

برہمنوں کا دیکھتے ہی مسلمان ہو جانا (کرامت،۳۹):۔

چودھری فیض بخش ذیلدار کے بھائی چودھری محمود خان نے میرے سامنے بیان کیا کہ ہمارے گاؤں کے برہمن جو ہمارے ساہوکار ہیں انہوں نے مجھے کہا۔ سنا جاتا ہے کہ جو کوئی مولوی صاحب کا غیر مذہب والا درشن کرنے کے لیے آتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے میں نے کہا بات تو ایسی ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی کسی دن درشن کرانا تھوڑے دنوں کے بعد آپ ستراہ تشریف فرما ہوئے میں نے برہمنوں والی گفتگو عرض کی آپ نے فرمایا محمود خاں اگر کوئی وقت آگیا تو میں کہوں گا تم بلا لانا جمعہ کے روز آپ وعظ فرما رہے تھے دوران وعظ میں آپ نے مجھے فرمایا محمود خاں ان کو بلا لاؤ کوئی اور بھی غیر مذہب آنا چاہے تو اس کو بھی ساتھ لے آنا میں گیا ہر چند برہمنوں کو لانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ آئے۔ ایک چوہڑا اور ایک ہندو میرے ساتھ ہو لیا جب مولوی صاحب سے دوچار ہوئے۔ اللہ کی قسم ابھی انہوں نے کوئی کلمہ وعظ نہیں سنا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

صرف مولوی صاحب کو دور سے دیکھتے ہی کلمہ شہادت کہنا شروع کر دیا۔

میں ایک کلہاڑی ایندھن لانے کے واسطے برہمنوں سے مانگ کر لایا تھا۔ ہر چند میں نے وہ کلہاڑی واپس کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے نہ لی اور کہنے لگے کہ اس کلہاڑی سے مولوی صاحب کی روٹی کے لیے ایندھن لایا گیا ہے۔ شاید ہم اس کو دیکھ کر ہی نہ مسلمان ہو جائیں۔ (سوانح حیات ص ۱۳۲)

تیر نظر کا اثر جس کو لگا شکار ہو گیا (کرامت، ۴۰):۔

کیسر شاہ صاحب سکنہ دائیانوالی مشہور غیر شرع صوفی گزرے ہیں۔ شاہ صاحب کا ایک مرید اس طرف آیا۔ شاہ صاحب نے بوقت روانگی اپنے مرید کو فرمایا کہ آتی دفعہ قلعہ والے مولوی کا امتحان کرتے آنا۔ عصر کی نماز ہو رہی تھی وہ مرید آ گیا۔ جب مولوی صاحب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آدھا گھنٹہ بیٹھ کر رخصت چاہی آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ ابھی بہت وقت ہے۔ اس نے عرض کیا حضرت دائیانوالی یہاں سے بارہ کوس ہے۔ فاصلہ بہت ہے اس لیے اب رخصت چاہئے آپ اس کے ہمراہ وداع کرنے کے لیے باہر تشریف لے آئے۔ بوقت روانگی آپ نے فرمایا۔ اپنے پیر کو میری زبانی یہ شعر سنا دینا ؎

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

وہ شخص بیان کرتا تھا کہ مولوی صاحب نے مصافحہ کیا اور معانقہ کر کے مجھے رخصت کیا ابھی آفتاب اسی حالت میں تھا کہ میں دائیانوالی پہنچ گیا۔ شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولوی صاحب کا پیغام دیا شاہ صاحب نے پوچھا تم کس وقت قلعہ سے روانہ ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا ابھی نہ مجھے تکان ہے اور نہ کسی قسم کی بے آرامی ہے اس دن سے وہ مولوی صاحب کو بھلا برا کہنے سے ہٹ گیا جب کہتا یہ کہتا کہ مولوی صاحب فقیر ہیں۔ آج دنیا میں ان کا ہمسر کوئی نہیں شاہ صاحب سے سلسلہ بیعت توڑ کر مولوی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب سے بیعت کرلی۔(سوانح حیات ص ۱۳۳)

بابرکت کپڑا منوں گندم کا ذریعہ (کرامت،۴۱):۔

میاں عبدالعزیز سکنہ کوٹ بھوانی داس آپ کا شاگرد اور فیض یافتہ مرید تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک نجار موضع دھاریوال کا (یہ گاؤں قلعہ میہاں سنگھ سے بجانب مشرق ایک میل کا فاصلہ ہے۔ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں سکھوں کا مزارع ہوں۔ چار مانی غلہ گندم ٹھیکہ دینا ہے۔ لیکن جو غلہ برآمد ہوا ہے وہ بمشکل ڈیڑھ دو رومانی کے قریب ہوگا۔ سکھ بڑے زبردست ہیں۔ مجھے بے عزت کریں گے۔ آپ دعا فرمادیں کہ کسی طرح میری خلاصی ہوجائے۔ آپ اتفاق سے اس وقت غسل کر رہے تھے اپنا کپڑا انہانے کا صاف کر کے اس کو دیا اور کہا اس کو غلہ پر ڈال کر "**بسم اللہ الرحمن الرحیم**" پڑھ کر ماپنا شروع کرو۔ میں بھی آتا ہوں آپ کے تشریف لے جانے تک گیارہ مانی ماپ چکے تھے۔ جاتے ہی آپ نے اپنا کپڑا گندم کے ڈھیر سے اٹھالیا۔ دیکھا تو گندم اتنی کی اتنی کپڑا کے نیچے باقی پڑی ہوئی ہے آپ اس نجار کو خفا ہوئے اور فرمایا معاملہ پورا کرنے کے بعد اپنے گزارہ کے لیے ماپ لیتے اتنا لالچ اچھا نہیں۔(سوانح حیات ص ۱۳۴)

ابدال وقت کی توجہات کا اثر (کرامت،۴۲):۔

پیر میر حیدر صاحب مرحوم نے اپنا قصہ یوں بیان فرمایا میں ابتدا میں خان پور گکھڑاں ضلع راولپنڈی کا باشندہ تھا۔ میرے آباؤ اجداد کا وہی مسکن تھا مجھے شکار کا بہت شوق تھا اسی دھن میں خواب وخورش بھی بعض دفعہ بھول جاتا میری عمر قریب ۳۵ سال کے ہوگی ایک دن میں شکار کھیل کر گھوڑے پر سوار ہو کر بازار کے راستہ واپس آ رہا تھا کہ ایک لکڑ ہارے نے مجھے بلایا اور کہا میر حیدر ذرا یہاں بیٹھ جا۔ میں اس کے کہنے کی پرواہ نہ کر کے چلا گیا۔ دوسرے روز پھر مجھے گزرتے وقت اسی لکڑ ہارا نے بلایا پھر بھی میں نے کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا۔ تیسرے روز اس نے میرے گھوڑے کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

باگ پکڑ لی اور نیچے اتار لیا اور میرے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کیا۔ مصافحہ کرتے ہی میرے دل سے شکار کی محبت شکار ہو گئی میرے خیالات آناً فاناً بدل گئے۔ حالت اور سے اور ہو گئی میں نے اپنے ملازموں کو گھوڑا اور باز دے دیئے اور ان کو رخصت کر دیا کچھ یاد نہ رہا۔ بغیر ذکر اور کوئی فکر نہ تھا اہل و عیال بھول گئے محبت ا غیر اللہ منقطع ہو گئی۔ اگر خیال تھا تو اللہ تعالیٰ کا۔ محبت تھی تو اللہ تعالیٰ کی اگر شغل تھا تو ذکر الٰہی کا تھا۔ چند روز میں اس لکڑہارے کے پاس رہا میرے بھائی میرے بچے مجھے لینے کے لیے آتے تو میں خالی واپس کر دیتا۔ ایک دن وہ لکڑہارا مجھے سویا ہوا دیکھ کر بستر ا باندھ کر چلا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو نہ وہ پیر اور نہ اس کا کوئی سامان نظر پڑا وہ روز تو میں نے اس لکڑہارے کی تلاش میں گزارا کوئی سراغ نہ ملا میں مجنون سا ہو گیا حواس باختہ ہو کر ہر طرف جویاں و پویاں تھا۔ ایک سال تک میرا یہی حال رہا۔ بعد اس کے میں ہری پور ہزارہ میں حیات گل صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے میرا حال سن کر مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ کی طرف بھیجا۔ وہاں سے جو جو صوفی کسی مشہور جگہ تھے وہاں بھی گیا لیکن محرم راز کوئی نہ ملا۔ اور نہ ہی ایسا استاد ملا جس سے سبق لوں یا گزشتہ پر نگاہ کر کے پھر وہی حال تازہ ہو ایک روز میں مجنونوں کی طرح گوجرانوالہ میں پھر رہا تھا کہ مجھے نبی بخش سراج مرحوم نے پوچھا کہ آپ کون ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں کہاں جانا ہے اس کے پوچھنے سے قدرتاً میرے دل کو قدری فرحت اور انبساط حاصل ہوا میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ گفتگو ہوتی رہی میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کس کے مرید ہو اس نے مولوی صاحب کا نام لیا نام سنتے ہی میرے دل کو سرور اور چین ہو گیا۔

میرے دل نے شہادت دی کہ خواہ کچھ ہو اس شخص (مولوی صاحب) کو ضرور ملنا چاہیے۔ آہستہ آہستہ شوق زیادہ ہوتا گیا۔ نبی بخش نے مجھے ہر چند کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ روٹی کھا کر چلے جانا۔ میں نے کہا اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں اور نہ ہی کسی بات کی خواہش ہے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مجھے قلعہ میہاں سنگھ کا راستہ بتا دو۔ یہی آپ کی بڑی بھاری خدمت ہوگی۔ الغرض مجھے راستہ بتاتا ہوا میرے ساتھ ہی قلعہ میہاں سنگھ میں پہنچ گیا۔ مولوی صاحب اس وقت گھر تھے ایک لمحہ بھی نہ گزرا کہ ہم دونوں کی روٹی لے کر تشریف لے آئے السلام علیکم کہا مصافحہ کیا اور فرمایا میر حیدر خوش ہو میں بجائے جواب دینے کے رو دیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا صبر کرو۔ انشاء اللہ تمہارا مطلب پورا ہو جائے گا۔ میری بے صبری اور روٹی نہ کھانا دیکھ کر مجھے آپ نے فرمایا میر حیدر تمہارا پیر لکڑ ہارا ابدال تھا۔ تمہاری خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں مقیم تھا۔ جب تمہارا حصہ تمہیں مل گیا تو وہ چلا گیا اور لکھنؤ پہنچ کر فوت ہو گیا۔ باقی تمہارا حصہ اس عاجز کے پاس ہے یہ سن کر میری تسکین ہو گئی۔ میں ایک مدت مولوی صاحب کی خدمت میں رہا۔ آپ سوار ہوتے تو میں کچبہ پکڑ کر ساتھ ساتھ دوڑتا جو مجھے اس وقت حاصل ہوتا وہ کچھ اور ہی لذت ہوتی۔ آپ کے ساتھ ہر وقت رہنے سے میری یہ حالت ہو گئی کہ جس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا اس کو وجد ہو جاتا۔ جو مجھے ہاتھ لگاتا اس کی حالت دگرگوں ہو جاتی۔ میں مولوی صاحب کی خدمت میں ہی رہنا چاہتا تھا لیکن مولوی صاحب نے مجھے حق حقوق زن و بچہ اور فرمان رسول ﷺ سنا کر روانگی کے لیے رضامند کر لیا اور مجھے گھر کی طرف روانہ کر دیا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۶)

شاگرد کی پریشانی کا بطور کشف جان لینا (کرامت، ۴۳):۔

چودھری احمد الدین آپ کا شاگرد ولد چودھری حاکم وڑائچ سکنہ لدھیوالہ وڑائچ بیان کرتا ہے کہ ایک بار میرا والد گھوڑی لے کر امرتسر منڈی پر فروخت کرنے گیا۔ وہاں دیر ہو گئی۔ میرا دل سخت اداس ہوا میں آپ سے سبق پڑھ رہا تھا مجھے فرمانے لگے احمد الدین اداس نہ ہو آج انشاء اللہ العزیز تیرا والد آ جائے گا اسی راستہ آئے گا اور تم کو بھی ساتھ لے جائے گا۔ جب وقت عصر ہوا تو میرا والد بمع اپنے ملازم آ گیا۔ میں بڑا خوش ہوا۔ مولوی صاحب کو ملا بوقت روانگی مولوی صاحب سے میرے لیے اجازت چاہی مجھے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

لے کر لدھیوالہ چلا آیا۔ میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ راستہ میں میں نے کہا کہ آج میں سبق پڑھ رہا تھا مولوی صاحب نے آپ کے آنے اور مجھے ساتھ ہی لے جانے کا ذکر فرمایا تھا۔ میرا والد اپنے ملازم میراثی کو کہنے لگا۔ سن لے مجھے لوگ کہتے ہیں کہ حاکم مولوی کا عاشق اور شیدا ہے یہ تو ایک معمولی بات احمد الدین نے بیان کی ہے۔ میں نے اس سے بڑھ کر آپ کی کشف و کرامات دیکھی ہوئی ہیں۔ اس لیے میں مولوی صاحب کا عاشق ہوں۔ میرا مال و جان سب مولوی صاحب کیلئے حاضر ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۳۷)

ولی کامل کی زبان سیف الرحمن (کرامت، ۴۴):۔

موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا۔ بڑا متمول آدمی تھا ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا۔ بیوہ سلطان احمد صاحب نے میرے آگے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں۔ رات بھر ہمارا ہمسایہ لوہار سونے نہیں دیتا۔ وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں۔ آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا۔ اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو۔ انشاءاللہ وہ کتا بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا۔ سو ایسا ہی ہوتا رہا۔ اس کے بعد مولوی صاحب جلد ہی فوت ہو گئے۔

وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکل آتا۔ ایک دفعہ میں نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہی تھیں۔ میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہوئے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمن تھی۔ جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاءاللہ ہوتا رہے گا۔ صبح میں نے بیوی صاحبہ سے دریافت کیا انہوں نے تمام ماجرا سنایا اس دن سے میں چوری سے تائب ہو گیا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۷)

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

سخت آندھی میں ذرہ نقصان نہ ہونا (کرامت، ۴۵):۔

بوٹا سدھو باشندہ قلعہ میہاں سنگھ نے میرے آگے بیان کیا ہم غلہ نکال رہے تھے۔ سخت آندھی آئی میرا والد چودھری خیر محمد مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضرت ہم غلہ نکال رہے ہیں آندھی سخت آتی معلوم ہوتی ہے کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا جاؤ کام کرو۔ خدا حافظ ہے۔ ہم اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ آندھی اس زور سے آئی کہ بڑے بڑے درخت جڑ سے اکھڑ گئے لیکن ہمارا ذرہ بھر نقصان نہ ہوا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۸)

مال بکنے اور منافع کی پیشگوئی پوری ہونا (کرامت، ۴۶):۔

میاں محمد سکنہ لاہور نے میرے آگے بیان کیا کہ میں ابتدا زمانہ میں گھوڑوں کی سوداگری کیا کرتا تھا۔ میں نے کچھ گھوڑے خرید کر اپنے ملازموں کو سرینگر فروخت کرنے کے لیے بھیجا۔ خدا کی قدرت تین ماہ گھوڑے فروخت نہ ہوئے۔ اتفاقاً مولوی صاحب لاہور تشریف فرما ہوئے۔ مسجد چینیانوالی میں آپ نے وعظ فرمایا۔ بعد فراغت میں نے عرض کیا۔ حضرت گھوڑے فروخت ہونے کے لیے سرینگر بھیجے تھے لیکن تین ماہ ہوئے فروخت نہیں ہوتے۔ مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے۔ دعا فرما دیں۔ فرمانے لگے: میاں انشاء اللہ تیسرے روز تیرے گھوڑے راجہ والئی کشمیر خرید لے گا اور تم کو تین ہزار روپیہ منافع ہوگا۔ میں نے وہ تاریخ لکھ لی۔ جب میرے ملازم واپس آئے تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے فرمانے کے تین دن بعد گھوڑے فروخت ہوئے اور حساب کرنے سے تین ہزار روپیہ منافع ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۳۹)

جیسا فرمایا وہی ہوا (کرامت، ۴۷):۔

بوٹا اور فضل دین سکنہ مان مفلس ہو گئے۔ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مفلسی کا ذکر کیا۔ آپ نے ان کو کاشت کے واسطے اور بیل لے دیئے۔ انہوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

نے کاشت شروع کر دی جب سال تمام ہوا تو فصل کاٹی اور دانہ توڑی الگ کرنے لگے۔ ابھی تھوڑا ہی غلہ نکلا تھا کہ سخت اندھیری آنے کے نشان ظاہر ہوئے بوٹا دوڑا دوڑا مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا حضرت اس وقت بڑی مشکل میں ہیں ہمارا حال آپ سے مخفی نہیں خدا خدا کر کے سال تمام ہوا تھا اب آندھی والی مصیبت پیش آ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا بوٹا کچھ فکر نہ کرو خداوند کریم اپنے رحم سے تمہارا نقصان نہ کرے گا۔ بوٹا بیان کرتا ہے کہ آندھی اس قدر سخت تھی کہ کئی درخت جڑ سے اکھڑ گئے مگر ہمارا ذرا بھی نقصان نہ ہوا۔ (سوانح حیات ص ۱۳۹)

نو مسلم شخص کی بیوی کا فوراً مسلمان ہو جانا (کرامت، ۴۷):۔

شیخ عبداللہ نو مسلم دلاور والا بیان کرتا تھا کہ میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور مسلمان ہونے کے بعد میں نے مسلمان خاندان میں ہی نکاح کیا حالانکہ میں پہلے شادی شدہ تھا۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میاں عبداللہ مع اہل و عیال خوش ہو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میری پہلی بیوی تابعدار اور سلیقہ والی تھی۔ مجھے وہ کسی وقت نہیں بھولتی۔ آپ دعا فرمائیں وہ بھی مسلمان ہو جائے تب زندگی کا مزا ہے ورنہ یوں تو دن گزر رہے ہیں آپ نے فرمایا میاں عبداللہ جس نے تم کو ہدایت کی ہے وہ اس کو بھی ہدایت کرنے پر قادر ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ خاطر جمع رکھو۔ انشاء اللہ جلدی ہی تمہاری مراد بر آئے گی۔ اب تم گھر جاؤ۔ میں حسب فرمان گھر چلا آیا۔ ابھی گھر آئے مجھے ایک ہی روز ہوا تھا۔ کہ میری سابقہ بیوی نے ایک قاصد کو خط دے کر میری طرف روانہ کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے فلاں دن اور فلاں وقت آ کر لے جاؤ میں جا کر لے آیا وہ بھی قلعہ میں آ کر آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ (سوانح حیات ص ۱۴۰)

ولی سے دشمنی کی بدولت زندگی ویران ہو جانا (کرامت، ۴۹):۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سکھ تھانیدار مسمی جوند سنگھ کسی مخبری کی مخبری سے سرکاری

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

طور پر قلعہ میں آیا۔ مخبر نے خبر دی تھی کہ آج جمعہ کا دن ہے کم از کم دو ہزار آدمی مسجد میں جمع ہے۔ اور فی الواقع بات بھی سچ تھی۔ وہ تھانیدار مع اپنے شکاری کتوں کے مسجد میں آ داخل ہوا۔ آپ نے فرمایا مسجد خانہ خدا ہے پرہیز کرو تھانیدار نے کہا۔ مولوی تم میرے آنے کو تمام عمر یاد کرو گے۔ اور بھی سخت سست کہا۔ آپ نے زور سے پڑھا۔ ''ان بطش ربک لشدید'' یعنی خداوند کریم کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اگر میں برا ہوں۔ تو وہ ''احکم الحاکمین'' مجھے پکڑے گا۔ اگر تم برے ہو تو تمہیں پکڑے گا۔

تھانیدار نے حاضرین کی گنتی شروع کی بار بار گنتی کی صرف گیارہ آدمی ہی اس کی نظر میں آئے آخر مجبوراً اس کو اپنی رپورٹ میں گیارہ کی حاضری درج کرنی پڑی۔

تھوڑے ہی دن گزرنے پائے تھے کہ اس تھانیدار پر مقدمہ بن گیا اور وہ معزول ہو گیا۔ روپیہ مقدمہ پر اس قدر خرچ ہوا کہ ایک کوڑی بھی اس کے پاس نہ رہی اور سخت ذلیل ہو کر گوجرانوالہ سے نکلا۔ (سوانح حیات ص ۱۴۰)

فکر معاش میں حضور ﷺ کا اطمینان دلانا (کرامت، ۵۰):۔

جناب تایا صاحب حکیم غلام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے مولوی صاحب کو کہا کہ ہم حکام کی باز پرس سے تنگ آ گئے ہیں بہتر ہے کہ ہم یہاں کی بود و باش ترک کر کے کسی ریاست میں جا کر قیام کریں مولوی صاحب نے فرمایا بھائی جان آپ کا فرمانا بجا ہے۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ کیونکہ ایک دن میں مسجد میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص نے مجھے آ کر جگایا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہیں میں اس کے ساتھ ہو لیا جب گاؤں سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی پالکی پڑی ہے۔ حاضر ہو کر میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا غلام رسول ہم تمہاری مسجد کو جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا اور پالکی والوں نے پالکی اٹھالی مسجد میں تشریف لا کر اسی پکڑے ہاتھ سے مجھے ممبر پر بٹھایا اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

فرمایا وعظ کیا کرو تم سے لوگوں کو ہدایت ہوگی تمہاری یہی جائے بودو باش ہے۔

بھائی صاحب فرمایئے میں تو مامور ہوں کیسے اس جگہ کو چھوڑ سکتا ہوں۔

(سوانح حیات ص ۱۴۱)

دیکھتے ہی کنویں کا صحیح سالم ہوجانا (کرامت، ۵۱):۔

موضع پنا کھ جو قلعہ میہاں سنگھ سے تین کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال ہے۔ وہاں کے زمیندار مسمٰی دارا نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا مولوی صاحب ہم نے ایک کنواں لگوایا تھا۔ جس پر روپیہ بہت خرچ ہوگیا اب وہ کنواں شکستہ ہوگیا ہے۔ میں پہلے ہی بہت مقروض ہو چکا ہوں دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور جاتے ہی کنویں پر جا کھڑے ہوئے اور فرمایا چودھری دارا کنویں کو دیکھو یہ تو بالکل صحیح و سالم ہے۔ تم کو دیکھنے میں غلطی ہوئی ہوگی۔ دارا نے عرض کیا حضور مجھے دیکھنے میں غلطی تو نہ ہوئی تھی۔ یہ سب آپ کی برکت اور کرامت ہے۔ (سوانح حیات ص ۱۴۲)

توجہ کی بدولت مرید سے کشف سلب کرلینا (کرامت، ۵۲):۔

موضع سادو گورایہ متصل قلعہ میہاں سنگھ کا ایک شخص مسمیٰ برخوردار قوم ارائیں مولوی حیات گل صاحب سے (جو مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے مریدوں میں سے تھا) فیض یافتہ تھا حیات گل صاحب کی توجہ سے اس کو کشف حاصل ہوگیا جب کسی کا بیل یا کوئی اور چوپایہ مرنے والا ہوتا تو مالک چوپایہ کو کہہ دیتا کہ اس کو فروخت کر دو اور جو حاصل ہو سکے کرلو۔ کیونکہ یہ چند روز تک مر جائے گا۔ جب اس کے چند وقوعے سچ ہوئے تو مولوی صاحب کو خبر پہنچی آپ نے سن کر فرمایا یہ کام تو اچھا نہیں کہ کسی بے چارے کا ناحق نقصان کراتا ہے۔ سادو گورایہ کا ایک شخص مسمیٰ کرم الدین قوم کشمیری آپ کا مرید تھا اور تقریباً ہر جمعہ وہ قلعہ میں آتا۔ کرم الدین جمعہ کے دن مولوی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

صاحب سے ملاقاتی ہوا۔اس نے بھی برخوردار ارائیں کا ذکر کیا۔

مولوی صاحب نے فرمایا اچھا تم اس برخوردار کو میری طرف سے السلام علیکم کہنا جب کرم الدین نے آپ کی طرف سے اس کو سلام کہا۔اس کا تمام فیض جاتا رہا۔بعد ازاں وہ کئی دفعہ حیات گل صاحب کے پاس گیا اور مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوا۔مگر وہ فیض حاصل نہ ہوا۔(سوانح حیات ص ۱۴۲)

مالیخولیا کے لاعلاج مریض کا شفا پا جانا (کرامت، ۵۳):۔

حکیم نبی بخش صاحب سکنہ کھبکی نے ذکر کیا کہ مجھے موضع اگوبھنڈر میں ایک ایسے مریض کے علاج کے لیے جانا پڑا۔جس کو اطباء لاعلاج کر چکے تھے۔مریض مبتلا مرض مالیخولیا تھا۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام قصہ سنایا۔آپ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے جاؤ وہ شافی مطلق شفا دے گا (حکیم صاحب بہت مسخرے تھے اور آپ ان کے تمسخر سے بہت خوش تھے) حکیم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو اچھا ہو گا۔اگر کوئی اور ایسا مریض ملے تو پھر آپ نے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ اپنے فضل و کرم سے اس مرض پر غلبہ دے گا۔حکیم صاحب کا بیان ہے کہ میں نے جا کر علاج شروع کر دیا۔ایک ہی روز کے علاج سے نصف مرض دور ہو گئی۔دوسرے روز وہ بالکل اچھا ہو گیا۔اس کے بعد مالیخولیا والے بفضل تعالیٰ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

(سوانح حیات ص ۱۴۳)

مفلس قرضدار کا آسودہ ہو جانا (کرامت، ۵۴):۔

چودھری سکنہ مان بیان کرتا ہے میں پہلے بڑا مفلس تھا میرا قرضہ میری حیثیت سے بڑھ گیا۔زمین گروی ہو گئی۔زمین کے علاوہ بھی قرض بہت ہو گیا۔نظام الدین گلگو مجھے آپ کے پاس لے آیا اور میری حالت بیان کی آپ نے مجھے فرمایا کوئی بیل ہے میں نے عرض کی کہ حضرت ایک بھینس باقی رہ گئی ہے۔آپ نے فرمایا جا کاشت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کرو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ بفضل خدا میں ایک سال میں مالا مال ہو گیا۔ میرا قرضہ بھی اتر گیا۔ زمین بھی فک کرالی اور نمبردار بھی ہو گیا۔ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ اتنا مال مجھے کہاں سے مل گیا۔ (سوانح حیات ص ۱۴۳)

باوا کا ہنداس مہنت کا مسلمان ہو جانا (کرامت، ۵۵):۔

باوا کا ہنداس ہندوؤں کا بڑا بھاری مہنت تھا۔ باشندہ علاقہ گورداسپور تھا۔ وہ اپنے سیوکوں کے پاس موضع کالووالی متصل قلعہ میہاں سنگھ آ گیا۔ سیوکوں سے دریافت کیا کہ قلعہ میاں سنگھ یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے انہوں نے کہا تین کوس باوا صاحب کہنے لگے میں مولوی صاحب کو ملنا چاہتا ہوں سنا جاتا ہے وہ بڑے عالم اور صوفی بزرگ ہیں۔ میرے بھی مذہب اسلام کے متعلق کچھ سوال ہیں۔ میں بھی دیکھوں گا کہ وہ کتنا علم رکھتے ہیں۔ ہر چند لوگوں نے کہا کہ باوا صاحب قبل ازیں کئی پنڈت مولوی صاحب کے امتحان کو گئے۔ آخر وہ مسلمان ہو گئے۔ آپ وہاں نہ جائیں اور نہ ہی امتحان لینے کی کوشش کریں۔ لیکن باوا صاحب نہ مانے اور قلعہ میہاں سنگھ میں پہنچ گئے مولوی صاحب بالاخانہ پر تشریف فرما تھے۔ باوا صاحب نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔ حضرت یہ بتایا جائے کہ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اول کلمہ پڑھنا۔ آپ نے کلمہ پڑھ کر سنایا۔ باوا کا ہنداس صاحب خود بخود کلمہ پڑھنے لگ گئے مؤلف سوانح عمری نے یہ واقعہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بعد اس کے باوا صاحب دو سال قلعہ میہاں سنگھ میں رہے مولوی رومی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گفتن او گفتن اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(سوانح حیات ص ۱۴۴)

واہگرو سے وحدہ کا سفر (کرامت، ۵۶):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

لاہور کا ذکر ہے کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر وضو کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت واہگر و واہگر و کرتی پاس سے گزری۔ آپ نے فرمایا۔ وحدہ، وحدہ، اس عورت کی زبان پر وحدہ، جاری ہو گیا۔ گھر والوں نے بہتیرا مارا پیٹا مگر باز نہ آئی آخر وہ مسلمان ہو گئی۔ (سوانح حیات ص ۱۴۴)

ایک وعظ سن کر ہندو اور سکھ کا مسلمان ہو جانا (کرامت، ۵۷):۔

ایک روز آپ لاہور میں وعظ فرما رہے تھے دو گورے کچھ سکھ اور کچھ ہندو بھی آپ کے وعظ میں موجود تھے۔ آپ سورۂ مریم کا وعظ فرما رہے تھے۔ قصہ ہرقل اور سفارت قریشاں بیان کیا۔ ہرقل کا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کلمہ اجازت کا سہ بار تکرار کرانا ذکر کر کے بزور کلمہ شہادت پڑھا وعظ کے سننے والے خورد و کلاں، ہندو مسلمان سکھ سب میں تہلکہ مچ گیا۔ اس طرح تڑپے جیسا مرغ نیم بسمل تڑپتا ہے۔ اس وعظ میں جس قدر غیر مذہب والے شامل تھے سب مسلمان ہو گئے۔ (سوانح حیات ص ۱۴۵)

ساہوکار کا کلمہ سنتے ہی مسلمان ہو جانا (کرامت، ۵۸):۔

ایک بار آپ ساہووالا کی طرف جا رہے تھے۔ رستہ میں ایک ساہوکار گھوڑی پر سوار سامنے آ گیا۔ آپ کی حالت اس وقت دگرگوں تھی۔ گھوڑی کی باگ ہاتھ سے گر گئی ساہوکار نے کہا میاں گھوڑی والے باگ سنبھالو۔ آپ نے جواب دیا میں سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن نفس بڑا سرکش ہے مانتا نہیں۔ ساہوکار نے کہا کیا کہتا ہے آپ نے فرمایا یہ لا الہ الا اللہ کے معنی کما حقہ نہیں مانتا آپ کا کلمہ پڑھنا تھا کہ ساہوکار بے ہوش ہو کر نیچے آ گرا، آپ بھی نیچے اتر آئے جب ہوش میں آیا تو مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ (سوانح حیات ص ۱۴۵)

مصلی کے نیچے روزانہ دو روپیہ حاصل ہونا (کرامت، ۵۹):۔

شیخ اللہ دتا المعروف اللہ الصمد سکنہ موضع درگاہی والا یہ وڈالہ سندھواں میں سردار

facebook.com/Salfi.tasawuf

دیال سنگھ مجسٹریٹ کا ملازم تھا بڑا رشوت خور اور بدچلن خائن اور بددیانت تھا یہ مفلس ہو گیا اور قرضدار بھی تھا آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ عصر کی جماعت کرانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ شیخ اللہ دتا ابھی باہر ہی تھا آپ نے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ ایک اور مقتدی بنالیں اتنے میں شیخ اللہ دتا مسجد میں داخل ہوا بعد سلام مسنون کے مصافحہ کر کے وضو کیا اور جماعت میں شامل ہو گیا۔ بعد نماز آپ نے آنے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے کہا ارادہ بیعت ہونے کا ہے لیکن ایک آزمائش ہے۔ آپ نے فرمایا میں امتحان کے قابل نہیں گناہگار ہوں تم جو بات کہنا چاہتے ہو کہو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ہو جائے گی۔ اس نے کہا میں ایک عورت پر فریفتہ ہوں کسی صورت وہ میری مطیع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمانبردار ہو جائے گی اور تیرے پاس آجائے گی مگر یہ یاد رکھو اگر تم نے زنا کیا تو مجذوم ہو جائے گا اللہ دتا واپس درگاہی والا چلا گیا وہ عورت بھی خود بخود اس کے پاس آگئی اللہ دتا کہتا تھا خدا کا ڈر تھا یا نہیں لیکن اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب بھی میرے پاس ہیں۔ میں بعد یقین پھر آپ کی خدمت میں بیعت ہونے کے ارادہ سے آیا عصر کا وقت تھا آپ نے اپنے مقتدیوں کو فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ شیخ اللہ دتہ بھی آتا ہے۔ اس کو بھی ساتھ ملا لو۔ یہاں تک میں بھی آگیا۔ سلام کے بعد مصافحہ کیا آپ نے مجھے فرمایا کہ ایسی جگہ سے بچنے کو اسلام کہتے ہیں بعد نماز میں بیعت ہوا اور اپنی حالت فقر و فاقہ والی بیان کی آپ نے مجھے کچھ پڑھنے کے لیے بتایا اور فرمایا کہ اپنے مصلیٰ کے نیچے سے دو روپیہ ہر روز نکال لیا کرو۔ لیکن یہ سرالٰہی ہے کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ چند روز مجھے وہ نقد مصلیٰ کے نیچے سے ملتا رہا۔ آسودگی دیکھ کر میری عورت فراخی اور آسودگی کا سبب دریافت کرنے کے درپے ہو گئی۔ بہت دفعہ اس نے مجھ سے دریافت کیا میں ذکر کر بیٹھا میرا ذکر کرنا ہی تھا وہ آمدنی بند ہو گئی جمعہ کے روز میں پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا واہ بھائی اللہ دتا ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد اول | Vebuka.com

تھوڑی سی چیز بھی ہضم نہ ہوسکی۔ آپ نے پھر اللہ الصمد پڑھنے کے لیے فرمایا۔ اس نے اس قدر اللہ الصمد پڑھا کہ تسبیح گھس گئی اور اس کا نام اللہ الصمد مشہور ہو گیا۔

(سوانح حیات ص ۱۴۷)

ضرورت کے غیب سے اسباب بننا (کرامت، ۶۰):۔

یہی شیخ اللہ دتا بیان کرتا تھا کہ ایک دفعہ مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت تھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور التجا کی کہ دعا فرمادیں تا کہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم بھی دعا کرو اور میں بھی کرتا ہوں۔ دعا کرانے کے بعد رخصت ہوا رستہ میں مجھے پاخانہ کی حاجت ہوئی مجھے اینٹ کی ضرورت تھی اینٹ تو کوئی نہ ملی ایک سیاہ ٹاکی زمین میں دفن کی ہوئی دیکھی میں نے جو اس کو نکالا تو اس میں اتنے روپیہ تھے جس قدر مجھے ضرورت تھی۔

شیخ اللہ دتا کا بیان تھا کہ میں بڑا سیاح ہوں لیکن میں نے آج تک مولوی صاحب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جو کچھ آپ نے کسی کو کہا اور جو کوئی آپ کے پاس آیا خالی نہ گیا۔ آپ کا کام آپ کا لباس آپ کا چلنا پھرنا سب مطابق سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا

کار پاکاں را قیاس از خود دیگر (سوانح حیات ص ۱۴۷)

توجہ کی بدولت اعمال میں برکت (کرامت، ۶۱):۔

بڈھا کشمیری ساکن قلعہ میہاں سنگھ بیان کرتا تھا کہ ایک دن میں آپ کے پاس تنگی روزگار کی شکایت کر کے دعا کا ملتجی ہوا آپ نے فرمایا میاں بڈھا بعد نماز صبح سورۂ یٰسین ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ انشاء اللہ العزیز ایک روپیہ روزانہ تمہیں کسی نہ کسی صورت میں مل جایا کرے گا۔ کچھ مدت میں اس طرح کرتا رہا خواہ کچھ بھی ہوتا ایک روپیہ روزانہ مجھے مل جاتا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ دو دفعہ پڑھ کر دیکھوں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ میں نے دو دفعہ پڑھنی شروع کر دی اور مجھے دو

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

روپیہ روزانہ آمدن ہونی شروع ہوگئی۔آہستہ آہستہ بالترتیب میں نے روزانہ پانچ دفعہ سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کردی اور مجھے پانچ روپے روزانہ آمدن شروع ہو گئی۔ابھی ایک دو یوم ہی پانچ دفعہ سورۂ یٰسین پڑھی تھی کہ مولوی صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا۔میاں بڑھا تو بہت لالچی ہوگیا ہے جس قدر تمہیں کہا گیا تھا۔اس پر تم شاکر نہیں رہے۔اب آئندہ اس مطلب کے لیے سورۂ یٰسین نہ پڑھا کریں اس کے بعد کئی دن میں نے بیس دفعہ بھی پڑھی۔لیکن آمدن ایک روپیہ بھی نہ ہوئی۔
(سوانح حیات ص ۱۴۸)

لب لگانے کی برکت سے زخم ٹھیک ہوجانا (کرامت، ۶۲):۔

عبدالعزیز پسر نبی بخش درزی ساکن قلعہ میہاں سنگھ نے بیان کیا کہ بچپن میں میرے پاؤں پر لوہاروں کی آئرن گری اور میرا پاؤں سخت زخمی ہوا درد سے بیتاب ہو رہا تھا میری والدہ مجھے اٹھا کر مولوی صاحب کی خدمت میں لے گئی۔آپ نے میرے پاؤں پر لب لگائی فوراً آرام ہوگیا۔(سوانح حیات ص ۱۴۸)

کلمہ سنتے ہی سکھ کا مسلمان ہوجانا (کرامت، ۶۳):۔

ایک دفعہ آپ ضلع گجرات میں سفر فرما رہے تھے کہ ایک سکھ نے پوچھا موضع ڈنگہ کا راستہ کون سا ہے۔آپ نے فرمایا بھائی مجھے ڈنگوں کا راستہ یاد نہیں البتہ سیدھوں کا یاد ہے اس نے کہا سیدھوں کا ہی بتادو۔آپ نے فرمایا سیدھوں کا راستہ لاالہ الا اللہ ہے۔ آپ کا زبان سے کلمہ نکلنا تھا کہ اس کی زبان پر کلمہ جاری ہوگیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔(سوانح حیات ص ۱۴۸)

صرف ایک تعویز پر روٹھے سسرال اور بیوی کا مان جانا (کرامت، ۶۴):۔

وزیر احجام جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ کی شادی موضع بوپڑہ کلاں میں ہوئی تھی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 229/495

بہت بدشکل تھا اور اس کی منکوحہ بہت خوبصورت تھی خدا کی مرضی اس کی عورت اس کی شکل دیکھ کر اس قدر متنفر ہوئی کہ پھر وہ آنے کا نام نہ لیتی تھی۔ بہت دفعہ سسرال گیا لیکن ناکام واپس آیا۔ جاکے چیمہ میں ہمارے رشتہ دار حکیم شہاب الدین صاحب تھے۔ ان کو سفارش کے طور پر ہمراہ لے کر قلعہ میں آ گیا۔ مولوی صاحب کی خدمت میں تمام ماجرا بیان کیا آپ نے اس کو ایک تعویذ لکھ کر دیا اور کہا کہ جاؤ اور اپنے سسر اور ساس کو سلام کر آؤ۔ لیکن خبردار وہاں رات نہ رہنا رات کو یہاں واپس آ جانا۔ وزیر تعویذ لے کر چلا گیا۔ پہلے تو یہ حالت تھی کہ گھر کے تمام آدمی اس کو مارنے کو تیار ہوتے تھے لیکن اب یہ حالت ہوئی کہ سب نے خوب آؤ بھگت کی اور رات رہنے کو بہت اصرار کیا مگر وہ مولوی صاحب کے حکم کے مطابق واپس قلعہ چلا آیا۔ عصر کے قریب لڑکی کے والدین لڑکی کو قلعہ میں لے آئے۔ اس دن کے بعد وہ تمام عمر میکے نہ آئی۔ (سوانح حیات ص ۱۴۹)

لب لگانے کی برکت سے سوکڑا سے شفاء پا جانا (کرامت، ۶۵):۔

ہدایت اللہ پنجابی کا مشہور شاعر سکنہ لاہور نے بیان کیا کہ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ ایک مرتبہ مولوی صاحب مسجد چینیانوالی میں تشریف لائے میرے والد نمازی تھے۔ مگر بدعتی اور مشرک تھے وہ مولوی صاحب کی زیارت کو گئے میں اپنے والد کے ہمراہ تھا میرے گلے میں دوہاوے (پنجاب میں اکثر عورتوں کا خیال ہے کہ جس شخص کے بچے مرجاتے ہوں۔ اگر سات سال تک ہر سال چاندی کی ایک ہنسلی بنوا کر لڑکے کے گلے میں ڈالتا رہے اور سات سال کے بعد ساتویں ہنسلیاں خیرات کر دے۔ تو اس کی اولاد نہیں مرتی۔ وہ ہنسلیاں دوہادی کہلاتے ہیں) پڑے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے دیکھ کر میرے والد سے نہایت حلیمی سے پوچھا کہ میاں اس لڑکے کے گلے میں کیا ڈالا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت میری اولاد نہیں بچتی اس لیے یہ دوہاوے ڈالے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہے۔ ان دوہاوں میں کیا پڑا ہوا ہے۔ انہیں اتار دو۔ چنانچہ میرے والد نے وہیں اتار دیئے۔ میں گھر آیا میری دادی اور والدہ بہت چیخیں چلائیں کہ یہ کیا ظلم کیا۔ لیکن میرے والد نے ایک نہ مانی۔ مولوی صاحب کے چلے جانے کے بعد میں بیمار ہو گیا۔

اور دو ماہ تک بیمار رہا۔ ایک ہاتھ سوکھ گیا چنانچہ چھ ماہ کے بعد مولوی صاحب لاہور پھر تشریف فرما ہوئے اور میرا والد مجھے لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت جس دن سے آپ نے دوہاوے اتروائے ہیں اسی دن سے بچہ بیمار ہے ایک ہاتھ اس کا بیکار ہو گیا ہے۔

چنانچہ مولوی صاحب نے میرے ہاتھ پر اپنی لب مبارکہ لگائی اور دم کیا۔ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک درزیوں کا کام کرتا ہوں۔ مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ایسے کاموں پر عقیدہ رکھنے کے لیے شیطان یہ اذیتیں دیا کرتے تھے۔

(سوانح حیات ص ۱۵۰)

☆......☆......☆

کتاب ''عالم برزخ'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ عالم برزخ....... مصنف:۔ عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر:۔ رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار فیصل آباد

سکرات موت میں پیشگی اطلاع کے چند واقعات

خیر النساج کا واقعہ:۔

خیر النساج کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ نے موت کے وقت فرمایا صبر کروں گا' اللہ پاک تمہیں عافیت عطا فرمائے تمہیں جو حکم ہے اس کے بغیر چارہ نہیں اور میری عمر کا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

پیمانہ لبریز ہو چکا ہے پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور نماز ادا کر کے فرمایا۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو یہ فرمایا اور دنیا سے انتقال فرما گئے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جس روز عالم فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرمانے والے تھے اس روز فرمانے لگے مجھے اٹھا کر بٹھاؤ' تیمار داروں نے آپ کو اٹھا کر بٹھا دیا' چشم پرنم کے ساتھ فرمایا میں وہ ہوں جس نے تعمیل احکام میں کوتاہی کی اور گناہوں میں سرگرمی دکھائی' یہ جملہ تین بار فرما کر کلمہ طیبہ پڑھا اور سر اٹھا کر غور سے دیکھنے لگے لوگوں نے پوچھا......

امیر المؤمنین! آپ اس قدر غور سے کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا میں ایسی صورتیں دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن' پھر جان جان آفرین کو سونپ دی۔ مسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سکرات موت کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھا آپ نے اشارے سے ہمیں باہر جانے کا حکم دیا ہم سب باہر آ کر بیٹھ گئے صرف ایک خادم آپ کے پاس رہ گیا اس وقت آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے

"تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین۔ (القصص ۸۳)

ترجمہ: آخرت کا گھر (جنت) ہم نے ان لوگوں کیلئے تیار کیا ہے جو دنیا میں شان وشوکت کے طالب نہیں ہیں اور بہترین انجام متقیوں ہی کا ہے۔ بیشک تم نہ انسان ہو نہ جن پھر خادم نے باہر آ کر ہمیں اندر آ جانے کو کہا اب جو ہم اندر گئے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ:۔

فضالہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں محمد بن واسع کی وفات کے وقت موجود تھا آپ دفعۃً فرمانے لگے اے میرے اللہ کے فرشتو آؤ' ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

طرف سے ہے اس وقت مجھے نہایت روح افزا اور مست کن خوشبو کی لپٹیں آ رہی ہیں پھر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اس سلسلہ میں بے شمار واقعات ومشاہدات ہیں لیکن سب سے بلیغ، مؤثر اور جامع یہ آیت ہے "**فلولا اذا بلغت الحلقوم**"۔(الواقعہ) جب روح بدن سے سینے میں آکر اٹک جاتی ہے اور اس وقت تم (یہ منظر) حسرت بھری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو اور ہم مرنے والے کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تمہیں دکھائی نہیں دیتے۔ (عالم برزخ ص ۱۶۵،۱۶۶)

مرنے کے بعد زندہ ہونے کے واقعات

سر گدھے کا اور جسم انسان کا:۔

حضرت عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک بستی میں ٹھہرا اسی بستی کے ایک کنارے ایک قبرستان تھا جب عصر کا وقت ہوتا تو اس قبرستان میں ایک قبر کھلتی اور اور اس میں سے ایک آدمی نکلتا جس کا سر گدھے کا اور باقی جسم انسان کا ہوتا اور وہ گدھے کی آواز میں تین چیخیں مارتا اور پھر اپنی قبر میں داخل ہو جاتا میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت اون کات رہی تھی ایک عورت نے مجھ سے کہا آپ اس بڑھیا کو دیکھتے ہیں؟ میں نے کہا کیا بات ہے؟ کہنے لگی یہ اس شخص کی والدہ ہے۔ میں نے کہا اس کا قصہ کیا ہے؟ وہ عورت کہنے لگی کہ یہ شخص شراب پیتا تھا اور جب یہ اس کام کیلئے نکلتا تو اس کی والدہ اس سے کہتی میرے بیٹے اللہ سے ڈر! تو کب تک یہ شراب پیتا رہے گا؟ یہ اپنی ماں سے کہتا تو گدھے کی طرح چیختی رہتی ہے۔ اس عورت نے بتایا کہ یہ شخص عصر کے بعد (ایک دن) فوت ہو گیا۔ اسی روز سے ہمیشہ عصر کے بعد اس کی قبر کھلتی ہے اور یہ گدھے کی سی تین چیخیں مارتا ہے اور پھر یہ بدستور اپنی قبر میں چھپ جاتا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مکے سے مدینے کو جا رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا جس کا تمام جسم آگ میں جل رہا ہے اور اس کی گردن میں زنجیر ہے جسے گھسیٹا جا رہا ہے مجھے دیکھ کر کہتا ہے اے عبداللہ مجھ پر پانی چھڑک دو معلوم نہیں وہ مجھے پہچانتا تھا یا عبداللہ عرف کے اعتبار سے کہہ رہا تھا اتنے میں دوسرا شخص نکل کر آتا ہے اور کہتا ہے عبداللہ! اس پر پانی نہ چھڑکنا' پھر وہ اس کی زنجیر پکڑ کر اور اسے گھسیٹ کر قبر میں لے جاتا ہے (ابن ابی الدنیا)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بھی مذکورہ بالا واقعہ قدرے اختلاف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے فرماتے ہیں اس کی دہشت سے میرے بال سفید ہو گئے میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ نے تنہا سفر کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ (کتاب الروح لابن قیم ص ۶۷ بحوالہ عالم برزخ)

☆......☆......☆

کتاب "بزرگان سوہدرہ" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تذکرہ بزرگانِ علوی سوہدرہ....... مرتبہ: عبدالرشید عراقی

ترتیب: قمر الحمید فیصل، مسلم پبلیکیشنز

جمادات کا ساتھ ذکر کرنا:۔

مولانا سید عبداللہ الغزنوی رحمہ اللہ (م ۱۲۹۸) للّٰہیت' تقویٰ اور علم دین میں یکتائے روزگار تھے۔ صاحب "نزہۃ الخواطر" ان کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

حضرت عبداللہ بن محمد بن محمد شریف الغزنوی شیخ تھے۔
امام تھے' عالم تھے' زاہد تھے' مجاہد تھے۔ رضائے الٰہی کے حصول
میں کوشاں تھے۔ اللہ کی رضا کیلئے اپنی جان' اپنا گھر بار' اپنا مال'
اپنا وطن سب کچھ لٹا دینے والے تھے۔ علمائے سوء کے خلاف
ان کے معرکے مشہور ہیں۔

دور دراز علاقوں سے علماء اور مشائخ آپ سے فیض حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوتے اور جب آپ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ وغیرہ کلمات کا ورد کرتے تو جمادات بھی آپ کے ساتھ باآواز بلند تسبیح و تہلیل کرتے اور وجد و اضطراب میں آ جاتے۔ چنانچہ مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ بروایت مولوی یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۵ھ) سوہدرہ میں ایک حنفی عالم مولوی سید نور شاہ مرحوم تھے اور "**السعید من سعد فی بطن امہ**" میں سے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مغربی جانب سے ایک نور چمکا' جو ستون کی شکل میں آسمان کو چھوتا ہوا نکل گیا۔ اس نور کا مبداء سے مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ تھے۔ چنانچہ مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ حضرت مولانا عبداللہ الغزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ حضرت مولانا غلام نبی الربانی کا روحانی پایہ بہت اونچا تھا۔ آپ کی زبان اور دعا میں ایک خاص تاثیر تھی جس کا صاف پتہ چلتا تھا۔ مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ ایک بہترین خوشنویس تھے۔ چنانچہ امرتسر جب بھی آپ تشریف لے جاتے تو وہاں حضرت شیخ کیلئے کتابیں نقل کرتے۔

(تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ ص ۷۱)

خواب میں بشارت:۔

حضرت غلام نبی الربانی مرحوم کا درج ذیل واقعہ مولانا سید عبداللہ الغزنوی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

رحمہ اللہ کے اس واقعہ سے مماثلت رکھتا ہے جو حضرت عارف باللہ نے غزنی میں خواب میں دیکھا تھا یعنی آپ نے بخاری شریف کو خاک آلود دیکھا اور پھر اس کو صاف کیا اور ممدوح (مولانا غلام نبی الربانی مرحوم) نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں سوہدرہ کی مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھا رہا ہوں اور مسجد کو خوب صاف کر رہا ہوں۔ یہ خواب آپ نے مولانا سید عبداللہ الغزنوی سے ذکر کیا تو حضرت شیخ نے فرمایا:

"الحمدللہ است این رویا صادق است۔ برائے شماہمہ مبارک است انشاءاللہ"

انشاءاللہ از تو در دین اسلام کارے خواہد شد کہ این راز شرک و بدعت پاک خواہد نمو مراد از مسجد ایں اسلام است' خس و خاشاک بیرون کردن کفر۔"یا"دین از شرک و بدعت پاک نمودن است"

"سب اللہ کی تعریف ہے۔ یہ سچا خواب ہے اور آپ کیلئے بڑا باعث برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بڑا کام لے گا آپ اسلام کی حفاظت کریں گے اور کفر کو شکست دیں گے انشاءاللہ"

مرحوم کا زہد و تقویٰ محتاج وضاحت نہیں۔ مولانا الغزنوی رحمہ اللہ کے فیض یافتگان میں یہ جنس کمیاب تقویٰ و للّٰہیت ماشاءاللہ عام تھی۔

(تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ ص 71 سے 74)

حضرت "جی ہوری" کے خادم جنات:۔

حضرت مولانا غلام نبی الربانی المعروف "جی ہوری" کا حلقہ درس بڑا وسیع تھا۔ تشنگان دین اپنی علم دین کی پیاس بجھانے کیلئے دور و نزدیک سے آتے۔ مسجد میں ہی قیام و طعام کا بندوبست ہوتا اور یوں یہ سلسلہ ان کی پوری زندگی تک چلتا رہا۔ ایک ایسے ہی درس کے اختتام پر آپ نے شاگردوں سے کہا کہ موضع تلواڑہ سے مسجد کیلئے لکڑی کا شہتیر اٹھا لاؤ اور آٹھ دس لڑکے اس کام کیلئے جاتے۔ اگلی صبح جب آپ نماز فجر کیلئے تشریف لائے تو شہتیر

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 236/495

پڑا تھا۔ مگر سبھی نے شہتیر کے لانے پر لاعلمی کا اظہار کیا۔ البتہ ایک شاگرد نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ اس شہتیر کو وہ اکیلا ہی اٹھا کر لایا ہے۔ "حضرت صاحب" معاملہ سمجھ گئے اور اسے فوراً ہی علیحدگی میں لے گئے۔ ایک اچھا مسلمان بننے کی تاکید کی اور نصیحت فرمائی کہ خلق خدا میں سے کسی کو تنگ نہ کرنا اور ہم زادوں میں تبلیغ کرنا۔ بزرگ کہتے ہیں کہ یہ ایک جن تھا جس نے ولی کامل کی درسگاہ سے فیض یاب ہونے کیلئے انسانی روپ دھارا اور علم کی دولت سے مالا مال ہوا۔ (تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ ص 142)

کرامات کی ایک ادنیٰ جھلک :۔

ایک دفعہ ابر باراں نہ برسنے سے سوہدرہ میں خشک سالی کا دور دورہ تھا۔ کھلیان اجڑ گئے اور کھیتیاں ابر باراں سے محروم ہوگئیں۔ زمین پیاس کے مارے پھٹی جاتی تھی۔ مویشی اور جانور مرنے لگے۔ اس آفت سماوی کے آگے سب لوگ بے بس تھے۔ اہل سوہدرہ سے لوگوں کا جم غفیر حضرت "جی ہوری" صاحب سے ملتجی ہوا کہ حضرت خلق خدا مر رہی ہے آپ دعا فرمائیں کہ ابر رحمت برسے...... آپ نے عوام الناس سے کہا کہ نماز استسقاء ادا کی جائے گی۔ لہٰذا وقت مقررہ پر پلکھو کے کنارے کھجوروں والے کھلے میدان میں برہنہ پا وسر لوگ اکٹھے ہوئے۔ اتنے میں ہندوؤں کے من چلے نوجوان مسلمانوں سے مذاق کر رہے تھے' کہ مسلمان اپنے خدا سے بارش لینے جارہے ہیں۔ اگر واقعی برکھا چاہیے تو کسی مندر کے سنکھ اور گھنٹیاں بجاؤ" مگر جو غیر مسلم پختہ عمر اور تجربہ رکھتے تھے ان کو یقین تھا کہ ولی کامل کی پرارتھنا پربو کے ہاں ضرور قبول ہوگی۔ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ نے اپنے مخصوص لہجے میں گڑگڑا کر دعا مانگی تو گھنگھور گھٹائیں ہر سو آسمان پر پھیل گئیں اور جب لوگ بازار کے شمالی حصے سے ڈھلان چڑھ رہے تھے تو ابر رحمت نے ان کے کپڑوں کو تر بتر کر دیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف جل تھل ہوگئی۔ یہ ولئ کامل کی زندگی کی کرامات کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہندوؤں میں ولی کامل کا ادب واحترام:۔

"مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ جنہیں اہلیان سوہدرہ عقیدت واحترام کے طور پر "جی صاحب" یا "جی ہوری" پکارتے ولی دوراں تھے۔ جب بھی آپ کبھی بازار میں تشریف لاتے تو تمام غیر مسلم دکاندار بھی اپنی دکانوں سے اٹھ کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے اور اس چھوٹے مندر کا دروازہ بند کر دیتے جو بازار کے وسط میں جہاں اب ملک بشیر کی سوڈا واٹر کی دکان ہے پر موجود تھا۔ تقسیم ملک کے بعد اس کے آثار مفقود ہو گئے یہ درجہ اس ولی کامل کا تھا جو ولایت کے درجے پر پہنچا ہوا تھا۔

(تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ ص 163 تا 164)

☆......☆......☆

کتاب "فتاویٰ ثنائیہ" میں الہامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ فتاوی ثنائیہ..... تالیف:۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ۔۔ مرتبہ:۔ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ...... مکتبہ:۔ ثنائیہ بلاک ۱۹ سرگودھا

اہلسنت الہامات کے قائل ہیں:۔

اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی ص ۶۲۵)

☆......☆......☆

کتاب "ہفت اقلیم" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ ہفت اقلیم..... مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

دعا کی بدولت اولاد نرینہ:۔

میرے ایک جاننے والے کے ہاں شادی کے کئی سال بعد تک اولاد نہ ہوئی۔ میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ایک مرتبہ مولانا (محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ) سے ان کیلئے دعا کی درخواست کی۔مولانا نے فرمایا میں ضرور دعا کروں گا،آپ انہیں ایک بار میرے پاس شرق پور لے کر آئیں۔ میرے وہ دوست شرق پور تو نہ جا سکے البتہ مولانا نے ان کیلئے خاص طور سے دعا کی۔اللہ کا فضل ہوا کہ وہ صاحب آج ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔اسی طرح ایک اور صاحب ریڈی میڈ کپڑوں کا کام کرتے ہیں،ان کا مسئلہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف بیٹیاں عطا کی تھیں،بیٹا کوئی نہ تھا۔مولانا کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر ہوئے۔مولانا نے تہجد کے وقت دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور ان کو بیٹا عطا فرمایا۔اس طرح کے کئی واقعات ہیں۔عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مولانا کے اخلاص کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت سے نوازا تھا۔(ہفت اقلیم:ص۔۴۱۴۔۴۱۵)

خواب میں بشارت:۔

مولانا محمد سلیمان رحمہ اللہ نے بھی اپنے اس بچے کیلئے دعا کی اور بے حد عجز و عاجزی کے ساتھ کی۔ظاہر ہے باپ اولاد کیلئے عاجزانہ انداز ہی میں دعا کرتا ہے۔پھر ایام حج ہی میں باپ کو اس دعا کی قبولیت کا احساس بھی ہو گیا۔وہ اس طرح کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کے سر پر دو چمکدار تاج دیکھے۔اس کی تعبیر ان کے ذہن میں یہ آئی کہ میرا یہ سیدھا سادھا بیٹا دین اور دنیا دونوں میں عزت پائے گا۔(ہفت اقلیم:ص۔۴۴۶)

یا علیم یا بصیر کے ذریعہ کشف:۔

نبض کے سلسلے میں حکیم (عبداللہ صاحب رحمہ اللہ) کے متعلق ایک اور عجیب و غریب واقعہ ملاحظہ ہو۔

قیام پاکستان سے قبل کچھ خانہ بدوش چمار لوگ ایک ایسے مریض کو حکیم صاحب کے پاس لے کر آئے،جس کا تمام جسم کوڑھ سے بھرا ہوا تھا۔اس کی نبض دیکھنے کی کوئی صورت نہ تھی۔حکیم صاحب نے ان لوگوں کو اس کا قارورہ لانے کیلئے کہا۔قارورہ دیکھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تو فرمایا اسے کوڑھ نہیں ہے، سانپ کے زہر کے اثرات ہیں۔ انہوں نے کہا اس کو سانپ نے کبھی نہیں کاٹا۔ حکیم صاحب نے مریض سے پوچھا تم نے کبھی مور کا گوشت کھایا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا مور کا گوشت کھانے کے بعد تمہاری یہ حالت ہوئی ہے۔ مریض نے کہا میرے سامنے ایک مرتبہ مور نے ایک سانپ نگلا اور وہ مر گیا، لیکن میں نے اس مور کا گوشت کھا لیا۔ پھر میری یہ حالت ہو گئی۔

حکیم صاحب نے اس مریض کو تریاق دیئے اور اللہ نے اسے صحت عطا فرمادی۔

لوگوں نے اس عجیب وغریب تشخیص کے بارے میں حکیم صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ قارورہ ٹیسٹ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ میں اس میں ایک قطرہ سرسوں کے تیل کا ڈالتا ہوں اور پھر اس کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ بعض مریضوں کے پیشاب میں یہ قطرہ لمبائی کے رخ پھیلتا ہے، بعض کے چوڑائی کے رخ۔ بعض میں اسی طرح رہتا ہے اور بعض مریضوں کے پیشاب کو گدلا کر دیتا ہے۔ اس سے مرض کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس مریض کے پیشاب میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ میں نے تیل کے قطرے کو اچھی طرح دیکھا تو اس میں مور کی شبیہ نظر آئی جس نے منہ میں سانپ پکڑا ہوا تھا۔

حکیم صاحب ''**یا علیم یا بصیر**'' کا وظیفہ ہر روز صبح وشام سو سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ قارورہ میں مور کی جو شبیہ نظر آئی، وہ اس وظیفے کی برکت کا نتیجہ ہے۔ (ہفت اقلیم: ص۔ ۴۵۴۔۴۵۵)

☆......☆......☆

''فتاویٰ ثنائیہ'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ فتاویٰ ثنائیہ (جلد اول) شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مرتب:۔ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

نامحرموں کے اختلاط کے بارے میں کشف:۔

آپ جب بارادہ حج بیت اللہ تشریف لے گئے تو بیت اللہ کے اندر مردوں اور عورتوں کو اکٹھے داخل ہوتے دیکھا۔ آپ کو کہاں تاب تھی کہ کوئی امر منکر دیکھیں اور خموش ہو رہیں۔ تلوار کھینچ کر دروازہ بیت اللہ پر کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا، کہ واللہ جب تک اسماعیل زندہ ہے۔ مرد اور عورت مل کر بیت اللہ میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگوں میں شور ہوا اور شدہ شدہ یہ خبر ملازمانِ حکومت تک پہنچی۔ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ سے سبب دریافت کیا گیا۔ کہ آپ اتنا تشدد کیوں کرتے ہیں تو فرمایا کہ ان مردوں کے تہبند دیکھے جائیں جو عورتوں کے ساتھ مل کر بیت اللہ میں داخل ہوتے ہیں چنانچہ دیکھا گیا کہ ان سب کے تہبند آگے سے بھیگے ہوئے تھے۔ اس وقت سب کو اس کا احساس ہوا اور اُسی وقت سے عورتوں اور مردوں کے ساتھ داخل ہونے کی ممانعت ہو گئی۔ (فتاویٰ ثنائیہ: ج:۱: ص:۹۲۔۹۳)

آپ کی کرامت، بازاری عورتوں کی توبہ:۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ جامع مسجد دہلی سے اُتر رہے تھے کہ دہلی کے چند شہدوں نے آپ کو گالیاں دینی اور حرامی کہنا شروع کیا۔ اب آپ کا جواب سنئے مسکرا کر نہایت متانت سے فرماتے ہیں کہ بھئی میں حرامی کیوں کر ہو سکتا ہوں۔ میری والدہ کے نکاح کے گواہ تو اب تک موجود ہیں۔ تبلیغ احکام خداوندی اور اشاعت سنت کا خیال ہر وقت دامنگیر تھا۔ ایک روز خیال آیا کہ دہلی میں کسبی عورتیں بہت ہیں۔ ان کو کوئی وعظ و نصیحت نہیں سناتا۔ آخر یہ بھی تو آدمی ہیں۔ ممکن ہے کہ نصیحت کارگر ہو جائے اور ایک ساتھ سینکڑوں خدا کے بندے گناہ سے بچ جائیں۔

آخر رات کو ایک مشہور کسبی کے مکان پر جا کر دروازہ پر پہنچے معلوم ہوا کہ شہر کی اور بھی بہت سے کسبیاں اس مکان پر موجود ہیں اور گانے بجانے میں مصروف ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

جاتے ہی گداگروں کی سی صدا دی۔ مکان کے اندر سے ایک لڑکی بھیک لے کر آئی۔ حضرت شہید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جا کر صاحب مکان سے کہہ دو کہ اس فقیر کی عادت ہے کہ جب تک اپنی صدا نہیں سنا لیتا۔ اُس وقت تک بھیک نہیں لیتا۔ لڑکی نے جا کر کہہ دیا جواب ملا کہ ہمیں صدا سننے کی ضرورت نہیں تم فقیر ہو تمہیں اپنی بھیک سے مطلب، ان باتوں سے کیا غرض، مگر حضرت شہید رحمہ اللہ کو تو غرض ہی اسی سے تھی فرمایا کہ ہم تو بدون صدا سنائے بھیک نہ لیں گے۔ آخر چند مرتبہ کی ردّ و کد کے بعد کسبیوں نے بھی خیال کیا کہ یہ کوئی عجیب فقیر ہے۔ اس کی صدا بھی سن لو دیکھو کیا کہتا ہے۔ یہ بھی ایک تماشہ سہی، حضرت شہید رحمہ اللہ اندر داخل ہوئے اور کھڑے ہو کر

”وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ☐ ۔ الآية

ترجمہ: ”قسم انجیر کی و زیتون کی اور طور سینین کی اور اس شہر امن والے کی ہم نے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازہ“

پڑھ کر وعظ شروع کر دیا۔ حضرت شہید رحمہ اللہ کا وعظ ہے اور فاحشہ عورتوں کی مجلس، یہ عجیب و غریب منظر کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ فواحش کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، طبلچیوں نے اپنے اپنے طبلوں اور سارنگیوں کو بغلوں سے نکال کر پھینک دیا ہے کوئی مصروف آہ و زار ہے تو کسی کو گریہ و بکا دم لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ کسی کو کسی کی خبر نہیں۔ گویا یہ لوگ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔

نہ معلوم کہ حضرت شہید رحمہ اللہ نے ان سرد دلوں میں وہ کونسی برقی حرارت چھوڑ دی جس کی تاثیر سے معاصی کے تمام نجس مادّے پگھل پگھل کر آنکھوں سے بہنے لگے

ے

آج اُس بزم میں ہم آگ لگا کر اُٹھے

facebook.com/Salfi.tasawuf

یہاں تلک روئے کہ ان کو بھی رُلا کر اُٹھے

وعظ کا ختم ہونا تھا اور ساری مجلس کا حضرت شہید رحمہ اللہ کے قدموں پر گر پڑنا۔ ان کی ہدایت کا وقت آ گیا تھا۔ اسی ایک مجلس میں سب نے حضرت شہید کے ہاتھ پر توبہ کی اور سب کے سب خدائے تعالیٰ کے مقبول بندے ہو گئے۔ صاحب خانہ جوان سب میں حسن و جمال اور مال و ریاست کے اعتبار سے بڑی تھی اور اکثر رؤسا و نواب اُس سے مبتلا تھے۔ اس سحر بیان وعظ سے اتنی متاثر ہوئی کہ اپنا سارا مال و متاع لٹا کر شب و روز عبادت میں مشغول ہو گئی اور جب حضرت شہید رحمہ اللہ نے سکھوں سے جنگ کی تو یہ بھی آپ کے لشکر میں تھی۔ اور وہی ہاتھ جنھوں نے عمر بھر چکی کا ہتھہ نہ دیکھا تھا۔ آج اُن میں گھوڑوں کا دانہ دلتے دلتے مہندی کی بجائے آبلہ پڑے ہوئے ہیں۔

واللہ یہدی من یشاء الی سواء السبیل۔

مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ وعظ سے فارغ ہو کر باہر آئے۔ آپ کے ایک عزیز آپ کو فواحش کے گھر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہو لیے تھے اور چھپ کر دروازہ میں یہ سارا ماجرا دیکھ رہے تھے۔ جب اس کے گھر سے نکل کر چند قدم آگے بڑھے تو وہ عزیز سامنے آئے اور عرض کیا کہ حضرت کچھ اپنی عزت کا بھی تو خیال چاہیے۔ مولانا نے فرمایا: ”واللہ میری عزت تو اس وقت ہوگی کہ میرا منہ کالا کر کے مجھے گدھے پر سوار کیا جائے اور دہلی کے چاندنی چوک میں پھرایا جائے مگر میری زبان کسی خلاف حق کلمہ کے ساتھ ملوث نہ ہو۔ میری زبان پر وہی ”**قال اللہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** جاری ہو“۔

(القاسم بابت شوال وذیقعدہ ۱۳۴۷ھ) (فتاویٰ ثنائیہ: ج:۱: ص: ۹۳ تا ۹۵)

☆......☆......☆

کتاب ”تذکار جہلمی“ میں کرامات کا تذکرہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نام کتاب:۔ تذکار حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ جہلمی .....

تصنیف:۔ قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری

پیشانی پر روشن مستقبل کی لکیریں پڑھنا:۔

۱۹۳۹ء کے اواخر میں حافظ عبدالغفور نے مدرسہ جھوک دادو میں داخلہ لے لیا۔ میاں باقر رحمہ اللہ نے پہلی نظر میں حافظ صاحب کی پیشانی سے روشن مستقبل کی لکیریں معلوم کر لیں اور انہیں اپنی تربیت میں لے لیا۔ میاں باقر رحمہ اللہ علیہ کی صحبت اور تربیت نے انہیں مسِ خام سے کندن بناڈالا......

میاں باقر رحمہ اللہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے تھے، عالم، عابد، زاہد، ذاکر، شب زندہ دار بزرگ تھے۔ ان کے ظاہر و باطن میں یکسانیت تھی، قول و عمل گفتار و کردار اور سیرت و صورت میں توافق تھا، وہ راستباز، خوش اخلاق، خوش اطوار شخصیت کے مالک تھے۔

ان کی کرامتیں اور ان کے حسنِ کردار کے واقعات عام و خاص کی زبان پر جاری ہیں۔ میاں صاحب ۱۹۷۷ء میں وفات پا گئے۔ حافظ عبدالغفور ہمیشہ میاں صاحب کو اپنا روحانی باپ اور دینی پیشوا سمجھتے تھے۔ (تذکار حافظ عبدالغفور جہلمی ،ص:۳۴)

صاحب کرامت بزرگ:۔

دعا کی قبولیت کا تعلق انسان کے باطن سے ہوتا ہے۔ جتنا کوئی اسلام کے اوامر و نواھی کا پابند اور دینی ارشادات پر عمل پیرا ہوتا ہے اتنی اُسکی دعا میں قبولیت ہوتی ہے بعض اشخاص اپنے ظاہر و باطن اللہ اور اس کے رسول کے تابع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی پھر ان کی دعاؤں کو رائیگاں نہیں کرتا۔ حدیث میں آتا ہے کہ کتنے ہی پراگندہ حال، پراگندہ بال اگر وہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہتے ہیں کہ یا اللہ یہ کام ضرور کرنا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔ حافظ عبدالغفور نے اپنی پوری زندگی اللہ کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دین کے مشن کے فروغ کیلئے وقف کر دی۔ اور ظاہر و باطن میں عبادت، نوافل، ذکر اور ریاضت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو عملی جامہ پہنایا۔ اسی وجہ سے بیسیوں مقامات پر حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ نے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت سے نوازا۔ بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ نے ان کی کرامتوں کا ظہور بھی کروایا۔ چنانچہ جب بیت اللہ میں ۱۹۷۹ء میں خوفناک حادثہ پیش آیا اور تمام شہروں کی چیک پوسٹوں کو الرٹ کر دیا گیا۔ خصوصاً مدینہ منورہ کی چیک پوسٹ اپنی سخت گیری اور محاسبے میں خاصی شہرت رکھتی ہے۔ حافظ عبدالغفور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانا چاہتے تھے۔ دوستوں نے منع کیا کہ سانحہ حرم کی وجہ سے حالات بڑے سنگین ہیں، آپ کو نہیں جانا چاہیے لیکن حافظ عبدالغفور سفر کا پروگرام بنا چکے تھے اور وہ مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ منورہ کی چیک پوسٹ پر پہنچے تو واقعی وہاں تفتیش خاصی سختی سے ہو رہی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے حافظ صاحب کی یوں عزت کروائی کہ چیک پوسٹ کے انچارج نے جب حافظ صاحب کو دیکھا تو بغیر تفتیش کے چلے جانے کا اشارہ کیا۔

دم کی برکت سے پیٹ کی رسولی ختم:۔

سیّد یونس علی شاہ بخاری ایڈوکیٹ نے بیان کیا کہ میرے چھ سالہ بچے کے پیٹ میں رسولی تھی، ڈاکٹروں کے ایک بورڈ کے وہ زیر علاج تھا، لیکن بچے کو افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے خاصی آزردگی سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ فرمانے لگے ڈاکٹری علاج چھوڑ دیں۔ لاؤ میں پانی دم کر دیتا ہوں، یہ بچے کو پلائیں۔ میں پانچوں نمازوں کے بعد یہاں آ کر دم کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ، عاجلہ اور نافعہ عطا فرمائیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

روحانی قوت کی تاثیر:۔

سیّد یونس شاہ نے بیان کیا کہ یہاں جب بھی ضلعی اور شہری حکام مقامی علماء اور جماعتوں کی میٹنگ بلاتے تو وہ سب سے آخر میں پہنچتے۔ خاموشی سے ان کی گفتگو سنتے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اور آخر میں بھرپور بات کرتے جس سے حکام بھی اتفاق کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب خاصے تیز تھے اور علماء کے خلاف خاصا تلخ ذہن رکھتے تھے لیکن حافظ صاحب کی گفتگو سے وہ بالکل خاموش ہو گئے۔ ان سے کسی نے دریافت کیا، تمہاری تیزی، طراری اور تلخی اس وقت کدھر چلی گئی تھی جب حافظ عبدالغفور گفتگو کر رہے تھے اس نے کہا کہ میں اس قدر ان کے تشخص سے مرعوب ہو گیا کہ بات نہ کر سکنے میں ہی عافیت سمجھی۔

مارشل لاء کے دنوں میں مقبول دعا:۔

جنرل محمد ضیاء الحق کی مارشل لاء کی آمد پر حافظ صاحب نے مارشل لاء کو ہدف تنقید بنایا۔ مقامی ایڈمنسٹریٹر کی عدالت میں مارشل لاء کے تحت حافظ صاحب پر کیس قائم کیا گیا۔ شیخ محمد اصغر ایڈوکیٹ اور سید یونس شاہ بخاری نے اس کیس میں وکالت کی۔ معاملہ خاصہ سنگین تھا لیکن حافظ عبدالغفور صاحب تحمل اور استقامت کے پہاڑ تھے۔ صبح تاریخ تھی، رات دونوں وکلاء حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کیس کی سنگینی کا تذکرہ کیا۔ حافظ عبدالغفور نے جواباً فرمایا کہ آج رات اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست پیش کریں گے۔ اگر وہ راضی ہو گیا تو یہ مارشل لاء کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ چنانچہ یہ منظر سب دوستوں نے دیکھا کہ صبح جب حافظ عبدالغفور صاحب ان کی عدالت میں پیش ہوئے، وہ اُٹھ کر بڑی عقیدت سے پیش آیا بلکہ آپ کا معتقد ہو گیا اور اپنے دو بچوں کو ناظرہ قرآن کیلئے ان کی خدمت میں بھیج دیا۔

دعا کی برکت سے دریا کی طغیانی ختم ہو جانا:۔

سیّد یونس شاہ بخاری یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دریائے جہلم زبردست طغیانی پر تھا اور اس کا پانی کناروں سے بہہ کر شہر میں داخل ہو چکا تھا۔ ہم حافظ صاحب رحمہ اللہ کو دریا کے کنارے پر لے گئے۔ حافظ صاحب نے وہاں پوری آہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وزاری سے ایک طویل دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے دریا کی طغیانی کو فرو کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ جب دعا سے فارغ ہوئے تو واقعتاً پانی اترنا شروع ہو گیا اور چند گھنٹوں میں پانی خاصا نیچے چلا گیا۔

اس قسم کے بیسیوں واقعات ہیں جنہیں ہم کتاب کے صفحات کی تنگ دامانی کی وجہ سے ضبط کرنے سے قاصر ہیں۔ (تذکار حافظ عبدالغفور جہلمی ، ص: ۱۴۵ تا ۱۴۸)

امام کعبہ کی کرامت:۔

قاری محمد صدیق ایم اے آف الریاض، شیخ ابن السبیل حفظہ اللہ سے ملاقات کیلئے مکہ پہنچے اور شیخ صاحب اس وقت طائف جا چکے تھے۔ ہم نے شیخ عبدالقادر حبیب اللہ سے رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے فرمایا جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن اور چک نمبر ۲۴۹ گ ب جالندھریاں میں بچیوں کے مدرسہ کے سنگِ بنیاد کیلئے میں انہیں ضرور لے کر جاؤں گا۔ وہاں ان کو لے جانا فرض عین ہو گیا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالقادر کی نوازش سے امام کعبہ مذکورہ بالا دونوں مقامات پر گئے۔ وہ جون کا مہینہ اور شدید ترین گرمی کا موسم تھا۔ لیکن امام صاحب کی کرامت دیکھیے کہ جہاں جہاں امام کعبہ تشریف لے گئے، وہاں وہاں اللہ تعالیٰ نے خوب باران رحمت برسائی۔ (تذکار حافظ عبدالغفور جہلمی ، ص: ۱۵۴)

☆......☆......☆

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کتاب ''برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش........

مصنف:۔ مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ

کرز بن ابو کرز عبدی:۔

کرز بن ابو کرز عبدی حارثی کوفی...... کرز کے والد کا نام وبرہ تھا، لیکن عربوں کے رواج کے مطابق وہ اپنی کنیت ابو کرز سے مشہور تھے۔ قبیلہ بنو عبدالقیس سے تعلق رکھتے تھے۔

کرز نہایت متقی، پرہیز گار اور عابد و زاہد تھے۔ ابن جوزی رحمہ اللہ نے انہیں کوفے کے تابعین میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کا تعلق اصحاب الحدیث کے طبقہ رابعہ سے ہے۔

محمد بن فضیل اپنے باپ (فضیل) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی فضیل) کرز سے ملاقات کیلئے ان کے گھر گئے۔ وہ ٹاٹ کے مصلّے پر کمبل اوڑھے بیٹھے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ اللہ نے ان کو یہ توفیق مرحمت فرمائی تھی کہ دن اور رات میں تین قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ گھر سے باہر نکلتے تو لوگوں کو امر بالمعروف کرتے۔ لوگ ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر بعض اوقات انہیں اس قدر مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

اسم اعظم کی بدولت جو مانگتے مل جاتا:۔

شُرُمَہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کرز حارثی کے ساتھ ہم سفر کر رہے تھے اور بصرے جارہے تھے۔ راستے میں جہاں کوئی ایسا قطعہ زمین آتا جو کرز کی نگاہوں میں خوبصورت معلوم ہوتا، وہاں جا کر وہ نماز پڑھنا شروع کر دیتے اور نماز سے فارغ ہو کر اگلے سفر پر روانہ ہوتے۔ وہ کہتے ہیں کہ کرز حارثی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے، جو چیز اللہ سے مانگتے مل جاتی۔ انہوں نے اللہ سے اسم اعظم کا سوال کیا جو اللہ نے عطا فرما

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دیا۔

روزانہ تین قرآن ختم کرنا:۔

وہ چاہتے تھے اللہ سے دنیا کی ہر چیز نہ مانگیں، صرف اسمِ اعظم سے بہرہ مند ہونے کی التجا کریں۔ انہوں نے اللہ سے یہ دعا بھی مانگی کہ انہیں اتنی ہمت اور طاقت عطا فرما دی جائے کہ وہ قرآنِ مجید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ وہ دن اور رات میں تین قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ (برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، ص:۱۹۹)

تپتی دھوپ میں بادل کا سایہ فگن ہونا (کرامت):۔

کرز حارثی رحمہ اللہ کا غلام صبیح کہتا ہے مجھے ایک بزرگ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں نے ایک مرتبہ کرز کی رفاقت میں مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور اثنائے سفر میں ان کے متعلق بعض نہایت عجیب وغریب باتیں مشاہدے میں آئیں۔ ایک دن وہ ہم سے کہیں علیحدہ ہو گئے۔ قافلے کے تمام لوگ ان کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھومنے لگے، مگر کسی کو ان کا سراغ نہ ملا۔ میں نے بھی ان کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ جنگل کے ایک کونے میں پہنچا تو سخت گرمی کا احساس ہوا۔ اتنے میں آگے دیکھا تو کرز حارثی رحمہ اللہ نماز پڑھ رہے ہیں اور بادل ان پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اس صورتِ حال سے مجھے انتہائی تعجب ہوا اور خاموشی سے کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کی نگاہ مجھ پر پڑی اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا: ابو سلیمان! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔

میں نے عرض کیا: فرمایئے حاضر ہوں۔ بولے: مجھ سے پکا وعدہ کرو کہ آج جو کچھ تم نے دیکھا ہے، کسی کو بتاؤ گے نہیں۔

میں نے قسم کھائی کہ جب تک آپ زندہ ہیں، کسی کو نہیں بتاؤں گا۔

میت کا اہل قبور میں استقبال:۔

عمرو بن حمید کا کہنا ہے کہ جرجان کے ایک شخص نے بتایا کہ کرز کی وفات کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

موقعے پر ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جرجان کے قبرستان میں مدفون لوگ نیا لباس پہنے اپنی اپنی قبر پر کھڑے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا: یہ کیا معاملہ ہے؟

انہوں نے جواب دیا: قبرستان میں کرز حارثی تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے استقبال کیلئے ہم نے نئے کپڑے پہنے ہیں۔

راویانِ حدیث میں ثقاہت:۔

کرز حارثی رحمہ اللہ تبع تابعین کی جماعت کے جلیل القدر رکن تھے۔ انہوں نے نعیم بن ابی ہند اور ربیعہ بن زیاد رحمہا اللہ سے حدیث روایت کی اور کرز سے سفیان ثوری، ابن شیرمہ، فضیل بن غزوان، ورقہ بن عمر اور عبیداللہ وصافی رحمہم اللہ نے درسِ حدیث لیا۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان کو تابعی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تبع تابعی قرار دیتے ہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے ان کو ثقہ راویانِ حدیث میں گردانا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہایت عبادت گزار محدّث تھے۔ (برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، ص: ۲۰۰۔۲۰۱)

☆......☆......☆

کتاب ''آفتاب بخارا'' میں کرامت کا تذکرہ

کتاب کا نام:۔ آفتاب بخارا

مصنف:۔ برق التوحیدی.......... ناشر:۔ مکتبہ اہلسنت والجماعت منٹگمری بازار (لائلپور)

روزانہ ایک قرآن ختم کرنا:۔

مقسم بن سعد بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ رمضان المبارک کی پہلی رات کو ساتھیوں کو اکٹھا کرتے اور نماز میں قرآن مجید بایں کیفیت پڑھتے کہ ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے اور اسی انداز سے نماز کو جاری رکھتے، حتیٰ کہ قرآن مجید ختم ہو جاتا۔ سحری کے وقت پھر ثلث قرآن مجید تلاوت کرتے اور اس طرح ہر تیسرے دن قرآن ختم کرتے۔ اسی طرح ہر روز صبح کے وقت قرآن مجید شروع

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کرتے تو بوقت افطار ختم کر دیتے۔ تلاوت قرآن بھی چونکہ ایک بہترین عبادت ہے اس وجہ سے باکثرت تلاوت کرتے اور فرماتے کہ "ختم قرآن کے وقت جو دعا کی جائے وہ مقبول ہوا کرتی ہے۔ (آفتاب بخارا، ص: ۲۸-۲۹)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرہ منصور پوری" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ عہد خاندان، اساتذہ، ہمعصر علماء...... مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت:۔

رات قاضی معز الدین احمد رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منصور پور تشریف لائے ہیں اور گھوڑوں پر سوار ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے انتہائی ادب سے انہیں سلام کیا اور عرض گزار ہوئے: حضور (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟

فرمایا: معز الدین! تم گھوڑے سنبھالو ہم نماز پڑھ کر نابھ جائیں گے اور اپنے محب حکیم غلام فرید کو رہا کرائیں گے۔

جب تک رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے۔ قاضی معز الدین نے گھوڑوں کی باگیں پکڑے رکھیں۔

یہ خواب کی بات تھی جو ختم ہوئی۔

آنکھ کھلی تو قاضی معز الدین رحمہ اللہ حسب معمول فجر کی نماز پڑھنے مسجد میں گئے نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیا اور لوگوں کو بتایا کہ حکیم غلام فرید پر سخت آزمائش کا وقت آپڑا تھا، مگر اللہ نے ان کو بچا لیا۔

ادھر نابھ میں جیل حکام نے صبح کو حکیم صاحب کی بیڑیاں کٹی ہوئیں اور دِرِ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

زنداں کھلا ہوا پایا۔ مہاراجا کو اس کا پتا چلا تو پنجابی میں کہا:

''اللہ والوں'' یعنی جو کچھ ہوا، اللہ کی طرف سے ہوا، ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔

اس نے حکیم صاحب سے معذرت کی اور پورے اعزاز کے ساتھ پچھلے منصب پر بحال کر دیا۔ (سیرت سلیمان، ص:۲۶۲)

سورج نکلا تو نابھہ سے آنے والے لوگوں نے قاضی معزالدین رحمہ اللہ سے سارا واقعہ بیان کیا، جس سے خواب کی تعبیر واضح ہو گئی۔

(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص:۴۱۔۴۲)

جنات کا تعلیم حاصل کرنا:۔

قاضی معزالدین رحمہ اللہ کے بیٹے قاضی باقی باللہ تھے۔ انہوں نے بھی باپ کے ساتھ اپنے آپ کو احکام دین کی تبلیغ کیلئے وقف کیے رکھا۔ بے حد سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ کسب معاش کا ذریعہ زراعت تھا۔ لوگوں کو فی سبیل اللہ قرآن مجید پڑھاتے اور اسلامی و دینی علوم کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کے حدود اثر کا دائرہ منصور پور سے باہر نکل کر قرب و جوار کے قصبات و دیہات تک پھیل چکا تھا اور دینی مسائل سمجھنے اور اسلام کے اوامر و نواہی سے باخبر ہونے کیلئے بہت سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنات بھی ان سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔

ولادت سے قبل بشارات غیبیہ:۔

تاریخ کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ ہندوستان کے بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے عہد میں ایک مرتبہ شاہی خزانہ محافظوں کی نگرانی میں لاہور سے دہلی منتقل کیا جا رہا تھا۔ جب قافلہ اس مقام پر پہنچا جہاں اب سرہند آباد ہے تو ایک صاحب کشف بزرگ پر اللہ کی طرف سے منکشف ہوا کہ یہاں ایک بہت بڑا ولی پیدا ہوگا۔ اس وقت یہ تمام علاقہ ایک وسیع جنگل تھا۔ بزرگ کی یہ بات بادشاہ کے گوش گزار ہوئی تو اس نے وہاں ایک شہر تعمیر کرنے کا حکم دیا اور اس کی تعمیر کا کام شیخ رفیع الدین رحمہ اللہ کے سپرد ہوا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

شیخ رفیع الدین چھٹی پشت میں شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے اجداد میں سے تھے۔ شہر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد شیخ رفیع الدین وہیں آباد ہو گئے۔

شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے والد ماجد شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ تھے جو اپنے عہد کے معروف عالم اور متقی بزرگ تھے۔ ان کے فرزند گرامی شیخ احمد کی ولادت جمعے کے روز ۱۴۔ شوال ۹۷۱ھ (۲۶ مئی ۱۵۶۴ء) کو سرہند میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، پھر سیالکوٹ کا عزم کیا، وہاں مولانا یعقوب صرفی کشمیری کا ہنگامۂ درس جاری تھا، ان سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی انتہائی کتابیں پڑھیں۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۔ ربیع الاول ۱۰۶۷ھ۔ ۱۹ دسمبر ۱۶۵۶ء) ان کے ہم درس تھے۔ ''مجدّد الف ثانی'' کے الفاظ ان کیلئے سب سے پہلے مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ نے لکھے تھے۔ ''روضۂ قیومیہ'' کی روایت کے مطابق انہوں نے ایک مکتوب میں ان کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا: امام ربانی، محبوب سبحانی، مجدد الف ثانی رحمہ اللہ۔

ناصحانہ اسلوب میں منکر حدیث کو نصیحت (کرامت):۔

(محدثین کی شان میں گستاخی کرنے والے کو فرمایا) بھائی محدثین نے بہت خدمات انجام دی ہیں اور وہ ہمارے محسن تھے، جنہوں نے احادیث کی جمع وتدوین کے سلسلے میں اتنی تگ وتازکی اور اس موضوع پر بڑی بڑی کتابیں تصنیف کیں، ان کا نام احترام سے لینا چاہیے اور ان کے بارے میں زبان سے کوئی الفاظ نکالتے وقت ان کے مقام ومرتبے کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ لیکن انہوں نے قاضی صاحب رحمہ اللہ کی بات پر کان نہیں دھرا اور وہی طرز کلام اختیار کیے رکھا، جس کے وہ عادی تھے۔ کچھ دیر کے بعد وہ اٹھے، ابھی دروازے سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ بستے سمیت دھڑام سے گندے نالے میں جا گرے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ اور جو لوگ وہاں موجود تھے، جلدی سے باہر نکلے اور ان کو نالے سے نکالا۔ وہ غلیظ پانی سے بُری طرح لت پت ہو گئے تھے اور ان کے کپڑے غلاظت سے بھر گئے تھے۔ کاغذات کا جو پلندہ وہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

اٹھائے ہوئے تھے، وہ بھیگ گیا تھا اور وہ سردی سے ٹھٹھر رہے تھے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فوراً پانی گرم کرایا، انہیں نہلایا اور پہننے کیلئے اپنے دھلے ہوئے کپڑے انہیں عطا کیے۔ یہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کے اخلاق کی ایک جھلک اور اپنے نقطہ نظر سے شدید اختلاف رکھنے والوں کے بارے میں ان کے طرزِ عمل کی ایک چھوٹی سی مثال۔!

(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۱۲۴۔۱۲۵)

غلط کردار عورت کی توبہ (کرامت):۔

ایک غلط کردار عورت قاضی صاحب رحمہ اللہ کی علمی اور دینی شہرت سن کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ سے بعض باتیں پوچھیں، انہوں نے نگاہیں نیچی کر کے اسے جواب دیا اور چند نصیحتیں کیں۔ اس نے اسی وقت اپنے سابقہ کردار سے توبہ کر لی اور نماز روزے کی پابند ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے قاضی صاحب رحمہ اللہ کو بڑی مؤثر زبان سے نوازا تھا۔ بڑے بڑے ماڈرن اور دین سے نا آشنا لوگ ان کے پاس آتے اور دو تین ہی ملاقاتوں میں ان کی حالت بدل جاتی اور اسلامی احکام کے پابند ہو جاتے۔

قاضی صاحب کا ادب جنات بھی کرتے تھے:۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کا ادب نہ صرف انسان، بلکہ جنات بھی کرتے تھے۔ ایک شخص کی بیوی آسیب زدہ تھی۔ شوہر نے متعدد حکیموں اور عاملوں سے رجوع کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر وہ قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کر کے تعویذ طلب کیا۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تعویذ تو نہیں دیا کرتا، البتہ آپ جن سے میرا اسلام کہیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ کے بندے، کسی غریب کو ستانا اچھی بات نہیں۔ شاید وہ مان جائے۔ وہ صاحب یہ سن کر چلے گئے۔ گھر پہنچے تو دیکھا کہ جن آیا ہوا ہے اور بیوی کا برا حال ہے۔ وہ اسی وقت اس سے مخاطب ہوا اور کہا: قاضی محمد سلیمان صاحب نے تمہیں سلام کہا

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اللہ کے بندے کسی غریب کو ستانا اچھی بات نہیں۔ اتنی بات سنتے ہی عورت کی چیخ نکل گئی اور پھر وہ جن کہنے لگا: تم قاضی صاحب کا پیغام نہ لاتے تو میں کبھی اس کا پیچھا نہ چھوڑتا، مجھے ان کے پیغام کی شرم ہے۔ میں اب رخصت ہوتا ہوں، چنانچہ وہ عورت تندرست ہوگئی اور پھر اسے کبھی آسیب کی شکایت نہ ہوئی۔

باطنی پاکیزگی کا گھوڑی پر اثر:۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کے عقیدت مندوں میں ایک بزرگ عبدالصمد خان صاحب تھے جو تقسیم ملک سے بہت پہلے لاہور آئے، پھر رینالہ خورد (ضلع اوکاڑہ) میں جا بسے تھے، متقی اور متدین شخص تھے۔ تقسیم ملک سے قبل وہ پولیس انسپکٹر تھے۔ ان کی گھوڑی کا قصہ بڑا عجیب وغریب ہے۔ گھوڑی بڑی خوبصورت اور موٹی تازی تھی۔ ایک مرتبہ ایک انگریز افسر اس تھانے کا معائنہ کرنے آیا جہاں وہ بطور انسپکٹر متعین تھے۔ وہاں اس نے گھوڑی بندھی ہوئی دیکھی تو انسپکٹر صاحب سے کہا، آپ کی گھوڑی مال خانے کی گھاس کھا کر بہت موٹی ہوگئی ہے۔

انسپکٹر نے کہا میری گھوڑی مال خانے کی گھاس یا کوئی سرکاری چیز کھا ہی نہیں سکتی۔ میں اسے اپنی آمدنی سے حلال اور پاک چیزیں کھلاتا ہوں۔ آپ اس کے سامنے مال خانے کی گھاس یا چارہ رکھ کر دیکھیں، اسے منہ نہیں لگائے گی۔ چنانچہ تجربہ کیا گیا اور گھوڑی کے آگے مال خانے کی بہترین گھاس رکھی گئی، گھوڑی نے اس کو منہ نہیں لگایا۔ پھر انسپکٹر صاحب نے اپنی گرہ سے چارہ منگوایا تو اس نے کھالیا۔ انگریز افسر اس پر انتہائی متعجب ہوا۔ لیکن انسپکٹر صاحب کی دیانت کے متعلق چوں کہ انگریز افسر نے شبہے کا اظہار کیا تھا اور یہ بات ان کے لیے ناقابل برداشت تھی، اس لیے انہوں نے اسی وقت ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور حصار چلے گئے، جو اِس وقت ہندوستان کے صوبہ ہریانہ کا ایک ضلعی مقام ہے۔

یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اکل حلال کے سلسلے میں قاضی صاحب

facebook.com/Salfi.tasawuf

رحمہ اللہ سے ملنے والے لوگ اس درجے محتاط تھے کہ اپنے ڈنگر ڈھوروں کو بھی ایسی چیزیں کھانے سے محفوظ رکھتے تھے جو ان کی اپنی کمائی سے نہ خریدی گئی ہوں۔
(قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۱۵۶-۱۵۸)

بچے کی ولادت کی پیشن گوئی (کرامت):۔

شوال ۱۳۴۸ھ میں قاضی صاحب رحمہ اللہ دوسرے حج کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ کراچی تک جو لوگ ان کے ساتھ گئے، ان میں ان کے چھوٹے بھائی قاضی عبدالرحمن (وکیل صاحب) بھی تھے۔ عرشہ جہاز پر گئے تو قاضی عبدالرحمن سے قاضی صاحب رحمہ اللہ نے کہا کہ عبدالعزیز کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوگا، اس کا نام معزالدین رکھنا۔ چنانچہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کے انتقال کے تقریباً سات مہینے بعد ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء (۴ شعبان ۱۳۵۰ھ) کو جمعرات کے دن لڑکا پیدا ہوا جس کا نام قاضی عبدالعزیز نے حسن معزالدین رکھا۔ ''حسن'' کا اضافہ انہوں نے اپنی طرف سے کیا۔ (تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۱۵۹)

چار خواب اور ان کی تعبیر:۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ نے پہلا حج ۱۹۲۱ء میں کیا تھا، اس وقت وہ ریاست پٹیالہ میں سیشن جج تھے۔ حسب قاعدہ حج کیلئے محکمے کو رخصت کی درخواست بھیجی، لیکن کوئی جواب نہیں آیا اور سفر کی تیاری شروع کردی۔ شیخ فضل الرحمن نے (جو ان کے مخلص ترین عقیدت مند تھے اور قاضی عبدالعزیز کے دوست و ہم عمر تھے اور ریاست کے الیکٹرک انجینئر تھے) ایک دن تعجب سے کہا کہ آپ پوری تیاری کر رہے ہیں، لیکن رخصت ابھی منظور نہیں ہوئی۔

فرمایا: فکر کی کوئی بات نہیں، رخصت منظور ہو جائے گی۔

روانگی میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا، مگر رخصت کی منظوری نہیں آئی۔ احباب کو فکر لاحق ہوئی تو مجبوراً ایک خواب سنایا۔ فرمایا:

facebook.com/Salfi.tasawuf

ا۔ میں نے دیکھا کہ ایک قبر شق ہوئی۔ اس سے ایک بزرگ نمودار ہوئے۔ سلام و مصافحہ کے بعد دریافت کیا: ''آپ ''رحمۃ للعالمین'' کے مصنف محمد سلیمان ہیں؟'' جواب دیا: ''ہاں......''! کہا: ''آپ کو حضور ﷺ سے ملاقات کا اشتیاق ہے، میرے ساتھ چلیے۔''

کافی دیر چلنے کے بعد ایک مکان آیا۔ بزرگ نے دربان سے کہا: ''اندر جا کر حضور ﷺ کو سلام عرض کرو اور کہو کہ محمد قاسم سلام کیلئے حاضر ہوا ہے۔''

دربان حضور ﷺ سے اجازت لے کر آیا تو بزرگ مجھے بھی ساتھ لے چلے۔ پہلے انہوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا۔ پھر مجھے پیش خدمت کیا اور میں نے سلام کی سعادت حاصل کی۔ اب محمد قاسم نے حضور ﷺ سے عرض کی۔

''مجھے رخصت عطا فرمایئے، میں محمد سلیمان کو خدمت اقدس میں چھوڑے جاتا ہوں۔''

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور خواب ختم ہوا۔ اس کی تعبیر میں قاضی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ دربار نبوی ﷺ میں محمد قاسم کی معیت میں حاضری خالی از انعام و اکرام نہیں ہو سکتی۔ رخصت کی منظوری آ ہی جائے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسرے یا تیسرے دن منظوری آ گئی۔

بے شک محمد اور قاسم دونوں بابرکت نام ہیں اور دونوں کا اطلاق نبی ﷺ کی ذات اقدس پر ہوتا ہے اور قاضی صاحب انہی مقامات مقدسہ (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) میں جانے کا عزم فرما رہے ہیں، جہاں نبی ﷺ قیام فرما تھے۔ بہت اچھا خواب ہے اور صحیح ترین اور دل لگتی تعبیر۔

مبارک خواب اور آپ کی پیش گوئی:۔

اب دوسرا خواب سنیے جو ان کے خاندان اور احباب میں تواتر سے بیان ہوتا آیا ہے۔ لیکن خواب سننے سے پہلے اس کا پس منظر سن لیجیے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

قاضی صاحب نے مرزائیت کے ردّ میں دو کتابیں لکھی تھیں۔ ایک ”غایت المرام“ اور دوسری ”تائید الاسلام“۔ اس وقت مرزا غلام احمد زندہ تھے۔ انہوں نے ”غایت المرام“ مرزا صاحب کو بھجوائی اور ساتھ ہی خط لکھا کہ آپ چونکہ پیش گوئیاں بہت کرتے ہیں، اس لیے بہ توفیق الٰہی میں بھی آپ کو تین باتیں لکھ دیتا ہوں۔ ا...... آپ کو حج نصیب نہیں ہوگا۔ ۲...... آپ میری کتاب کا جواب نہیں دے سکیں گے۔

۳...... آپ کی موت میری موت سے پہلے واقع ہو گی اور آپ کی موت عبرتناک ہوگی۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کے احباب و متعلقین کے حلقے میں اس خط کے مندرجات کے بارے میں گفتگو کا سلسلہ چلا تو فرمایا خط کو چھوڑیے کہ اس میں کیا لکھا ہے، لیکن انشاء اللہ ہو گا اسی طرح۔ احباب کا اس ضمن میں اصرار بڑھا تو کئی ہفتوں کے بعد مندرجہ ذیل خواب بیان فرمایا۔

سیدنا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ ایک حوض میں ہیں۔ قریب جا کر سلام عرض کیا تو انہوں نے مجھ پر پانی کے چھینٹے پھینکے۔

میں نے عرض کیا: شہزادو! میں آپ کے خاندان کے غلاموں سے بھی کم تر ہوں، میرے ساتھ یہ شوخی کیسی......؟

بولے: یہ شوخی نہیں، عطاء ہے۔ ہم جس حوض میں ہیں، اس کے چند چھینٹے تمہیں عطا کر رہے ہیں۔ یہ ”غایت المرام“ لکھنے کا انعام ہے، اپنی طرف سے تم بھی اس کو تین پیش گوئیاں لکھ دو، وہ بھی بہت پیش گوئیاں کرتا رہتا ہے۔

خواب ختم ہوا...... اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں پیش گوئیاں قاضی صاحب نے اس خواب کے بعد لکھی تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی پیشن گوئی:۔

بٹھنڈا ریلوے اسٹیشن کے ایک چوکیدار کا نام ”مصری“ تھا۔ ایک دن وہ قاضی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 258/495

صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک خواب سنایا۔ خواب یہ ہے:

میرے سامنے ایک اعلیٰ قسم کا قیمتی گھوڑا ہے۔ اس پر ایک حسین و جمیل شخص سوار ہے۔ اس کے آگے آگے آپ (یعنی قاضی صاحب) جا رہے ہیں۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ نے خواب سن کر فرمایا: تمہارا خواب بہت اچھا ہے۔ وہ ایک بزرگ تھے، جن کی تم کو زیارت ہوئی۔ ان کی زیارت تمہیں دوبارہ ہوگی۔ اس وقت قاضی صاحب رحمہ اللہ کے پاس ان کے بھتیجے صوفی حبیب الرحمن بیٹھے تھے۔ فرمایا یہ صوفی صاحب تم کو ایک دعا لکھ کر دیں گے، سوتے وقت اسے چار مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ دعا یہ ہے:

"اللھم رب الحل والحرام و رب البلد الحرام
و رب الرکن والمقام و رب المشعر الحرام
بحق کل اٰیۃ انزلتھا فی شھر رمضان بلغ روح
محمد صلی اللہ علیہ وسلم منی تحیۃ و
سلاماً"

صوفی حبیب الرحمن رحمہ اللہ نے یہ دعا لکھ کر اسے دے دی۔ اس کے بعد تنہائی میں قاضی صاحب رحمہ اللہ سے اس کی تعبیر پوچھی تو فرمایا: وہ بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے عرض کیا: وہ تو خواب کی بات تھی، آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے؟

کسی قدر جذبات کے لہجے میں بہ صورت سوال ہی جواب دیا: کیا میں کسی دنیادار کی سائیسی کر سکتا ہوں۔

صوفی صاحب پھر عرض گزار ہوئے کہ اس بات کا کیسے پتا چلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ بھی زیارت سے مشرف فرمائیں گے؟

فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت پر یہ شفقت ہے کہ جسے ایک مرتبہ زیارت سے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مشرف فرماتے ہیں، اسے دوسری مرتبہ بھی فرماتے ہیں۔

یہ باتیں قاضی عبدالباقی صاحب نے سفرنامہ حجاز کے آخر میں اپنے مختصر مضمون بہ عنوان ''سیرت سلمان'' میں قاضی حبیب الرحمن کی روایت سے لکھی ہیں۔

بارگاہ رسالت ﷺ سے سلام آنا:۔

قاضی عبدالباقی تحریر کرتے ہیں کہ ۱۹۱۵ء میں دادا صاحب کو دو خط ملے۔ ایک مراد آباد (یوپی) سے، دوسرا بہاول پور سے۔ پہلے خط کا مضمون یہ تھا کہ مجھے نبی ﷺ کی فلاں تاریخ کو زیارت ہوئی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ قاضی محمد سلیمان کو میرا اسلام پہنچاؤ...... جب اسی مضمون کا دوسرا خط آیا اور تاریخ دیکھی تو پتا چلا کہ دونوں صاحبان نے یہ خواب ایک ہی رات میں دیکھا ہے۔ اس وقت ''رحمۃ للعالمین'' کی پہلی جلد شائع ہو چکی تھی۔ دور دراز سے حصول کتاب کیلئے آرڈر آتے تھے، حالاں کہ نہ کسی اخبار میں کوئی اشتہار دیا گیا تھا اور نہ کہیں اعلان کیا گیا تھا۔

(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۱۷۷-۱۸۱)

قبولیت دعا اور کرامات کے چند واقعات

معجزہ کرامت اور استدراج کی تعریف:۔

یہ جان لینا ضروری ہے کہ معجزہ، کرامت اور استدراج تین الگ الگ چیزیں ہیں اور تینوں بظاہر خلاف عادتِ عامہ ہیں۔ معجزے کا تعلق انبیاء علیہم السلام سے ہے، جس میں تحدی بھی پائی جاتی ہے۔ کرامت کا ظہور اولیاء اللہ سے ہوتا ہے، اور جو خلاف عادتِ عامہ فعل کافر یا بے دین لوگوں سے صادر ہوا سے استدراج کہا جاتا ہے۔

ان معاملات پر عقائد سے متعلق کتابوں میں بحث کی گئی ہے۔ حضرت امام ابن تیمیہ، حضرت امام ابن قیم، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ اور دوسرے بہت سے آئمہ عظام نے کہیں تفصیل سے اور کہیں اختصار سے اس موضوع پر گفتگو فرمائی ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کرامت اور صاحب کرامت:۔

صرف یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تقویٰ شعار بندوں کی دعاؤں کو شرفِ قبول بخشتا اور انہیں ایسی بصیرت اور خصوصیت عطا فرما دیتا ہے، جس کی روشنی میں وہ اچھائی اور برائی میں نہایت آسانی سے امتیاز کر لیتے ہیں اور ایسی راہ پر گام فرسا ہو جاتے ہیں، جس میں ہر پہلو سے خیر ہی خیر کارفرما ہوتی ہے۔ بارگاہِ الٰہی سے انہیں اس درجے ذہن کی صفائی اور طہارتِ قلب کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا جاتا ہے کہ ان کا رُخ ہمہ وقت صالحیت اور اعمالِ حسنہ کی طرف رہتا ہے۔ انہیں فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ یہ راہ خیر کی ہے اور یہ شر کی...... اس راہ کو اپنا لینا چاہیے اور اس سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے۔ اسی ذہنی احساس، اسی عملی استواری، اسی قلبی کیفیت، اسی تقویٰ شعاری اور اسی خیر شناسی کا نام کرامت ہے۔ جو قدم اس کی رہنمائی میں اٹھے گا، وہ برکت سے معمور رضائے الٰہی کے تابع ہوگا اور جو نفوسِ قدسیہ اعمالِ صالحہ کے جویا اور امورِ حسنات کے متلاشی ہوں، انہیں صاحبِ کرامت کہا جائے گا، متقی اور اہل اللہ کہا جائے گا۔ ان کے دل نور سے بھرپور اور ان کے ذہن محبتِ خداوندی سے مزین ہیں۔

(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص:۸۰)

صاحب کرامات علمائے اہلحدیث:۔

ہمارے بزرگانِ ذی تکریم کی وسیع فہرست میں سے حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی، حضرت سید عبداللہ غزنوی، حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی، مولانا سید عبدالواحد غزنوی، مولانا غلام رسول قلعوی، حافظ محمد لکھوی، مولانا محی الدین، عبدالرحمن لکھوی، حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، صوفی عبداللہ (ماموں کانجن) مولانا محمد سلیمان روڑوی، اور دیگر بہت سے حضرات کا شمار اسی پاک باز گروہ میں ہوتا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے ان مصنفین کرام

facebook.com/Salfi.tasawuf

کی جنھوں نے اپنی تصانیف میں ان اہلحدیث علمائے دین کی قبولیتِ دعا اور پُرتاثیر مواعظ سے متعلق واقعات کا خوب صورت الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے اور اپنے اکابر کے ورع وتقویٰ اور زہد وصالحیت کی صحیح تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی ہے۔ نیز بتایا ہے کہ خشوع وخضوع اور اخلاصِ قلب سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ لازماً قبول فرماتا ہے۔(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری:ص:۳۸۰)

کرامات کا ماخذ کتب اہلحدیث:۔

مندرجہ ذیل واقعات کا تعلق قاضی صاحب رحمہ اللہ کی، ذات گرامی سے ہے یہ واقعات قاضی صاحب رحمہ اللہ کی اعلیٰ مرتبے کی روحانیت، تعلق باللہ اور ان کے اتباع کتاب وسنت پر دلالت کناں ہیں۔اس وقت میرے سامنے حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی سوانح عمری ہے جو حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا غلام رسول رحمہ اللہ (ساکن قلعہ میہاں سنگھ) کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے اور اس کے مرتب صوفی احمد الدین حنیف ہیں۔ ناشر ہے محمدی اکیڈیمی محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین...... تاریخ طباعت جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ (اپریل ۱۹۸۱ء) مرقوم ہے۔ کتاب میں حضرت سید عبداللہ غزنوی، حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی، مولانا غلام رسول قلعوی، حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی، مولانا محمد سلیمان روڑوی اور حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہم اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا، کرامات اور ان کے مؤثر ترین اسلوب کلام کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ پیش نظر کتاب میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کے متعلق زیادہ تر واقعات مولانا عبدالمجید سوہدروی مرحوم کی کتاب سے اخذ کیے گئے ہیں، ان میں سے چند واقعات الفاظ کے کچھ ردوبدل کے ساتھ یہ فقیر خوانندگانِ محترم کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری:ص:۸۱)

صحبت اور نگاہ ولی کی تاثیر (کرامت):

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۱۔شیخ عنایت حسین پٹیالوی قاضی صاحب رحمہ اللہ کے دوست تھے۔انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی شیخ فضل حق (ساکن سنام) کے بیٹے سے کی۔شادی کے بعد پتا چلا کہ لڑکا نہایت آوارہ مزاج ہے۔شراب پیتا،جوا کھیلتا،بدکردار لوگوں کے ساتھ رہتا اور گھر والوں کو تنگ کرتا ہے۔عنایت حسین سخت پریشان ہوئے۔نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن......قاضی صاحب رحمہ اللہ کو صورت حال بتائی اور دعا کی درخواست کی۔ فرمایا:لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔وہ آیا تو اس سے چند باتیں کیں اور وہ اسی وقت استغفار پڑھنے لگا اور قاضی صاحب رحمہ اللہ سے معافی کا خواست گار ہوا۔اللہ کی بارگاہ میں گزشتہ گناہوں سے توبہ کی اور قاضی صاحب رحمہ اللہ کی ایک ہی صحبت میں اس کی حالت بدل گئی اور وہ اللہ کا صالح بندہ بن گیا۔

قاضی صاحب کی ایک نگاہ کا تیتر باز پر اثر (کرامت):

۲۔شاہ نجم الدین (ساکن بسی) مقیم پٹیالہ کا بیان ہے کہ مجھے تیتر بازی کا بے حد شوق تھا۔دن رات یہی مشغلہ تھا۔لوگ مجھے سمجھاتے اور اس کام سے روکتے لیکن مجھ پر کسی کی بات کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ایک دن میرے والد مجھے قاضی صاحب کی خدمت میں لے گئے۔قاضی صاحب نے ذرہ سا میری طرف دیکھا اور ایک آدھ بات کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اسی وقت تیتر بازی سے نفرت ہوگئی۔میں نے گھر آ کر پنجرے توڑ دیئے اور سب تیتر فضا میں اڑا دیئے۔

جنتی قبر سے خوشبو سونگنا (کرامت):

۳۔انہی شاہ نجم الدین کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ پٹیالہ میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ہم لاہور گیٹ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک قبر تھی۔قاضی صاحب رحمہ اللہ وہاں رُک گئے۔فرمایا:دیکھو شاہ جی!اس مردِ صالح کی قبر سے کس قدر خوشبو آ رہی ہے۔اور واقعی بہت خوشبو آ رہی تھی۔شاہ جی کہتے ہیں،میں نے قاضی

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب رحمہ اللہ سے اس مردِ صالح کا نام پوچھا تو فرمایا اس کا نام زردار خاں پٹھان بتایا جاتا ہے جو عرصہ دراز سے یہاں مدفون ہے۔ شاہ نجم الدین بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں کئی دفعہ اکیلا وہاں سے گزرا، لیکن مجھے اس قبر سے خوشبو نہیں آئی۔ ان کے بقول یہ خوشبو محض قاضی صاحب رحمہ اللہ کی صحبت اور رفاقت کی وجہ سے تھی۔

سرکش جن پر قاضی صاحب کے نام کا اثر (کرامت):

۴۔ پٹیالہ کے ایک شخص ولایت احمد قصاب کی بہن کو جن کا عارضہ لاحق تھا اور جن اتنا سخت تھا کہ کسی سے نکلتا نہ تھا۔ بڑے بڑے عامل آئے مگر ناکام رہے۔ ولایت احمد اب قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے جائیں تو شاید جن چلا جائے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں جنات کا عامل تو نہیں مگر تم اسے میرا اسلام پہنچاؤ اور پیغام دو کہ اب تم چلے جاؤ۔ ولایت احمد گھر گیا تو جن حاضر تھا۔ اس نے جن سے کہا کہ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے تمہیں سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ تم چلے جاؤ۔ جن نے کہا قسم کھاؤ کہ قاضی صاحب نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اس نے قسم کھائی تو جن نے جواب دیا: میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کے حکم کے مطابق چلا جاتا ہوں۔ چنانچہ جن چلا گیا اور ولایت احمد کی بہن اچھی بھلی ہوگئی۔

فاحشہ عورت کا فوراً توبہ کرنا (کرامت):

۵۔ پٹیالہ کی ایک طوائف سالہا سال سے بدکاری میں مبتلا تھی۔ وہ کسی سلسلے میں قاضی صاحب کی خدمت میں آئی۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا اس پیشے سے توبہ کرو اور کسی شریف آدمی سے نکاح کرلو۔ چنانچہ وہ اسی وقت تائب ہوگئی اور پھر تیس سال زندہ رہی اور عابدہ وزاہدہ خاتون کی حیثیت سے زندگی بسر کی۔

صاحب قبر کے حالات بیان فرمانا (کرامت):

۶۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ لاہور تشریف لاتے تو بالعموم ہال روڈ پر حیات سنز کے یہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ اس کے قریب ہی پرانے زمانے کی ایک قبر ہے۔ حاجی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

محمد حیات کے فرزندِ گرامی میاں فضل کریم (مرحوم) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قاضی صاحب رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ یہاں کوئی قبر بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یہاں قریب ہی ایک قبر ہے۔ فرمایا: مجھے رات ایسا احساس ہوا کہ اس صاحب قبر بزرگ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ ایک متقی بزرگ تھے۔ فلاں جگہ کے رہنے والے تھے۔ ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال فرما گئے...... میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد میں نے خود اس بزرگ کے بارے میں تحقیق کی تو وہی معلومات حاصل ہوئیں، جو قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بیان فرمائی تھیں۔

حالت بیداری میں انوارات کا مشاہدہ (کرامت):

۷۔ مسجد مبارک (لاہور) ۱۹۲۰ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس کے ابتدائی دور کے امام حافظ محمد حسن رحمہ اللہ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کرامت کی اہمیت کے بارے میں سوال کیا۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے مالہ وما علیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اہل اللہ کے نزدیک کرامت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اصل چیز تقویٰ اور خشیتِ الٰہی ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ عالم بیداری میں مجھ پر انوارِ آسمانی کی بارش ہوئی۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ انوار میرے بدن پر گر رہے ہیں۔ ایک طرف سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری جانب نکل جاتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر میں فی الفور سجدے میں گر پڑا اور دعا مانگی کہ یا اللہ! میں ایسی چیزوں کا طالب نہیں ہوں، مجھے تو فقط تیری محبت مطلوب ہے۔

پھر فرمایا: حافظ صاحب! میں نے یہ بات آج آپ ہی کو بتائی ہے، کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ چنانچہ انہوں نے قاضی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی میں اس کا کسی سے ذکر نہیں کیا۔

شرابی کو تلقین توبہ، اور پیشگوئی (کرامت):

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۸۔ پٹیالہ میں "گیندے شاہ" نام کا ایک مستانہ فقیر تھا جو ہر وقت شراب میں مدہوش رہتا تھا۔ عام لوگوں کا خیال تھا کہ اسے شراب پلانے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ لوگ اس کے پاس آتے اور اسے شراب پلاتے۔ ایک مرتبہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کا اُدھر سے گزر ہوا تو وہ ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: سائیں جی! شراب حرام ہے۔ اس سے تائب ہو جاؤ۔ اب آپ کے آخری دن ہیں۔ گیندے شاہ نے اسی وقت توبہ کر لی اور جو شراب اس کے پاس پڑی تھی، پھینک دی۔ اس کے بعد جو شخص شراب لے کر آتا، وہ پھینک دیتا۔ اس واقعہ سے چند روز بعد اس کا انتقال ہو گیا اور اسے پٹیالہ کے شیراں والا گیٹ کے پاس دفن کیا گیا۔

کشف کی بدولت اختصارِ نماز (کرامت):

۹۔ مولوی حسین احمد تاجر کتب پٹیالہ کا بیان ہے کہ مجھے کمر کے درد کی شدید تکلیف رہتی تھی، جس کی وجہ سے میں با جماعت نماز نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اہلحدیث حضرات فجر کی نماز میں لمبی قرأت کرتے ہیں اور میرے لیے اتنی دیر کھڑا رہنا مشکل تھا۔ ایک دن میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کی مسجد میں فجر کی نماز کیلئے گیا تو قاضی صاحب رحمہ اللہ سورۂ آل عمران پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے دو رکوع پڑھے ہوں گے کہ مجھے درد شروع ہو گیا اور ارادہ کیا کہ اب جماعت سے نکل جاؤں۔ اسی وقت قاضی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے۔ دوسری رکعت بھی مختصر کر کے سلام پھیر دیا۔ لوگ حیران ہوئے کہ آج اتنی مختصر قرأت کیوں کی؟ کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ مقتدیوں کا خیال رکھا جائے۔ مولوی حسین احمد فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سات آٹھ مرتبہ اسی طرح ہوا۔

گستاخ پیر اور قاضی صاحب کی کرامت:

۱۰۔ ایک مرتبہ قاضی صاحب رحمہ اللہ صوبہ یوپی کے سفر پر تھے کہ الہ آباد ریلوے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اسٹیشن پر کچھ دیر کیلئے رکنا پڑا۔ آرام کیلئے ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک پیر صاحب بیٹھے ہیں جو اپنے مریدوں سے اپنے آپ کو سجدہ کرا رہے ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے نہایت سنجیدگی سے انہیں سمجھانے اور اس فعل سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن پیر صاحب اکڑ گئے اور غصے سے کہا ''کچھ دیکھو یا دکھاؤ''۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ہی دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو؟ اس نے باہر سے اور مرید بلا لیے اور سب سے کہا کہ مجھے اچھی طرح سجدہ کرو۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا بس یہی کچھ دکھانا تھا؟ اس نے کہا ہاں یہی کچھ دکھانا تھا۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ اور ابھی ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ پیر صاحب زاروقطار رونے لگے اور زور زور سے کہنا شروع کیا کہ بس کیجئے بس کیجئے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ کبھی سجدہ نہ کراؤں گا۔ اس کے ساتھ ہی اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ آئندہ مجھے کبھی سجدہ نہ کرنا۔ سجدے کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ (اس واقعہ کے راوی قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بھتیجے اور داماد صوفی حبیب الرحمن ہیں۔ انہی کی روایت سے یہ واقعہ کتاب میں نقل ہوا ہے)۔

اطلاع علی الغیب پر تالیف قلب (کرامت):۔

۱۱۔ پروفیسر محمد ظہور الدین احمد کا تعلق بمبئی سے تھا۔ وہ قاضی صاحب رحمہ اللہ سے بے حد متاثر تھے اور کثیر المطالعہ شخص تھے۔ ایک دفعہ انہیں بدھ مت کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا اور اس موضوع کی تمام کتابیں پڑھ ڈالیں۔ پھر معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اس مذہب کو قبول کرنے پر تیار ہو گئے۔ اسی اثنا میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری دی تو دورانِ گفتگو میں قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بدھ مت کی حقیقت بیان فرمانا شروع کر دی اور علمی و عقلی انداز میں اس مذہب پر اس طرح گفتگو کی کہ پروفیسر ظہور الدین احمد کی تمام غلط فہمیاں رفع ہو گئیں۔ اور ان کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

دل میں اس مذہب کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی۔

اسبابِ نقصان سے حصولِ فائدہ (کرامت):۔

۱۲۔قاضی صاحب رحمہ اللہ کے ملنے والوں میں ایک صاحب کا نام عبدالکریم تھا جو ''نروانہ'' کے رہنے والے تھے۔ایک مرتبہ وہ سخت بیمار پڑ گئے۔قاضی صاحب رحمہ اللہ ان کی عیادت کیلئے گئے تو ان کی حالت دیکھ کر فرمایا: دواؤں پر روپیہ خرچ نہ کرو۔سب دوائیں چھوڑ دو،صرف پلاؤ کھایا کرو۔اس سے قبل معالجوں نے ان کو پلاؤ کھانے سے روکا تھا۔اب قاضی صاحب کے فرمان کے مطابق انہوں نے سب دوائیں چھوڑ دیں اور پلاؤ کھانا شروع کر دیا۔لوگوں نے کہا کہ اطباء نے آپ کیلئے پلاؤ کو مضر قرار دیا ہے۔کہا جو کچھ ہوتا ہے ہو جائے، میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کی بات پر عمل کروں گا۔چنانچہ چند روز کے بعد وہ بالکل صحت یاب ہو گئے۔

احیائے سنت کا سچا جذبہ (کرامت):

۱۳۔راجپوتوں کے ہاں نکاح بیوگان کو نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا۔وہ اسے اپنی عزت اور انا کے خلاف قرار دیتے تھے اور کسی صورت میں بھی اپنی بیوہ بیٹی یا بہو کے نکاحِ ثانی پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ایک مرتبہ قاضی صاحب رحمہ اللہ ریاست نابھہ میں راجپوتوں کے ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔وہاں انہوں نے اپنے تعلق والے چند افراد کو جن میں منشی محمد چراغ خاں سر رشتہ دار اور بعض دیگر سرکردہ راجپوت شامل تھے،جمع کیا اور اس مجمع میں نکاح بیوگان کی تلقین کی اور نوجوان عورتوں کے نکاح نہ کرنے کی وجہ سے جو معاشرتی قباحتیں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے،اس کی نہایت حکیمانہ پیرائے میں وضاحت فرمائی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پشتہا پشت سے راجپوتوں میں جو یہ غلط رواج چلا آ رہا تھا،ختم ہو گیا۔

مدعی نبوت کیلئے پیشنگوئی (کرامت):

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۱۴۔مرزا محمد حسین (ساکن راہوں) کا بیان ہے کہ ۱۸۹۲ء میں قاضی صاحب رحمہ اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف ''غایت المرام'' کے نام سے کتاب شائع کی تو کسی نے قاضی صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ یہ کتاب آپ نے کیوں لکھی؟ جواب میں فرمایا کہ ایک روز نماز جمعہ کے بعد میرے دل میں یہ بات راسخ ہوگئی کہ مرزا قادیانی کے متعلق ایک کتاب لکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کا مضمون بھی ذہن میں آ گیا اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ کوئی شخص اس کا جواب نہیں دے سکے گا۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں پوری تحدی سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی حج نہیں کر سکے گا اور یہ اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ ''غایت المرام'' میں بھی یہ اعلان ہوا۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کئی سال زندہ رہا، لیکن نہ وہ اس کتاب کا جواب لکھ سکا اور نہ حج کر سکا۔

اپنی موت کی پیشگی اطلاع (کرامت)

:۔ ۱۵۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ پٹیالہ کی مسجد سکلی گراں میں تیس سال تک خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ جب ۱۹۳۰ء میں دوسرے حج کیلئے روانہ ہونے لگے تو نمازِ جمعہ کے بعد فرمایا کہ اس مسجد میں میرا یہ آخری جمعہ ہے۔ اگر گزشتہ تیس سال کے عرصے میں میری طرف سے کسی صاحب کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو بیان کرے، تاکہ میں اس سے معافی مانگ لوں۔ چنانچہ کئی لوگ تاڑ گئے کہ معلوم ہوتا ہے، اب قاضی صاحب رحمہ اللہ واپس نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ واپس نہیں آئے اور حج سے واپسی پر جہاز میں وفات پا گئے۔ قاضی صاحب یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ ''**اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد حبیبک**''

قاضی صاحب رحمہ اللہ کے متعلق اس قسم کے بہت سے واقعات بیان کیے جاتے ہیں، جن میں سے چند واقعات گزشتہ صفحات کے بعض مقامات میں بھی بیان کیے گئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ ان کی برگزیدگی کی شہادت دیتا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۳۷۹ تا ۳۸۸)

اوراد و وظائف و مراقبے:۔

تمام عرصہ معمولات میں کوئی فرق نہ آیا۔ شب بیداری، مراقبے، اوراد، وظائف، نوافل اور رحمۃ للعالمین کے ترجمے کا کام جاری رہا۔ ان کا عطا کردہ فیض ان کے روحانی ورثاء میں جاری ہے۔ ان کے روحانی مدارج میں سے صرف ایک واقعہ درج ہے۔ فارسی زبان میں طویل نعت رسول مقبول لکھی۔ اس نعت کے سلسلے میں دو دفعہ حضور رسول کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور ایک مرتبہ اصلاح (بھی کی)...... ارشاد ہوا عبدالعزیز وہ نعت سناؤ۔ تعمیل ارشاد ہوئی۔ حضور ﷺ نے ایک مصرع میں اصلاح فرمائی۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔

(تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری: ص: ۴۵۷۔۴۵۸)

کتاب ''اصحاب علم و فضل'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ اصحاب علم و فضل...... مصنف:۔ محمد تنزیل الصدیقی الحسینی

کرامت اور الہام ربانی سے مشرف بزرگ:۔

مولانا محی الدین عبدالرحمن بڑے عابد و زاہد، شب زندہ دار اور صاحب کرامت بزرگ تھے، ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص تھی۔ رویائے صادقہ اور الہام ربانی سے مشرف کیے جاتے تھے۔ بقول کسے: ''فاروقی قامت، علوی جسامت، صدیقی جلالت اور عثمانی حلاوت رکھتے تھے اور (**بسطة فی العلم والجسم**) کے حامل تھے۔''

مدعی نبوت کو ایک صوفی کا چیلنج:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 270/495

مرزا نے اپنے زمانہ ابتدائے نبوت ہی میں علمائے اسلام کو خوب تحدی (چیلنجز) دی مگر خود عین وقت پر فرار کی راہ اختیار کی۔ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ مرزا کے اولین ناقد و محتسب تھے انہوں نے آخری وقت تک مرزا کا تعاقب کیا لیکن مرزا نے ہر دفعہ چور دروازے تلاش کر لیے، بڑی بڑی ذلت آمیز ناکامیوں کے باوجود وہ اپنی "عادات" سے باز نہ آیا۔ اس کے ابتدائی دور کا قصہ ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں علمائے اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی سچائی کا نشان یا کوئی اعلیٰ درجہ کی پیش گوئی جو راستبازوں کو ملتی ہے آپ کو دی جائے۔ ایسے ہی دوسری طرف میں بھی توجہ کروں گا، اور مجھے خدا کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ نے اس طور سے میرا مقابلہ کیا تو میری فتح ہوگی، میری اس تحریر کے مخاطب مولوی محی الدین عبدالرحمان لکھو کے والے اور میاں عبدالحق غزنوی اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ہیں اور باقی انہیں کے زیرِ اثر آجائیں گے۔" (روحانی خزائن جلد ۱۳ ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۲۵۷-۲۵۸ بحوالہ ہفت روزہ، الاعتصام، لاہور: ۱۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

اس دعوے کے جواب میں مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے اپنے اخبار "**اشاعة السنة**" میں مرزا کی خوب خبر لی اور اسی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ ایک صوفی بزرگ کی طرف سے یہ اعلان بھی اپنے رسالے میں شائع کر دیا:

"اگر مرزا صاحب کو درگاہ خداوندی میں اپنے مقبول ہونے اور علمائے اسلام کے مردود ہونے کا زعم ہے تو اس کو واجب ہے کہ کوئی ایسی کرامت دکھائے جو اس کے دعویٰ کی مصدق ہو۔ کرامت ایسی ہونی چاہیے جس کو روئے زمین کے طبیع وفلاسفر بھی کرامت تسلیم کر لیں اور دکھانے سے پہلے یہ ضروری شرط ہے کہ اس کے جزوی وکلی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

حالات ایسی وضاحت سے مشتہر کیے جائیں کہ عوام وخواص، جاہل وعالم ہر شخص اس کی کیفیت اور صورت واقعہ اچھی طرح سمجھ لے۔حتیٰ کہ سمجھنے اور دیکھنے میں اس کی کیفیت کے اندر کسی کو اختلاف نہ ہو۔ اگر مرزا صاحب اس شرط کے ساتھ کوئی آسمانی کرامت ونشانی دس ہفتہ میں دکھلا دے تو اس کی بڑی نوازش ہوگی اور اگر اس معیاد کے اندر ایسی کرامت دکھلانے سے عاجز آجائے تو اس کے اعتراف عجز کے بعد انشاء اللہ العزیز میں وہی کرامت اور آسمانی نشانی جو مرزا طلب کرے گا دس کی بجائے پانچ ہی ہفتہ کے اندر دکھلا دوں گا اور ایسی آسمانی نشان دیکھنے کے بعد مرزا پر صرف یہ واجب ہوگا کہ وہ اپنے مبتدعانہ عقائد سے توبہ کرے گا اور توبہ نامہ شائع کردے گا۔"

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور: ۱۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

یہ اعلان مرزا صاحب کیلئے ایک تازیانہ ثابت ہوا، پہلے پہل تو مرزا نے ان صوفی بزرگ کے وجود ہی کا انکار کر دیا، تاہم ایک طرف انہیں اپنی چلتر بازیوں کیلئے نت نئے بہانوں کی تلاش ہوئی اور دوسری طرف یہ دھڑکا لگا رہا کہ کہیں مولانا بٹالوی ان صوفی بزرگ سمیت قادیان نہ آدھمکیں۔ چنانچہ اس "خطر عظیم" کے سد باب کیلئے جون ۱۸۹۲ء میں چھپنے والے جواب نشان آسمانی میں (جو روحانی خزائن ج ۴ کے ص ۳۹۵۔۳۹۶ پر موجود ہے) مقابلے کو مزید شرائط سے مشروط کر دیا اور فرمایا کہ میں ان صوفی صاحب سے تب ہی مقابلہ کروں گا جب وہ دو ایسی پیش گوئیاں پیش کریں گے جو ان کے حق میں گزشتہ ادوار کے اولیاء کرام نے فرمائی ہوں۔ (حوالہ مذکور)۔

قارئین گرامی یہ تھی اس "مناظرۂ نشان آسمانی" کی روداد جو عملاً وقوع پذیر نہ ہو سکی۔ تاہم یہ سوال بہت اہم ہے کہ وہ صوفی بزرگ کون تھے؟ جنہوں نے مرزا کی اس ہرزہ سرائی کا جواب دینا ضروری خیال کیا۔ حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 272/495

رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مولانا بٹالوی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ وہ صوفی صاحب کون تھے جن کا چیلنج "اشاعۃ السنۃ" میں بسلسلہ آسمانی نشان شائع ہوا تھا؟ مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے جواب میں بتایا تھا کہ وہ بزرگ مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ تھے۔

(سوانح عمری مولانا عبداللہ غزنوی ص ۷۴۔۷۹ بحوالہ، ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور: ۱۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کے الہامات

مولانا محی الدین عبدالرحمان رحمہ اللہ صاحب الہام بزرگ تھے، بڑے عابد، زاہد اور ذاکر تھے، کثرت سے ذکر واذکار کرتے تھے، اللہ رب العزت کی جانب سے ملنے والی راہنمائی کو وہ عامہ اہل اسلام تک پہونچانا ضروری سمجھتے تھے، چنانچہ ان کا ایک خط بنام اہل اسلام "مرزائی لٹریچر" میں بایں الفاظ محفوظ ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم...حامداً و مصلیاً"

امابعد! از عبدالرحمان محی الدین بجمیع اہل اسلام عرض یہ ہے کہ اس عاجز نے دعا کی **یاخبیرا خبرنی** مرزا کا کیا حال ہے۔ خواب میں یہ الہام ہوا **ان فرعون وہامان وجنودہما کانوا خاطئین...وان شانئک ہو الابتر۔** مرزا صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ یہ الہام محتمل المعانی ہے اور اس میں میرا نام نہیں اور بڑے زور سے دعویٰ کیا میرے نام سے الہام نہ بخشا جائے گا اور ہر دو الہام مذکورہ ماہ صفر کو ہوئے تھے۔ جب مرزا کا جواب آ گیا، بعدازاں ماہ صفر کو یہ الہام خواب میں ہوا۔ "مرزا صاحب فرعون"...... **الحمد للہ علی ذلک** اب مرزا کا دعویٰ بھی غلط ہو گیا اور مرزا صاحب مراد کو پہنچ گئے اور جس وقت مجھ کو یہ پہلا الہام ہوا تھا بیدار ہوتے ہی یہ تعبیر دل میں آئی کہ فرعون مرزا صاحب ہیں اور ہامان نوردین۔ مجھے اہل

facebook.com/Salfi.tasawuf

اسلام کی خیر خواہی کیلئے اطلاع دینی ضروری تھی۔" (العبد عبدالرحمان محی الدین لکھوکے بقلمہ بتاریخ ۲۱ ماہ ربیع الاوّل ۱۳۱۲ھ، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۶۷۔۳۶۸ بحوالہ تحریک ختم نبوت حصہ اوّل "۱۸۹۱ء۔۱۸۹۶ء": ۳۴۵)، (اصحاب علم و فضل، ص: ۲۳۵ تا ۲۳۷)

عازم حرمین ہونے سے قبل کا الہام:۔

مولانا محی الدین عبدالرحمان رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند محمد علی ابھی صرف چار برس کے تھے کہ مولانا موصوف کو الہام ہوا (**یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی**) (الفجر: ۲۷۔۳۰) اس الہام کے بعد مولانا عازم حرمین شریفین ہوئے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ والی دعا: "**اللھم ارزقنی شہادة فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک**" خشوع وخضوع سے کی جو بارگاہ الٰہی میں سند قبولیت سے سرفراز ہوئی اور مولانا نے ۱۵ ذیقعد ۱۳۱۳ھ کو بروز جمعۃ المبارک مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بحالت سجدہ وفات پائی اور جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے۔ اللھم اغفرله و ارحمه۔ (اصحاب علم وفضل، ص: ۲۴۳)

☆......☆......☆

کتاب "احوال الآخرت" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ احوال الآخرت **تالیف**:۔ حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ

.... ناشر:۔ اسلامی اکادمی ناشران وتاجران کتب

نام نسب:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بن حافظ احمد بن حافظ محمد امین آپ کا سلسلہ نسب چھبیسویں پشت میں امام محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ کی وساطت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ والدین نے محمد نام رکھا بعد میں حافظ محمد مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت متحدہ پنجاب کے ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں موضع لکھوکے میں ۱۲۲۱ھ یا ۱۲۲۵ھ میں ہوئی۔ صحیح سنہ ولادت معلوم نہیں ہوسکا۔ آپ کے آباؤ اجداد کئی پشتوں سے مرجع خلائق چلے آتے تھے۔ آپ کے پردادا حافظ محمد امین موضع ڈھنگ شاہ ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ حافظ محمد امین کے دادا کا نام ابوداؤد ڈھنگ شاہ تھا۔

ماں کا بغیر وضو دودھ نہ پلانا:۔

حافظ نور محمد رحمہ اللہ نے موضع ''بارے'' کے متصل فیروز پور کو اور حافظ احمد رحمہ اللہ نے موضع ''لکھوکے'' کو اپنا وطن بنایا۔ اور اصلاحی و تبلیغی سرگرمیاں شروع کردیں۔ حافظ احمد رحمہ اللہ خداداد علم و فضل اور تقویٰ کے باعث علاقہ بھر میں مرجع عوام و خواص بن گئے۔ اسی کا اثر تھا کہ موضع ''طورکے'' ایک رئیس نے اپنی نیک سیرت بیٹی آپ کے عقد میں دے دی۔ جس کے بطن سے واحد فرزند حافظ بارک اللہ پیدا ہوئے۔ اسی نیک ماں نے اپنے بیٹے کو کبھی بغیر وضو دودھ نہیں پلایا۔

احترام ولی میں دریا کا رخ پھر جانا (کرامت):۔

حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ اپنے زمانے کے مقتدر عالم و فقیہہ تھے۔ اور ورع و تقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ مقام رکھتے تھے ان کے متعلق مشہور ہے کہ نواب قطب الدین والی ممدوٹ سے ناراض ہوکر دریائے ستلج کے رستے کشتیوں کے ذریعے ریاست بہاولپور میں چلے گئے تھے۔ وہاں سے حجاز جانے کا ارادہ تھا۔ ان کے جانے کے بعد ممدوٹ کا قلعہ دریائے ستلج کی طغیانی کی زد میں آگیا۔ لوگوں نے نواب صاحب سے کہا کہ آپ کی ریاست میں ایک ہی بابرکت شخصیت تھی جو یہاں سے جاچکی ہے۔ اب ریاست

facebook.com/Salfi.tasawuf

کی خیر نہیں چنانچہ نواب صاحب نے اپنے سوار بھیجے اور نواب بہاولپور کے توسط سے حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ صاحب کو روک لیا گیا اور بالآخر رضا مند کر کے واپس لائے گئے۔ والی ممدوٹ نے معافی مانگی اور ''لکھو کے'' کا گاؤں بطور جاگیر پیش کیا۔ مگر حافظ بارک اللہ صاحب نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں ایسی جاگیر نہیں چاہیے۔ جس کا لگان گورنمنٹ کے ہاں ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ نواب صاحب نے وہ اراضی جو پہلے سے آپ کے والد حافظ احمد رحمہ اللہ صاحب کے وقت سے عطا کی ہوئی تھی اور جس کا لگان معاف تھا۔ واپس کر دی۔ یہ اراضی تقسیم ملک تک حافظ بارک اللہ صاحب کی اولاد کے پاس چلی آئی ہے۔ حافظ صاحب کے رضا مند ہونے پر ستلج کا رُخ پھر گیا اور ممدوٹ کا قلعہ جو آدھا دریا کی نظر ہو چکا تھا اب تک دعوت نظارہ دے رہا ہے۔ ''فاعتبروا یا اولی الابصار ط''۔

الہام کی بدولت شیخ طریقت کی خدمت میں حاضری:۔

مولانا محی الدین رحمہ اللہ موصوف کے علو مرتبہ کا اندازہ اس ایک واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے تکمیل علوم کے بعد بالہام ربانی روحانی استفادہ کیلئے غزنی تک کا دو مرتبہ پا پیادہ سفر کیا۔ ایک جانثار ہمراہ تھا۔ جب آپ پہلی مرتبہ شیخ طریقت حضرت غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے تو ہمراہی نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ''پدر ایں در پنجاب چراغ است'' جواب ملا ''ایں انشاء اللہ آفتاب خواہد شد''

(احوال الآخرت، ص: ۳ تا ۵)

انواع مولوی بارک اللہ: یہ کتاب دراصل حافظ محمد تصنیف ہے جو آپ نے اپنے والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں لکھی تھی۔

احوال الآخرت: موت اور اس کے بعد پیش آنے والے حالات کے متعلق ہے۔ بے حد پر تاثیر کتاب ہے پنجاب کے ہر گھر میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

تفسیر محمدیہ قرآن مجید کی تفسیر سات ضخیم جلدوں میں ہے۔

جو عربی صرف ونحو۔ ادب تاریخ، تصوف اور تحقیق مسائل غرضیکہ ہر لحاظ سے معیاری ہے اور علمی و تحقیقی حلقوں میں مسلم ہے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے ہندوستان کے لوگوں کو قرآن حکیم کے فارسی ترجمہ سے روشناس کرا کے اوّلیت حاصل کی تھی۔(احوال الآخرت، ص:۶ تا ۷)

مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ دیو بندی واں بَھچراں ضلع میانوالی جو کہ صوفی مزاج عالم تھے۔ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر "**بلغتہ الحیوان**" لکھی ہے۔ آپ بھی تفسیر محمدی کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔

مولانا عبداللہ گھدو والا تحصیل زیرہ ضلع فیروز والا کے رہنے والے تھے۔ ایک صوفی منش اہلحدیث عالم باعمل گزرے ہیں۔

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں:۔

حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمان خلف اکبر حافظ محمد رحمہ اللہ علیہم۔ آپ جید عالم اور کامل اہل اللہ تھے۔ آپ کے روحانی و باطنی فیض سے ہزار ہا لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ علامہ اقبال کے اس مصرعہ کا مجسم مصداق تھے۔ نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد دو سال تک درسگاہ کا اہتمام فرمایا۔ سفرِ حج میں گئے۔ اور ۱۳۱۳ھ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بحالت سجدہ وفات پائی۔ جنت البقیع میں شرقی دیوار کے ساتھ مدفون ہیں۔

☆......☆......☆

کتاب "سوانح کلکتوی" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کرنے والے عظیم مجاہد **علامہ محمد یوسف خان کلکتی** رحمہ اللہ.....

مصنف:۔ملک بشیر احمد (آف چھانگا مانگا) ترتیب:۔مولانا شفیق الرحمن فرخ.....

تقریظ:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

عالم جنات میں ایک ہفتہ قیام:۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ اگرچہ تدریسی میدان میں بڑی شہرت حاصل کر چکے تھے۔ لیکن آپ کی خطابت میں بھی وہ جادو تھا کہ سامعین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ آپ کا چرچا پنجاب سے نکل کر بنگال میں بھی بہت ہو گیا تھا اور بنگال والے اہلحدیث آپ کو ہر سال بنگال لے جاتے اور ایک دو ماہ خوب تبلیغ ہوتی۔ بنگال کے کونے کونے سے لوگ آپ کا بیان سننے کیلئے بے چین ہوتے۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ کی تدریسی قابلیت طالب علمی دور سے ہی تھی اور جب سندِ فراغت کے بعد امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں آپ نے تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا تو ہر طالب علم کی یہ خواہش ہوتی کہ میرا سبق علامہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس ہو اور علامہ صاحب رحمہ اللہ کی شاگردی کا مجھے بھی شرف حاصل ہو۔ اس وقت مدرسہ غزنویہ میں کچھ مسلمان جن علامہ صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد بن چکے تھے اور خفیہ طور پر تعلیم حاصل کرنے کیلئے باقاعدہ کلاس میں بیٹھتے اور علامہ صاحب رحمہ اللہ سے استفادہ کرتے تھے۔

ایک دن ان جنوں نے علامہ صاحب رحمہ اللہ سے مشورہ کیا کہ آپ ہمارے قبیلہ میں چلیں اور وہاں پر تبلیغ کریں۔ آپ کی تبلیغ سے ہمارے بہت سے بھائی مسلمان ہو جائیں گے اور راہ راست پر آ جائیں گے۔ چنانچہ جن علامہ صاحب رحمہ اللہ کو اٹھا کر اپنی بستیوں میں لے گئے اور ایک ہفتہ آپ سے وعظ و نصیحت سنتے رہے۔ اس پروگرام کا اتنا اثر ہوا کہ جنوں کے بہت سے قبیلے اسلام لے آئے۔ ایک ہفتہ کے بعد وہ جن علامہ صاحب رحمہ اللہ کو واپس مدرسہ میں چھوڑ گئے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

علامہ صاحب رحمہ اللہ کے یک دم غائب ہونے کا علم ہوا تو ان کے گھر والے اور مدرسہ کے ناظمین پریشان ہو گئے اور علامہ صاحب کی تلاش شروع کر دی لیکن مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ تلاش کرنے والے ہر طرف روانہ کیے گئے مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ آخر ایک ہفتہ بعد علامہ صاحب رحمہ اللہ خود ہی مدرسہ پہنچ گئے اور بڑی پریشانی کے عالم میں سارا واقعہ خود بیان کیا۔ جس کو سننے کے بعد بہت سے طالب علم خوفزدہ ہو گئے اور کچھ حیران و پریشان ہوئے۔ علامہ صاحب رحمہ اللہ نے بتایا کہ جنوں نے انہیں ایک وظیفہ بتایا ہے کہ جب کسی تکلیف میں ہوں یا ان کو جنوں کی ضرورت ہو تو وظیفہ کرنے سے وہ جن ان کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ نے ان جنات سے کسی بھی قسم کا مالی فائدہ نہیں اٹھایا وہ اس کو حرام سمجھتے تھے۔ کیوں کہ اگر ان سے کچھ لے لیا جائے تو وہ کہیں نہ کہیں سے وہ چرا کر لائیں گے۔ ہماری اور ان کی دنیا میں فرق ہے۔ ہمارے کام کی چیز وہ ہماری دنیا سے ہی تو لائیں گے۔ (سوانح علامہ یوسف کلکتوی، ص: ۱۶۰ تا ۱۶۲)

چنانچہ ان گنت راہِ ہدایت پانے والوں کا رہنما، بے شمار طلباء کا پیارا استاد، لاتعداد عقیدت مندوں کا محترم، کثیر تعداد نمازیوں کا خطیب دل پذیر اور بڑی تعداد میں موجود قارئین کا محسن صحافی صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث کراچی و نگران پندرہ روزہ الارشاد ۷۰ سالہ علامہ محمد یوسف کلکتوی کو یوسف پورہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔
انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (رہے نام اللہ کا) (سوانح علامہ یوسف کلکتوی، ص: ۱۷۶)

☆......☆......☆

کتاب ''مآثر صدیقی حصہ دوم'' میں کرامت کا تذکرہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کتاب کا نام:۔ سوانح حیات نواب صدیق حسن خاں صاحب رحمۃ اللہ....

مآثرِ صدّیقی (مکمل چار حصوں میں) تالیف:۔ جناب سیّد علی حسن خان فرزندِ صاحب سوانح.... **ناشر**: جمعیۃ اہل سنۃ (لاہور)

خواب میں حضور ﷺ کی زیارت:۔

والا جاہ مرحوم نے جناب رسالت مآب ﷺ کے دیدار پُرانوار سے خواب میں مشرف ہونے کا ذکر اس نظم میں کیا ہے اس کا واقعہ یہ ہے کہ ماہ رجب ۱۲۷۳ ہجری میں وقت تہجد قریب صبح صادق جبکہ وہ قنوج میں تھے انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ محل سرا سے اٹھ کر مردانخانہ میں آئے ہیں وہاں صحن میں چھوٹے چھوٹے تخت بچھے ہیں اوران تختوں کے نیچے آب صافی کی ایک نہر جاری ہے اور اُن تختوں میں سے ایک تخت پر حضور سرور کائنات ﷺ روحی فداہ رونق افروز ہیں اور آپکے سامنے انار ہائے شیریں کا ایک انبار لگا ہوا ہے آپ کے جانب قفا ایک عمارت بوضع حمام بنی ہوئی ہے اسی اثنا میں کسی نے والا جاہ سے کہا کہ دیکھو نواب محمد مصطفیٰ ﷺ یہاں تشریف فرما ہیں یہ سنتے ہی وہ قریب پہنچے اور ادب کے ساتھ سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا یک بہ یک ان کی نظر رسول خدا کے روئے مبارک پر پڑی تو تمام سر پر موئے مشکین نظر آئے جو بنا گوش تک دراز تھے۔ ریش مبارک مدور تھی لیکن نہ طویل نہ عریض بلکہ بقدر یک قبضہ، چہرۂ مبارک چمک رہا تھا قصد کیا کہ آگے بڑھیں نا گہاں تخت کے قریب طغیانی آب کی وجہ سے پاؤں پھسل گیا مگر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور تخت کے ایک جانب قبلہ رو ہو کر آنحضرت ﷺ کے سامنے ادب سے بیٹھ گئے۔ آنحضرت نے مسند سے اُٹھ کر کچھ ارشاد فرمایا جس کو وہ پورے طور پر یاد نہ رکھ سکے مگر اس کے جواب میں یہ عرض کیا کہ میرے یہ نصیب کہاں تھے کہ میں دیدار پُرانوار سے سعادت اندوز ہوتا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

من و این رتبہ ازکجا لیکن مور پروردئہ سلیمان است

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انار اُس انبار سے اُٹھائے اور اُن کے قریب قدم رنجہ فرمایا پھر وہ دو انار عطا فرمائے انہوں نے جلدی سے ان اناروں کو لے لیا اس کے بعد کے جو واقعات خواب میں گزرے وہ ان کو بیدار ہونے کے بعد یاد نہیں رہے۔ صرف اتنی بات یاد رہی کہ کسی مکان کے گوشہ سے ایک نرم و حزین آواز سنائی دی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص چند اشعار مثنوی مولانا روم کے طرز پر پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے وہ اشعار خواب میں یاد کر لیے مگر صبح کو جب سو کر اُٹھے تو وہ سب اشعار فراموش ہو چکے تھے صرف ایک مصرع یاد رہ گیا تھا۔ ع

فتنہ کم اندر مدینہ می شود

جس وقت یہ اشعار خواب میں انہوں نے سنے تھے اس وقت مدینہ منورہ کی پوری شکل ان کی آنکھوں کے سامنے تھی بیداری کے بعد بھی مدینہ کے در و دیوار جو خواب میں نظر آئے تھے وہ بخوبی یاد رہے۔ والا جاہ کہا کرتے تھے کہ میں نے خواب میں مدینہ کے ایک کوچۂ تنگ کو دیکھا جو بہت پاک و صاف تھا اس کی دیواریں مٹی کی بنی ہوئی دور تک چلی گئی تھیں کہنگی اور قدامت کے آثار اس کے تمام اطراف و جوانب میں نمایاں تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس میں آبادی کم ہے اور اُس کے تمام گلی کوچے سنسان پڑے ہوئے ہیں۔ اسی حالت میں کسی جانب سے ایک اور آواز بطرز غزل سنائی دی میں نے اُدھر کان لگائے اور اشعار یاد کر لیے مگر آنکھ کھلنے کے بعد بجز اِس ایک مصرع کے کچھ یاد نہ رہا وہ مصرع یہ ہے۔ ع

مابدانستیم

ضعف بددلی است

”خواب سے بیدار ہونے کے بعد والا جاہ پر صبح تک گریہ شادی آمیز اور رقت و ذوق و وجد کا ایک تلاطم برپا رہا اور ایک عجب سرور اور بردِ قلب حاصل ہوا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 281/495

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

سحر کرشمۂ وصلش سنجواب میدیدم زہے مراتب خوامے کہ بہ زبیداری است

والا جاہ نے اِس خواب کی تعبیر خود اِس طرح بیان کی ہے کہ دوانار دینے سے حرمین شریفین کے حصول زیارت کی طرف اشارہ ہے اور مصرع اول میں مدینہ طیبہ کا تمام آفات وحوادث سے محفوظ و مصئون ہونا پایا جاتا ہے اور اُس کی اقامت کے متعلق اِس مصرع میں ایک نہایت لطیف تلمیح ہے اور دوسرے مصرع سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ زمانہ فتنہ وفساد میں ظلمت کدہ، ہند کو چھوڑ کر دارالاسلام حجاز کی طرف ہجرت نہ کرنا اور تہیدستی اور زادوراحلہ کی قلت وکمیابی وغیرہ کے عذرہائے لاطائل کو موانع سفر قرار دینا پست ہمتی اور ضعیف القلبی کی صریح دلیل ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد اِس تعبیر برمحل سے متاثر ہوکر اور شوق زیارت حرمین محترمین سے بیتاب ہوکر وہ دعا کرتے ہیں۔

ازگدایان تو ام شاہ بفرما مددے کوچو مرغسان حرم در حرمت جاگیرم

"**رزقنا اللّٰہ سبحانہ اقامة فی بلد رسولہ و شہادة فی سبیلہ**" والا جاہ نے اس مبشرہ عظمیٰ کو ایک مستقل نظم عربی میں بھی تحریر کیا ہے۔ اس کے نسبت وہ لکھتے ہیں۔

"بعداین مبشرہ فقیر ابن قصہ راصباحِ رویت برشتہ نظم کشیدم وباآینکہ سلیقہ نظم تازی چنانکہ باید بمن ہوداما از برکت دیدار جناب سیّد الابرار آن صعب ذلول مدنتی"

وہ ابیات یہ ہیں۔

رایت رسول اللّٰہ فی النوم لیلة وقد کنت مشتاقا الیہ متمما

فسلمت تسلیما کریما معطرا و صادفت رجعا نا شریفا معظما

و ناولنی رمانتین برافة و اولی نصیبا من عطاء متمما

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

و غان تغنى فى جوانب بصوتٍ حزين مستبين ترنما بقعة

فطارفوادى من غناه وسالت دموعى فى بواه تاثرا معما

نسيت اناشيد المغنى سوى المصرعين فى حيالى كلها تقدما

حفظتهما روما النصحى و هما فى فوادى بارق العشق كيف لا اضرما

فاحدا بما اومت الى امن واخرى بضعف القلب والنفس طيبة صبرها

فبالضعف لم يبلغ ترابى نعم جادشادٍ فى مقالٍ بارضها تكلّما

وجدّت، به شرحالصدرى و عبرت ذاك النوم جزما وهمزة مصمما

ساتى الى زوراء طيبة تاويا و اوى الى بطحاء مكة محرما

اقبل حجرا اسود متواضعاً واشرب ماء شا فيا كان زمزما

والقى رحالى فى ربوع مدينةٍ وادفن اكراماً بقيعا معظماً

(مآثر صدیقی حصہ دوم، ص:۳۲۔۳۴)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

جنازے کے وقت درویشوں کی آمد:۔

صبح دس بجے تجہیز و تکفین عمل میں آئی تین مرتبہ گیارہ گیارہ اور تیرہ تیرہ صفوں کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی گئی علماء اہلسنت، اعیان دولت، اخوان ریاست، افسران فوج، رعایا شہر، کے کثیر افراد طلباء علم اور یتیمان خرد سال کا ایک جم غفیر شریک جنازہ تھا جس وقت جنازہ تاج محل سے روانہ ہوکر شاہراہ عام پر گزرا تو ایک درویش صوف پوش نے بے ساختہ ”**کل من علیہا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام**“ کا نعرہ لگا کر ایک رقت آمیز لہجہ میں نعش کی طرف اشارہ کر کے والا جاہ مرحوم کے ذاتی مناقب کے متعلق بہت سے الفاظ کہے اُن میں سے یہ چند لفاظ یاد رہ گئے۔

سیّدوالاخطاب بود تابع سنت و کتاب بود سفینہ علم و وقار بود خزینہ حلم وانکسار بود وارائے عقل و فراست بود دسالار عزم وارادت بود الغرض مردے بود

جب جنازہ مقبرہ میں پہنچ کر ایک درخت کے سایہ میں رکھا گیا تو اس وقت ایک عربی وضع باوقار بزرگ روشن چہرہ قبائے عربی اور سبز عمامہ زیب سر کیے اور عصا ہاتھ میں لیے ہوئے جس کے حصۂ زریں میں ایک آہنی پھل لگا ہوا تھا اپنے چار پانچ توابع کے ساتھ تشریف لائے اور ایک مؤدب طریقہ کے ساتھ قبلہ رو ہوکر نعش کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور اپنے عصاؤں کو جھنڈوں کی طرح زمین میں گاڑ کر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ نعش کو قبر میں اُتارنے کا وقت آ گیا اور وہ دفینۂ علم و فضل اور خزینۂ شریعت و عرفان زیر خاک دبا دیا گیا۔

گریان جگر زمین گشادند وآن کان شرف در نہادند

اللھم اغفرہ وارحمہ رحمۃ واسعۃ وظاھرۃ وباطنۃ

حقیقت حال یہ ہے کہ ایک عالم اور عارف باللہ جس کا ایک ایک قدم اپنے لیے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

نہیں بلکہ تبلیغ احکام الٰہی واتباع سنن رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پناہی علوم شرعیہ ومعارف قرآنیہ کے نشر واشاعت کی جدوجہد میں اُٹھا ہو جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ احیاء دین اصلاح عقائد، عباد و تنظیم اعمال اُمت امانت بدعات وسیات اور "**کلمة الله هی العلیاء**" کی حمایت میں صرف ہوتا رہا ہو اگرچہ اس کی موت واقعاً موت نہیں کہی جاسکتی۔ (مآثر صدیقی حصہ سوم، ص:۲۰۰ تا ۲۰۲)

☆......☆......☆

کتاب "اسلامی شکل وصورت" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔اسلامی شکل صورت۔۔۔۔مصنف:۔سیّد محمد شریف صاحب (مرحوم) گھڑیالوی سابق امیر جماعت اہلحدیث **مکتبہ سعیدیہ (خانیوال)**

شاہ صاحب کالدنی ووہبی علم:۔

(واقعات، پیر کامل سید محمد شریف گھڑیالوی رحمہ اللہ) ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی، آپ کے والد ماجد نارمل پاس مدرس تھے آپ نے سکول میں صرف دوسری جماعت تک تعلیم پائی، جب آپ کچھ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو گئے تو آپ کے والد ماجد نے خاندان مشہدی کے ایک بزرگ فارسی کے علامہ سیّد چراغ علی صاحب ساکن ہردوروال کلاں ضلع گورداسپور کے سامنے شاگرد بٹھا دیا۔ فارسی کا کامل علم آپ نے اپنے استاد مذکور سے حاصل کیا بعد میں عربی کا علم تفسیر قرآن اور علم حدیث ذاتی مطالعہ کا نتیجہ تھا۔ یہ علم باقاعدہ کسی استاد سے حاصل نہ کیا تھا۔ "**و من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین**" یعنی جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ فرمائے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، کے تحت اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے آپ کا سینہ کھول دیا تھا ہمارے بھائی سید محمد یحییٰ صاحب مرحوم کی روایت ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کو عربی کا علم لدنی ہے یعنی وہبی ہے کسبی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

نہیں "ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء"۔ (اسلامی شکل وصورت، ص:۷۳)

جنوں سے ملاقات اور ان کی بیعت:۔

معتبر اور عینی شاہدوں کے ذریعے راقم الحروف کو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ کے پاس اہلحدیث جن آ کر بیعت ہوتے تھے جس طرح اہلحدیث انسانوں نے آپ کو امیر مانا تھا اسی طرح اہلحدیث جنوں نے بھی مانا، جنوں کے متعلق کہانیاں مکمل سوانح حیات میں درج ہیں۔

آپ کے کشف وکرامات:۔

ولی اللہ سے کرامت کا ظہور ممکن ہے اور اگر کبھی اللہ تعالیٰ چاہے تو غیب کی چیز بھی اس پر کشف کر سکتا ہے۔ بالکل مطابق سنت زندگی بسر کرنے کے باعث آپ سے بھی بعض عجیب کرامات ظاہر ہوئیں تفصیل مکمل سوانح حیات میں ملے گی۔ مختصراً عرض ہے۔

آپ رحمہ اللہ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ سوائے دو ایک علماء کے باقی سب علماء اور عوام اہلحدیث نے آپ کو امیر تسلیم کر لیا۔

قیدی کا فوراً رہائی پا جانا (کرامت):۔

حاجی عبداللہ ولد حاجی فضل دین ساکن بُھمبہ کلاں کی روایت ہے کہ ایک لڑائی میں ہماری ضمانت نہ ہوتی تھی ایک دن شاہ صاحب رحمہ اللہ نے دعا کے بعد فرمایا کہ جاؤ آج خدا تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی ہے ضمانت ہو جائے گی چنانچہ اسی دن ضمانت ہو گئی۔ اسی راوی کے متعلق خبر اُڑی کہ مرضِ طاعون سے فوت ہو گیا ہے اس کے والد حاجی فضل الدین آپ کو جنازہ کے واسطے بلانے آئے لیکن آپ نے فرمایا حاجی صاحب تمہارا لڑکا فوت نہیں ہوا اور اس مرض سے وہ کبھی نہیں مرے گا وہ تو غشی میں ہے چنانچہ حاجی صاحب واپس آئے تو عبداللہ ہوش میں تھا اور آج تک زندہ ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

بن دیکھی لڑائی کی اطلاع دینا (کرامت):۔

گھڑیالہ سے ایک میل کے فاصلہ پر سکھوں اور مسلمان اوڈوں کے درمیان لڑائی ہوگئی آپ نے گھر بیٹھے فرمایا کہ اس طرح لڑائی ہوتی نظر آرہی ہے ایک گھنٹہ کے بعد ایک اوڈ نے لڑائی کی وہی کیفیت بتائی جو آپ نے کہی تھی۔

مجنون کا فوراً صحت یاب ہوجانا (کرامت):۔

ایک مجنون زنجیروں سے بندھا ہوا تھا قفل لگے ہوئے تھے چک ۴ رام دیوالی ضلع لائلپور کا یہ واقعہ ہے وہاں کے لوگوں نے راقم الحروف کو یہ بتایا کہ جب شاہ صاحب گلی میں اس مجنون کے سر پر آئے تو ہم نے اس کے لیے دعا مانگنے کو کہا آپ نے گلی میں کھڑے ہی دعا مانگی منہ پر ہاتھ پھیرا ہی تھا کہ قفل ٹوٹ گئے اور زنجیر چھن چھن کرکے ٹوٹ کر علیحدہ ہوگئی اور مریض صحت یاب ہوگیا۔

☆......☆......☆

"تذکرہ امام محمد اسمٰعیل شہید" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ۔۔۔مصنف:۔محمد خالد سیف

اسلامی نظریاتی کونسل (اسلام آباد)، طارق اکیڈمی (فیصل آباد)

خاندان ولی اللّٰہی صاحب کرامت بزرگ:۔

اس سے قبل کہ ہم آپ کی سیرت و کردار، مجاہدانہ کارناموں کی تفصیل، اصلاحی تحریک، آپ کے عقائد و نظریات اور سوانح حیات سے متعلق دیگر امور پر روشنی ڈالیں، آپ کے آباؤ اجداد کا کچھ تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص:۱۸)

آپ کے خاندان کے اکابر میں سب سے پہلے جس شخصیت نے برصغیر پاک و ہند میں قدم رنجہ فرمایا، وہ شیخ شمس الدین مفتی رحمہ اللہ تھے۔انہوں نے اس وقت کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ایک بارونق اور مشہور شہر رُہتک میں سکونت اختیار فرمائی۔ پرہیز گاری اور شب زندہ داری وتہجد گزاری کے باعث آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے اجدادِ عظام میں سے سب سے پیشتر حضرت شمس الدین مفتی رحمہ اللہ ہندوستان تشریف لائے اور رُہتک میں سکونت اختیار کی نیز آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔

"وایں بزرگِ مرعالم و عابد بودہ است و اوّل کسیکہ نشراز او قریش دراں بلدہ در آمدو بسبِ ولے شعائر اسلام ظہور نمودہ وطغیان کِفر منطقی شد' (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص:۱۸)

مرنے کے بعد جنازہ غائب ہوجانا (کرامت):۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا آپ انتہائی عابد وزاہد تھے۔ آپ کے متعلق بہت سے عجیب و غریب واقعات کتب تاریخ میں موجود ہیں 'مشتے نمونہ ازخروارے'، ایک حیرت انگیز واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

"جناب شیخ شمس الدین مفتی کی حیاتِ مستعار کا وسیع پیمانہ جب لبریز ہوکر چھلکنے کے قریب ہوا تو آپ نے اپنی اولاد واحفاد کو جمع کرکے وصیت کی کہ جب میری روح اس عنصری جسد سے مفارقت کرکے عالم بالا میں پرواز کرجائے تو میری نعش کی تجہیز و تکفین بالکل اسی طریقے اور طرز پر ہونا چاہیے جو سنت سے ثابت ہے۔ تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ کی نماز نہایت خشوع اور متواضعانہ ہیئت سے ادا کی جائے۔ اس کے بعد میرا جنازہ مسجد میں جو میری خاص عبادت گاہ اور مقامِ اعتکاف ہے رکھا جائے حاضرین کو چاہیے کہ تھوڑی دیر کیلئے وہاں سے ہٹ جائیں اور مسجد بالکل خالی کر دیں۔ بعدازاں اگر میری نعش پائی جائے تو دفن کریں ورنہ اپنے اپنے گھر واپس چلے جائیں اور کسی طرح کا تذبذب وتردّد نہ کریں، چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد لوگوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نے ایسا ہی کیا اور آپ کی وصیت کی بڑی سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ تعمیل کی گئی۔ مسجد کے ایک مختصر گوشہ میں جنازہ رکھا گیا اور تھوڑی دیر کیلئے ساری مسجد خالی کر دی گئی پھر جو دیکھا تو جنازے کا نام ونشان تک نہ پایا۔ حاضرین اس حیرت انگیز واقعہ سے سخت متعجب ہوئے اور تعجب وحیرت کو ساتھ لیے ہوئے واپس آئے۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۱۸-۱۹)

کثرت سے کرامات کا ظہور:۔

(واقعہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ) آپ حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزندِ رشید اور شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ وشاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ علم وفضل اور ورع وتقویٰ میں اپنے خاندان کی روایات کے امین تھے۔

۱۱۶۷ھ میں ولادت باسعادت ہوئی۔ بچپن ہی سے بڑے باوقار اور سنجیدہ تھے تمام تعلیم اپنے والدِ ماجد ہی سے حاصل کی۔ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ کسب فیض باطن بھی کیا اور اس سلسلہ میں دوسرے بزرگوں سے بھی استفادہ کیا پوری زندگی تعلیم و تدریس میں بسر کی علم وفضل، فہم وفراست، ورع وتقویٰ اور سیاسی تدابیر کے پیش نظر وقت کے تمام علماء، امراء سلاطین اور شہزادوں کی گردنیں آپ کے سامنے جھکی رہتی تھیں۔ ایک تذکرہ نویس نے یہ بالکل بجا کہا ہے:

> ''اگرچہ درویش صفت انسان تھے مگر رؤسائے شہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، بسبب ادب کے خاموش بیٹھتے اور بدوں آپ کی تحریک کے مجالِ سخن نہ پاتے اور ایک یا دو بات سے زیادہ منہ سے نہ نکلتی'' (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۵۱)

آپ بہت زیادہ صاحبِ کرامت بزرگ تھے آپ کی بہت سی کرامات زبانِ زد عام وخاص تھیں مولوی فیض الحسن صاحب فرماتے تھے کہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ صاحب سے کرامات کا اس زور شور سے صدور ہوتا تھا جیسے خزاں کے زمانہ میں پت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

جھڑ یا بارش کے وقت بُوندیں گرتی ہوں۔ (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۵۲)

خواب میں حضور ﷺ کی زیارت:۔

خاں امیر شاہ صاحب رحمہ اللہ نے مفتی صدر الدین صاحب رحمہ اللہ کی زبانی یہ بیان فرمایا ہے، مشہور تھا کہ مولوی محمد عمر صاحب رحمہ اللہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیارت ہوتی ہے اس پر میں اور امام صاحب رحمہ اللہ جامع مسجد اور دو دوسرے اشخاص نے اصرار کیا کہ ہم کو بھی زیارت کرا دیجئے مگر مولوی محمد عمر صاحب نے منظور نہ کیا لیکن ہم نے اپنا اصرار برابر جاری رکھا۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع مسجد کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور مولوی محمد عمر رحمہ اللہ آپ ﷺ کو مورچھل جھل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ صدر الدین آؤ جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلو اور بعینہٖ یہی خواب امام صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا اور اسی طرح ان دوسرے اشخاص نے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو میں امام صاحب کی طرف چلا تاکہ ان سے یہ خواب بیان کروں اور وہ اپنا خواب بیان کرنے کیلئے میری طرف چلے اور وہ دوسرے اشخاص بھی ہماری طرف چلے۔ اتفاق سے راستہ میں ایک مقام پر ہم سب مل گئے اور میں نے کہا کہ میں تمہارے پاس جا رہا تھا۔ رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس آ رہے تھے ہم نے بھی بعینہٖ یہی خواب دیکھا ہے۔ اب ہم سب مل کر مولوی محمد عمر صاحب رحمہ اللہ کے مکان پر آئے تو اس وقت مولوی صاحب رحمہ اللہ اپنے مکان کے سامنے ٹہل رہے تھے ہم نے ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں میں ایسا نہیں ہوں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ٦٧)

توجہ مرشد کا کمال، ایک رات میں تمام مقامات مل جانا:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حضرت سیّد احمد رحمہ اللہ کو دہلی میں تشریف لائے ہوئے ابھی تھوڑی مدت ہی ہوئی تھی کہ آپ نے بیعت طریقت لینے کا سلسلہ شروع فرما دیا اور یہ ۱۲۳۴ھ بمطابق ۱۸۱۸ء کی بات ہے آپ کے دستِ حق پرست پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب پھلتی رحمہ اللہ تھے۔ آپ نے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ سے پہلے بیعت کی اور ترقی درجات و بلندی مراتب میں وہ مقام حاصل کر لیا کہ یہ دونوں مقدس شخصیتیں بھی آپ کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں۔ آپ کے بعد یہ دونوں بزرگ بھی بیعت ہوگئے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک روز مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ نے اسرارِ نماز اور حضورِ قلب کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ سے گفتگو کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تصوف و اخلاق کی کتابوں میں ان اُمور کی تشریح موجود ہے مثلاً ''احیاء علوم الدین'' وغیرہ لیکن مُرشد کامل کے بغیر حصولِ مقصد مشکل ہے اور اس کے لیے انہوں نے حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کی طرف رجوع کا مشورہ دیا۔

مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ نے شاہ صاحب رحمہ اللہ کے مشورہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے فوراً حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کی طرف رجوع کیا اور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تو حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے۔

نماز کی حقیقت یہ ہے کہ چونکہ ربِ ذوالجلال والاکرام نے حضرتِ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کے سر پر تاجِ خلافت رکھا ہے لہٰذا اسے حکم دیا کہ اس کے دربارِ عالی میں روزانہ حاضری دے ورنہ غیر حاضری کی صورت میں سخت باز پُرس کی جائے گی۔ پس نماز اس شہنشاہِ عالی کے بلند مرتبت دربار میں حاضری سے تعبیر ہے۔ لہٰذا نماز پڑھتے وقت یہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ میں کس ذاتِ اقدس کے دربار میں حاضری دے رہا ہوں اس دربار کے تقدس کا تقاضا ہے کہ انسان پاک اور طیب

facebook.com/Salfi.tasawuf

لباس زیب تن کرے اور ہر طرح کی صفائی، پاکیزگی، نظافت اور طہارت کا خیال رکھے اسی لیے قبل از نماز وضو ضروری قرار دیا گیا اور اگر ضرورت ہو تو غسل بھی پھر نماز میں خشوع و خضوع کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر رکن کے مضمون پر غور کیا جائے اور جس سورۃ کی تلاوت کی جا رہی ہو اس کے مضامین پر بھی تدبر کیا جائے۔

دربار الٰہی میں انتہائی عقیدت، احترام، تعظیم اور اخلاصِ نیت سے کھڑا ہونا چاہئے اور تصور یہ ہو کہ میں ہر طرف سے اپنے رُخ کو پھیر کر صرف اور صرف اسی کی طرف موڑ رہا ہوں اور جس طرح چہرہ کعبہ کی طرف ہوتا ہے ایسے ہی روح کی توجہ بھی ذاتِ اقدس کی طرف ہونی چاہیے یعنی نماز پڑھنے والے کو ظاہری و باطنی ہر طرح سے خدا سے لو لگا لینی چاہیے۔

جب قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہے تو تصور میں یہ ہو کہ اے اللہ! میں دنیا و مافیہا سے دستبردار ہو کر تیری طرف متوجہ ہو رہا ہوں اور دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر نہایت خشوع و خضوع اور ادب سے کھڑا ہوں اور تصور یہ ہو کہ اس شہنشاہِ عالی کے دربار میں کھڑا ہوں جو کہ میری تمام حرکات و سکنات کا مشاہدہ فرما رہا ہے۔

پھر دعا استفتاح پڑھے چونکہ شیطانِ لعین انسان کا ازلی و ابدی دشمن ہے جو ہر وقت اسے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتا ہے لہٰذا اس خطرہ کے پیشِ نظر کہ وہ کہیں بہکا نہ دے تعوذ پڑھنا ضروری قرار دے دیا گیا اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ تلاوت کرے اور پھر ارادۃً پابوسی کرتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دربار الٰہی میں جھک جائے اور خیال میں ہو کہ اے اللہ! تیری عظمت و جلال کے پیش نظر میری کمر جھک گئی اور زبان سے ''سبحان ربی العظیم'' کا نغمہ آلاپ رہا ہوں۔ جب رکوع میں حضوری کی سی کیفیت پیدا ہو جائے تو ''**سمع اللہ لمن حمدہ**'' کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور دل میں خیال یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کرے کہ اے اللہ! میں تیری اطاعت وفرمانبرداری پر مستقیم ہوگیا ہوں۔ اب پھر ارادۂ پابوسی سے "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدہ ریز ہو جائے اور "سبحان ربی الاعلیٰ" کا بار بار اس تصور سے ورد کرے کہ اے اللہ! میں نے اپنے اعضاء میں سب سے افضل یعنی سر کو تیرے آستانہ عالیہ پر رکھ دیا ہے ۔

زندگی کی اب یہی سب سے بڑی ہے آرزو ہو جبینِ شوق میری اور تیرا آستاں

سجدہ چونکہ تقرب الٰہی اور انوار وتجلیات کے نزول کا محل ہے اس لیے بندہ ہیبت خداوندی کے سبب تمام مضمون ایک مرتبہ عرض کرنے سے قاصر ہے اس لیے حکم ہوا کہ کچھ دیر ٹھہر کر دوسری بار پھر عرض کرے اسی وجہ سے سجدہ سے سر اٹھا کر کچھ دیر بیٹھنا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے "**اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وارفضنی واجبرنی**" پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو جائے۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور خیال میں ہو کہ اب میں دربارِ الٰہی میں بیٹھنے کے قابل ہو گیا ہوں اور قعدہ میں بیٹھ جائے چونکہ ایسے عظیم الشان اور جلیل القدر دربار میں خاموش بیٹھنا سُوءِ ادب ہے لہٰذا قعدہ میں بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہنے کا حکم ہوا "التحیات للہ" الخ پھر خیال کرے کہ اب دربار خداوندی سے رخصت کا وقت آ گیا لہٰذا سرورِ دنیا و دیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اور اپنے لیے دعا کے بعد دائیں بائیں کے نمازی بھائیوں اور فرشتوں کو سلام کہتا ہوا رخصت ہو جائے۔ یہ کیفیت بیان کرتے ہوئے آخر میں سیّد صاحب نے فرمایا:

"مولانا صاحب! حصولِ ایں مقصد بہ گفتگو راست نمی آید۔ ہمیں نماز است کہ در بدو نبوت سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را حضرت جبرائیل امین بحکم رب العالمین برائے تعلیم آں امامت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

فرموده اند۔ بیا برخیزد تحریمه دو رکعت نماز به اقتدایم بربندد مولانا علیه الرحمة حسب المامور به عمل آورده تحریمه دورکعت نماز به اقتدائے آں عالی جناب بربستند۔ دریں مقام اکثر آں عالی مقام، (مولانا عبدالحئی) بیان می فرمودند که آنچه درآں دورکعت یافته ام ہیچ گاه درعمر خود نیافته ام"

ترجمہ: مولانا صاحب! یہ مقصد گفتگو سے حاصل نہیں ہوسکتا یہی نماز ہے جو حضرتِ جبریل امین علیہ السلام نے بحکم رب العالمین امام بن کر حضرت سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء نبوت میں پڑھائی تھی۔ اٹھیے! اور دو رکعت نماز میری اقتداء میں پڑھ لیں۔ چنانچہ مولانا عبدالحئی نے سید صاحب کی اقتداء میں دو رکعت نماز کی نیت باندھ لی۔ اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ان دو رکعتوں میں جو کچھ حاصل ہوا وہ ساری زندگی حاصل نہ ہو سکا۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص:۶۸۔۷۰)

ایک رات میں منازل سلوک طے کرنا:۔

مولانا کرامت علی صاحب جون پوری نے اس بارے میں مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ کا جو بیان اپنی کتاب "نورٌ علیٰ نور" میں نقل کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا عبدالحئی نے سلوک الی اللہ کے متعلق شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے استفسار کیا تو انہوں نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا ہر چند کہ تصوف وسلوک میں حضرت شاہ صاحب موصوف کا مقام بہت بلند تھا لیکن مولانا محترم کی تسلی نہ ہوئی تو شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سیّد صاحب کی طرف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.DEOBANDI.ORG

مراجعت کیلئے کہا۔ چند روز بعد سیّد صاحب رحمہ اللہ، مولانا عبدالحیٰ اور حضرت امام صاحب رحمہ اللہ رات کو مدرسہ میں سوئے ہوئے تھے کہ آدھی رات سے کچھ قبل حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ نے مولانا کو آواز دی اور فرمایا اٹھیے! اور اس وقت اللہ کے کیلئے وضو کیجئے، دو تین قدم چلنے کے بعد روک کر بار بار فرمایا اور پھر فرمایا کہ اللہ کیلئے نماز پڑھیے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ یہ سن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میں مشاہدہ جلال میں اس طرح غرق ہوا کہ کچھ ہوش باقی نہ رہا اور روتے روتے آنسوؤں سے داڑھی تر ہوگئی۔ جب دو رکعت نماز پڑھ چکا تو خیال آیا کہ فاتحہ نہیں پڑھی پھر نیت باندھ لی غرض اسی طرح بار بار کسی فرض کے ترک کا خیال آتا اور میں از سرِ نو نیت باندھ لیتا اس طرح کم وبیش سو رکعت پڑھ لیں۔ پھر استغفار پڑھنے لگا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص:۷۱)

مرشد کامل کی اقتدا کی دو رکعتیں:۔

حضرت مولانا عبدالحیٰ رحمہ اللہ نے صبح اپنا تمام ماجرا حضرت امام صاحب رحمہ اللہ سے کہہ سنایا حضرت نے سماعت فرماتے ہی مولانا کو ساتھ لیا اور حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ آپ نے حضرت امام صاحب کو بھی مولانا صاحب رحمہ اللہ کی طرح دو رکعت نماز پڑھائی۔ اسی دن سے ان دونوں مقدس شخصیتوں نے حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کے دامن کو اس طرح تھاما کہ تا زیست جدا نہ ہوئے صاحب ''انوار العارفین'' نے بھی لکھا ہے۔

> ''شاہ اسماعیل رحمہ اللہ اور مولانا عبدالحیٰ رحمہ اللہ اکٹھے امتحان کی غرض سے سیّد صاحب رحمہ اللہ کے پاس پہنچے اور نماز میں حضورِ قلب کے متعلق سوال کیا تھا۔ سیّد صاحب رحمہ اللہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا آج رات میرے حجرے میں آکر میرے پیچھے دو رکعت نماز ادا کیجئے، چنانچہ دو رکعت نماز سیّد صاحب رحمہ اللہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کے ساتھ پڑھ چکنے کے بعد دو رکعتوں کی نیت باندھ لی۔ سیّد صاحب رحمہ اللہ کی صحبت اور حقانی توجہ کی برکت سے ساری رات استغراق میں گزار دی بس اس وقت سے ایسے معتقد ہوئے کہ پھر ساتھ نہ چھوڑا"

ہنٹر نے بھی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"سیّد احمد صاحب رحمہ اللہ کے پہلے دو مرید وہ شخص تھے جو اپنے لاثانی ضمیری جوہروں اور اعلیٰ قابلیتوں میں اپنے وقت کے فرد اکمل تھے یہ دونوں فرد اکمل دہلی کے سب سے بڑے حکیم یا فاضلِ اجل (حضرت عبدالعزیز رحمہ اللہ) کے کنبے سے تعلق رکھتے تھے" (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۷۱۔۷۲)

مولانا یوسف رحمہ اللہ کا علم باطن:۔

لیکن یاد رہے کہ یہ دونوں بزرگ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ پھلتی رحمہ اللہ کے بعد حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے۔ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "مجھے بیعت کیے ہوئے تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ایک روز شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمتِ والا درجات میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ میاں! سیّد کے فیض صحبت سے جو نعمتیں حاصل ہوئیں ان کی کیفیت بیان کرو۔ میں نے عرض کیا کہ سیّد علی تبار کے رتبے کا اندازہ میرے لیے مشکل ہے، البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ خدا نے آپ پر خاص احسان فرمایا جس کا شکر واجب ہے۔ آپ کو دو علم عطا فرمائے تھے علم ظاہر کے حامل شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ تھے علمِ باطن کی وراثت سنبھالنے کیلئے خدا نے سیّد صاحب رحمہ اللہ کو کھڑا کر دیا یہ سن کر شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے بارے میں کلماتِ عجز کہے، پھر فرمایا:

میاں! یہ بات سمجھنے کے لائق ہے۔ بارگاہِ احدیت کے محب بہت ہیں محبوب

facebook.com/Salfi.tasawuf

کمیاب ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب ربُ العالمین تھے۔

فرمایا: مرتبہ محبوبیت مرتبہ رسالت کی طرح نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا ہو۔

میں نے عرض کیا: مثلاً محبوب سبحانی سیّد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ۔

فرمایا: محبوبیت کا مرتبہ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ پر بھی ختم نہیں ہوا۔ محب ہمیشہ بلا و محنت اور رنج والفت میں مبتلا رہتے ہیں اس کے برعکس محبوبوں کو کوئی تکلیف نہیں دیتا بلکہ ان کے راحت و آرام کو دل و جان سے پسند کیا جاتا ہے۔ رب العالمین کے محبوں کو اکثر سرگردانی و پریشانی لاحق رہتی ہے، لیکن محبوبانِ بارگاہِ اقدس دنیا میں البسۂ فاخرہ، اطعمہ لذیذہ اور خدم وحشم سے ممتاز رہتے ہیں اور آخرت میں اس سے بھی زیادہ انعام پاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سیّد صاحب رحمہ اللہ کا نام تو نہ لیا لیکن تمام اشارے بداہۃً آپ ہی کی طرف تھے۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۷۲-۷۳)

تلامذہ:۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا صراحت اور تفصیل کے ساتھ آپ کے تلامذہ کے متعلق علم نہیں ہو سکا۔ تاہم جستجو اور تلاش کے بعد آپ کے جن تلامذہ کا سراغ مل سکا ہے ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت سیّد احمد شہید، (۲) مولانا سخاوت علی جونپوری، (۳) مولانا عبدالحق بنارسی، (۴) مولانا عبداللہ علوی، (۵) مولانا عبدالہادی جھوکوی، (۶) سیّد محمد بن اعلیٰ نصیر آبادی، (۷) مولانا معین الدین سہسوانی، (۸) مولانا وحید الدین پھلتی، (۹) مولانا ولایت علی صادقپوری، (۱۰) مولانا کرامت علی

facebook.com/Salfi.tasawuf

دہلوی، (۱۱) مولانا جعفر علی بستوی، (۱۲) مولانا جلال الدین بنارسی رحمہم اللہ۔

اب ان حضراتِ گرامی کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے، **وبیدہ التوفیق**۔

(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۴۷)

بڑے بڑے منطقی لوگوں کا عاجز ہوجانا:۔

جب حضرت سیّد احمد رحمہ اللہ صاحب نے کلکتہ کو قدومِ میمنت لزوم سے نوازا اور لوگ لپکتے ہوئے آئے اور آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے معصیت آلود زندگیوں سے تائب ہو گئے تو حضرت امام صاحب نے زنگ سے دُھلے ہوئے ان دلوں کو صیقل کرنے کیلیے ہر منگل اور جمعہ کو ظہر سے شام تک وعظ فرمانا شروع کر دیا۔ کبھی کبھی حضرت مولانا عبدالحئی صاحب بھی اس مبارک کام میں حصہ لیا کرتے تھے۔ یہاں کے لوگ کثرت سے شراب نوشی کے عادی تھی۔ لہٰذا حرمتِ شراب کو بھی موضوع سخن بنایا گیا اور خاطر خواہ کامیابی ہوئی، مولانا جعفر تھانیسری لکھتے ہیں۔

> ''ان بزرگوں کے وعظ کی یہ تاثیر ہوئی کہ خلقت مثلِ پروانہ گرویدہ ہوگئی اور ہر ایک بیعت کنندہ کے شراب نوشی سے تائب ہونے پر شراب کی دکانیں بند ہوگئیں۔ ٹھیکیداران شراب نے اس کی نالش بہ حضور حاکمانِ شہر کر کے استعفاء داخل کر دیئے اور کہا کہ صبح وشام تک ایک خریدار نہیں آتا کس کے ہاتھ فروخت کریں''
>
> (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص: ۱۰۳)

قیام کلکتہ کے دوران بھی حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے ایک مجلس میں اپنے علم وفضل کے جوہر دکھائے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کلکتہ میں سلطان ٹیپو شہید کے خاندان کے کچھ افراد رہتے تھے ان میں سے بعض شہزادوں کے عقائد مولوی عبدالرحیم فلسفی کی صحبت کے پیشِ نظر خراب ہو گئے تھے۔ یہ شہزادے غالباً سلطان ٹیپو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

شہید کے پوتے تھے اور مولوی عبدالرحیم گورکھپور کے باشندے تھے جن کے والد کا نام مصاحب علی تھا۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ، شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ اور شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے لیکن بعد میں منطق اور فلسفہ میں توغل کے سبب ''دہری'' مشہور ہو گئے، سلطان شہید مرحوم کے پوتوں نے محمد قاسم خواجہ سرا کو بھیج کر حضرت سیّد احمد صاحب رحمہ اللہ کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ سیّد صاحب رحمہ اللہ چند رُفقاء کی معیت میں تشریف لے گئے مجلس میں چند مسائل پر گفتگو شروع ہوئی۔ شہزادوں کی طرف سے مولوی عبدالرحیم اور حضرت سیّد صاحب کی طرف سے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ بات میں حصہ لے رہے تھے۔ مولوی صاحب کو چونکہ اپنے منطقی و فلسفی ہونے پر بڑا ناز تھا اس لیے انہوں نے منطق و فلسفہ کی زبان میں بات کی لیکن اس بے چارے کو کیا خبر تھی کہ آج کس حکیم الاُمت اور مفکرِ اسلام سے اس کا واسطہ تھا؟ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے اس کی تمام باتوں کو اس قدر احسن پیرایہ بیان میں جواب دیا کہ منطقی و فلسفی صاحب کا ناطقہ بند ہو گیا اور ہر طرف سے آپ کے حق میں تحسین و آفرین کی صداؤں کا غلغلہ بلند ہوا۔ بڑے شہزادے کو بھی اپنے علم پر بڑا غرور تھا اس نے بھی مختلف اسالیب بیان سے تقریر کی اس کا جواب دینے کیلئے بھی آپ بڑے بے قرار تھے مگر شہزادہ کا جواب حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا اور چند ہی لمحوں میں اس کے پندارِ علم کو خاک میں ملا دیا۔ ان دونوں بزرگوں کی ان دلنشین اور ایمان افروز تقریروں کا یہ اثر ہوا کہ وہ اپنے غلط خیالات سے تائب ہو گئے حتیٰ کہ وہ سیّد صاحب رحمہ اللہ کے حلقہ بیعت میں شامل ہو گئے اور پھر انہوں نے اہل قافلہ کی دعوت بھی کی۔ (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید،ص: ۱۲۴۔۱۲۵)

سفرِ حجاز میں دو کرامات کا صدور:۔

اس زمانہ میں بادی جہاز تھے اور مسافروں کو روزانہ فی کس ایک بوتل پانی ملا کرتا تھا۔ اتفاق سے ہوا ناموافق ہو گئی اور جہاز میں پانی کم رہ گیا اس لیے جہاز

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

والوں نے اعلان کر دیا کہ کل سے پانی آدھی بوتل ملے گا۔ دو دن تک آدھی بوتل پانی دیا اس کے بعد جب پانی بالکل ختم ہو گیا تو جہاز والوں نے کہہ دیا کہ اب پانی بالکل نہیں رہا ہے اس لیے ہم پانی نہیں دے سکتے، سب لوگ نہایت پریشان ہوئے۔

اس جہاز میں علاوہ سیّد صاحب رحمہ اللہ کے قافلہ والوں کے اور بھی بڑے بڑے لوگ سوار تھے اب ان لوگوں میں سرگوشیاں ہونے لگیں کہ یہ شخص (مولانا شہید رحمہ اللہ) لوگوں سے ہنسی مذاق کرتا ہے اسی کی شامت سے ہم پر یہ بلا آئی ہے لہٰذا اس کو روکنا چاہیے اور دعائیں کرنی چاہئیں اس کی اطلاع مولوی وجیہہ الدین صاحب رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں کو ہوئی مولوی وجیہہ الدین رحمہ اللہ مع چند دیگر اشخاص کے ان لوگوں کے پاس پہنچے اور ان کو مولانا شہید رحمہ اللہ کی عظمتِ شان سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ شامت تمہاری اس گستاخی اور بدگمانی کی ہے کہ تم ان کی نسبت ایسا خیال کرتے ہو تم کو چاہیے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے معافی چاہو اور ان سے دعا کی درخواست کرو چنانچہ وہ سب لوگ آئے اور سب نے مولانا سے دُعا کی درخواست کی۔

مولانا نے فرمایا کہ سب دعا کرو میں بھی دعا کروں گا مگر میری دعا تو مٹھائی کے بغیر چپکتی نہیں اس پر ایک شخص نے وعدہ کیا کہ سب جہاز کے لوگوں کو مسقطی حلوا کھلاؤں گا اس کی مقدار مجھے یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ فی کس پاؤ بھر سے زیادہ تھا۔ اس پر آپ نے دوسرے لوگوں سے مل کر دعا کی جس کا اثر اسی وقت ظاہر ہوا اور ایک چشمہ شیریں پانی کا جو لمبائی چوڑائی میں دو بڑی چارپائیوں کے برابر ہو گا دوڑتا ہوا آیا اور جہاز کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ مولانا نے اس کو دیکھ کر فرمایا اس پانی کو تو دیکھو کیسا ہے؟ لوگوں نے جو چکھا تو نہایت ٹھنڈا اور شیریں تھا اس پر سب لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے اور جہاز والوں نے بھی اپنے ظروف خوب بھر لیے جب سب بھر چکے تو وہ پانی غائب ہو گیا۔

اس کے بعد لوگوں نے ہوا کی موافقت کیلئے دعا کی درخواست کی پھر آپ نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOAT.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

وہی فرمایا کہ سب دعا کرو میں بھی شریک ہو جاؤں گا مگر میری دعا مٹھائی کے بغیر نہیں چپکتی اس پر کسی اور امیر نے کچھ وعدہ کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ اس پر آپ نے سب لوگوں کے ساتھ مل کر موافقت ہوا کی دعا کی اور ہوا موافق ہو گئی۔ جہاز کا لنگر کھول دیا گیا اور جتنے دنوں میں اچھی ہوا کی حالت میں جہاز جدہ پہنچتا تھا اس سے بھی نصف دنوں میں ہمارا جہاز جدہ پہنچ گیا۔ (تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید، ص:۱۲۵۔۱۲۶)

امام صاحب کی والدہ کی بیعت انوکھی کرامت:۔

اس مبارک سفر میں حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے ہمراہ آپ کی والدہ ماجدہ اور ہمشیرہ مکرمہ بھی تھیں والدہ محترمہ مکہ معظمہ پہنچ کر سخت بیمار پڑ گئیں اور ابھی تک آپ نے حضرت سیّد صاحب کے دستِ مبارک پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ آپ بیعت سے سخت انکار کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ سیّد صاحب نے تو ہمارے گھر میں بیعت کی ہے اب ہم اُلٹی ان کے ہاتھ پر کیسی بیعت کریں؟ لیکن حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کی دِلی آرزو تھی کہ والدہ صاحبہ، سیّد صاحب رحمہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لیں لیکن سعی بسیار اور بے پناہ اصرار کے باعث آپ انکار ہی کرتی رہیں۔ جب امام صاحب رحمہ اللہ کے اصرار پر آپ کا انکار غالب آتا رہا تو انہیں ایک تدبیر سوجھی کہ کیوں نہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے چنانچہ آپ نے نہایت الحاح وزاری سے دعا کی۔

> اے اللہ! میری والدہ محترمہ کا شاید آخری وقت ہے نا معلوم کب ان کی رُوح آپ کے پاس پہنچ جائے لٰہذا انہیں سیّد صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق عنایت فرما دو۔

یہ تدبیر کامیاب ثابت ہوئی اور تیرِ دعا نشانہ مراد کو پہنچ گیا۔ چنانچہ ایک رات والدہ صاحبہ نے خواب دیکھا کہ میدانِ حشر کا نقشہ ہے، سر پر آفتاب آگ برسا رہا ہے، گرمی کی شِدّت سے لوگوں کا برا حال ہو رہا ہے تا حدِ نگاہ کوئی شجر سایہ دار نہیں کہ سستا لیا

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

جائے اور نہ پانی ہے کہ پیاس کی شدت سے کانٹا بنے ہوئے حلق میں دو قطرے ڈال لیے جائیں آپ بھی دوسرے لوگوں کی طرح سایہ و پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر حیران و سرگردان ہو کر دوڑنے لگیں۔ اچانک دور ایک جگہ گھنا سایہ نظر آیا جہاں ایک خلق کثیر شاداں و فرحاں جلوہ افروز ہے آپ نے کسی سے پوچھا یہ کون سعادت مند ہیں جو اس خزاں کے عالم میں بھی بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ حضرت سیّد احمد رحمہ اللہ اور اُن کے مُریدان باصفا کا مقدس گروہ ہے ۔

گفت ایں جملہ گروہِ احمدی است سایۂ شاں ظلِ فیضِ سرمدی است

تو از ایشاں شو کہ تاذی شاں شوی دور کُن افکار تا از ایشاں شوی

خواب دیکھنے کے بعد پریشانی کے عالم میں آپ بیدار ہو گئیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ کو بُلا کر خواب سنایا اور فرمایا کہ فوراً سیّد صاحب رحمہ اللہ کو بلا لاؤ تا کہ میں بھی بیعت کرلوں۔ چنانچہ آپ تشریف لائے تو مخدومہ ومحترمہ نے بیعت کر لی اس واقعہ کے سات روز بعد پیام اجل آ پہنچا اور آپ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ جنت المعلی میں آپ محوِ استراحت ہیں "غفر اللہ لہا"۔

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> نواب وزیر الدولہ مرحوم اور صاحبِ "مخزن" بالاتفاق لکھتے ہیں کہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی والدہ شریفہ بھی اس سفر میں اپنے بیٹے کے ساتھ تھیں۔ ادائے حج کے بعد سخت بیمار پڑ گئیں اس وقت مخدومہ سیّد صاحب رحمہ اللہ کی بیعت سے مشرف نہ ہوئی تھیں بلکہ آپ کی بیعت کرنے سے آپ کو سخت انکار تھا اور اپنی خام خیالی کے سبب کہا کرتی تھیں کہ سیّد صاحب رحمہ اللہ نے ہمارے گھر میں بیعت کی ہے اب ہم اُلٹی ان کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہاتھ پر کسی بیعت کریں حالانکہ ان کے شوہر مولوی عبدالغنی صاحب رحمہ اللہ اوران کے لائق بیٹے مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ بلکہ اس خاندان کے کل مرد وعورت سیّد صاحب رحمہ اللہ کی بیعت سے مشرف ہوچکے تھے۔

تعجب ہے کہ ان بزرگوں نے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمہ کو حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کے بیعت کنندگان میں کیسے شامل کرلیا جبکہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمہ اللہ کی وفات ۱۶ رجب ۱۲۰۳ء کو ہوئی اور حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ نے اس وقت عمر شریف کی ابھی تک صرف دوتین بہاریں دیکھیں تھیں کیونکہ آپ کی ولادت باسعادت ۶ صفر ۱۲۰۱ھ میں ہوئی لہٰذا حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمہ اللہ کی بیعت کرنے کے کیا معنیٰ ؟ قبل ازیں بھی اس طرف اشارہ کیا جاچکا ہے۔

فافہم۔(تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید،ص:۱۲۷۔۱۲۸)

☆......☆......☆

کتاب "سوانح صوفی عبداللہ رحمہ اللہ" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ........**حالات، خدمات، آثار**

تالیف:۔مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

انوارات وظائف میں استغراق:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اس انسپکٹر پولیس کا نام، جس نے مجھے سزائیں دی تھیں عبدالعزیز تھا،اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہوگیا۔

اس قسم کے اور واقعات بھی ہیں جوصوفی صاحب رحمہ اللہ کو پیش آئے۔مولانا عائش محمد حفظہ اللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے صوفی صاحب سے پوچھا:حضرت! آپ نے اس قدر شدائد کیسے برداشت کیے؟صوفی صاحب نے جواب دیا:میں سورۃ فاتحہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

کا وظیفہ پڑھ لیتا تھا۔ اللہ کی رحمت کے اس قدر انوار برستے اور استغراق نصیب ہوتا کہ مجھے احساس تک نہ ہوتا کہ لوہے کی چوٹیں کہاں لگائی جا رہی ہیں۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۱۰۴-۱۰۵)

شیر سے حفاظت کا آزمودہ وظیفہ:۔

ایک مرتبہ غازی عبدالکریم مجاہد آبادی صاحب رحمہ اللہ جہاد کے سلسلے میں کہیں تنہا جا رہے تھے کہ سورج غروب ہو گیا۔ وہیں رات بسر کی اور صبح کو پھر چل پڑے۔ ظہر کے وقت ایک جگہ پہنچے، وہاں تالاب کی شکل میں پانی جمع تھا۔ وضو کیا اور نماز پڑھی۔ وہاں سے ان کی منزل مقصود تک پہنچنے کے دو راستے تھے۔ ایک معروف راستہ تھا جو پگ ڈنڈی کی صورت میں تھا اور کچھ لمبا تھا۔ دوسرا جنگل میں سے ہو کر گزرتا تھا جو غیر معروف تھا اور مختصر تھا۔ غازی صاحب رحمہ اللہ نے مختصر راستہ اختیار کیا۔ آگے گئے تو دیکھا کہ راستے میں شیر بیٹھا ہے۔ شیر نے بھی ان کو دیکھ لیا...... کچھ دیر وہاں کھڑے رہے اور سوچنے لگے کہ اب کیا کیا جائے۔ نہ پیچھے مڑ سکتے ہیں، نہ آگے بڑھ سکتے ہیں...... کھڑے کھڑے سورۂ **یٰس** پڑھنا شروع کر دی۔ جب اس آیت پر پہنچے: **وجعلنا من بین ایدیہم سدا و من خلفہم سدا فاغشینہم فہم لا یبصرون**'' تو شیر اُٹھ کر جنگل میں چلا گیا اور غازی صاحب آگے نکل گئے۔

یہ وظیفہ انہیں مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ نے بتایا تھا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۲۶۰)

حضرت صوفی عبداللہ رحمہ اللہ سے مولوی محمد دین عقیدت مندانہ مراسم رکھتے تھے اور ان کے قائم کردہ دارالعلوم سے بھی انہیں پیار تھا۔ چنانچہ مختلف طریقوں سے تقریباً تیس سال انہوں نے اس دارالعلوم کی خدمت کی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۲۷۴)

مبارک خواب مبارک بشارت:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

انہی دنوں صوفی صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک دریا کے بہت بڑے ہیڈ ورکس پر بیٹھے ہیں، جہاں سے بہت سی نہریں نکلتی ہیں جو مختلف مقامات کو جاتی ہیں۔ دو آدمی وہاں اور تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا:

یہ ہیڈ ورکس کس کا ہے؟۔ اس نے جواب دیا: صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کا۔

سوال کیا: اس سے جو نہریں نکلتی ہیں وہ کس طرف کو جاتی ہیں؟

جواب دیا: پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان، بنگال، مدراس، بہار، کشمیر، افغانستان اور عرب ممالک کو......!

اس کے بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ کی آنکھ کھل گئی۔ کسی نیک آدمی سے تعبیر پوچھی تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ سے کوئی اس قسم کا بہت بڑا کام لے گا، جس کا فیض اطراف عالم میں پھیلے گا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۱۵۷۔۱۵۸)

طلباء کے ساتھ اجتماعی مقبول دعا:۔

۱۹۶۱ء یا ۱۹۶۲ء کی بات ہے کہ مدرسے میں عیدالاضحیٰ کی رخصتیں ہوئیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے طلباء کو جمع کر کے ایک لمبی دعا کی۔ دعا شروع کرنے سے پہلے طلباء سے فرمایا کہ میں دعا کروں گا، تم میری دعا کے ساتھ آمین آمین کہتے جانا۔ دعا میں جو الفاظ میں زبان سے بولوں ان پر حیران اور متعجب ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ حسب معمول صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر درود شریف پڑھا۔ بعد ازاں ادعیہ مسنونہ شروع کیں، طلباء آمین آمین کہتے رہے۔ پھر اپنی پُر تاثیر زبان میں پنجابی میں کہا: یااللہ! یہ طلباء ریلوے اسٹیشن ماموں کانجن سے جو یہاں سے چار میل کے فاصلے پر ہے، کچے راستے میں پیدل چل کر یہاں آتے ہیں، ان کے کپڑے گرد و غبار سے اٹ جاتے ہیں، پاؤں مٹی سے بھر جاتے ہیں، یہ خود پسینے سے شرابور ہو جاتے ہیں۔ یااللہ! ایسا انتظام فرما کہ گاڑی کی لائن مدرسے کے درمیان سے گزرے...... یااللہ! ایسا انتظام فرما کہ گاڑی کی لائن مدرسے کے درمیان

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

سے گزرے...... یہ الفاظ وہ بار بار کہتے رہے۔ طلباء آمین آمین پکارتے رہے۔ ساتھ ہی حیران بھی ہوتے تھے کہ ماموں کانجن سے اوڈاں والے گاڑی کی لائن کیسے آئے گی...... صوفی صاحب نے ان سے فرمایا آپ لوگ میری اس دعا پر حیران نہ ہوں، بس آمین آمین کہتے جایئے۔ مدرسے کے قریب سے گاڑی کی لائن کے گزرنے کا انتظام اللہ تعالیٰ خود فرمادے گا، اس کیلئے کوئی بات مشکل نہیں ہے۔ نہ اس میں آپ لوگوں کو حیران ہونے کی ضرورت ہے۔

دعا کی قبولیت:۔

اللہ تعالیٰ نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی یہ دعا بہت جلد قبول فرمالی اور اسی طرح قبول فرمائی جس طرح صوفی صاحب رحمہ اللہ نے کی تھی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۱۹۷۔۱۹۸)

قبولیت دعا، کرامات اور واقعات

اولیاء کی بارگاہ ایزدی میں شنوائی:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو بہت سی نعمتوں سے نوازا اور بہت سی خصوصیات سے سرفراز فرمایا ہے، جن میں ایک بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی خصوصیت قبولیت دعا ہے۔ انہوں نے ادھر بارگاہِ الٰہی میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور عاجزی سے اس کے سامنے جھولی پھیلائی، اِدھر قبولیت کے آثار ظاہر ہوگئے اور جو التجاء کی اللہ نے پوری فرمادی۔

اس باب میں اصل مقصود تو اپنے علم کے مطابق صوفی عبداللہ مرحوم کی قبولیتِ دعا کے چند واقعات بیان کرنا ہے، لیکن جی چاہتا ہے ان سے پہلے دو اور بزرگوں کی قبولیت دعا کے بھی دو دو چار چار واقعات قارئین سے عرض کردیئے جائیں تاکہ ان کی صالحیت کا بھی ہلکا سا اندازہ نظر و بشر کے زاویوں میں آجائے۔

ضلع گوجراں والا کے ایک قصبے کا نام قلعہ میہاں سنگھ ہے، وہاں ایک بزرگ مولانا

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 306/495

غلام رسول رحمہ اللہ قیام فرماتے تھے جو قمری حساب سے ۱۲۲۸ھ میں اور عیسوی حساب سے ۱۸۱۴ء میں پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال عمر پا کر ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) میں فوت ہوئے۔ ان کی وفات پر تقریباً ایک سو پینتیس برس کی مدت بیت چکی ہے۔ مشہور عالم اور متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی قبولیت دعا کے بہت سے واقعات زبانِ زد عوام وخواص ہیں جن میں سے چند واقعات یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔
(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۴۷)

لاولد کو لڑکی کی بشارت (کرامت):۔

علاقہ شاہ پور کے موضع سدرہ میں ایک بزرگ حافظ غلام محمد سکونت پذیر تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں (سدرہ) کے قریب ایک گاؤں "کوٹلی" ہے۔ کوٹلی کا ایک زمیندار لاولد تھا۔ وہ ان کی رفاقت میں مولانا غلام رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے اولاد عطا فرمادے۔

مولانا نے اسی مجلس میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ دعا کے بعد فرمایا: "شاید اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکی عطا کرے گا۔" چنانچہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۴۷-۳۴۸)

چنبل کے لاعلاج مرض سے شفایابی (کرامت):۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے سوانح نگار مولوی عبدالقادر لکھتے ہیں کہ قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حافظ قرآن بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ ان کے چہرے پر چنبل ہو گیا تھا۔ بہت علاج کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن انہوں نے مولانا رحمہ اللہ سے دعا کیلئے عرض کیا تو دیکھ کر فرمایا "کوئی علاج نہیں کرایا؟" کہا: "بہت علاج کرائے اور کرا رہا ہوں مگر بجائے فائدے کے مرض بڑھ گیا ہے اور روز بروز بڑھ رہا ہے، اب خدائی علاج چاہتا ہوں۔" مولانا رحمہ اللہ نے اسی وقت دم کیا اور فرمایا "متواتر تین

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دن دم کراؤ" حافظ صاحب نے مولانا رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق تین دن دم کرایا اور چنبل کی تکلیف بالکل ختم ہوگئی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ ص:۳۴۸)

زبان ولی کے ہندو لڑکی پر اثرات (کرامت):۔

بعض ہندو یا سکھ اپنے بچوں کو سودا وغیرہ لینے کیلئے اگر کسی ایسی دکان پر بھیجتے جو مولانا رحمہ اللہ کی مسجد کی طرف ہوتی تو انہیں تاکید کرتے کہ مسجد کے قریب سے "واہگرو واہگرو یا رام رام" کہتے جانا اور جلدی سے نکل جانا۔ ایک دن ایک ہندو لڑکی والدین کی ہدایت کے مطابق بھاگتی ہوئی جارہی تھی اور رام رام کا لفظ اس کی زبان پر تھا۔ مولانا رحمہ اللہ کے پاس سے گزری تو فرمایا:

"یا اللہ یا اللہ کہو، یہ پیارا لفظ ہے۔" چنانچہ "یا اللہ یا اللہ" کے الفاظ لڑکی کی زبان سے جاری ہوگئے اور یہی الفاظ ادا کرتی ہوئی گھر پہنچی۔ والدین بے حد پریشان ہوئے اور اسے بار بار کہا کہ "رام رام" کہو، مگر لڑکی مسلسل "یا اللہ یا اللہ" کہتی رہی اور گھر والوں سے کہا تم بھی "یا اللہ یا اللہ" کہو، یہ پیارا لفظ ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھر کے تمام افراد مسلمان ہو گئے اور رام رام کی جگہ اللہ، اللہ نے لے لی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۴۸-۳۴۹)

دعا کی بدولت بانجھ عورت کے ہاں ولادت (کرامت):۔

گجرات کا ایک موچی لاہور میں جوتے مرمت کیا کرتا تھا۔ اتفاقاً مولانا رحمہ اللہ لاہور تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ وعظ میں انہوں نے حضرت ذکریا علیہ السلام کے ہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ بیان کیا۔ اس وقت وہ موچی بھی موجود تھا۔ اس نے اثنائے وعظ ہی میں عرض کیا، کیا اب بھی ایسا ہوسکتا ہے یا یہ صرف ایک واقعہ ہے جو بیان کیا جارہا ہے؟ فرمایا "ہاں اب بھی اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے، موچی نے کہا "میرا حال بعینہٖ حضرت ذکریا علیہ السلام کا ہے۔ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ میرے لیے دعا فرمائیں، شاید آپ کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

دعا کی برکت سے میرے گھر لڑکا پیدا ہو جائے۔" مولانا رحمہ اللہ نے دعا فرمائی اور لوگوں نے آمین آمین کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔ اس نے مولانا رحمہ اللہ کو اطلاع دی تو انہوں نے اس کا نام "اللہ دتا" رکھا۔ وہ لڑکا حافظ قرآن ہوا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۴۹)

سکھ پر زبان ولی کے اثرات (کرامت):۔

لاہور ہی کا واقعہ ہے کہ مولانا رحمہ اللہ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سکھ عورت "واہگرو واہگرو" کہتی ہوئی وہاں سے گزر رہی تھی۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا "وحدہ وحدہ" کہو۔ اس عورت کی زبان پر "وحدہ وحدہ" جاری ہو گیا۔ گھر والوں نے اسے بہت سمجھایا اور مار پیٹ بھی کی، مگر وہ باز نہ آئی اور مسلمان ہو گئی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۴۹)

سکھ کا فوراً مسلمان ہو جانا (کرامت):۔

ایک مرتبہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ضلع گجرات کے کسی گاؤں میں جا رہے تھے کہ ایک سکھ نے ان سے پوچھا "موضع ڈنگا کا راستہ کون سا ہے"؟ فرمایا "بھائی مجھے ڈنگوں کا راستہ تو یاد نہیں، البتہ سیدھوں کا یاد ہے۔" اس نے کہا "سیدھوں ہی کا بتا دو۔" فرمایا "سیدھوں کا راستہ ہے **لا الٰہ الا اللّٰہ**" ادھر مولانا کی زبان سے یہ کلمہ نکلا اور ادھر سکھ کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۴۹۔۳۵۰)

دعائے ولی پر پہلی بیوی کا مسلمان ہو جانا (کرامت):۔

ایک سکھ نوجوان نے مولانا غلام رسول مرحوم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ ایک مسلمان خاندان میں اس کی شادی ہو گئی۔ قبول اسلام سے پہلے بھی وہ شادی شدہ تھا۔ ایک دن وہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا "کہو میاں عبداللہ اہل و عیال سمیت خوش ہو۔"؟ عرض کیا "میری

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

پہلی بیوی بہت سلیقہ شعار اور فرماں بردار تھی، مجھے وہ بہت یاد آتی ہے۔ آپ دعا فرمائیں وہ بھی اسلام قبول کر لے اور میرے پاس آجائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہے، ورنہ دن تو گزر ہی رہے ہیں۔" فرمایا" میاں عبداللہ! جس ذاتِ اقدس نے تم کو ہدایت دی ہے، وہ اسے بھی ہدایت دینے پر قادر ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی تمہاری مراد پوری ہوگی۔ اب تم گھر جاؤ۔"

عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ مولانا رحمہ اللہ کے حسب فرمان گھر چلا گیا، ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ پہلی بیوی نے ایک شخص کے ہاتھ اسے خط لکھ کر بھیجا کہ فلاں دن اور فلاں وقت آ کر مجھے لے جاؤ۔ وہ گیا اور اسے ساتھ لے کر مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں قلعہ میہاں سنگھ حاضر ہوا اور وہ مسلمان ہو گئی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۵۰)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے (کرامت):۔

اس طرح کے ان کے بہت سے واقعات ہیں۔ اب آخر میں ایک اور واقعہ سنیے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مولانا غلام رسول اور مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی رحمہا اللہ کے جدِ امجد حضرت مولانا سیّد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ دہلی میں حضرت میاں سیّد نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کی مسجد میں ان سے صحیح بخاری پڑھتے تھے۔ ہنگامے کے بعد مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اپنے گھر (قلعہ میہاں سنگھ) آئے تو کسی نے گوجراں والا کے انگریز حاکم سے شکایت کر دی کہ یہ وہابی ہیں اور حکومت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس وقت وہابیوں کو انگریزی حکومت نے باغی قرار دے دیا تھا، یعنی باغی اور وہابی کے ایک ہی معنے تھے۔ چنانچہ مولانا رحمہ اللہ کو پکڑ لیا گیا اور لاہور لا کر کمشنر منٹگمری کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس نے پوچھا یہاں کوئی آپ کا ضامن ہے، جس کی ضمانت پر آپ کو رہا کر دیا جائے؟

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

فرمایا" ہاں "!۔ پوچھا" کون "؟۔ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا: "وہ" کمشنر منٹگمری اس سے بے حد متاثر ہوا اور اسی وقت انہیں رہا کر دیا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۵۰۔۳۵۱)

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی حیرت انگیز کرامات کے واقعات

گنٹھیا کے مریض کو شفایابی (کرامت):۔

اب دو چار واقعات ایک اور بزرگ کے پڑھیے۔ وہ ہیں، مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ، مولانا داؤد غزنوی کے والد ماجد اور حضرت مولانا سیّد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے فرزند عالی قدر...... اس خاندان کو ۱۸۵۷ء کے بعد افغانستان کے حاکم، امیر محمد اعظم نے اپنے ملک افغانستان سے نکال دیا تھا اور وہ خاندان وہاں کی سکونت ترک کر کے امرتسر چلا گیا تھا۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی صالحیت اور فراوانی علم کی وجہ سے انہیں امام صاحب کہا جاتا تھا۔ انہوں نے ۲۷۔ اگست ۱۹۱۳ء (۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ) کو امرتسر میں وفات پائی۔ یعنی آج سے کم و بیش ۹۰ سال پہلے۔

ضلع شیخوپورہ میں ایک قصبہ فیروز وٹواں ہے جو لاہور شیخوپورہ روڈ پر واقع ہے، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں زیادہ تعداد میں وٹو برادری کے لوگ آباد ہیں اور غزنوی علمائے کرام سے تعلقِ ارادت رکھتے ہیں۔ ۱۹۴۹ء کی گرمیوں کا موسم تھا کہ میں مولانا سیّد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ وہاں گیا۔ ہمارے میزبان کا نام ملک احمد تھا۔

میں نے ان سے پوچھا آپ غزنوی اہل علم کے حلقہ ارادت میں کیوں شامل ہوئے؟

انہوں نے بتایا کہ میں اٹھارہ انیس برس کی عمر میں گنٹھیا کے موذی مرض میں مبتلاء ہو گیا تھا۔ میرے والد نے بہت علاج کرائے، لیکن افاقہ نہ ہوا۔ وہ حضرت امام یعنی مولانا عبدالجبار غزنوی مرحوم کے ارادت مند تھے، ان سے دعا کیلئے مجھے امرتسر لے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گئے۔ مولانا رحمہ اللہ نے نمازِ فجر کے بعد دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ میرے بدن کے جوڑ کھل رہے ہیں، چار پانچ روز میں اللہ تعالیٰ نے بیماری ختم کر دی اور میں تندرست ہو گیا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۵۱-۳۵۲)

دعاولی پر غربت کا ختم ہو جانا (کرامت):۔

دوسرا واقعہ ۱۹۵۸ء کا ہے۔ میں اس وقت اخبار ''الاعتصام'' کا ایڈیٹر تھا۔ مدراس سے ایک شخص عزیز اللہ گھڑی ساز لاہور آیا اور مجھے ملا۔ اس نے بتایا کہ ۱۹۱۰ء کے لگ بھگ مدراس کے دو سیٹھ تجارت کیلئے امرتسر آئے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک ملازم تھا، جس کا نام اسماعیل تھا۔ اسماعیل فجر کی نماز مسجد غزنویہ میں حضرت امام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی اقتدا میں پڑھا کرتا تھا اور ان کا درس قرآن سن کر واپس گھر آتا اور اپنے سیٹھوں کیلئے ناشتہ تیار کرتا تھا۔ ایک روز حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا تم کون ہو اور یہاں کیا کام کرتے ہو؟ اس نے بتایا کہ میں اپنے دو سیٹھوں کے ساتھ ملازم کی حیثیت سے مدراس سے آیا ہوں اور غریب گھرانے کا غریب فرد ہوں۔ آمدنی کا ذریعہ بس یہی ملازمت ہے۔

حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے اس کی بات سنی تو پریشان سے ہو گئے اور جو لوگ وہاں بیٹھے تھے، ان سے کہا اس شخص کیلئے دعا کرو، اللہ اس کی غربت دور فرما دے۔ عزیز اللہ نے مجھے بتایا کہ اسماعیل کہا کرتا تھا، جب امام صاحب رحمہ اللہ، اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر میرے لیے دعا مانگ رہے تھے، مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ دولت میری جھولی میں گر رہی ہے۔

پھر یہ ہوا کہ نماز اور دعا کے بعد اسماعیل گھر گئے۔ حسب معمول ناشتہ تیار کیا، دستر خوان بچھایا اور اپنے سیٹھوں سے عرض کیا ناشتہ تیار ہے۔ وہ ناشتے کیلئے دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ اسماعیل سے کہا، آپ بھی بیٹھئے اور ہمارے ساتھ ناشتہ کیجئے۔ کہا آج سے آپ ملازم نہیں ہیں، کاروبار میں ہماری طرح کے حصے دار ہیں، ملازم کسی اور کو رکھا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

جائے گا۔آپ کوئی نقد پیسا نہیں دیں گے بلکہ جو آمدنی ہوگی اس سے آپ کے حصے کی رقم وضع ہوتی جائے گی۔آپ کو ضروریات کیلئے ہماری طرح ماہانہ رقم ملا کرے گی۔

آگے سنئے! اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں اتنا نفع دیا کہ اسماعیل نے مدراس کے ضلع ارکاٹ میں بہت بڑا رقبہ خریدا اور اپنے والد کے نام سے اس کا نام عمرآباد رکھا، وہاں ایک درس گاہ بنائی جسے جامعہ اسلامیہ عمرآباد کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ واقعہ مجھے مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے بھی سنایا، مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آزادئ ملک سے قبل تقسیم اسناد کے موقع پر وہاں ہر سال جلسہ منعقد کیا جاتا تھا اور مجھے اس جلسے میں بلایا جاتا تھا۔ سیٹھ اسماعیل امام صاحب رحمہ اللہ کی دعا کی بات ضرور سنایا کرتے تھے۔ مولانا رحمہ اللہ مجھے جب یہ بات سنا رہے تھے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

یہ ہیں تقویٰ شعار لوگوں کی دعائیں اور یہ ہیں ان کے اثرات جو اسی وقت ظہور میں آگئے۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۵۲-۳۵۳)

صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کی حیرت انگیز مگر سچی کرامات

قبولیت دعا کے ان چند واقعات سے آگاہ ہونے کے بعد آیئے اب ان واقعات سے مطلع ہونے کی کوشش کرتے ہیں جو مختلف حضرات کی وساطت سے حضرت صوفی عبداللہ مرحوم کی قبولیت دعا کے متعلق اس فقیر کے علم میں آئے۔ ان میں سے اکثر واقعات بے حد حیرت انگیز اور تعجب خیز ہیں۔ سنیے......!

بے اولاد عورت کو اولاد نرینہ مل جانا (کرامت، ۱):۔

سردیوں کے دن تھے اور صوفی صاحب رحمہ اللہ دوپہر کے وقت جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے کھلے میدان میں دھوپ تاپ رہے تھے۔ اردگرد کچھ لوگ بیٹھے تھے جو مختلف اوقات میں پڑھنے کیلئے ان سے وظائف پوچھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک جوان عورت آئی اور سلام کرکے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے سامنے کھڑے

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

ہو گئی۔

پوچھا: بیٹی! تم کون ہو اور کیوں آئی ہو؟

عرض کیا: میں فلاں گاؤں سے آئی ہوں اور فلاں شخص کی بیٹی اور فلاں کی بہو ہوں۔ آپ رحمہ اللہ میرے والد کو بھی جانتے ہیں اور سسر کو بھی......! میں اولاد سے محروم ہوں، دعا کیلئے حاضر ہوئی ہوں۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ کے حضور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین سے کہا، تم بھی دعا کرو۔ دعا کرتے ہوئے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے خاتون سے اس کا نام پوچھا تو اس نے اپنا نام ''نوراں'' بتایا۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پہلے درود شریف پڑھا۔ پھر تین چار دفعہ قدرے ہلکی آواز سے کہا ''یا اللہ نوراں کو لڑکا دے، یا اللہ نوراں کو لڑکا دے۔'' اس کے بعد یکا یک آواز بلند ہو گئی اور زبان سے یہ صدا آنے لگی۔ یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال...... یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال۔ دس بارہ منٹ پنجابی میں یہی الفاظ اسی انداز سے زبان سے ادا ہوتے رہے۔ دعا ختم ہوئی تو نوراں چلی گئی۔ ''نوراں سے لڑکا نکال'' کے الفاظ بالکل صحیح تھے۔ یعنی لڑکا اس کے بطن سے پیدا ہو، کسی اور کا نہ ہو...... عام طور سے بے اولاد کو اس کے رشتہ دار اپنا بچہ دے دیتے ہیں۔

اس پر تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا ہو گا کہ دو عورتیں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں آئیں۔ ان میں سے ایک بڑی عمر کی تھی، ایک چھوٹی عمر کی۔ بڑی عمر کی عورت نے ایک بچہ اٹھا رکھا تھا۔ عرض کیا: بابا جی! یہ نوراں ہے، جس کیلئے آپ رحمہ اللہ نے لڑکے کی دعا کی تھی، میں اس کی ساس ہوں اور یہ لڑکا ہے جو آپ رحمہ اللہ کی دعا کے بعد اللہ نے دیا۔ آپ رحمہ اللہ اس بچے کیلئے بھی دعا کریں۔ (یہ بات مجھے قاضی محمد اسلم سیف مرحوم نے بتائی تھی)

یہ تو تھا اس دور کا واقعہ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ نے جوانی کا سفر پورا کر کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کہولت کی منزلیں بھی طے کر لی تھیں اور عہد پیری میں داخل ہو گئے تھے۔ اب ان کی بھرپور جوانی کا اسی قسم کا ایک واقعہ سنیئے۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۵۳-۳۵۵)

میں صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کی دعا کا نتیجہ ہوں (کرامت، ۲):۔

۱۹۱۱ء کے پس و پیش ایک بزرگ حاجی عنایت اللہ ضلع لائل پور کی تحصیل سمندری کے ایک گاؤں ''لشارن'' میں اقامت گزین تھے، نہایت نیک اور متقی بزرگ...... ان کے گھر کئی بچے پیدا ہوئے، لیکن سب چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ معلوم نہیں کس طرح ان کا تعلق صوفی صاحب رحمہ اللہ سے پیدا ہو گیا اور جلد ہی صوفی صاحب رحمہ اللہ کی نیکی کے تاثر نے ان کے دل پر غلبہ پالیا، چنانچہ انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انہیں ایسا بیٹا عطا فرمائے جو باعمل عالم بنے اور لوگ اس کے علم و عمل سے فیض یاب ہوں۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور حاجی عنایت اللہ کو بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ حاجی صاحب نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ ۱۹۱۴ء کی بات ہے، جب صوفی صاحب رحمہ اللہ کی عمر انتیس برس تھی۔

حاجی عنایت اللہ کے بیٹے عبداللہ کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے مالا مال فرمایا اور لوگوں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔ نیکی اور صالحیت بھی بہت بڑی مقدار میں ان کے حصے میں آئی اور انہوں نے باعمل عالم کے طور پر شہرت پائی۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں صوفی عبداللہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۵۵-۳۵۶)

دعائے ولی سے پانچ کام (کرامت، ۳):۔

مولانا محمد اسحاق سندھو نے بتایا کہ کسی زمانے میں ہم لوگ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل رینالہ خورد کے ایک گاؤں میں غربت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ چھوٹا سا کچا مکان تھا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 315/495

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد اول | Vebuka.com

میرے والد بیمار ہو گئے۔ اپنی حیثیت کے مطابق ہم نے ان کا بہت علاج کرایا، لیکن افاقہ نہ ہوا، بلکہ صورت حال یہ ہوگئی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کسی نے بتایا کہ اوڈاں والا چک ۴۹۳ گ ب (ضلع لائلپور) میں ایک بزرگ صوفی عبداللہ رحمہ اللہ سکونت پذیر ہیں، ان کے پاس جاؤ، وہ دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمادے گا۔ چنانچہ ہم مریض کو وہاں لے گئے، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی، اللہ نے کرم فرمایا اور مریض صحت یاب ہو گیا۔

سندھو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ہمارے گاؤں گئے۔ ہم نے ان کو اپنے گھر دوپہر کے کھانے پر بلایا۔ سخت گرمی، چھوٹا سا مکان، نہ بتی نہ بجلی، کدو اور گوشت پکایا گیا تھا، اس کے حصول میں بھی تنگ دستی نے رکاوٹ ڈالنے کی بڑی کوشش کی، لیکن کسی نہ کسی طرح رکاوٹ دور ہوگئی اور مسئلہ حل ہو گیا۔ کھانا کھا چکے تو میرے والد نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک تو یہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ سکونت کیلئے ہمیں کوئی کھلی جگہ دے دے۔ دوسرے یہ کہ میرے بیٹے اسحاق کی شادی ہو جائے اور اسے اللہ نیک اولاد عطا فرمائے۔

بقول مولانا محمد اسحاق سندھو کے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی: یا اللہ! تیرے گھر کیا کمی ہے، سب کچھ تیرے قبضے میں ہے۔ تو ہی سب کو دینے والا ہے۔ تو نے اپنی نافرمانی کرنے والوں کو اور قسم قسم کی برائیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو بڑے بڑے محل اور مکان دیئے ہیں، ان غریب لوگوں کو بھی ایک کھلا سا مکان دے دے۔ یہ تیرے نیک بندے ہیں، دن رات تیرا نام لیتے اور تیری عبادت کرتے ہیں، ان کو تو کیوں کھلا مکان نہیں دیتا...... ساتھ ہی دعا کی کہ یہ اسحاق تیرا فرماں بردار بندہ ہے، نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور تیری عبادت کرتا ہے۔ اس کی کسی اچھی جگہ پر شادی کا بندوبست کر دے، پھر اس کو دس بارہ بچے عطا فرمادے۔

مولانا محمد اسحاق سندھو بیان کرتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ اس قسم کے الفاظ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

سے دعا فرما رہے تھے اور ہم ہنس رہے تھے کہ یہ کیا دعا ہے اور یہ کہاں قبول ہوگی...... لیکن دعا قبول ہوئی اور کچھ عرصے کے بعد ان کی شادی ہوگئی...... پھر اچانک رنگ میں بھنگ پڑ گئی، یعنی میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو گیا اور بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی۔ اس کے باپ اور بھائیوں نے ان کو پیغام بھجوایا کہ تم ہماری بیٹی کو تنگ کرتے ہو، ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے، تمہیں قتل کر دیں گے۔ ہمارے ہاتھوں تمہاری موت کے دن قریب آ گئے ہیں۔ یہ پیغام سن کر یہ سخت پریشان ہوئے۔ اسی اثناء میں صوفی صاحب سے ملنے کیلئے اوڈاں والے گئے، لیکن صوفی صاحب وہاں نہیں تھے، پتا چلا کہ فلاں گاؤں میں ہیں۔ وہاں پہنچے تو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟

جواب میں انہوں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ فرمایا: تمہاری شادی کسی اور جگہ کر دیں؟۔ عرض کیا: کر دیجئے۔

رات گزری تو دوسرے دن فرمایا: تم کسی اور جگہ شادی کرانے کا خیال دل سے نکال دو، اپنے سسرال جاؤ اور بیوی کو لے آؤ۔

مولانا اسحاق سندھو نے کہا: جناب میں جاؤں گا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ وہ بہت غصے میں ہیں اور مجھے روزانہ ان کی طرف سے موت کے پیغام آ رہے ہیں۔

فرمایا: وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے، تم میری بات مانو اور چلے جاؤ، تمہاری بیوی بلا حیل و حجت تمہارے ساتھ آ جائیگی۔

کہا: آپ رحمہ اللہ مجھے ان کے ہاتھوں قتل کرانا چاہتے ہیں۔

بہر حال وہ ان کے کہنے پر سسرال چلے گئے۔ سسر، ساس اور گھر کے تمام افراد اس طرح احترام سے پیش آئے جیسے ان کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ چند روز پیشتر جن کی طرف سے قتل کے پیغام آ رہے تھے، وہ بالکل نرم ہو چکے تھے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 317/495

اس کے بعد چار یا پانچ لڑکے بھی پیدا ہوئے اور لڑکیاں بھی۔ سب بچے نیک اور تعلیم یافتہ، مالی حالت بھی اچھی ہوگئی۔

گاؤں سے وہ ملتان چلے گئے۔ اچھا خاصا وسیع مکان ہے۔ سات آٹھ دکانیں ہیں، بیٹے بیٹیاں، نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں، ماشاء اللہ تمام کنبہ خوش حال ہے۔

مولانا محمد اسحاق سندھو کے ایک صاحب زادے لاہور رہتے ہیں اور طبیب ہیں۔

یہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی مخلصانہ دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مولانا محمد اسحاق سندھو کافی عرصہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ رہے۔ ان کے بے حد عقیدت مند اور انتہائی مداح ہیں۔ انہیں مستجاب الدعوات بزرگ اور اللہ کا ولی قرار دیتے ہیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی رفاقت میں رہنے کی بناء پر ان سے بے تکلفانہ اسلوب میں گفتگو کرتے تھے۔

محمد اسحاق سندھو صاحب کیلئے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کا نتیجہ نکلا کہ۔

✿ ان کے والد کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرما دی۔ ✿ خود ان کی شادی ہوگئی۔ ✿ بیوی جو روٹھ کر میکے چلی گئی تھی، بغیر کسی منت خوشامد کے واپس آئی، سسرال کے نزدیک لائق احترام قرار پائے۔ ✿ اللہ تعالیٰ نے ایسی اولاد عطا فرمائی جو صالحیت اور صلاحیت سے متصف ہے۔ ✿ وسیع مکان اور خوش حالی کی نعمت سے نوازے گئے۔

وضاحت: مولانا محمد اسحاق سندھو نے فرمایا تھا کہ وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیتِ دعا کے متعلق مزید واقعات بتائیں گے لیکن افسوس ہے اس کے بعد ان سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۵۶-۳۵۹)

ولی کامل کا انداز مجذوبانہ (کرامت، ۴):۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے مختلف مواقع پر صوفی صاحب رحمہ اللہ کے مختلف طریقے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا میری کئی لڑکیاں ہیں، لڑکا کوئی نہیں، دعا کیجئے اللہ تعالیٰ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

لڑکا عطا فرمادے...... صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس کی بات سن کر زمین پر لکیریں کھینچنا شروع کیں اور ساتھ ہی لکیریں گننے لگے۔ پہلی لکیر کھینچی تو کہا ایک۔ دوسری کھینچی تو کہا دو...... تیسری کھینچی تو کہا تین...... چوتھی لکیر آدھی کھینچی تھی اور ابھی لفظ "چار" زبان سے نہیں نکلا تھا کہ درخواست کنندہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا، بس تین ہی بہت ہیں۔ اس عمل کا اثر یہ ہوا کہ تین لڑکے صحیح اور تندرست پیدا ہوئے اور چوتھا ساڑھے چار مہینے کے بعد ساقط ہوگیا۔

(یہ بات صاحب واقعہ نے میرے فیصل آباد کے دوست علی ارشد صاحب کو بتائی اور انہوں نے مجھ سے بیان کی)۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۵۹۔۳۶۰)

بھینس پر حکم ولی کا اثر (کرامت، ۵):۔

دارالعلوم تقویۃ الاسلام (اوڈاں والا) کے ناظم حافظ محمد امین صاحب کو اللہ تعالیٰ کے علم نے ساتھ عمل کی نعمت سے بھی بہرہ مند فرمایا ہے۔ وہ ایم اے (اسلامیات) ہیں۔ دارالعلوم کی نظامت کے علاوہ اوڈاں والا میں امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ انہوں نے مکتوب میں مجھے بتایا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیت دعا کے حیرت انگیز واقعات دیکھنے اور سننے میں آئے ہیں۔ جو دعا انہوں نے کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ بعض ایسے واقعات بھی ہیں کہ انہوں نے ڈنگر ڈھوروں کو پیغام بھجوایا اور اللہ کے حکم سے پورا ہوگیا۔ اس کی ایک مثال انہوں نے یہ دی ہے کہ اوڈاں والا کے قریب گاؤں چک نمبر ۵۰۷ گ ب سے ایک شخص صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس کی بھینس دودھ نہیں دیتی۔ فرمایا اس سے جاکر کہو صوفی عبداللہ کہتا ہے، دودھ دیا کر۔ اس نے بھینس کو انہی لفظوں میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کا پیغام دیا اور بھینس دودھ دینے لگی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۰)

دم وتعویذ کی تاثیر:۔

حافظ محمد امین کہتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ، اللہ لوگ تھے...... لوگ دور دور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے، دعا کراتے اور مراد پاتے۔ان کے دم اور تعویذ میں بھی اللہ نے بڑی تاثیر رکھی تھی۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۰)

پولیس افسر کا متاثر ہوجانا (کرامت،۶):۔

انہی حافظ محمد امین کا بیان ہے کہ اوڈاں والا میں قیام کے ابتدائی دور میں کسی شخص کی مخبری کی بنا پر ایک پولیس افسر انہیں گرفتار کرنے کیلئے آیا تھوڑی دیر میں کچھ ایسے عجیب و غریب واقعات اس کے مشاہدے میں آئے کہ ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگیا۔ پھر مستقل طور سے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ دارالعلوم کی مالی مدد کرنے لگا۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۰۔۳۶۱)

بھینس کا تین کٹیاں جننا (کرامت):۔

میرے فیصل آباد کے ایک دوست مولوی محمد رمضان یوسف سلفی نے بتایا کے صوفی صاحب کسی گاؤں میں گئے اور ایک شخص انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ میری بھینس ہر سال کٹا جنتی ہے، دعا فرمایئے، یہ کٹی جنے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بھینس کی دم پکڑی اور اسے تین دفعہ کھینچ کر کہا۔دے کٹی......دے کٹی......اس کے بعد اس نے متواتر تین کٹیاں دیں۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۱)

غبی طالبعلم کا باصلاحیت بن جانا (کرامت،۷):۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ اوڈاں والا میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے مدرسے میں داخل ہوا، لیکن اتنا غبی اور کند ذہن تھا کہ نہ کتاب میں لکھا ہوا کوئی مسئلہ اس کی سمجھ میں آتا تھا اور نہ استاد کی بتائی کوئی بات یاد رہتی تھی۔سخت پریشان تھا، پڑھنے اور سمجھنے کی بڑی کوشش کرتا مگر کچھ پلے نہ پڑتا۔ایک دن شام کے وقت مدرسے سے نکلا اور کماد کے کھیت میں جا بیٹھا۔وہاں تنہائی میں بیٹھ کر اپنی بدنصیبی پر رونے لگا، روتے روتے ہچکی بندھ گئی اور آواز کا دائرہ وسیع ہوگیا۔تھوڑی دیر بعد اتفاق سے صوفی

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

صاحب رحمہ اللہ کا ادھر سے گزر ہوا تو وہ رونے کی آواز سن کر رک گئے۔ پھر جدھر سے آواز آرہی تھی، ادھر کو چل پڑے۔ آگے گئے تو طالب علم کو پہچان لیا اور وہاں بیٹھ گئے۔ رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ماں باپ نے مجھے پڑھنے کیلئے یہاں بھیجا ہے لیکن میں ذہنی طور پر اتنا کمزور ہوں کہ نہ کچھ سمجھ سکتا ہوں نہ یاد رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا: فکر نہ کرو، یہ مشکل اللہ تعالیٰ حل فرمادے گا۔

اب انہوں نے دم کرنا شروع کیا، طالب علم کا سر منڈا ہوا تھا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ دعائیں پڑھتے جاتے تھے اور اس کے سر پر تھوکتے اور اسے ملتے جاتے تھے۔ کافی دیر یہ عمل جاری رہا۔ طالب علم بیان کرتا ہے کہ اس کا سر تھوک سے بھر گیا...... لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا ذہن کھل گیا اور وہ صحیح طور سے پڑھنے لگا۔ (یہ واقعہ مجھے مولانا ارشاد الحق اثری (ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار، فیصل آباد) نے بتایا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۶۱-۳۶۲)

عسرت کا یسرت میں تبدیل ہو جانا (کرامت، ۸):۔

مولانا محمد اسحاق سندھو کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ وہ کافی عرصہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ رہے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ چند روز وہاں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک دن ایک عورت آئی، اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا بابا جی مہربانی فرما کر آج آپ میرے گھر سے کھانا کھائیں...... فرمایا میرا کھانا فلاں گھر سے پکتا ہے، ان کے گھر اطلاع دے کر کھانا پکالو۔ چنانچہ اس گھر میں اطلاع دے کر اس خاتون نے کھانا پکالیا۔

کھانے سے فارغ ہوئے تو خاتون نے عرض کی کہ میرے چھ (یا سات کہا) لڑکے ہیں، ہم غریب لوگ ہیں، غربت کی وجہ سے کسی لڑکے کی شادی نہیں ہوئی۔ ایک لڑکا فوج میں ملازم ہے، اس کی آمدنی بھی محدود ہے۔ آپ رحمہ اللہ دعا کیجئے ہماری مالی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حالت بھی اچھی ہو جائے اور لڑکوں کی شادیوں کا بھی کہیں انتظام ہو جائے۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے حسب معمول اللہ کے حضور طویل دعا کی...... تھوڑے عرصے کے بعد عجیب اتفاق ہوا، اس خاتون کا جو لڑکا فوج میں ملازم تھا، اس کا کرنل جس کے وہ ماتحت تھا، وفات پا گیا۔ اس کی تین (یا چار) لڑکیاں تھیں، متوفی کی بیوہ نے اس عورت کے فوجی بیٹے سے نکاح کر لیا اور اپنی بیٹیوں کی شادیاں اپنے نئے شوہر کے بھائیوں سے کر دیں۔ گھر کا تمام مال سامان وہ اپنے ساتھ لے آئیں۔

اس طرح اس خاتون کے بیٹوں کی شادیاں بھی ہو گئیں اور مال و دولت بھی گھر میں آ گیا۔ (بروایت مولانا عائش محمد) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۶۲۔۳۶۳)

گمشدہ لڑکے کا فوراً مل جانا (کرامت، ۹):۔

مولانا عبدالقادر ندوی کے بڑے بھائی چودھری محمد عبداللہ کے ایک بیٹے کا نام ارشد ہے۔ وہ میٹرک کا امتحان دے رہا تھا کہ امتحان کے دوران گھر سے نکل گیا۔ تمام رشتے داروں سے پتا کیا، کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ لڑکا کہاں ہے۔ تلاش کرتے کرتے پندرہ روز گزر گئے، سب گھر والے سخت پریشان...... لاہور سے مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ، مولانا عبدالقادر ندوی سے ملاقات کیلئے ماموں کانجن گئے، انہوں نے مولانا کو لڑکے کے بارے میں بتایا۔ یہ دونوں صوفی صاحب رحمہ اللہ سے ملنے کیلئے ان کے پاس گئے۔ صوفی صاحب نے فرمایا عبدالقادر! تم اتنے دن کہاں غائب رہے؟ انہوں نے حاضر نہ ہونے کی وجہ بیان کی تو فرمایا: تم آ کر بتاتے تو اللہ تعالیٰ سے پریشانی رفع فرمانے کی دعا کرتے، اللہ پریشانی دور فرمانے والا ہے۔ عرض کیا اب دعا کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اس وقت عصر کی اذان ہو چکی تھی۔ نماز پڑھنے کے بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ دعا کیلئے بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا آج ہم اس ذاتِ پاک سے مانگیں گے جو ہر رات سماء دنیا پر سوالیوں کو دینے کیلئے آتا ہے، لہٰذا میں دعا کروں گا، تم میرے ہر دعائیہ کلمے پر آمین، آمین کہتے جانا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ہاتھ اُٹھا کر کچھ وظائف پڑھے۔ پھر دعا شروع ہوئی۔ مولیٰ کریم تو میری شہ رگ سے قریب تر ہے۔ تو جانتا ہے میں نے اپنی زندگی تیری رضا کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ ہمیشہ تیرے ہی کام کیے ہیں۔ آج ایک میرا کام ہے جو تیرے کرنے کا ہے، وہ کام یہ ہے کہ تو ارشد کو سورج غروب ہونے سے پہلے واپس یہاں پہنچا دے۔ ایک گھنٹہ دعا کرتے رہے اور روتے رہے۔ بار بار یہی الفاظ زبان سے نکل رہے تھے۔ ارشد کو یہاں لا دے۔ ارشد کو یہاں لا دے...... ارشد کو یہاں لا دے...... سورج غروب ہونے سے پہلے لا دے...... سورج غروب ہونے سے پہلے لا دے......

پھر وہاں کے سب لوگوں نے دیکھا کہ سورج غروب ہونے سے پہلے ارشد آ گیا۔ اس وقت حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ (اس واقعہ سے مجھے تحریری صورت میں مولانا صوفی عائش محمد نے بھی مطلع فرمایا اور مولانا عبدالقادر ندوی نے بھی)۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۶۳۔۳۶۴)

سزائے موت کا حکم ٹل جانا (کرامت،۱۰):۔

۱۹۵۵ء کی بات ہے کہ چک نمبر ۴۳۳ گ ب میں لڑائی ہوئی۔ دو آدمی ولی محمد اور شاہد قتل ہو گئے۔ خاندانی رنجش کے باعث مدعی فریق نے وہاں کی جامع مسجد کے خطیب حاجی محمد خاں کا نام قاتلوں میں لکھا دیا اور ان کے خلاف شہادتیں بھگت گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سیشن جج نے حاجی محمد خاں کو موت کی سزا سنا دی، جبکہ حاجی صاحب بالکل بے گناہ تھے، ان کا قتل سے کوئی تعلق نہ تھا۔ سزائے موت کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کر دی گئی، لیکن چوں کہ گواہوں نے حاجی صاحب کو قتل کا ذمے دار ٹھہرایا تھا، اس لیے بہ ظاہر ان کی برأت کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ ان کے والدین صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے رات کو دعا کی۔ چند روز بعد مقدمہ ہائی کورٹ میں پیش ہوا اور حاجی صاحب کو بری کر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دیا گیا۔(بہ روایت مولانا عائش محمد)۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۴)

پولیس کا پکڑنا اور فوراً چھوڑ دینا(کرامت،۱۱):۔

انہی حاجی محمد خاں کا بیان ہے کہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ اپنے بعض خادموں کے ساتھ ان کے گاؤں (چک نمبر ۴۳۲) تشریف لے گئے۔انہوں نے اپنے گھر میں ان کیلئے کھانے کا اہتمام کیا۔لیکن اچانک پولیس آئی اور انہیں پکڑ کر لے گئے۔صوفی صاحب نے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے مولیٰ محمد خاں کو پولیس سے نجات دلا، وہ آئے گا اور اپنے ہاتھ سے ہمیں کھانا کھلائے گا تو ہم کھائیں گے۔محمد خاں کہتے ہیں، دعا کا اثر دیکھئے کہ ادھر کھانا تیار ہوا اور ادھر بغیر کسی سفارش کے پولیس نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور انہیں کھانا کھلایا۔ (بہ روایت مولانا عائش محمد)

معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے صوفی صاحب کی زبان میں کیا تاثیر بھر دی تھی اور انہیں خلوصِ قلب کی دولت سے کس قدر مالا مال فرما دیا تھا کہ جوں ہی کوئی تمنا دل کی گہرائی سے ابھری اور الفاظ کے سانچے میں ڈھل کر بصورتِ دعا زبان پر آئی، بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کا مرتبہ پا گئی۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۴-۳۶۵)

فیل لڑکے کا پاس ہو جانا(کرامت،۱۲):۔

اسی گاؤں چک نمبر ۴۳۲ گ ب کے ایک نوجوان جہاں گیر نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ اس نے بی،اے کا امتحان دیا ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔کچھ دیر کے بعد ایک شخص (محمد علی) نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو بتایا کہ جس لڑکے کیلئے آپ نے امتحان میں کامیابی کی دعا کی تھی، وہ فیل ہو گیا ہے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پھر دعا کی یا اللہ! اس لڑکے نے بڑی مشکل سے بی،اے کا

facebook.com/Salfi.tasawuf

امتحان دیا تھا، یہ کامیابی کی امید لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے محنت کی تھی، ذہین لڑکا ہے، لیکن اسے فیل کر دیا گیا ہے، تو اس پر رحم فرما اور اسے کامیاب کرا دے۔ چنانچہ دوسرے دن متعلقہ محکمے کی طرف سے اطلاع آ گئی کہ وہ کامیاب ہے۔ فیل ہونے کا کارڈ غلطی سے بھیجا گیا تھا۔ (بہ روایت مولانا عائش محمد) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۵)

ہزاروں من گندم پیدا ہونا (کرامت، ۱۳):۔

چک نمبر ۵۵۰ گ ب (ضلع لائل پور) کا ایک شخص محمد اکبر ولد حاجی عطا محمد عشر دینے کیلئے صوفی صاحب کی خدمت میں (جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن) گیا۔ وہ آٹھ ایکڑ زمین کا مالک تھا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس کیلئے دعا کی۔ یا اللہ! اس شخص کو ہزاروں من گندم عطا فرما۔ محمد اکبر کہتا ہے کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی یہ دعا سن کر میں حیران ہوا کہ تھوڑی سی میری زمین ہے اور صوفی صاحب رحمہ اللہ ہزاروں من گندم کی دعا مانگ رہے ہیں...... یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے۔

وہ بیان کرتا ہے کہ اس سے اگلے سال ۱۹۷۱ء میں اس نے ٹھیکے پر کچھ زمین لی، جس سے چار ہزار دو سو من گندم ہوئی۔ اس نے اس کا عشر بھی صوفی صاحب رحمہ اللہ کو پیش کیا۔ (بہ روایت مولانا عائش محمد)

یعنی محمد اکبر کیلئے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی یہ دعا قبول ہوئی کہ "یا اللہ! اس شخص کو ہزاروں من گندم عطا فرما" اور ہزاروں من عطا فرما دی گئی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۵۔۳۶۶)

لاپتہ عورت کا مل جانا (کرامت، ۱۴):۔

اوڈاں والا چک نمبر ۴۹۳ گ ب میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے دارالعلوم میں ایک طالب علم کو داخل ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اچانک چار آدمی آئے اور کہا تم نے ہماری عورت کہیں غائب کر دی ہے، یا تو عورت ہمارے حوالے کر دو یا کڑی سزا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بھگتنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بے چارہ سخت پریشان، نہ اسے عورت کا پتا، نہ اس کے غائب ہونے کا علم......! بحث و تکرار کے بعد مقدمہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے سامنے پیش ہوا۔ طالب علم نے اپنی صفائی میں بیان دیا اور ان لوگوں نے قطعیت کے ساتھ کہا کہ اس عورت کا اسے علم ہے اور اسی نے اسے غائب کیا ہے۔ دونوں کی باتیں سن کر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی۔ یا اللہ! عصر کی نماز تک اس عورت کو برآمد کر دے...... یا اللہ! عصر کی نماز تک اس عورت کو برآمد کر دے۔ کئی دفعہ یہ دعائیہ کلمات کہے...... چنانچہ ٹھیک چار بجے یعنی عصر کی نماز کے وقت وہ عورت ڈچکوٹ کے اڈے سے پکڑی گئی اور واپس اپنے گاؤں آ گئی۔ اس عورت کو غائب کرنے یا کہیں جانے میں اس طالب علم کا کوئی تعلق نہ تھا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۶۔۳۶۷)

۱۵ سالہ بے اولاد کے ہاں ولادت ہونا (کرامت، ۱۵):۔

حاجی محمد خاں خطیب جامع مسجد (چک نمبر ۴۳۲ گ ب) کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ہمارے گاؤں میں تشریف فرما تھے کہ منڈی تاندلیانوالہ کے قریب کے ایک گاؤں جھوک خیالی سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا میری شادی پر پندرہ سولہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے، لیکن میں اولاد سے محروم ہوں، اگر اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرما دے تو میں آپ رحمہ اللہ کے مدرسے میں ایک کمرہ تعمیر کرا دوں گا۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس کیلئے طویل دعا کی اور کہا: اے اللہ اگر تو "کن" کہے تو ہر کام ہو سکتا ہے، لہٰذا اس شخص کی بیوی کے پیٹ میں لڑکا ڈال دے اور پھر اسے زندہ سلامت پیٹ سے نکال دے۔

چنانچہ ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا فرما دیا اور اس نے صوفی صاحب کے قائم کردہ دار العلوم تعلیم الاسلام (ماموں کانجن) میں ایک کمرہ تعمیر کرا دیا۔ (بہ روایت مولانا عائش محمد) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۷)

facebook.com/Salfi.tasawuf

ریل کی پٹڑی کا تبدیل ہو جانا (کرامت،۱۶):۔

عبداللہ مشتاق جنہوں نے اپنی تعلیم کا آغاز چک ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا کے مدرسہ تعلیم الاسلام سے کیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ غالباً ۱۹۵۸ء کے ماہ جون کی کوئی تاریخ تھی کہ مدرسے میں عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کا معاملہ پیش آیا۔ اساتذہ صرف پانچ چھٹیاں دینا چاہتے تھے، جب کہ طلباء اس سے دو چار زیادہ چھٹیوں کی درخواست کر رہے تھے۔ بڑی جماعتوں کے طلباء نے چھوٹی جماعتوں کے طلباء سے کہا تم صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے رونے کا سا انداز اختیار کر کے عرض کرو کہ گرمیوں کے دن ہیں، ہم پہلی دفعہ پڑھنے کیلئے گھر سے نکلے ہیں، مہربانی فرما کر ہمیں زیادہ چھٹیاں دی جائیں۔ چنانچہ چھوٹی جماعتوں کے طلباء صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑی مشکل سے رونے والے منہ بنا کر اور عاجزانہ اسلوب کلام اختیار کر کے عرض کیا جناب ہم پر رحم فرمایا جائے اور کچھ زیادہ چھٹیاں دی جائیں تا کہ ہم چند روز اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں میں رہ سکیں۔

فرمایا: کتنی چھٹیاں لینا چاہتے ہو؟۔ طلباء نے ان کی فیاضی اور رحم دلی کا اندازہ کر کے عرض کیا: دس چھٹیاں۔ یہ سن کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کھل کھلا کر ہنسے اور فرمایا: جاؤ میں تمہیں پندرہ چھٹیاں دیتا ہوں۔ لیکن میری ایک بات سنو اور اس پر عمل کرو۔ آؤ، ہم سب مل کر اللہ سے ایک دعا کریں۔ یہ کہہ کر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش بیان کی، پھر پورے اعتماد اور قبولیتِ دعا کے دلی جذبے کے ساتھ اصل مقصد پر آئے اور اللہ سے عرض گزار ہوئے۔

اے میرے رب! تو میرے بچوں پر ترس فرما۔ تو خوب جانتا ہے اتنی شدید گرمی میں میرے یہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے یہاں سے کتنی دور جا کر ریل پر سوار ہوں گے۔ تیری لیے کوئی کام مشکل نہیں تو ریل کی لائن میرے مدرسے کے بیچ میں سے نکال دے۔ (یہ الفاظ کئی بار دہرائے) تو ریل کی لائن مدرسے کے بیچ میں سے نکال

facebook.com/Salfi.tasawuf

دے۔ جب بار بار ٹھیٹھ پنجابی میں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ الفاظ کہہ رہے تھے کہ ریل کی لائن میرے مدرسے کے بیچ میں سے نکال...... گاڑی کی پٹڑی میرے مدرسے کے بیچ میں سے نکال...... تو طلباء ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے کہ کہاں اوڈاں والا گاؤں اور کہاں ریل کی لائن...... صوفی صاحب بے تکی اور ان ہونی باتیں کر رہے ہیں اور یہ دعا مانگ رہے ہیں جو کبھی قبول ہونے والی نہیں...... کافی دیر وہ انہی الفاظ سے دعا مانگتے رہے اور بالآخر یہ الفاظ کہتے کہتے ان پر سکتے کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب کچھ دیر کے بعد طبعیت میں اعتدال پیدا ہوا تو اختتامی کلمات ادا فرمائے اور ہاتھ منہ پر پھیرتے ہی ہنس پڑے اور فرمایا: بس کام ہوگیا۔

اس دعا کا واقعہ سنانے والے عبداللہ مشتاق کہتے ہیں: اس وقت ماموں کانجن میں دارالعلوم تعلیم الاسلام کے لیے جگہ خریدنے اور اوڈاں والا سے دارالعلوم کو ماموں کانجن منتقل کرنے اور اتنی بڑی عمارت تعمیر کرنے کا کسی کو خیال بھی نہیں تھا اور نہ کسی کا ذہن اس طرف کبھی منتقل ہوا تھا لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ کی یہ دعا جسے ہم اپنے عہدِ طفولیت میں بے تکی اور عمل میں نہ آنے والی بات سمجھ رہے تھے، بہت جلد اس طرح قبول ہوئی کہ ماموں کانجن میں جو چک ۴۹۳ / اوڈاں والا گاؤں سے چار میل کے فاصلے پر ہے، ایک وسیع قطعہ اراضی خریدا گیا اور پھر اللہ نے اسے جو تعلیمی اور تدریسی مرکز کی حیثیت عطا فرمائی اس کا ان سب لوگوں کو علم ہے، جو اس سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ ریل کی لائن اس کے بالکل قریب ہے اور ریلوے اسٹیشن چند قدم کے فاصلے پر ہے۔ ریل گاڑی کے علاوہ بسیں اور ویگنیں عام چلتی ہیں جو لوگوں کو دور دراز مقامات پر پہنچاتی ہیں۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء کو کہیں آنے جانے میں قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور وہ جو جائز اور بہتر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

چیز اللہ سے طلب کرتے ہیں، اللہ انہیں عطا فرماتا ہے۔ اس کا واضح ارشاد ہے۔

''اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤ منوا بی لعلھم یرشدون o (البقرہ:۱۸۶)

(اور جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں انہیں چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ رشد و ہدایت کی راہ پر گامزن ہو جائیں) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۶۷۔۳۶۹)

دعائے ولی یا مجذوب کی بڑ (کرامت، ۱۷):۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کے بارے میں مولانا عبداللہ مشتاق کا بیان کردہ یہ واقعہ اس دور کا ہے جب دار العلوم چک نمبر ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا میں قائم تھا اور وہ وہاں ابتدائی درسی کتابیں پڑھتے تھے۔ اب ان کا بیان کردہ ایک اور واقعہ سنیے، جس کا مشاہدہ انہوں نے اس وقت کیا، جب یہ دار العلوم اوڈاں والا سے ماموں کانجن منتقل ہو چکا تھا اور عبداللہ مشاق اس میں فریضہ تدریس انجام دینے لگے تھے۔ یہ بے حد تعجب انگیز واقعہ ہے۔ ان کے بقول یہ غالباً ۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی (جو آج کل ساہی وال کی ایک مسجد اہل حدیث میں منصب خطابت پر اور دار الحدیث اوکاڑہ کی مسند شیخ الحدیث پر متمکن ہیں) ۱۹۶۷ء میں جامعہ تعلیم الاسلام میں مدرس تھے اور جامعہ کی تعمیر کا کام شروع تھا، مدرس کے علاوہ اس کے وہ ناظم تعمیرات بھی تھے اور اس سلسلے کی آمدنی اور خرچ اخراجات کا حساب انہی کے پاس تھا۔

ایک دن انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا آج جمعرات ہے اور جمعرات کی شام کو معماروں اور مزدوروں کو ان کے گزشتہ سات روز کے کام کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان کو معاوضہ دینے کے بعد جامعہ کے ملازمین اور مدرسین کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

اس مہینے کی تنخواہ کیلئے ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے۔ آئندہ تعمیر کا سلسلہ جاری رکھنے کی بھی کوئی صورت نہیں۔اب پیسے کہیں سے آئیں گے تو بات بنے گی۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ ان کا جواب سننے کیلئے مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی تھوڑی دیر کھڑے رہے، لیکن ان کی طرف سے جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ وہاں سے چلے گئے۔

مولانا عبداللہ مشتاق (جو اس واقعہ کے راوی ہیں) ۲۶ مئی ۱۹۶۵ء سے وہاں خدمت تدریس انجام دے رہے تھے۔درس سے فارغ ہو کر وہ ادھر سے گزرے تو صوفی صاحب رحمہ اللہ کی ان پر نظر پڑی۔ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ آواز دی۔

اوتو کون ایں؟ (تم کون ہو؟)۔عرض کیا: صوفی صاحب رحمہ اللہ! میں عبداللہ مشتاق ہوں۔

فرمایا: ادھر آؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو ایک ہاتھ میں عصا پکڑا، دوسرے ہاتھ سے ان کا دایاں ہاتھ پکڑا اور ان کو لے کر جامعہ کے دروازے کی طرف چل پڑے۔ اس وقت دروازے کے سامنے کا راستہ کچا تھا، آج کل کی طرح پختہ سڑک نہ تھی۔ چلتے چلتے قبرستان کی طرف سے ہوتے ہوئے ریلوے لائن کی طرف رخ کر لیا۔ جامعہ کے دفتر کے پچھلی جانب پہنچے تو ہاتھ میں پکڑا ہوا عصا زور سے زمین پر پھینکا اور دردناک انداز میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں پکارا...... میں یہاں ان کے پنجابی الفاظ نقل کرتا ہوں۔ اس کے بعد ان الفاظ کا اردو ترجمہ کر دیا جائے گا۔

"ایہہ کوئی کم لین دا طریقہ اے۔ میرا پچھلا پہرا، کمزوری، بڑھاپا، ان گنت بیماریاں، کنڈا وڈا کم میرے ذمے لایا اے۔ میں انھوں کویں سنبھالاں۔"

اللہ سے کہتے ہیں، یہ کوئی کام لینے کا طریقہ ہے۔ میری زندگی کا آخری دور ہے۔ کمزوری بھی ہے اور بڑھاپا بھی ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

پھر بہت سی بیماریوں میں مبتلاء ہوں، اس ناتواں جسم کے ذمے
تونے اتنا بڑا کام لگا دیا ہے۔ میں اسے کیسے انجام دوں۔

بار بار اس قسم کے الفاظ کہتے کہتے، حالت یہ ہوگئی کہ سارا جسم کانپنے لگا، ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں اور ان کا بوجھ اُٹھانے سے عاجز آ گئیں۔ عبداللہ مشتاق کہتے ہیں کہ میں نے خیال کیا اب زمین پر گر پڑیں گے۔ جلدی سے اپنے بازوؤں میں لے کر انہیں گرنے سے تو بچا لیا، لیکن ان کا بوجھ نہ اٹھا سکا، آہستہ سے زمین پر بٹھا دیا۔

چند لمحے بیٹھنے کے بعد رونے لگے۔ پھر ''استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ'' کہتے ہوئے عصا اُٹھانے کیلئے اشارہ کیا۔ چنانچہ میں نے عصا اُٹھا کر ہاتھ میں دیا اور اس کا سہارا لے کر اُٹھے۔ فرمایا، واپس چلو......!

واپس آ کر اسی چارپائی پر لیٹ گئے، جس پر جانے سے پہلے لیٹے ہوئے تھے۔ عبداللہ مشتاق وہیں بیٹھ گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں دابنے لگے۔

یہ دوپہر کا وقت تھا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ بیمار بھی تھے اور نقاہت بھی تھی۔ سخت پریشان اور افسردہ خاطر تھے۔ دوسری طرف منہ کیے، بائیں پہلو پر خاموشی سے لیٹے ہوئے تھے کہ ایک قد آور شخص آیا، جس نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی، ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ اس نے السلام علیکم کہہ کر عبداللہ مشتاق سے پوچھا: یہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ہیں؟ (صوفی صاحب دوسری طرف رخ کیے لیٹے ہوئے تھے) جواب دیا: ''جی ہاں یہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ہیں۔''

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس شخص کی آواز سنی تو ''بولے، ڈاکٹر بشیر آ گئے ہو۔'' یہ کہا اور اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ شخص ان کے سامنے آیا اور السلام علیکم کہتے ہوئے سر جھکا دیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا اور عبداللہ مشتاق سے کہا ''پانی لاؤ۔'' وہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

مہمان کیلئے پانی لینے چلے گئے۔ جب پانی لے کر آئے تو دیکھا کہ مہمان بریف کیس سے نوٹوں کے پیکٹ نکال نکال کر صوفی صاحب کی خدمت میں پیش کر رہا تھا۔

اس کے بعد مہمان نے پانی پیا، صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کرائی اور چلا گیا۔ اب صوفی صاحب رحمہ اللہ رقم گن رہے تھے اور ہنس ہنس کر عبداللہ مشتاق سے کہہ رہے تھے۔ ''عبداللہ! رب کولوں ایویں منگی دا اے۔'' (عبداللہ! اپنے رب سے اس طرح مانگا جاتا ہے۔)

رقم دینے والے یہ مہمان تھے، ڈاکٹر محمد بشیر، جو سیالکوٹ سے آئے تھے اور چشتیاں جا رہے تھے۔ یہ خطیر رقم انہیں ان کی بیوی نے دی تھی اور تاکید کی تھی کہ وہ سیالکوٹ سے سیدھے ماموں کانجن جائیں اور وہاں یہ رقم صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے چشتیاں جائیں، اس لیے کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو جامعہ تعلیم الاسلام کی تعمیر اور اساتذہ کی تنخواہ کیلئے روپے کی ضرورت ہے۔

اندازہ کیجئے، اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مبنی بر نیکی ضرورتیں کس طرح پوری کرتا ہے۔ قرآن کے الفاظ ہیں: ''**یرزقه من حیث لا یحتسب**''

(ایسی جگہ سے دیتا ہے، جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔)

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۰۷-۳۷۳)

ضرورت کا ایک لاکھ فوری مل جانا (کرامت، ۱۸):۔

چک نمبر ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا کے محمد شوکت بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ کافی دیر سے مسجد میں عشا کی نماز پڑھنے گئے۔ اندھیری رات تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ہاتھ میں لاٹھی پکڑ رکھی ہے، اسے زمین پر مارتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے ہیں: دے دے لاکھ...... دے دے لاکھ...... میں نے لاکھ ہی لینا ہے۔ اس سے کم نہیں لینا...... میں نے اس سے نہ اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے، نہ بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ تیرے دین کا کام کرنا ہے...... لاکھ سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کم رقم سے کام نہیں چلے گا۔ پورا لاکھ دے۔ محمد شوکت مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے یہ کلمات سنتے رہے اور پھر گھر آ گئے۔ اس سے کچھ دن بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ کا کہیں جانے کا پروگرام تھا۔ شوکت سے کہا کہ وہ انہیں بائیسکل پر وہاں چھوڑ آئے۔ راستے میں شوکت نے عرض کیا: حضرت وہ لاکھ مل گیا جو فلاں دن آپ عشا کی نماز کے بعد مانگ رہے تھے۔ سن کر سخت خفا ہوئے۔ فرمایا تم کہاں تھے؟۔ عرض کیا: میں مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا تھا اور آپ رحمہ اللہ کا فرمان سن رہا تھا۔ فرمایا: جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں شہید ہال کی تعمیر ہو رہی ہے اس کیلئے فوری طور پر ایک لاکھ روپے کی ضرورت تھی۔ میں ایک لاکھ روپے اللہ تعالی سے مانگ رہا تھا۔ دوسرے دن اس نے ایک شخص کو بھیج دیا اور وہ لاکھ روپے مجھے دے گیا۔ (بہ روایت مولانا اشرف جاوید (لائبریرین جامعہ سلفیہ، فیصل آباد) شہید ہال جامعہ تعلیم الاسلام کا بہت بڑا ہال ہے جو مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۳-۳۷۴)

ولی کامل کا مجذوبانہ انداز (کرامت، ۱۹):-

جن حضرات کو ماموں کانجن میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ جامعہ تعلیم الاسلام کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے، انہیں معلوم ہے یہ کتنی بڑی عمارت ہے، کتنی جگہ میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہوگی۔ بارہا ایسا ہوا کہ اثنائے تعمیر میں شدید مالی مشکلات پیش آئیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ سے التجا کی کہ اتنے بڑے کام پر تو نے مجھے بوڑھے اور کمزور آدمی کو لگا دیا ہے، میں اکیلا اس کو کیسے مکمل کر سکتا ہوں۔ تو پیسے دے گا تو کام چلتا رہے گا...... اللہ تعالیٰ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی التجائیں قبول فرماتا اور مشکل حل ہو جاتی۔ وہ اس طرح اللہ سے التجا کرتے اور دعا مانگتے تھے، جیسے اللہ سے براہ راست مخاطب ہیں۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۴)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 333/495

مدرسے کی مالی ضروریات پوری ہو جانا (کرامت،۲۰):۔

قاری عطاء اللہ جو ماموں کانجن میں معلم تھے، بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جامعہ کے ارکان انتظامیہ، صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور انہیں بتا رہے تھے کہ خزانہ بالکل خالی ہے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ یہ سن کر بڑے فکر مند ہوئے، اسی وقت بارگاہ خداوندی میں ہاتھ پھیلا دیئے۔ دعا کا آغاز ان الفاظ سے کیا: اے میرے اللہ، اگر تو نے پیسے نہیں دینے تھے تو اتنی بڑی عمارت مجھ سے کیوں بنوائی اور کیوں اتنے استادوں اور طالب علموں کو یہاں اکٹھا کیا؟ اب میں کیا کروں؟

قاری عطاء اللہ بتاتے ہیں کہ میں اس وقت وہاں موجود تھا اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کی زبان سے یہ دعائیہ الفاظ میں نے خود سنے۔

ابھی وہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے چھ ہزار روپے چندہ دیا۔ اس کے بعد دو تین دنوں میں چالیس ہزار روپے جمع ہو گئے۔ (بہ روایت اشرف جاوید)

اولاد کیلئے دعا اور اس کی قبولیت سے متعلق چند واقعات گزشتہ سطور میں بیان ہو چکے ہیں۔ اب مزید واقعات ملاحظہ ہوں۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۷۴۔۳۷۵)

دعا پر تین بیٹوں کا مل جانا (کرامت،۲۱):۔

چک نمبر ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا کے محمد شوکت نے بتایا کہ وہ اپنے سب بہن بھائیوں سے بڑے ہیں۔ ان کے ہاں چار بہنیں پیدا ہوئیں۔ چوتھی بہن کی ولادت پر ان کے والد کچھ پریشان سے ہوئے اور صوفی صاحب کی خدمت میں گئے۔ انہیں لڑکی کی ولادت کے متعلق بتایا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اولاد بیٹے ہوں یا بیٹیاں، اسے اللہ کی نعمت سمجھنا چاہیے...... یہ الفاظ کہنے کے بعد

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے وہیں بیٹھے بیٹھے دعا کی اور دعا کرتے کرتے ایک ہاتھ سے اپنا ایک گھٹنا پکڑ لیا اور ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہا اے اللہ اس شخص کو ایک۔ دو۔ تین...... جب تین کہا تو ان کے والد نے ہاتھ پکڑ لیا...... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا فرمائے۔ (بہ روایت اشرف جاوید) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۵)

ضرورت کا پورا ہو جانا (کرامت، ۲۲):۔

ایک مرتبہ فیصل آباد کے ایک بزرگ میاں غلام محمد صاحب نے جن کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے بھی خوب نوازا ہے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی ہے، مولانا عبداللہ صاحب لائلپوری سے کہا کہ وہ کسی صاحب تقویٰ آدمی سے ملاقات کے خواہاں اور اس کی دعاؤں کے متمنی ہیں۔ مولانا نے فرمایا: آپ صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ سے ملئے اور ان سے دعا کرائیے۔ اس وقت صوفی صاحب رحمہ اللہ اوڈاں والا میں تھے اور وہیں ان کا مدرسہ تھا، دار العلوم تعلیم الاسلام۔

طے پایا کہ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ لائل پور تشریف لائیں گے تو انہیں میاں صاحب کے مکان پر لے جا کر ان سے دعا کرائی جائے گی۔ چنانچہ ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ تشریف لے آئے اور مولانا عبداللہ صاحب انہیں میاں غلام محمد صاحب کے مکان پر لے گئے۔ میاں صاحب نے دعا کی درخواست کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پنجابی کے سیدھے اور صاف الفاظ میں دعا شروع کی جو دیر تک جاری رہی۔ اللہ نے اس مردِ درویش کی دعا قبول فرمائی اور میاں صاحب کو جس بات کی تمنا تھی وہ پوری ہوئی۔

میاں صاحب نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ آپ اپنے مدرسے کیلئے مختلف مقامات پر چندہ لینے جاتے اور سفر کی تکلیف اٹھاتے ہیں، آپ فرمایئے مدرسے کا سالانہ خرچ کتنا ہے، ہم ہر سال آپ کی خدمت میں اتنی رقم پیش کر دیا کریں گے۔ اس کی ایک شکل تو یہ ہے کہ آپ تمام رقم یکمشت وصول کر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

لیں۔ دوسری یہ کہ جب ضرورت پڑے، لے لیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تجویز مجھے منظور نہیں۔ میں آپ سے مدرسے کا پورا خرچ وصول کر کے ان لوگوں کو ثواب سے محروم نہیں کرنا چاہتا جو اپنی حیثیت کے مطابق مدرسے کیلئے چندہ دیتے ہیں۔ میں ان غریبوں کے پاس جاتا ہوں، وہ خوش ہوتے ہیں، مجھ فقیر سے دعا کراتے ہیں اور حسب توفیق مدرسے کی خدمت کرتے ہیں، اس کا مجھے بھی بارگاہِ الٰہی سے ثواب ملتا ہے اور انہیں بھی اللہ اجر عطا فرماتا ہے۔ آپ اپنی طرف سے جو دینا چاہیں دیجئے، اللہ آپ کے مال و دولت میں برکت پیدا فرمائے گا۔ (بہ روایت حاجی محمد بلال بن مولانا عبداللہ لائل پوری)

بقول اشرف جاوید کے میاں صاحب نے مدرسے کیلئے مالی تعاون جاری رکھا، اب بھی جاری ہے۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۷)

نا امید جوڑے کو اولاد مل جانا (کرامت، ۲۳):۔

میرا گاؤں چک ۵۳ گ ب منصور پور، جڑاں والا فیصل آباد روڈ پر جڑاں والا سے تین میل کے فاصلے پر بائیں جانب سڑک سے دو فرلانگ کی مسافت پر واقع ہے۔ وہاں ارائیں برادری سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ حاجی محمد یوسف رہتے ہیں، جنہیں موجودہ دور کی بے ہنگم فضا میں، میں نیک ترین آدمی سمجھتا ہوں۔ تقسیم ملک سے قبل ہم ایک ہی شہر (کوٹ کپورہ، ریاست فرید کوٹ) میں مقیم تھے۔ وہاں بھی وہ مجھ سے بہت اچھے تعلقات رکھتے تھے، یہاں بھی نہایت پرتپاک انداز سے پیش آتے ہیں۔

وہ عمر کی بہت سی منزلیں طے کر چکے تھے اور شادی پر بھی کئی سال گزر چکے تھے، لیکن اولاد سے محروم تھے۔ حصولِ اولاد کیلئے (جیسا کہ عام طریقہ ہے) علاج معالجے اور تعویذ دھاگے کا سلسلہ چلتا رہتا تھا، لیکن کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلا۔ حسنِ اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ وہاں تشریف لے گئے۔ ان کی صالحیت اور قبولیت دعا کا علم حاجی محمد یوسف کو ہو چکا تھا۔ وہ وہاں کے امام مسجد حافظ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

علی محمد کے ساتھ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو اپنے گھر لے گئے اور دعا کی درخواست کی۔ ظاہری طور سے معاملات سازگار نہ تھے، لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ کے حضور حسب معمول خشوع وخضوع سے دعا کی۔ دعا کو بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کا اعزاز حاصل ہوا، اور اللہ نے یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں دیں۔

تیسری بیٹی کی ولادت کے بعد حاجی محمد یوسف، صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اور اللہ نے بیٹا عطا فرمایا۔ اس بیٹے کا نام ابوبکر حمزہ ہے۔ اس نے اوڈاں والا میں تعلیم حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی مختلف اساتذہ سے اخذ علم کیا۔ اب انہیں مولانا ابوبکر حمزہ کہا جاتا ہے اور وہ اسلام آباد میں کسی علمی ادارے سے منسلک ہیں۔

حاجی محمد یوسف ماشاء اللہ نواسے نواسیوں اور پوتے پوتیوں کے جھرمٹ میں رہتے ہیں۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ خلوص وشفقت کا پیکر متحرک ہیں۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۷۔۳۷۸)

بیٹے کی آرزو پوری ہوجانا (کرامت، ۲۴):۔

مولانا قدرت اللہ فوق رحمہ اللہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد) کافی عرصہ اوڈاں والا کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس زمانے میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کا دستِ شفقت ان پر رہا تھا۔ مروجہ علوم درسیہ کی تکمیل کے بعد وہ مختلف مدارس میں خدمت تدریس انجام دینے پر مامور رہے۔ ایک دفعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ اپنے کسی عقیدت مند کے پاس کارخانہ بازار (فیصل آباد) میں تشریف فرما تھے کہ ان کی زیارت کیلئے مولانا قدرت اللہ فوق وہاں پہنچے۔ دوران گفتگو میں انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دے رکھا ہے، لیکن بیٹا عطا نہیں فرمایا۔ اس کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ صوفی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کثرت سے استغفار کیا کرو، تمام مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور ہر مسئلہ حل ہو جائے گا۔ عرض کیا: استغفار کن الفاظ سے کروں؟۔ فرمایا:

"استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ"

پڑھا کرو۔

مولانا ممدوح فرماتے ہیں، انہوں نے اسی وقت یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا اور اس پر دوام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اگلے سال بیٹا عطا فرما دیا، جس کا نام انہوں نے محمد طیب رکھا۔ محمد طیب اب خود صاحب اولاد ہے۔ (بہ روایت مولانا اشرف جاوید (لائبریرین جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)...... مولانا قدرت اللہ فوق نے ۱۴ جنوری ۲۰۰۴ء (۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ) کو وفات پائی اور یہ فقیر ان کے جنازے میں شامل ہوا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۸۔۳۷۹)

دینی و مالی مشکلات کا حل ہو جانا (کرامت، ۲۵):۔

قاضی محمد اسلم سیف کا نام کتاب کے متعدد مقامات میں آیا ہے۔ گزشتہ صفحات میں ایک مستقل باب میں بھی ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے ایک دن مجھے بتایا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا روزانہ اکتالیس مرتبہ (اول آخر درود شریف پڑھ کر) سورۂ فاتحہ پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ذہنی، جسمانی اور مالی تکلیفوں سے محفوظ رکھے گا۔ انہوں نے بتایا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے بتائے ہوئے اس وظیفے پر وہ عامل ہیں اور اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔

(صوفی صاحب رحمہ اللہ کے روزانہ کے وظائف کا تذکرہ آئندہ صفحات میں ایک مستقل باب میں آ رہا ہے۔) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۷۹)

متکبر کمشنر کا حاضر خدمت ہو جانا (کرامت، ۲۶):۔

جامعہ تعلیم الاسلام (ماموں کانجن) کی زمین کے کچھ حصے پر بعض لوگوں نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ صوفی صاحب نے ہر چند انہیں سمجھایا اور کہا کہ یہ زمین دینی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

مدرسہ قائم کرنے اور اللہ کے دین کی تبلیغ کیلئے لوگوں کے چندے سے خریدی گئی ہے، اس پر تمہارا قبضہ کرنا اچھی بات نہیں ہے، لیکن وہ نہیں مانے۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو کچھ رقم کی پیش کش بھی کی، اس پر بھی وہ قبضہ چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے۔ بعض دیہات کے لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے کہا کہ ہمیں اجازت دیجئے، ہم ایک ہی دن میں یہ جگہ ان سے خالی کرا لیتے ہیں، لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو یہ طریقہ اختیار کرنے سے روک دیا۔

اسی اثناء میں کمشنر صاحب دورے پر ماموں کانجن آئے تو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے آدمی بھیج کر ان سے ملاقات کیلئے وقت مانگا، لیکن کمشنر صاحب کی کمشنری کا غرور اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اس نے اس بوڑھے درویش سے ملنے سے انکار کر دیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو شدید صدمہ پہنچا کہ اس علاقے کا حاکم اعلیٰ اتنا مغرور اور متکبر ہے کہ ان سے ملنا اور بات کرنا بھی اسے گوارا نہیں۔ فرمایا اب میں اس سے ملاقات کیلئے وقت نہیں مانگوں گا، یہ خود یہاں آ کر مجھ سے ملاقات کیلئے وقت مانگے گا...... ''میرے اللہ! یہ دنیا کا کمشنر ہے، میں تیرے دین کا کمشنر ہوں۔ کیا یہ مناسب ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں۔'' کئی مرتبہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

تھوڑی دیر بعد کمشنر نے تحصیلدار سے کہا، کیا یہاں کوئی دینی تعلیم کا مدرسہ ہے جو ایک بزرگ نے قائم کیا ہے؟ میرے دل میں اس مدرسے کو دیکھنے اور اس بزرگ کو سلام کرنے کا شدید جذبہ ابھرا ہے۔ تحصیلدار نے جواب دیا: ایک بزرگ صوفی عبداللہ رحمہ اللہ نے یہاں دینی مدرسہ قائم کیا ہے۔ چنانچہ کمشنر، تحصیلدار کے ساتھ مدرسے کی طرف روانہ ہوا۔ جامعہ کے دروازے پر پہنچا تو کمشنر نے آدمی بھیج کر صوفی صاحب رحمہ اللہ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور از راہ احترام وہیں جوتے اتار دیئے، ننگے پاؤں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور جھک کر سلام کیا...... کہا: میرے لائق کوئی کام ہو تو حکم فرمائیے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی کام نہیں......لیکن تحصیلدار نے کمشنر کو بتایا کہ جامعہ کی جگہ پر بعض لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔

کمشنر نے تحصیلدار کو حکم دیا کہ یہ جگہ فوری طور پر قابضین سے خالی کرائی جائے اور ایک ہفتے کے اندر اندر مجھے اس کی اطلاع دی جائے۔

کمشنر نے جامعہ کیلئے دوسو روپے پیش کیے جو اس زمانے میں اچھی خاصی رقم تھی اور صاف لفظوں میں صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا، حضور! میرے پاس اس وقت یہی حقیر سا سرمایہ ہے، اسے قبول فرمائیے۔ میں گنہگار آپ کا خادم اور آپ سے دعا کا طالب ہوں۔(یہ واقعہ مجھ سے ماموں کانجن سے تعلق رکھنے والے بعض حضرات نے بیان کیا۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ،ص:۴۷۹۔۴۸۰)

مدرسے کی کشادگی کیلئے غیبی اسباب (کرامت،۲۷):۔

چک نمبر ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا جہاں صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پہلے پہل مدرسہ قائم کیا تھا، ایسا گاؤں تھا، جس میں جانے کیلئے کوئی کھلا راستہ نہ تھا۔لوگوں کی آمدورفت کیلئے ایک پگ ڈنڈی سی تھی۔ مدرسے کیلئے مختلف مقامات سے گدھوں پر لاد کر وہاں غلہ پہنچایا جاتا تھا......ایک دن مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا: حضور! دعا فرمائیے، یہاں آنے جانے کیلئے کھلے راستے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔فرمایا فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ اس مدرسے کو ایسی جگہ دے گا، جس کے ہر طرف وسیع راستے ہوں گے۔ اس گاؤں میں آمدورفت کیلئے بھی کشادہ راہیں میسر آجائیں گی۔ چنانچہ تھوڑے عرصے کے بعد یہی ہوا جامعہ تعلیم الاسلام کو ماموں کانجن میں ایسی جگہ مل گئی، جس کے ہر طرف کھلے راستے ہیں اور اوڈاں والا میں آمدورفت کیلئے بھی کشادہ پختہ سڑکیں بن گئی ہیں۔ پرانی باتوں کا کہیں نام و نشان نہیں ہے۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۴۸۱)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سرکش جن کا حاضر ہو کر معافی مانگنا (کرامت،۲۸):۔

ملتان سے میرے دوست محمد یاسین شاد نے بذریعہ مکتوب اطلاع دی کہ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ضلع خانیوال کے ایک قصبے عبدالحکیم تشریف لے گئے، وہاں ان کے عقیدت مندوں میں ایک عالم دین حافظ محمد ایوب فیروز پوری اقامت گزیں تھے جو جامعہ تعلیم الاسلام کے پرانے طالب علم تھے اور جامعہ کے معاون تھے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ کا قیام انہیں کے ہاں تھا۔ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ فلاں گھر میں ایک عورت کو جن کی شکایت ہے اور وہ لوگ سخت پریشان ہیں، دعا فرمایئے، یہ شکایت رفع ہو جائے اور عورت کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے......وہ گھر صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قیام گاہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے وہیں (اپنی قیام گاہ پر) کچھ پڑھنا شروع کیا اور جن حاضر ہو گیا۔مریضہ اس جگہ سے دور ہے، لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ اس کو پریشان کرنے والے جن سے ہم کلام ہیں اور اس پر کچھ سختی بھی کر رہے ہیں۔یہ سارا معاملہ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے......جن چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مریضہ کو صحت عطا فرمادی۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ،ص:۳۸۱۔۳۸۲)

نافرمان جن سے خلاصی مل جانا (کرامت،۲۹):۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جامعہ سلفیہ (فیصل آباد کے) لائبریرین اشرف جاوید نے بیان کیا، ان کا تعلق سکونت کھرڑیاں والا (ضلع فیصل آباد) سے ہے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ کا کھرڑیاں والا میں آنا جانا تھا۔وہاں کسی زمانے میں اشرف جاوید کے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر پانی کا تالاب تھا، جس سے عورتیں پینے کا پانی گھڑوں میں بھر کر لایا کرتی تھیں۔ایک دن وہاں کی ایک لڑکی نے ایک لڑکی کو بھاگ بھری کہہ کر آواز دی کہ میں تمہیں ملنے کیلیئے آئی ہوں۔اس کے بعد وہ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔اسی آن اس کے سر کے بال اس طرح ایک دوسرے میں پیوست

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہو گئے کہ ان میں سوئی بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ گھر والوں نے سوچا یہ جن کی حرکت ہے، حسنِ اتفاق سے صوفی صاحب رحمہ اللہ اس وقت وہیں تھے، ان سے عرض کیا گیا تو انہوں نے لڑکی کو دم کیا اور دعا کی، اللہ تعالیٰ نے پریشانی دور فرما دی، جو یکا یک لاحق ہو گئی تھی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۲)

دعا پر فوراً بارش کا برس جانا (کرامت، ۳۰):۔

ضلع فیصل آباد کی تحصیل سمندری میں ایک گاؤں کا نام چک نمبر ۴۹۱ گ ب ہے۔ وہاں کے ایک نوجوان عطاء الرحمن نے (جو دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا میں تعلیم حاصل کرتے تھے) مولانا اشرف جاوید کو بتایا کہ ایک دفعہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ وہاں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت سے بارش کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسی وقت آسمان پر بادل نمودار ہو گئے اور بارش کے آثار نظر آنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد بارش شروع ہو گئی۔ کافی دیر بارش ہوتی رہی اور چاروں طرف پانی پھیل گیا۔ جب لوگوں نے خیال کیا کہ زمین کی پیاس بجھ گئی ہے اور اس کے مسام کھل گئے ہیں تو حضرت سے بارش تھم جانے کی دعا کیلئے درخواست کی، چنانچہ ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۳)

طوفانی بارش کا رک جانا (کرامت، ۳۱):۔

بارش کے سلسلے کا ایک واقعہ مولانا عبدالمجید کی زبانی چک ۴۹۳ گ ب اوڈاں والا کا سنئے جو اشرف جاوید صاحب نے بتایا۔ ایک مرتبہ وہاں بارش کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ رکنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ لوگ سخت پریشان، مال مویشی کیلئے کھیتوں سے چارہ لانا مشکل ہو گیا اور باہر جا کر روزانہ روزی کمانے والے لوگ بے حد مصیبت میں گھر گئے۔ لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کیلئے عرض کیا تو حضرت مسجد سے باہر نکلے اور گلی میں بہتے ہوئے پانی میں بیٹھ گئے، دعا کی، مگر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

بارش کا زور نہ ٹوٹا، کافی دیر دعا کرتے رہے، لیکن بارش برابر ہوتی رہی بلکہ پہلے سے تیز ہوگئی...... اب انہوں نے زور زور سے کہنا شروع کیا: یا اللہ بارش روک دے۔ یا اللہ بارش روک دے...... اب بھی بارش نہ رکی، لیکن آپ اپنے مخصوص انداز میں دعا کرتے رہے، ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ بارش ایک دم رک گئی اور لوگ بے حد خوش بھی ہوئے اور انتہائی متعجب بھی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۳)

دعا پر بارش رک جانے کا دوسرا واقعہ (کرامت، ۳۲):۔

عبدالرشید عراقی صاحب ایک مکتوب میں بیان کرتے ہیں کہ: "۲۳/ مارچ ۱۹۷۵ء کو وہ خود، مولانا عبدالرحمن عتیق، حاجی عبدالرحیم وزیرآبادی اور حافظ محمد یعقوب سوہدروی ماموں کانجن صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، صوفی صاحب رحمہ اللہ بے حد شفقت سے پیش آئے۔ مولانا عبدالرحمن عتیق تو اوڈاں والا چلے گئے، لیکن باقی تینوں حضرات ماموں کانجن (جامعہ تعلیم الاسلام ہی) میں رہے۔ عراقی صاحب بتاتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے آدھا گھنٹہ پیشتر سخت بارش شروع ہوگئی، اس کے ساتھ ہی آندھی نے زور باندھ لیا۔ بارش اور آندھی کی وجہ سے جامعہ کے کئی درخت جڑ سے اُکھڑ گئے اور میدان میں پانی بھر گیا۔ قاضی محمد اسلم سیف نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کی کہ شدید بارش کی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کے رُک جانے کی دعا کیجئے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: "یا ارحم الراحمین، بارش بند کردے...... اس کو پہاڑوں پر لے جا...... تو ہی اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔" عراقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بارش بند فرمادی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۴)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دعا پر خطیر قرض سے نجات (کرامت، ۳۳):۔

تیس سال پہلے کی بات ہے بورے والا (ضلع وہاڑی) کی ایک کاروباری پارٹی اسی ضلعے کے موضع گگو کی سے تعلق رکھنے والی ایک پارٹی کی مقروض تھی۔ قرض پندرہ لاکھ روپے تھا، جس کی وجہ سے قرض خواہ بھی سخت پریشان تھے اور مقروض بھی بے حد فکر مند تھے۔ مقروض پارٹی کی اچھی خاصی رقم کہیں پھنسی ہوئی تھی، انہیں وہ رقم ملے تو وہ قرض خواہ کو دیں۔ نیت دونوں کی صاف تھی، مقروض کی بھی اور قرض خواہ کی بھی۔ دونوں حضرات صوفی صاحب رحمہ اللہ سے تعلق ارادت رکھتے تھے۔

دونوں فریقوں نے (جامعہ سلفیہ) فیصل آباد میں مولانا اشرف جاوید سے بات کی، اس وقت صوفی صاحب رحمہ اللہ فیصل آباد میں ہمارے مرحوم دوست مولانا محمد اسحاق چیمہ کے مکان پر قیام فرما تھے۔ اشرف جاوید بیان کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کو دعا کیلئے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں لے گئے اور سارا واقعہ ان کے گوش گزار کیا۔ انہوں نے دربار خداوندی میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے رہے۔

"یا اللہ! جن لوگوں نے قرض دینا ہے، ان کو روپے دے تا کہ یہ قرض اتار سکیں۔ تو ہی ان کو روپے دینے والا ہے اور تو ہی ان کو قرض سے نجات دلانے والا ہے۔"

نتیجہ یہ ہوا کہ مقروض پارٹی نے کہیں سے جو رقم لینی تھی، اس کے حصول کی اللہ تعالیٰ نے صورت پیدا فرما دی اور وہ لوگ قرض سے سبکدوش ہو گئے۔

قرض خواہ فریق کافی عرصہ مالی اور ذہنی پریشانی میں تو مبتلا رہا، لیکن پھر صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں بڑی برکت پیدا فرمائی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۵)

مسجد کے حق میں دعائیں پوری ہو جانا (کرامت، ۳۴):۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

نثار کالونی (فیصل آباد) کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے صوفی صاحب سے درخواست کی گئی، وہ تشریف لائے اور اس موقعے پر دعا کی: یا اللہ! میں تجھ سے تین باتوں کی التجاء کرتا ہوں۔

ایک یہ کہ اس مسجد کو خود کفیل بنا دے، یہاں کے لوگ مسجد کیلئے کہیں پیسے مانگنے نہ جائیں۔

دوسری التجا یہ ہے کہ اس مسجد کو آباد رکھنا۔ تیسری التجا تجھ سے یہ ہے کہ اس مسجد میں نمازیوں کی کثرت ہو۔

اللہ نے تینوں دعائیں قبول فرمائیں۔ مسجد سے ملحق دکانیں ہیں، جن کا اتنا کرایہ آجاتا ہے کہ مسجد کی مرمت یا اور کسی قسم کی کوئی ضرورت پڑے تو اسی سے پوری ہو جاتی ہے۔ موذن، امام اور خطیب کے اخراجات کا انتظام بھی آسانی سے ہو جاتا ہے۔ مسجد کے اہتمام میں لڑکیوں کا ایک مدرسہ ہے، اس کے اخراجات بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ نمازیوں کیلئے صفیں وغیرہ خریدنے کیلئے بھی کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بجلی اور پانی کے بل بھی کرائے کی آمدنی سے ادا کیے جاتے ہیں، کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی، حالانکہ کئی ہزار روپے ماہانہ کا خرچ ہے۔

مسجد ماشاء اللہ آباد ہے اور نمازیوں سے بھری رہتی ہے۔ (یہ روایت مولانا محمد رمضان یوسف سلفی، فیصل آباد) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۵۔۳۸۶)

چودھری ظفر اللہ کے حق میں دعا پوری ہو جانا (کرامت، ۳۵):۔

چودھری ظفر اللہ پاکستان کے حلقۂ اہلِ علم کے مشہور رکن تھے۔ وہ بذریعہ کار لاہور سے کراچی جا رہے تھے کہ رحیم یار خاں کے قریب ان کی کار درخت سے ٹکرا گئی۔ ان کے ساتھ ایک ان کی خالہ تھیں، ایک نوجوان بھانجا تھا اور دو بیٹے تھے، جن میں سے ایک کی عمر سترہ سال اور ایک کی نو سال تھی۔ یہ پانچ افراد کا قافلہ وہیں موت کی آغوش میں چلا گیا۔ یہ حادثہ ۳ جون ۱۹۹۷ء کو پیش آیا۔ انا للہ و انا الیہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

راجعون۔

چودھری ظفر اللہ نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ مدرسے میں تعلیم پائی تھی اور وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے، صوفی صاحب رحمہ اللہ بھی ان پر انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ ماموں کانجن میں اس مدرسے کی تعمیر کے زمانے میں چودھری صاحب وہاں طالب علم تھے اور انہوں نے اس کی تعمیر کے وقت بڑی خدمات انجام دی تھیں۔ ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان سے کہا: ظفر اللہ! تمہارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بڑا مالدار بنا دے اور تم ٹھاٹھ کے ساتھ امیرانہ زندگی بسر کرو۔

ظفر اللہ نے عرض کیا: آپ میرے لیے صرف یہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی بہت بڑی نیکی کے کام کی توفیق دے، جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور میرے لیے وہ صدقہ جاریہ ثابت ہو...... چنانچہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کیلئے دعا فرمائی اور دعا اس طرح قبول ہوئی کہ انہوں نے تھوڑے عرصے میں دینی تعلیم مکمل کر لی اور دوسری طرف میٹرک، ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد پہلی پوزیشن میں ایم اے پاس کر لیا اور کراچی یونیورسٹی میں لیکچرار مقرر ہو گئے، پھر صدر شعبہ اسلامیات بنا دیئے گئے۔ اسی اثناء میں مدینہ یونیورسٹی میں جا کر وہاں کے نصاب کی تکمیل کی۔ پھر کراچی آ کر ایک وسیع قطعہ زمین خریدا، جس میں ابوبکر اسلامیہ یونیورسٹی قائم کی، اس یونیورسٹی میں اب مختلف اسلامی اور یورپی ملکوں کے ستر سے زیادہ اساتذہ تعلیم دینے پر متعین ہیں اور اچھی خاصی تعداد میں طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہزاروں کتابوں پر مشتمل کتب خانہ ہے۔ چودھری ظفر اللہ وفات پا چکے ہیں، لیکن ان کی قائم کردہ یونیورسٹی میں نہایت اچھے طریقے سے سلسلہ تعلیم جاری ہے جو اس کے بانی کیلئے صدقہ جاریہ ہے۔

چودھری ظفر اللہ یا ان سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو خیال بھی نہیں آ سکتا تھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کہ اللہ تعالیٰ انہیں اتنا بڑا کام کرنے کے موقع عطا فرمائے گا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۷-۳۸۸)

دعا کی بدولت ملازمت کا تبدیل ہو جانا (کرامت، ۳۶):۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ کے اصحاب عقیدت کی وسیع فہرست میں ایک نام پروفیسر ڈاکٹر محمد اسماعیل عقیل گورایہ کا ہے۔ انہوں نے ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک صوفی صاحب رحمہ اللہ کے دارالعلوم تعلیم الاسلام (اوڈاں والا چک نمبر ۴۹۳ گ ب) میں تعلیم حاصل کی اور سند و اجازہ سے مفتخر ہوئے۔ پھر تین سال وہاں فریضہ تدریس انجام دیتے رہے۔ اس کے بعد ایم اے اسلامیات کا امتحان دیا اور معروف محدث حضرت امام دار قطنی رحمہ اللہ کی تصنیف سنن دار قطنی پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے عربی میں پی ایچ ڈی کیا اور اپنے اس مقالے کا انتساب صوفی صاحب کی طرف کیا۔ وہ گورنمنٹ کالج بوسن روڈ، ملتان میں صدر شعبہ اسلامیات مقرر کیے گئے۔

انہوں نے بتایا کہ ۱۹۶۳ء میں ان کے بڑے بھائی محمد ابراہیم گورایہ کیمبل پور پوسٹ آفس میں ملازم تھے اور چاہتے تھے کہ ان کا تبادلہ ملتان میں ہو جائے، لیکن تبادلے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ محکمے کا متعلقہ آفیسر نہایت سخت اور ضدی تھا۔ نہ اسے کسی کی مجبوری کی پروا تھی، نہ کسی کی سفارش مانتا تھا۔ سخت پریشان کن معاملہ تھا۔ آخر صوفی صاحب سے عرض کیا گیا، انہوں نے ساری بات سنی اور چار پانچ دن کے بعد تبادلہ ہو گیا اور محمد ابراہیم گورایہ کیمبل پور سے ملتان پہنچ گئے۔ (بہ روایت محمد یاسین شاد، ملتان)(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۸-۳۸۹)

گرفتار ملزم کا اسم اعظم کی برکت سے نجات پا جانا (کرامت، ۳۷):۔

صوفی صاحب کے بارے میں ایک اور واقعہ سنیے! یہ قیام پاکستان سے قبل کا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

واقعہ ہے جو پروفیسر ڈاکٹر محمد اسماعیل عقیل گورایہ نے جناب محمد یاسین شاد کو بتایا اور انہوں نے مجھے لکھ بھیجا...... واقعہ یہ ہے کہ ضلع قصور کے موضع گھلن ہٹھاڑ کا رہنے والا ایک شخص صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ اس کے متعلقین میں سے ایک شخص قتل کے مقدمے میں گرفتار ہے، آپ اس کیلئے دعا کیجئے کہ وہ بری ہو جائے۔ مصیبت کے وقت ہر شخص کسی نیک آدمی کے پاس جاتا ہے اور مصیبت سے نجات کیلئے اس سے دعا کی درخواست کرتا ہے، وہ شخص بھی آیا اور اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی اور پڑھنے کیلئے وظیفہ پوچھا۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس سے کہا کہ تمہارا جو شخص جیل میں بند ہے، وہ نمازِ عشاء کے بعد اسم اعظم کا وظیفہ پڑھے اور دل لگا کر پڑھتا جائے۔ وظیفے کے دوران جب وہ محسوس کرے کہ اس کے جسم میں آگ سے جلنے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے تو کھڑا ہو جائے اور ڈیوڑھی کی طرف چلنے کی کوشش کرے، اس کی تمام مشکلیں ختم ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس نے حسب ہدایت وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مصیبت کے وقت ہر شخص کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ جب وظیفے کے دوران اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بتائی تھی تو وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ڈیوڑھی کی طرف منہ کر کے چلنے کیلئے کوشاں ہوا۔ اس کے بعد اللہ نے اس کی برأت کا سامان پیدا فرما دیا۔ اس شخص نے ۱۹۶۰ء میں وفات پائی۔ اب سوال یہ ہے کہ اسم اعظم کیا ہے؟ وہ ہے: ''**لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین**۔'' (الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالم ہوں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

"جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔" (مشکوٰۃ باب اسماء اللہ تعالیٰ، فصل ثانی) (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۸۹۔۳۹۰)

جنت الفردوس کی سیر اور خواب میں غیبی رہنمائی (کرامت، ۳۸):۔

اب صوفی صاحب رحمہ اللہ کا ایک خواب سنیے جو ڈاکٹر محمد اسماعیل گورایہ کی روایت سے محمد یاسین شاد بیان کرتے ہیں۔ جس وقت ماموں کانجن میں جامعہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کا آغاز ہوا، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت الفردوس میں سیر کر رہے ہیں اور انہیں وہاں حور و غلمان نظر آ رہے ہیں...... یہ خواب بیان کر کے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فردوس کا حصہ دکھایا ہے، لہٰذا جامعہ تعلیم الاسلام کے نام کے ساتھ "الفردوس" کا لفظ آنا چاہیے۔ چنانچہ ریلوے لائن کی طرف جامعہ کی جو عمارت بنائی گئی، اس پر جلی حروف میں "الفردوس" لکھا گیا۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۹۰)

دعا، وظیفہ اور تعویذ سے علاج کرنا:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں لوگ بہت سے معاملات میں دعا کی غرض سے آتے تھے۔ کوئی کاروبار کیلئے دعا کراتا تھا، کوئی اولاد کیلئے، کوئی رفع مرض کیلئے، کسی کی بھینس دودھ نہیں دیتی تھی، کوئی زمین کی پیداوار میں اضافے کی دعا کراتا تھا، کوئی امتحان میں کامیابی کا خواہاں ہوتا تھا۔ کوئی اس لیے آتا تھا کہ اس کی اولاد نیک اور اطاعت شعار ہو۔ کوئی کسی مصیبت سے نجات پانے کی غرض سے دعا کا خواست گار ہوتا تھا۔ صوفی صاحب کسی کیلئے دعا کرتے، کسی کو تعویذ دیتے، کسی کو دم کرتے، کسی کو پڑھنے کیلئے کوئی وظیفہ بتاتے، کسی کو نصیحت فرماتے اور اعمال نیک کی تلقین کرتے، کسی کو تہجد پڑھنے کا حکم دیتے، کسی کو تلاوتِ قرآن کی تاکید کرتے، کسی کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا وعظ سناتے، کسی کے سامنے اپنے ہاتھ سے کما کر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

کھانے کی فضیلت بیان فرماتے، کسی کو والدین کی اطاعت کا درس دیتے۔ وہ ہر آنے والے کی بات سنتے اور اس کے ذہن کا اندازہ کر کے مناسب الفاظ میں اس سے بات کرتے۔ دعا کرانے والا، تعویذ لینے والا اور دم کرانے والا نہایت خوش ہوتا اور سمجھ لیتا کہ اس کے من کی مراد پوری ہوگئی اور اللہ نے دعا قبول فرمالی۔

اللہ نے جہاں ان کو صالحیت اور اعمال خیر کی دولت عطا فرمائی تھی اور ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا جاتا تھا، وہاں انہیں مردم شناسی کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

انہوں نے بڑی دنیا دیکھی تھی، مختلف ذہنوں کے لوگوں سے ان کے روابط رہے تھے اور وہ معاملات کو خوب سمجھتے تھے۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۰۔۳۹۱)

غریب اور پریشان حال پر مالی آسودگی (کرامت، ۳۹):۔

ہمارے مستند عالم دین دوست مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ضلع سرگودھا کے کسی گاؤں سے ایک شخص آیا۔ اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے اپنی غربت اور پریشانی کا ذکر کیا۔ یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حسب عادت صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا شروع کی اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: خدایا تیرے ہاں نہ دنیا کی کمی ہے اور نہ کوئی حیثیت ہے...... نہ کوئی قیمت۔ یہ لوگ دنیا دار ہیں، دنیا مانگتے ہیں تو ان کو دنیا دے دے...... تو ان کو دنیا دے...... تو ان کو دنیا دے دے...... دیر تک یہی الفاظ کہتے رہے۔ خدا سے دعا کا یہ انداز سفارش کیسا تھا، وہ خدا سے اس کیلئے سفارش کر رہے تھے کہ تیرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں، جو یہ مانگتا ہے تو اسے دے دے...... دس بارہ دن کے بعد وہ شخص آیا اور دعا کی قبولیت کی بشارت سنائی۔ کہا چند ہی روز میں میری حالت بدل گئی اور اللہ تعالیٰ نے مالی آسودگی سے ہمکنار فرمادیا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۱)

خدا سے اپنی بات منوالینا (کرامت، ۴۰):۔

انہی مولانا عبدالرشید ہزاروی کی روایت سے ایک اور واقعہ سنیئے۔ وہ بیان

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 350/495

کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نظام آباد (ضلع گوجراں والا) کی مسجد اہلحدیث میں نمازِ جمعہ کے بعد مولانا احمد الدین گکھڑوی سے ملاقات ہوئی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے متعلق گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو مولانا احمد الدین گکھڑوی نے فرمایا، صوفی عبداللہ رحمہ اللہ تو خدا سے لڑ کر بات منوا لیتا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ سے اتنا تعلق پیدا کر لیا ہے وہ جو کچھ اس سے مانگتا ہے وہ عنایت فرما دیتا ہے۔

مولانا عبدالرشید ہزاروی نے مولانا احمد الدین گکھڑوی سے اس کی تفصیل بتانے کو کہا تو انہوں نے فرمایا کہ صوفی صاحب ایک دفعہ اتنے بیمار ہوئے کہ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ پورا ایک مہینہ یہی حالت رہی۔ ایک دن مدرسے کا خزانچی آیا اور اس نے کہا کہ مدرسین کی تنخواہوں کیلئے رقم نہیں ہے۔ فرمایا آپ قرض حسنہ کے طور پر کچھ روپے دے دیں۔ اس نے انکار کر دیا، کہا آپ بسترِ مرض پر پڑے ہیں، اگر آپ وفات پا گئے تو میں رقم کس سے لوں گا؟

خزانچی کا یہ صاف جواب سن کر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: اچھا، جس کا کام ہے، اسی پر چھوڑ دو، وہ خود ہی انتظام کر دے گا۔

یہ کہہ کر پانی منگوایا، وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر مسنون دعائیں پڑھیں۔ بعد ازاں خدا کے حضور عرض کیا: خدایا! میں ایک مہینے سے بیمار پڑا ہوں، تندرست ہوتا تو علماء و طلباء کے خرچ کیلئے کچھ انتظام کرتا۔ اب تو نے مجھے بیمار کر دیا۔ میرا کیا نقصان ہے، تیرے ہی دین کا نقصان ہے۔ تیرے سوا میرا ساتھی بھی کوئی نہیں۔ خزانچی کا جواب تو نے سن لیا۔ اب تو ہی انتظام فرما...... کافی دیر اسی طرح دعا کرتے رہے۔

دعا ختم ہوئی تو کچھ دیر بعد بخار اتر گیا۔ شام کو ضلع شیخوپورہ کے قصبہ نبی پور پیراں سے پیر سیّد عبداللہ شاہ مرحوم عیادت کیلئے آئے۔ حالات دریافت کیے تو صوفی صاحب نے وہ بات سنائی جو خزانچی نے کہی تھی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

پیر عبداللہ شاہ نے ماہانہ خرچ کا اندازہ پوچھا تو فوری طور پر جتنی رقم کی ضرورت تھی، وہ بتائی۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے کہا آپ کی توصحت اچھی نہیں ہے، کسی با اعتماد آدمی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے، میں رقم اسے دے دوں گا۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کے ساتھ کسی آدمی کو بھیج دیا، انہوں نے اس کے ہاتھ مطلوبہ رقم بھیج دی۔ اور فوری طور پر اتنی ہی رقم کی ضرورت تھی۔ مولانا احمد الدین گکھڑوی نے یہ واقعہ بیان کر کے مولانا عبدالرشید سے کہا: دیکھا آپ نے اس صوفی رحمہ اللہ نے خدا کو کس طرح منایا۔

مولانا عبدالرشید ہزاروی کا ذکر گزشتہ صفحات میں متعدد مقامات پر آچکا ہے۔ وہ میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے بہت قریب رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مولانا احمد الدین گکھڑوی کا بیان کردہ یہ واقعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو سنایا تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی یعنی صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پریشانی کی حالت میں دعا کی تھی اور پیر عبداللہ شاہ مرحوم تشریف لائے تھے اور انہوں نے وہ رقم بھجوائی تھی، جس کی انہیں فوری ضرورت تھی۔ یہ کوئی بہت قدیم دور کی باتیں نہیں ہیں۔ چند سال پیشتر کے واقعات ہیں:

صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیت دعا کے ان واقعات کے گواہ اب بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ اوڈاں والا کے لوگ، اس کے قرب و جوار کے باشندے وہاں کے دارالعلوم کے پرانے اور موجودہ اساتذہ وطلباء، دارالعلوم کی انجمن کے ارکان، اس نواح کے زمیندار اور تاجر پیشہ لوگ سب ان کی قبولیت دعا کے عینی شاہد ہیں اور بتاتے ہیں کہ لوگ دور دراز سے بھی آتے تھے اور قرب و جوار سے بھی حاضر ہوتے تھے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ سے اپنی تکلیفیں اور ضرورتیں بیان کرتے، دعا کراتے اور اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۹۲۔۳۹۳)

facebook.com/Salfi.tasawuf

لاڈلے ولی کا دعا میں عجیب انداز (کرامت،۴۱):۔

ان کی دعا کا عجیب انداز تھا۔ایک شخص نے اولاد کیلئے دعا کی درخواست کی تو ان الفاظ میں دعا فرمائی: یااللہ! تو کتوں بلیوں کو بھی اولاد دے رہا ہے، اس بے چارے کو بھی دے دے، یہ تو انسان ہے، ممکن ہے اسکی اولاد سے کوئی شخص تیرے دین کا خادم ہو جائے۔ اللہ نے اس کو اولاد عطا فرما دی۔(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۳۔۳۹۴)

لاڈلی دعا پر ضرورت پوری ہو جانا (کرامت،۴۲):۔

مولانا ولی اللہ بتاتے ہیں کہ اوڈاں والا کی مسجد زیر تعمیر تھی کہ ایک دن دوپہر کے وقت صوفی صاحب رحمہ اللہ آلتی پالتی مارے تنہا مسجد میں قبلہ رخ بیٹھے تھے۔ اچانک دونوں ہاتھ زور سے زمین پر مارے اور قدرے اونچی آواز سے بہ صورت سوال کہا اب یہ خرچ کیسے پورا ہوگا؟۔تھوڑی دیر کے بعد کسی گاؤں سے ایک خاتون آئی اور اس نے کچھ رقم صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی۔ یہ رقم انہوں نے گنی تو پانچ ہزار روپے تھے۔خاتون رقم دے کر چلی گئی۔صوفی صاحب نے روپے غصے سے اپنے سامنے کی طرف پھینکتے ہوئے کہا: میں نے اتنے پیسے مانگے تھے؟ ضرورت آج دس ہزار روپے کی ہے اور دیئے پانچ ہزار ہیں، باقی میں کہاں سے پورے کروں؟

اس وقت کوئی شخص ان کے پاس نہ تھا، اساتذہ اور طلباء کچھ فاصلے پر بیٹھے تھے اور ان کی بات سن رہے تھے۔کچھ پتا نہیں چلتا تھا کہ مخاطب کون ہے اور کس سے یہ باتیں کہی جارہی ہیں۔تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے چھ ہزار روپے پیش خدمت کیے۔اب صوفی صاحب رحمہ اللہ نے وہ پانچ ہزار بھی اٹھا لیے جو غصے سے پھینک دیئے تھے۔وہ اتنی رقم دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔تعمیر مسجد کی آمدنی اور خرچ کا حساب دارالعلوم کے مدرس مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کے

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

پاس تھا۔ انہیں بلایا اور فرمایا یہ لو گیارہ ہزار روپے، جس کو جو کچھ دینا ہے، آج شام تک دے دو، کسی کا کوئی پیسہ ہمارے ذمے نہیں رہنا چاہئے۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۹۴-۳۹۵)

بے اولاد عورت پر دم کا اثر (کرامت، ۴۳):۔

ایک اور واقعہ مولانا ولی اللہ منصور پوری نے بیان کیا، وہ بھی عجیب واقعہ ہے۔ ایک مرد اور عورت صوفی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نہایت لجاجت سے عرض کیا کہ ہم اولاد سے محروم ہیں۔ فرمایا: تو پھر میں کیا کروں، میں خود اولاد سے محروم ہوں...... میاں بیوی خاموش بیٹھے رہے، کوئی بات نہیں کی۔

تھوڑی دیر بعد کچھ پڑھ کر عورت کی طرف منہ کیا اور فرمایا منہ کھول...... اس نے منہ کھولا تو منہ میں پھونک ماری جس میں تھوک کی آمیزش بھی تھی۔ فرمایا: اب جاؤ۔ ٹھیک ایک سال بعد وہی مرد اور عورت آئے۔ عورت کی گود میں لڑکا تھا اور مرد ایک کتے کے گلے میں رسا ڈالے اسے کھینچتا چلا آ رہا تھا۔ دونوں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کتا طلباء کے کھانے کیلئے پیش کیا اور لڑکے کیلئے دعا کرائی۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۹۵)

اژدھے سے نجات (کرامت، ۴۴):۔

مولانا ولی اللہ منصور پوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بتایا کہ جس زمانے میں وہ چمرکنڈ میں جماعت مجاہدین سے منسلک تھے، ان کا گزر ایک پہاڑ پر سے ہوا، دیکھا کہ بہت بڑا اژدھا سامنے بیٹھا ہے۔ سوچا کہ اس سے نہ بھاگا جا سکتا ہے اور نہ جان بچائی جا سکتی ہے، اس نے بہر حال مار دینا ہے۔ چنانچہ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی کہ موت نماز کی حالت میں آئے۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا تو اژدھا وہاں سے جا چکا تھا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۳۹۵)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سلام علی نوح کا مجرب وظیفہ (کرامت،۴۵):۔

اسی قسم کا ایک واقعہ مولانا غلام رسول مہر نے ایک مضمون میں بیان کیا ہے جو انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور میں ''سرگزشت مجاہدین کا ایک ورق'' کے عنوان سے لکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ اکیلے جارہے تھے کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر رات کے وقت ایک بہت بڑا سانپ ملا۔ انہوں نے ''**سلام علی نوح فی العالمین**'' کا ورد شروع کر دیا۔ خدا نے اس بلا کو ٹالا تو وہ آگے بڑھے، پھر ایک گاؤں سے گھوڑا لے کر منزل مقصود پر پہنچے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ زیادہ تر سفر میں رہتے تھے اور انہیں خطرناک اور پُر پیچ راستوں میں سے گزرنا پڑتا تھا۔ معلوم نہیں کتنی دفعہ انہیں سانپ ملے ہوں گے، کتنی دفعہ خون خوار درندوں سے واسطہ پڑا ہوگا اور کتنی دفعہ ان سے محفوظ رہنے کیلئے دعائیں کی ہوں گی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۵۔۳۹۶)

حج کے بعد انتقال کی تقدیر پڑھ لینا (کرامت،۴۶):۔

مولانا ولی اللہ منصور پوری کہتے ہیں کہ وہ اوڈاں والا سے فارغ التحصیل ہوئے تو انہیں ننکانہ صاحب کی مسجد اہلحدیث میں خطیب مقرر کرلیا گیا۔ ایک دفعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان سے کہا تم تحصیل سمندری کے چک نمبر ۴۸۵ گ ب میں آجاؤ اور وہاں خطابت اور امامت کے فرائض انجام دو۔ چنانچہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے وہ چک نمبر ۴۸۵ گ ب چلے گئے۔ صوفی صاحب کا وہاں آنا جانا رہتا تھا۔ ایک دن انہوں نے صوفی صاحب سے عرض کیا آپ حج کر آئیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ خاموش رہے۔ اس کے بعد جب بھی ان کی صوفی صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی، ان سے حج کیلئے عرض کیا۔ ایک دن صوفی صاحب نے زور سے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: بے خبر ولی اللہ! حج کے بعد کام پورا ہوجائے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گا۔ وہ اس وقت تو ان کی بات نہ سمجھ سکے، لیکن جب ۱۹۷۵ء میں صوفی صاحب حج کر کے آئے اور پھر تھوڑے عرصے بعد وفات پا گئے تو بات سمجھ میں آئی کہ ان کا مطلب یہ تھا کہ حج کے بعد زندگی کا معاملہ ختم ہو جائے گا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۶)

فوراً آگئی غیبی مدد (کرامت، ۴۷):۔

انہی مولانا ولی اللہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو ہمارے گاؤں کے ایک تبلیغی جلسے میں شرکت کی دعوت دی گئی اور ایک اجلاس کی صدارت کیلئے بھی عرض کیا گیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے صدارت فرمائی اور مختصر سی تقریر کی۔ دوسو روپے جلسے کیلئے چندہ دیا۔ اس زمانے میں دوسو روپے بہت رقم تھی۔ جلسے میں جن علمائے کرام کو بلایا جاتا ہے، وہ اپنی گرہ سے کچھ نہیں دیتے، بلکہ ان کی خدمت میں کچھ پیش کیا جاتا ہے۔ سرکاری طور پر بھی جن لوگوں کو کسی میٹنگ وغیرہ میں دعوتِ شرکت دی جاتی ہے، انہیں کرایہ اور خرچ پیش کیا جاتا ہے لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی گرہ سے دوسو روپے دیئے۔

مولانا ولی اللہ بتاتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ دوسو روپے دے کر وہاں سے اٹھے اور اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے، پیچھے سے ایک شخص بھاگتا ہوا صوفی صاحب رحمہ اللہ کی طرف آیا، سلام عرض کیا اور کہا میں اسی لیے یہاں آیا ہوں کہ آپ تشریف لائیں گے۔ یہ کہہ کر اس نے چار سو روپے صوفی صاحب کی خدمت میں پیش کیے۔ ابھی دوسو روپے دیئے دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے دوگنا زیادہ یعنی چار سو روپے کا انتظام فرما دیا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۷)

دعا کی بدولت موذی مرض سے شفا پا جانا (کرامت، ۴۸):۔

فیصل آباد سے میرے دوست محمد رمضان یوسف سلفی بتاتے ہیں کہ ان کے ایک بزرگ دوست حافظ ثناء اللہ طویل عرصے تک کوٹ ادو میں واپڈا کے محکمے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

میں ملازم رہے۔ تقریباً پینتیس سال قبل انہیں ایک ایسی بیماری لاحق ہوئی، جس سے وہ بے حد پریشان ہوئے۔ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نثار کالونی (فیصل آباد) کی جامع مسجد اہلحدیث میں تشریف لائے تو حافظ ثناء اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیماری کی کیفیت بتا کر ان سے دعائے صحت کی درخواست کی۔ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اسی وقت دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت عاجزی سے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمادی اور ان کی سب تکلیفیں رفع ہو گئیں۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۷-۳۹۸)

بے اولاد کو باصلاحیت بیٹے کی بشارت (کرامت، ۵۰):۔

مولانا محمد صادق خلیل کا ذکر گزشتہ صفحات میں ایک سے زیادہ مرتبہ ہو چکا ہے۔ ان کا شمار پاکستان کے مشہور مصنفین و مترجمین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے "اصدق البیان" کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے۔ وہ دراصل اوڈاں والا ہی کے رہنے والے تھے۔ وہیں انہوں نے تعلیم حاصل کی اور کئی سال وہاں پڑھاتے رہے۔ بہت عرصے سے فیصل آباد میں مقیم تھے اور تصنیفی خدمات انجام دیتے تھے۔ ان کے والد کا نام مولوی احمد الدین تھا، وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ سے باقاعدہ بیعت تھے اور اس وقت نرینہ اولاد سے محروم تھے۔ انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے بیٹے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور علم حاصل کرے گا، لوگ اس کے علم سے استفادہ کریں گے۔ مولانا محمد صادق کئی سال ماں کے پیٹ میں رہے۔ حمل و ولادت کی اصطلاح میں اس صورت حال کو "پیٹ لگ جانا" کہا جاتا ہے۔ صوفی

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

صاحب رحمہ اللہ کی دعا کے کچھ عرصے بعد وہ پیدا ہوئے اور علم حاصل کیا۔ شائقین علم نے ان کی تدریس سے بھی بے حد فائدہ اٹھایا اور تصنیف و ترجمے سے بھی خوب استفادہ کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ (مولانا محمد صادق رحمہ اللہ کے مفصل حالات کیلئے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب "قافلہ حدیث" شائع کردہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور۔ ان کی وفات ٦ فروری ٢٠٠٤ کو فیصل آباد میں ہوئی)۔

شیخ محمد سعید الفت لائل پوری پنجابی کے مشہور عوامی شاعر تھے۔ ان کا مجموعہ کلام دو جلدوں پر مشتمل ہے جو "گل دستۂ الفت" کے نام سے نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور نے خوب صورت طریقے سے شائع کیا ہے۔ اس کے مختلف حصوں پر مولانا غلام رسول مہر، مولانا عبدالمجید سالک، ملک نصر اللہ خاں عزیز، مولانا مجاہد الحسینی اور پروفیسر غلام احمد حریری ایسے متعدد ماہرین نظم و نثر حضرات نے مقدمات تحریر کیے ہیں، جن میں الفت کی شاعری کی تحسین کی گئی ہے اور بے شک ان کی شاعری لائق تحسین ہے۔

"گل دستۂ الفت" کی دوسری جلد کے بہرہ "چھلاں" میں سعید الفت کی طویل نظم "صوفی عبداللہ رحمہ اللہ" اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس میں انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی کرامتیں بھی ذکر کی ہیں اور قبولیت دعا کے چند واقعات بھی بیان کیے ہیں۔ نمبروں کی ترتیب سے یہ واقعات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ٣٩٨-٣٩٩)

شیر کا احترام میں راستہ چھوڑ جانا (کرامت، ٥١):۔

جس زمانے میں صوفی صاحب رحمہ اللہ چمرکنڈ کے مرکز مجاہدین سے وابستہ تھے اور فراہمئ زر کے سلسلے میں برصغیر کے مختلف علاقوں میں ان کی آمد و رفت رہتی تھی، اس زمانے میں بسا اوقات انہیں نہایت خطرناک علاقوں سے بھی گزرنا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ ایک جنگل سے گزر رہے تھے کہ دیکھا سامنے شیر بیٹھا ہے اور شیر نے ان کو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دیکھ لیا ہے۔ یہ بے حد پریشان کن لمحہ تھا، اگر سیدھے جاتے ہیں، تب بھی شیر کے حملے کا خطرہ ہے، اگر دوسری طرف قدم بڑھاتے ہیں تو بھی خطرہ موجود ہے۔ اس کے متعلق سعید الفت مرحوم کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

خیال آیا رستہ جے بدلیا جاوے   میرے پچھے شیر اُٹھ کے نہ آ جاوے
ایہہ گل سوچ کے آکھدے نیں اوشیرا   مینوں دیر ہوندی اے راہ چھڈ میرا
صوفی صاحب دے بس آکھن دی دیر   کے پاسے تو اُٹھ کے جاندا رہیا شیر اے
اے

یعنی شیر سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں، مجھے جلد اپنے ٹھکانے پر پہنچنا ہے، تیری وجہ سے دیر ہو رہی ہے، تم مجھے راستہ دو تا کہ میں اپنا سفر جاری رکھوں۔ جوں ہی یہ الفاظ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی زبان سے نکلے، شیر اُٹھ کر کہیں چلا گیا اور وہ آگے نکل گئے۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۳۹۹۔۴۰۰)

جنات کو تنبیہ:۔

ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کسی سفر سے واپس آئے تو پتا چلا کہ جامعہ کے ایک طالب علم کو دورے پڑ رہے ہیں اور وہ سخت تکلیف میں ہے۔ دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسے ''جن'' کی شکایت ہے۔ نہ اسے دم کیا، نہ کچھ پڑھا پڑھایا۔ سیدھے سادے الفاظ میں جنوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ تمہارے لیے بہت بُری بات ہے، تم بغیر کسی وجہ کے اس طالب علم کو تنگ کر رہے ہو۔ تمہارے نام کیا ہیں؟

جواب دیا: ہم دو جن ہیں۔ اپنے نام بھی بتائے۔ فرمایا: فوراً یہاں سے چلے جاؤ، آئندہ ادھر کا رخ نہ کرنا۔ صوفی صاحب کے یہ الفاظ سن کر وہ اسی وقت وہاں سے چلے گئے اور طالب علم اچھا بھلا ہو گیا۔ سعید الفت کہتے ہیں:

ولی اللہ نے جدا تیراں کہیا اوہ درویش اُٹھ کے فوراً بہہ گیا
طالب علم چنگا بھلا ہو گیا سی ساری عمر مڑ کے نہ دورہ پیا سی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۰)

سخت ضرورت میں فوراً پچیس ہزار مل جانا (کرامت، ۵۲):۔

ایک مرتبہ جامعہ کے اساتذہ کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کیلئے فوری طور پر پچیس ہزار روپے کی ضرورت تھی۔ لیکن خزانہ بالکل خالی تھا۔ سخت پریشانی لاحق ہوئی، اسی پریشانی کے عالم میں صوفی صاحب رحمہ اللہ نے چادر کندھوں پر ڈالی اور جامعہ کی چاردیواری سے باہر نکل گئے۔ باہر جا کر پنجابی میں دعا کی یا اللہ! اب کیا کیا جائے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں اور سخت پریشانی میں ہوں، تیرے دین کا کام کر رہا ہوں، اس کام میں تو مدد کرے گا تو بات بنے گی میں اکیلا تو کچھ نہیں کر سکتا۔ اب پچیس ہزار روپے کا تو ہی انتظام کرنے والا ہے۔ جامعہ کے خزانچی یا تعمیرات وغیرہ کے ناظم مولانا عبدالرشید ہزاروی کی زبانی سعید الفت بیان کرتے ہیں کہ ناگہاں ایک شخص آیا اور ٹھیک پچیس ہزار روپے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے چلا گیا...... اس ضمن میں سعید الفت کے شعر سنیے۔ وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کے الفاظ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ٹھنڈے ٹھنڈے ہو کے ای بھر دے پئے   باباجی ایہہ گلاں ای کردے پئے سن

کہ اپنے چ بندہ باہروں اک آیا   سلام آکے صوفی صاحب نوں سنایا

بہت دور توں کہندا چل کے ہاں آیا   ایہہ پنجی ہزار ہاں لیایا

ہتھاں نال اپنے ہن گن گتر لو   کرو مہربانی تے منظور کر لو

یعنی پچیس ہزار روپے اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو دیئے اور کہا میں بہت دور سے صرف اسی کام کیلئے آیا ہوں۔ آپ رقم گن لیں اور مہربانی کر کے اسے قبول فرمائیں۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۰-۴۰۱)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

وظیفہ سے بند تالا کھل جانا (کرامت، ۵۳):۔

ایک دفعہ جامعہ کے طلباء کیلئے کہیں سے گندم کا ٹرک آیا۔ رات کا وقت تھا اور اندر سے جامعہ کے بڑے دروازے کو تالا لگایا گیا تھا۔ ٹرک باہر کھڑا تھا لیکن تالے کی چابی نہیں مل رہی تھی۔ کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ چابی کس نے کہاں رکھ دی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ایک لڑکے سے کہا، گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم بسم اللہ پڑھ کر تالے کو ہاتھ لگاؤ تالا کھل جائے گا، چنانچہ وہ لڑکا گیا، اس نے بسم اللہ پڑھ کر تالے کو ہاتھ لگایا اور تالا واقعی کھل گیا۔ ٹرک اندر آیا اور گندم اتار لی گئی۔ سعید الفت کہتے ہیں:

بابا جی نے لڑکے نوں کہیا کہ جاتوں تے بسم اللہ پڑھ کے ذرا ہتھ لاتوں
تے فرمایا جے اوہ اللہ پاک چاہسی تیرے ہتھ لایاں، جندرا کھل جاسی
اوہنے پڑھ کے بسم اللہ جاں ہتھ لایا اوسے ویلے کہندے نے، جندرا کھل آیا

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۱-۴۰۲)

بڑھتے مرض میں دم سے شفایابی (کرامت، ۵۴):۔

سعید الفت صاحب شعر کی زبان میں مولوی محمد یوسف کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی ٹانگ میں شدید درد ہونے لگا، بڑے علاج کرائے اور ڈاکٹروں اور حکیموں سے بہت دوائیں لیں۔ نیک لوگوں سے دم بھی کرائے لیکن نہ صرف یہ کہ افاقہ نہیں ہوا بلکہ ہر علاج درد کی شدت میں اضافے کا باعث ہوا۔ آخر ان کے والد حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں گئے اور انہیں اپنے ساتھ لے کر آئے۔ انہوں نے دو تین دفعہ دم کیا، اور درد ختم ہو گیا۔ اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ سعید الفت مولوی یوسف کی زبانی لکھتے ہیں:

آخر ابا جی ماموں کانجن سدھائے صوفی صاحب نوں نال اپنے لے آئے
اوھناں دم کیتا جاں دو تن واری کسے پاسے نوں درد جاندی رہی ساری

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

نشان تک اوہدا نہ رہ گیا کوئی اوہ مڑ کے درد مینوں نہیں ہوئی

آخر میں سعید الفت صوفی صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں:

بہت ای بڑے باکرامت ولی سن توحید و سنت دی مہکدی کلی سن

خدا پاک اوہناں دے درجے ودھا قبر اُتے رحمت دی بارش ورھا وے وے

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۲۔۴۰۳)

کشف سے گمشدہ بیل کی نشاندہی (کرامت، ۵۵):۔

ضلع فیصل آباد کی تحصیل سمندری میں ایک گاؤں کا نام چک ۴۷۹ گ ب ہے۔ وہاں میرے ایک دوست جناب خلیل اثری رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اس گاؤں میں کئی دوست قیام فرما ہیں۔ خلیل اثری نے بتایا کہ تقسیم ملک سے قبل وہاں کے ایک شخص کے چار پانچ بیل چوری ہو گئے۔ کچے راستے تھے۔ کھوجی کی خدمات حاصل کی گئیں تو بیلوں اور چوروں کے نشانِ قدم اوڈاں والا سے تین چار میل کے قریب پہنچ گئے۔ کھوجی کے ساتھ گاؤں کے کئی آدمی تھے۔ وہ سب ایک جگہ پر بیٹھ گئے اور ان میں سے ایک شخص ان کیلئے کھانا لانے کیلئے چودھری عبدالعزیز کے گھر اوڈاں والا چلا گیا۔ کھانا تیار ہونے میں ابھی دیر تھی، اس نے سوچا صوفی صاحب رحمہ اللہ سے مل لیا جائے۔ وہ مسجد میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت سات آٹھ آدمی وہاں بیٹھے تھے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کہاں سے آئے؟ اس نے واقعہ بیان کیا تو صوفی صاحب مسجد کے اندر چلے گئے۔ دس بارہ منٹ کے بعد باہر آئے تو فرمایا تمہارے بیل فلاں جگہ ''ڈھاری'' میں بیٹھے ہیں۔ وہاں پہنچنے کا ذریعہ بھی بتایا اور اس مقام کی نشاندہی فرمائی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

یہ لوگ وہاں پہنچے تو واقعی بیل وہاں بیٹھے تھے اور ان کے پاس کوئی شخص نہ تھا۔ انہوں نے بیلوں کو وہاں سے ہانکا اور گھر لے آئے۔ اسے صوفی صاحب رحمہ اللہ کا کشف قرار دیجئے یا کرامت، بات بہرحال ان کی صحیح ثابت ہوئی۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۳۔۴۰۴)

تلی کے درد میں مجرب تعویذ (کرامت، ۵۶):۔

مولانا مفتی عبیداللہ خاں عفیف گزشتہ کئی سال سے جامعہ قدس اہلحدیث (لاہور) کی مسندِ تدریس پر فائز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۵ء میں ان کے والد مولانا محمد حسین خان تلی کے شدید درد میں مبتلا ہو گئے۔ علاج کرایا، لیکن افاقہ نہ ہوا۔ دم اور دعا کیلئے وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس گئے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ اس وقت کسی کیلئے تعویذ لکھ رہے تھے۔ انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ایک کاغذ پکڑا، اس کے وسط میں گول دائرہ بنایا۔ اس دائرے میں ایک نشان لگایا اور لکھا ''تلی کا درد ختم ہو جائے'' مولانا محمد حسین خاں سے فرمایا، یہ کاغذ تلی پر باندھ لیں...... انہوں نے کاغذ تلے پر باندھ لیا اور تلی کا درد ختم ہو گیا۔ یہ ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ مفتی عبیداللہ خاں عفیف بتاتے ہیں کہ ان کے والد مولانا محمد حسین خاں کی وفات ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ یہ تقریباً سینتیس سال کا عرصہ بنتا ہے، اس اثناء میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درد سے بالکل محفوظ رکھا۔ (صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۴)

صوفی صاحب رحمہ اللہ کا انداز دعا (کرامت، ۵۷):۔

بے شک صوفی صاحب رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔ وہ جب دعا کرتے تھے تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ اللہ سے مانگ رہے ہیں، لے کر ہی رہیں گے اور لازماً اپنی بات اللہ سے منوالیں گے۔ کتنے ہی بے اولاد دعا کیلئے ان کے پاس

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

آئے، اللہ نے دعا قبول فرمائی اور انہیں اولاد کی نعمت حاصل ہوئی۔ کتنے ہی غربت کے مارے ہوئے پریشان حال لوگ آئے، دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی غربت دور فرما دی اور وہ آسودہ حال ہو گئے۔ پیچیدہ مقامات میں الجھے ہوئے لوگ آئے، دعا کرائی اور بری ہوئے۔ دعا کرانے والے دور دور سے آتے تھے، ایک ایک دن میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کئی کئی بار دعا کرتے۔ دعا کرانے والا مطمئن ہو جاتا تھا اور یقین کر لیتا تھا کہ دعا قبول ہو گئی۔

ان کی دعا کا بھی عجیب انداز تھا۔ اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے اور دعا کرتے ہوئے تیزی کے ساتھ ہاتھ پر ہاتھ گھماتے رہتے تھے...... پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے، پھر درود شریف پڑھتے۔ بعد ازاں ادعیہ مسنونہ کئی کئی بار پڑھتے۔ دعا میں بالعموم حسب ذیل آیات پڑھتے۔ میں نے ان دعاؤں کا حوالہ بھی دے دیا ہے کہ قرآن میں کہاں ہیں اور ان کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ عربی نہ جاننے والے حضرات ان کا مطلب سمجھ سکیں۔ اندازہ کیجئے قرآن کی ان دعاؤں میں کس درجہ عجز اور تضرع کا عنصر پایا جاتا ہے اور انسان کی کتنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار ہوتا ہے۔

"واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون" **(البقرۃ:۱۸۶)** (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں تمہارے پاس ہی ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ میرے حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت یاب ہوں۔)

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین" (الاعراف:۲۳)

(اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے)۔ "لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين" (انبیاء:۸۷)

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دی تھی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی قصور وار ہوں۔ "امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء ویجعلكم خلفاء الارض ء اله مع اللّٰه، قليلاً ما تذكرون" (نمل:٦٢)

(بھلا کون بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور کون تمہیں زمین میں پہلے لوگوں کا جانشین بناتا ہے، یہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے۔ کیا اس کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر تم بہت کم سوچتے ہو)۔

"واذكر عبدنا ایوب اذ نادى ربه' انی مسنی الشيطان بنصب وعذاب" (ص:۴۱) اور ہمارے بندے (حضرت) ایوب (علیہ السلام) کو یاد کرو، جب اس نے اللہ کو پکارا...... اے اللہ مجھے شیطان نے تکلیف اور مصیبت پہنچائی ہے)۔

قرآن کی یہ آیتیں صوفی صاحب رحمہ اللہ بڑی عاجزی اور تضرع سے پڑھتے اور ہر دعا بار بار پڑھتے۔ پھر پنجابی زبان میں اللہ سے اس طرح عرض کرتے: اے میرے پروردگار! تو نے وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ سے سوال کرو، میں تمہارا سوال قبول کروں گا۔ اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ فلاں شخص کی فلاں ضرورت پوری کر دے۔ تیرے لیے کوئی مشکل نہیں، یہ محتاج ہے، تو غنی ہے۔ اس کی ضرورت پوری فرما۔ یہ سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں، تیرے بندے ہیں اور تیرے ہی در پر آئے ہیں۔ ہم سب لوگوں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلا رکھے ہیں، تو ان ہاتھوں کو خالی واپس نہ کر۔ ان میں اپنی رحمت اور سخاوت شامل فرما۔ سب کا خاتمہ ایمان پر فرما۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہم گنہگاروں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما۔

دعا کا یہ سلسلہ دیر تک جاری رہتا۔ بسا اوقات سامعین اُکتا جاتے، مگر صوفی صاحب رحمہ اللہ اس قسم کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں خاص لطف محسوس کرتے، آخر میں درود شریف پڑھتے اور منہ پر ہاتھ پھیر کر دعا ختم کر دیتے۔

(صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص: ۴۰۴۔۴۰۷)

تصوف وکرامت نہ ماننے والے حضرات سے گزارش......:۔

عین ممکن ہے بعض احباب حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیتِ دعا کے ان واقعات کو ماننے پر آمادہ نہ ہوں اور مجھ پر بھی اعتراض کریں کہ میں نے یہ واقعات کیوں بیان کیے۔ ان سے عرض کروں گا کہ آپ مانیں یا نہ مانیں اور مجھ پر اعتراض کریں یا نہ کریں، یہ واقعات رونما ہو چکے اور میں نے بیان کر دیئے۔ اس قسم کے واقعات بیان کرنا میرے نزدیک کارِ ثواب ہے اور منکرین دعا کیلئے باعث عبرت!

یہاں یہ عرض کر دوں کہ جن لائق احترام دوستوں نے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیت دعا کے واقعات ازراہِ کرم تحریری صورت میں مجھے ارسال فرمائے، وہ میرے پاس محفوظ ہیں۔ ان میں عبدالرشید عراقی، حافظ محمد امین، مولانا اشرف جاوید، مولانا عائش محمد، مولانا محمد یاسین شاد اور مولانا محمد رمضان یوسف سلفی شامل ہیں۔ مولانا عائش محمد اور اشرف جاوید کے تحریر کردہ واقعات سب سے زیادہ ہیں۔ میں ان سب حضرات کا پہلے بھی شکریہ ادا کر چکا ہوں اب بھی کرتا ہوں۔

مولانا ولی اللہ منصور پوری، جناب علی ارشد، مولانا ارشاد الحق اثری اور مولانا محمد اسحاق سندھو اور جناب خلیل اثری نے زبانی واقعات بیان کیے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

(سوانح صوفی عبداللہ رحمہ اللہ، ص:۴۰۷۔۴۰۸)

کتاب "تاریخ اہل حدیث" میں کرامات کا تذکرہ

کتاب کا نام:۔ تاریخ اہلحدیث...... مرتبہ:۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ

تقدیم: عبدالنور راغب سلفی۔۔ ناشر:۔ مکتبہ الرحمن السلفیہ، نیوسول لائن، سرگودھا (پاکستان)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کرامات کا ظہور:۔

۷۰۲ھ میں شحب میں جو دمشق کے قریب ایک مقام ہے شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ سبحان اللہ اس جنگ میں بھی خلیفہ وسلطان اور اعیان ارکان دولت کو ترغیب وتحریص سے کھڑا کیا۔ اور مسلمانوں کو کفار کے فتنے سے بچالیا۔ اس جنگ میں آپ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں اور استجابت دعا بارہا ظہور میں آئی۔ (تاریخ اہلحدیث، ص:۱۱۳)

قبولیت واشارۂ غیبی:۔

آپ رحمہ اللہ کے شاگرد وخلیفہ شیخ عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک عالیشان مکان دیکھا۔ جو بہشت بریں کے طور پر انوار وانہار سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ اس میں بیٹھے ہیں۔ اس مکان کے صحن میں بعض چھوٹی اور بعض بڑی نہریں اور نالیاں (لبالب) بہہ رہی ہیں۔ حضرت شیخ صاحب مرحوم نے مجھے ایک نہر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ جامع صغیر ہے۔ اور ایک نالی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ فلاں رسالہ ہے۔ پھر دوسری نالہ کی طرف کہ یہ فلاں رسالہ ہے۔ اسی طرح اپنی کتابوں اور رسالوں کے نام لے کر ہر ایک کو نہر اور نالی سے معین کرتے تھے۔ (اتحاف النبلاء، ص:۳۲۶)

قبر کی ٹھنڈک کا محسوس ہونا:۔

وضاحت: حضرت نواب صاحب مرحوم ابجد العلوم میں فرماتے ہیں "**رحل الی الحرمین و صحب الشیخ عبدالوہاب المتقی خلیفة الشیخ علی**

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

المتقی واکتسب علم الحدیث و عادالی الوطن و استقربه اثنین و خمسین سنة بجمعیة الظاہر و الباطن و نشر العلوم"ص:۱۰۹۔ یعنی بائیس سال کی عمر میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور اپنے وطن کی طرف لوٹے اور باون سال تک ظاہر و باطن کی جمعیت کے ساتھ یہیں ٹھہرے رہے۔ اور علوم کی اشاعت کرتے رہے۔ اس سے آگے فرماتے ہیں آپ رحمہ اللہ کی تصانیف سو تک پہنچتی ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی میں وارد ہوا تو آپ رحمہ اللہ کی قبر کی زیارت کو گیا اور موضوع قبر کو انس و ٹھنڈک کا موجب پایا (ص:۱۰۹) (از محشی) (تاریخ اہلحدیث، ص:۲۷۳)

مراقبہ میں غیبی اطلاع منکشف ہوجانا:۔

نیز استاد **المحققین** فرماتے تھے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ کی پیشگاہ سے علامہ مرحوم میر عبدالجلیل بلگرامی رحمہ اللہ کی تعیناتی بخشگیری اور وقائع نگاری کی خدمت پر گجرات شاہ دولہ، (پنجاب) میں ہوئی۔ تو آپ رحمہ اللہ دکن سے بلگرام میں تشریف لائے اور بلگرام سے گجرات کا قصد کیا۔ علامہ مرحوم نے مجھے ساتھ چلنے کیلئے فرمایا۔ میں نے قبول کرلیا تو میں نے میر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا ارادہ سفر عرض کیا۔ میر صاحب موصوف نے فرمایا میری عمر اخیر کو پہنچ چکی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس وقت مجھ سے جدا نہ ہو۔ اور میرے جنازے میں حاضر ہو۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میر عبدالجلیل صاحب رحمہ اللہ کی رفاقت بھی ضروری ہے۔ اتنے میں حضرت صاحب رحمہ اللہ نے مراقبہ کیا۔ دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا۔ "جاؤ" امید ہے کہ ایک دفعہ پھر بھی ملاقات ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جس سال حضرت میر صاحب رحمہ اللہ کی وفات ہونے والی تھی۔ میر عبدالجلیل صاحب رحمہ اللہ کو ایک ضروری کام آپڑا جس کیلئے انہوں نے مجھے (استاد المحققین) کو بلگرام میں بھیجا۔ میرے یہاں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آنے کے تھوڑی مدت بعد حضرت میر صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اور آپ رحمہ اللہ نے نماز جنازہ کی امامت کیلئے میرے حق میں وصیت کی۔

سن وفات:۔

آپ رحمہ اللہ کا انتقال مبارک بروز دوشنبہ بتاریخ بیس ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ ہوا۔
میر عبدالجلیل مرحوم بلگرامی نے تاریخ وفات یوں لکھی

مقدت گہر میر سیّد چو فرمود در بحر رحلت
مبارک شناہ
پے رحلت آں مطہر سرشت خِرد گفت تاریخ رضواں
پناہ

(تاریخ اہلحدیث، ص:۲۷۸۔۲۷۹)

بطور کرامت ۱۴ دن لاش سالم رہنا:۔

آپ رحمہ اللہ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ باوجود اس کے کہ تابوت کو دہلی سے بلگرام لیجانے میں چودہ دن لگے اور گرمی کا موسم تھا۔ مگر آپ رحمہ اللہ کا جسم مبارک بالکل صحیح وسالم تھا۔ کسی عضو میں کوئی بھی تغیر نہیں ہوا تھا۔ جسد مطہر تازہ میت کی طرح تابوت سے چارپائی پر رکھا گیا۔ اور آپ کے ہم درس استاد المحققین میر طفیل محمد صاحب بلگرامی نے اپنے ہاتھوں آپ کو قبر میں اتارا۔

راقم الحروف (غلام علی آزاد بلگرامی) نے آپ کی تاریخ وفات نکالی ہے۔
"اولئک لھم عقبی الدار، جنت عدن" اور نیز آیہ کریمہ "للذین احسنواالحسنی و زیادۃ" (۱۱۳۸ھ) رحمہ اللہ ملخصاً و مترجماً۔(ازمآثر الکرام دفتر اوّل، ص:۲۶۵۔۲۶۷)(تاریخ اہلحدیث، ص:۲۸۰۔۲۸۱)

وعظ میں جنات کی شرکت:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

www.UBQARI.ORG

۱۳۱۶ھ میں جب یہ عاجز اپنے اور پنجاب کے استاذ جناب حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم وزیر آبادی رحمہ اللہ کی معیت میں پہلی بار حضرت میاں صاحب مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے ان ایام میں ایک دن مسجد میں آ کر فرمایا کہ آج رات اس کمبخت نے ہم کو سونے نہیں دیا۔ کبھی اس طرف سے پاؤں آ دباتا اور کبھی اس طرف سے۔ اس سے آپ رحمہ اللہ کی مراد یہ تھی کہ جو جن آپ رحمہ اللہ کا شاگرد تھا وہ رات کے وقت آپ رحمہ اللہ کے پاؤں دبایا کرتا تھا۔

۱۳۲۰ھ میں جب آپ رحمہ اللہ رحلت فرما گئے۔ تو اس کے کچھ عرصہ بعد میں پھر دہلی گیا تو مولانا متلطف حسین صاحب رحمہ اللہ عظیم آبادی جو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کے لائق شاگرد اور سفر حج میں آپ رحمہ اللہ کے رفیق تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ جس روز میاں صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہونا تھا ہم بہت سے ارادتمند آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ نے یکا یک گھر کی مستورات کو فرمایا کہ پردہ کرلو۔ اس کے بعد بار بار وعلیکم السلام وعلیکم السلام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ تک یہی وظیفہ جاری رہا۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ نے سورۂ جن تلاوت کر کے وعظ کہنا شروع کیا وعظ ختم کرنے کے بعد دیر تک وہی وعلیکم السلام وعلیکم السلام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ تک یہی وظیفہ جاری رہا۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ نے مستورات کو واپس آجانے کو فرمایا۔

واللہ علی ما اقول شہید۔ (تاریخ اہلحدیث، ص:۳۰۰۔۳۰۱)

شیخنا حضرت الاستاد مولانا ابو عبداللہ عبیداللہ غلام حسن سیالکوٹی رحمہ اللہ:۔

ولادت:۔ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکی، غالباً حافظ عبدالمنان صاحب رحمہ اللہ کے ہم عمر تھے۔ وفات: ۱۸ جنوری ۱۹۱۸ء

آپ رحمہ اللہ کی طبیعت نہایت ذکی اور حافظہ نہایت قوی تھا۔ تھوڑی ہی مدت میں نصاب تعلیم ختم کر کے اپنے استاذ معظم رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مسند درس پر جلوہ افروز ہوئے۔ علم حدیث کی سند آپ رحمہ اللہ نے کتابتاً حضرت نواب صدیق حسن خاں صاحب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بھوپالی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔

بے مثالی حافظہ آپ کی کرامت تھا:۔

طبیعت نہایت بردبار اور بامذاق تھی۔ جو شخص آپ رحمہ اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرتا اور ایک نماز بھی آپ رحمہ اللہ کے ساتھ پڑھ لیتا مدتوں اس سے لطف اندوز رہتا۔ اور آرزو کرتا رہتا کہ کاش پھر بھی یہ سعادت حاصل ہو۔ حافظہ کی قوت ایسی تھی کہ جس کتاب کا بھی کوئی صفحہ ایک دفعہ دیکھا ہے۔ عمر بھر اس کو دیکھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ یہ عاجز اپنی ابتدائی عمر میں مولانا صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اخیر یوم وفات تک آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا۔ اتنے عرصہ میں میں نے آپ رحمہ اللہ کو کسی کتاب کا مطالعہ کرتے نہیں دیکھا۔ ہر دم تسبیح ہاتھ میں لے کر ذکر خدا میں مشغول رہتے۔ گویا آپ رحمہ اللہ حدیث ''**لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللّٰہ**'' (حصن حصین) کی زندہ تصویر تھے۔ (تاریخ اہلحدیث، ص: ۳۰۴)

☆......☆......☆

کتاب ''قافلہ حدیث'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ قافلہ حدیث..... مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ اُردو بازار۔ لاہور

نسبت اتحادی کی بدولت بدکردار شخص کی توبہ:۔

مشرقی پنجاب میں ایک گاؤں ''مڈاہر کلاں'' تھا۔ ایک دفعہ وہاں گئے اور حسب معمول وعظ و نصیحت کی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہاں ایک ملنگ رہتا ہے، جس کا نام عالم شیر ہے۔ اس نے اپنے ڈیرے میں ایک باغیچہ سا بنا رکھا ہے، جس میں اسی قماش کے لوگ آتے ہیں اور ہر وقت بھنگ، چرس اور افیون، گانجے کا دور چلتا ہے۔ گاؤں کے شریف لوگ اس سے نہایت پریشان ہیں، آپ دعا فرمائیں کہ اس مصیبت سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

لوگوں کو نجات حاصل ہو۔

فرمایا: آؤ مجھے بتاؤ، وہ ملنگ کہاں ہے؟ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ اس کے پاس نہ جائیے۔ وہاں ہر وقت بد اطوار لوگوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ وہ لوگ آپ سے نامناسب انداز میں بات کریں گے جسے ہم برداشت نہ کرسکیں گے اور معاملہ بگڑ جائے گا۔

فرمایا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آؤ میرے ساتھ چلو، اللہ بھلی کرے گا۔ چنانچہ مولانا نے عصا پکڑا جو ہمیشہ ان کے ہاتھ میں رہتا تھا اور عالم شیر کے باغیچے میں پہنچ گئے۔ اس وقت بھنگ گھوٹی اور چھانی جا چکی تھی اور پیالوں میں ڈالی جا رہی تھی۔ بلند آواز سے کہا ''السلام علیکم'' ! عالم شیر اور اس کے ساتھی انھیں اچانک دیکھ کر گھبرا گئے۔ عالم شیر نے مصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو مولانا نے اسے گلے لگا لیا۔ وہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے ''کون کہتا ہے عالم شیر غلط آدمی ہے۔ کون کہتا ہے عالم شیر بھنگی چرسی ہے، یہ تو مولوی عالم شیر ہے۔ عالم بھی ہے اور شیر بھی ہے۔''

مولانا کو زیادہ تر لوگ ''باباجی'' کہا کرتے تھے...... عالم شیر کا بیان کہ ''باباجی'' سے معانقہ کرنے اور یہ الفاظ ان کی زبان سے سننے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی بڑی وزنی چیز میرے دل سے اتر کر زمین پر گر گئی ہے۔ میری ظاہری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور باطن کی آنکھیں کھلتی جا رہی تھیں۔ میں نے اسی لمحے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرلی۔

باباجی نے فرمایا: ''مولوی عالم شیر! تمہارا باغیچہ مجھے بہشت کا نمونہ معلوم ہوتا ہے۔''

یہ الفاظ تین دفعہ کہے اور فرمایا: ''دیکھو تو سہی کیا یہ بہشت کا نمونہ نہیں''؟

عالم شیر کہتا ہے: میرے تعجب کی انتہا نہ رہی کہ وہ میرے باغیچے جیسا باغیچہ نہ تھا بلکہ سچ مچ بہشت کا ٹکڑا معلوم ہو رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد وہ منظر نظروں سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

او جھل ہو گیا......"

حکیم عبدالوحید سلیمانی یہ واقعہ سننے اور دیکھنے والوں کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ:

"اس کے بعد عالم شیر کی حالت بالکل بدل گئی۔"

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بلا شبہ محمد سلیمان کی نظر سے اس کی حالت بدل گئی اور وہ تاریخ صالحیت کا ایک زریں ورق ہو گیا۔ (قافلہ حدیث، ص: ۴۵-۴۶)

بطور کرامت کپڑوں کا گیلا نہ ہونا:۔

مولانا محمد سلیمان رحمہ اللہ ایک دفعہ نماز عشا پڑھنے کیلئے مسجد کو جا رہے تھے، شدید بارش ہو چکی تھی، گلیاں جوہڑ بنی ہوئی تھیں۔ تین چار آدمی ان کے ساتھ تھے۔ اچانک ان کا پاؤں پھسلا اور ایک گڑھے میں گر گئے جو پانی سے بھرا ہوا تھا۔ ان کے بھانجے میاں محمد ابراہیم ساتھ تھے۔ سب پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ گڑھے سے انہیں کیسے نکالیں، مگر دیکھا کہ وہ ایک دم باہر نکل آئے ہیں۔ جسم پر کہیں خراش تک نہیں آئی تھی۔ کپڑے بھی بالکل خشک تھے۔ ہم نے نہایت تعجب سے اس منظر کو دیکھا، لیکن اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے، اور نہ مولانا سے پوچھ ہی سکے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۴۶)

توجہ ولی سے بند کام ہو جانا:۔

ضلع فیروز پور، ضلع حصار اور ریاست بیکانیر کے سنگم میں ایک مشہور قصبہ ہے باز ید پور......! اس علاقے میں مسلمان بہت کم تعداد میں تھے۔ وہاں مسلمانوں نے ایک چھوٹی سی مسجد بنائی، لیکن اس سے ملحقہ زمین ایک نہایت متعصب ہندو کی تھی، جو اپنی زمین میں کسی مسلمان کو قدم بھی نہیں رکھنے دیتا تھا، جب کہ مسجد میں جانے کا راستہ اس پلاٹ سے گزرتا تھا۔ ایک دن مولانا محمد سلیمان رحمہ اللہ اس قصبے میں آئے تو مسلمانوں نے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ آپ نے انہیں اطمینان دلایا اور فرمایا گھبراؤ نہیں اللہ بھلی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کرے گا۔ خدا کی قدرت دیکھیے کہ ابھی وہیں کھڑے تھے کہ وہی ہندو آیا۔ آتے ہی بابا جی کے پاؤں میں گر گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا آپ مجھے کوئی حکم دیں جس پر عمل کر کے میں آپ کو خوش کر سکوں۔ فرمایا: مجھے تم سے کوئی کام نہیں، لیکن یہ لوگ خدا کا نام لینا چاہتے ہیں ان کو تنگ نہ کرو اور زمین انہیں دے دو۔

فوراً کہا: آپ جتنی زمین پر نشان لگا دیں وہ مسجد کی رہی......! مولانا نے مناسب جگہ لے کر مسجد کے حوالے کر دی۔ ہندو نے اس کے بعد مولانا سے درخواست کی کہ میری شادی ہوئے مدت بیت چکی ہے، اولاد کی نعمت سے محروم ہوں، میرے لیے دعا فرمائیں۔ مولانا نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس دعا اور کارخیر کے طفیل صاحب اولاد کر دیا۔

مولانا کا احترام مسلمان تو کرتے ہی تھے، ہندو اور سکھ بھی ان کی بے حد تکریم بجا لاتے تھے۔ جس راستے سے ان کا گزر ہوتا، ہندو اور سکھ دور ہی سے انہیں دیکھ کر تعظیماً ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے اور جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو جاتے اسی طرح کھڑے رہتے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ وہ ان کے وضو کا پانی اکٹھا کر کے لے جاتے۔ اسے اپنے بیماروں کو پلاتے اور برکت حاصل کرنے کیلئے منہ پر ملتے۔

قیام پاکستان کے وقت پورے قصبے کے ہندو اور سکھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو رو کر کہنے لگے کہ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں۔ آپ گئے تو برکت اُٹھ جائے گی اور ہم یتیم ہو جائیں گے۔ ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ باہر کے علاقے سے اگر کسی غنڈے نے حملہ کیا تو اس کا مقابلہ کریں گے اور آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچنے دیں گے۔

لیکن مولانا نہیں مانے۔ جب وہ اس علاقے کے مسلمانوں کی رفاقت میں گھر سے نکلے تو پورے قصبے کے ہندو اور سکھ کئی میل تک انہیں رخصت کرنے کیلئے ان کے ساتھ آئے اور پھر آہیں بھرتے واپس ہو گئے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۴۶-۴۷)

صرف اک دعا سے منظر بدل گیا:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ان کا قافلہ بے شمار عورتوں، بچوں اور مردوں پر مشتمل تھا۔ رات ایک جگہ قیام ہوا تو وہاں کے سکھوں نے قافلے پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ نہتے مسلمان جن کے پاس سبزی کاٹنے والا چاقو بھی نہ تھا، ان کا کیا مقابلہ کرتے۔ مولانا سے درخواست کی کہ اس مصیبت سے بچنے کیلئے کچھ کیجئے۔ فرمایا اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور اسی سے دعا مانگو۔ تم بھی دعا کرو میں بھی دعا کرتا ہوں۔ لوگوں نے دیکھا کہ حملہ آور بوکھلا کر الٹے پاؤں بھاگ رہے ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا تم نے تو مسلمانوں کو لوٹنے اور قتل کرنے کا لمبا چوڑا منصوبہ بنایا تھا، اب بھاگ کیوں رہے ہو؟

جواب دیا: کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا ہوا۔ جب قدم آگے کی طرف بڑھاتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے ہزاروں گئو ماتا راستہ روکے کھڑی ہیں۔ واپس مڑتے ہیں تو کچھ نظر نہیں آتا۔ آخر تنگ آکر اپنا ارادہ بدل لیا۔ (قافلہ حدیث، ص: ۴۷۔۴۸)

اپنے مرید پر غیبی انکشافات:۔

ایک بزرگ میاں اللہ دتہ مرحوم تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران ایک مقام پر مسلمانوں کا بے حد نقصان ہوا۔ کئی عالم فاضل شہید ہوگئے۔ میرے ایک بازو پر گولی لگی اور بازو ناکارہ ہوگیا۔ گرتے پڑتے پاکستان پہنچا اور مظفر گڑھ ہسپتال میں مرہم پٹی کراتا رہا، مگر زخم مندمل نہیں ہوا۔ ہڈی ٹوٹ گئی تھی، اس سے پیپ بہنے لگی، اور اس طرح چار مہینے گزر گئے۔

اسی دوران لاہور آئے تو شیخ قمر الدین مرحوم سے اپنے شیخ طریقت مولانا محمد سلیمان رحمہ اللہ کا پتا معلوم ہوا، اور رات کی گاڑی میں سوار ہو کر علی الصبح جہانیاں پہنچ گئے۔ جمعے کا دن تھا۔ خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں پریشان دیکھ کر اور بندھی ہوئی پٹی دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ تفصیل بتائی تو فرمایا: پٹی کھول دو۔ اللہ کے حکم سے یہ زخم اب بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن بیٹا یاد رکھو تمہاری موت اسی زخم سے ہوگی اور اس وقت یہ پھر ہرا ہو جائے گا۔ اللہ تمہیں شہادت کی موت نصیب کرے گا۔ بس ان کی زبان

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مبارک سے یہ بات نکلنے کی دیر تھی کہ پھر نہ زخم، نہ درد، نہ پیپ۔ اسی روز بازو درست ہو گیا۔ پندرہ سال بعد بغیر کسی ظاہری سبب کے وہ زخم پھر ہرا ہو گیا۔ ہر چند علاج کیلئے کہا گیا، لیکن اللہ دتہ نہیں مانے اور یہی کہتے رہے کہ اب میں بچوں گا نہیں...... چنانچہ چند روز بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح کے بہت سے واقعات سننے میں آئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا، اللہ رب العزت جب چاہتا ہے اپنے کسی بندے پر کوئی حقیقت منکشف کر دیتا ہے۔

(قافلہ حدیث، ص:۴۸)

ایسی اتباع کرامت سے کم نہیں:۔

مولانا سیّد سلیمان روڑی والے رحمہ اللہ نے ایک کتاب تعویذات کے موضوع پر تصنیف کی ہے: (قافلہ حدیث، ص:۴۹۔۵۰)

جہانیاں میں قیام پذیر تھے کہ طبیعت بے حد خراب ہو گئی۔ جب محسوس ہوا کہ اب آخری وقت آ پہنچا ہے تو اپنے اعزہ واقارب سے کہا کہ جمعے کے دن میرا خیال رکھنا، وہ رخصت کا دن ہے۔ جمعے کا دن آیا تو طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی، نبضیں جواب دے گئیں۔ غشی طاری ہو گئی اور سب لوگ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ معاً آنکھیں کھولیں اور فرمایا: حدیث میں جمعے کی فضیلت تو بہت بیان ہوئی ہے لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کو ہوا تھا۔ اس کے بعد طبیعت سنبھل گئی۔ تین دن ٹھیک رہے اور پیر کے روز ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو اپنے مولا سے جا ملے۔ (قافلہ حدیث، ص:۵۰۔۵۱)

نام ولی کے سرکش بیل پر اثرات:۔ (کرامت)

ایک دفعہ وعظ کیلئے (ضلع شیخوپورہ کے قصبے) فیروز وٹواں گئے۔ نہایت موثر وعظ کیا۔ ایک شخص مولانا کے پاس آیا اور کہا کہ اس کا بیل بہت مارتا ہے۔ اسے کھولنا اور باندھنا بے حد مشکل ہے۔ آپ اللہ اللہ کر کے اس پر کوئی دم کریں گے تو ہمیں یقین ہے بیل مارنا بند کر دے گا۔ مولانا نے فرمایا: بیل کے کان میں کہو کہ مولوی نور حسین کہتا ہے مارا نہ کر۔ اس شخص

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کا بیان ہے کہ اس کے بعد جوان، بوڑھے اور بچے بھی بیل کو پکڑ لیتے تھے۔ اس نے کبھی کسی کو نہیں مارا بلکہ کسی کے سامنے کبھی کان بھی نہیں ہلائے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۶۲)

بطور کرامت انشراح صدر کر دینا:۔

تیسری بات انہوں نے مولانا محمد صدیق مرحوم کے حوالے سے یہ بتائی کہ ایک مرتبہ مولانا سیالکوٹی جماعت اہلحدیث کے جلسے میں جھنگ گئے۔ سٹیج پر ان کے علاوہ چند اور علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔ پروگرام کے مطابق مولانا محمد صدیق لائلپوری مرحوم کی تقریر کا وقت ہوا تو وہ مائک پر آئے۔ ان کی جوانی کا زمانہ تھا، خطبہ مسنونہ کے بعد انہوں نے کچھ اس قسم کے الفاظ سے تقریر کا آغاز کیا۔ وقت قلیل ہے، موضوع طویل ہے، طبیعت علیل ہے، لیکن فضل رب جلیل ہے...... وغیرہ وغیرہ۔

مولانا سیالکوٹی نے یہ قافیہ ردیف سنا تو آواز دی: تقریر بند کرو اور میرے پاس آؤ۔

مولانا صدیق نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، سامعین بھی بڑے متعجب ہوئے۔

ترش لہجے میں کہا: دیکھتے کیا ہو۔ میں کہتا ہوں، تقریر بند کرو اور میرے پاس آؤ۔

انہوں نے مجبوراً تقریر بند کی اور ان کے پاس گئے۔

فرمایا: بیٹھو اور منہ کھولو۔ بیٹھنا تو خیر ٹھیک تھا، لیکن منہ کھولنے کا حکم بڑا عجیب و غریب تھا۔

گرج دار آواز میں بولے: میری بات نہیں سنی، میں نے کہا ہے منہ کھولو۔

انہوں نے منہ کھولا تو کچھ پڑھ کر پھونک ماری، جس کا اثر حلق تک گیا اور حلق سے ذہن و فکر تک پہنچ گیا۔

فرمایا: جاؤ، اب تقریر کرو۔

مولانا محمد صدیق صاحب کا بیان ہے کہ مولانا سیالکوٹی کے پھونک مارتے ہی ان کی حالت یکسر بدل گئی۔ جو تقریر سوچی تھی اور جس کی تیاری کی تھی وہ ذہن سے بالکل نکل گئی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اور ایک نئی تقریر نئے انداز اور نئے اسلوب کے ساتھ ذہن میں اترنے اور الفاظ کے قالب میں ڈھلنے لگی۔ یہ مولانا سیالکوٹی کی روحانیت اور تقوے کی ایک حیرت انگیز مثال ہے جس کی اثر انگیزی کا کرشمہ اسی لمحے ظہور میں آ گیا۔ (قافلہ حدیث، ص: ۸۶۔۸۷)

ادب اور مرشد کی خوشبو:۔

اپنے سے بڑوں میں سے جس میں وہ نیکی کا جوہر دیکھتے، اس کے سامنے سر نیچا کر لیتے تھے۔ حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف کے سسر کا اسم گرامی میاں نور الدین تھا۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے گاؤں بھوجیاں (ضلع امرتسر) سے ترک مکانی کر کے بہ طور پناہ گزین وہ گوندلانوالہ (ضلع گوجرانوالہ) میں آ بسے تھے۔ ان کے اخلاف اب بھی وہیں ہیں۔ مولانا عطاء اللہ صاحب اور اپنے دوسرے عزیزوں سے میل ملاقات کیلئے لاہور ان کی آمد و رفت رہتی تھی۔ نماز وہ دار العلوم تقویۃ الاسلام میں پڑھتے تھے۔ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے دار العلوم کے امام صاحب سے کہہ رکھا تھا کہ میاں صاحب جتنے دن یہاں رہیں، جماعت کیلئے انہی سے عرض کیا جائے۔ وہ نہایت پرہیزگار بزرگ تھے اور مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے والد مکرم حضرت امام مولانا عبد الجبار غزنوی رحمہ اللہ کے ارادت مند تھے، اس لیے مولانا ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک دن ابو بکر صاحب دار العلوم کے صدر دروازے سے متصل محمد ادریس کی دکان پر کسی سے باتیں کر رہے تھے۔ ادھر سے میاں صاحب بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے حسب عادت وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کو السلام علیکم کہا اور فرمایا: ''مجھے یہاں اپنے مرشد کی خوشبو آ رہی ہے۔''

ابو بکر صاحب نے یہ الفاظ سنے تو فوراً ادھر متوجہ ہوئے اور گردن جھکا کر نہایت ادب سے میاں صاحب کو سلام کیا اور انتہائی نرم آواز میں ان سے دعا کی درخواست کی۔ (قافلہ حدیث، ص: ۱۳۷۔۱۳۸)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

وقتِ رخصت کشف:۔

رات کے بارہ بجے کے قریب ڈاکٹر یوسف کو آواز دی اور ان سے اپنی عینک مانگی۔ ڈاکٹر صاحب نے ادھر ادھر عینک تلاش کی تو انہیں نہ ملی۔ پھر خود ہی تکیے کے نیچے سے عینک نکال کر آنکھوں پر لگائی اور اس طرح دیکھنے لگے جیسے کسی کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر صاحب سے کہا: میرے سینے سے لگ جاؤ۔ سینے سے لگا کر انہیں زور سے بھینچا اور دو دفعہ کہا: "**استغفر اللہ، استغفر اللہ**" یہ آخری کلمہ تھا جو ان کی زبان سے ادا ہوا اور پھر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۱۸)

خواب کے ذریعے اشارے:۔

اب دو خواب ملاحظہ ہوں جو عبداللہ سلیم کی وفات سے قبل مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ نے دیکھے۔ پہلا خواب انہوں نے یہ دیکھا کہ ان کے استاذ مکرم مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے صاحب زادہ گرامی قدر حافظ عزیز الرحمان لکھوی (مرحوم) تشریف لائے۔ اس وقت وہ وضو کر رہے تھے۔ حافظ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اب میں لکھویوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اتنے میں حافظ صاحب نے ان کے قریب ہو کر بائیں پہلو میں پاؤں سے اس قدر زور سے ٹھوکر لگائی کہ وہ شدت درد سے چلا اٹھے اور مضروب حصے کو پکڑ کر کافی دیر بیٹھے کراہتے رہے۔

اس شدید درد کی تعبیر ان کے نزدیک ان کے بیٹے عبداللہ سلیم کی وفات تھی، جو اس خواب سے کچھ عرصہ بعد ظہور میں آئی۔

دوسرا خواب مولانا محمد یوسف نے اس وقت دیکھا جب وہ لاہور میں زیر علاج تھے۔ انہوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ان کا ایک دانت جو بالکل ٹھیک حالت میں تھا، ٹوٹ گیا ہے۔ اس کی تعبیر انہوں نے یہ کی کہ ان کا کوئی جوان بیٹا یا بیٹی اچانک وفات پا جائیں گے۔ چنانچہ خواب سے چند روز بعد عبداللہ سلیم وفات پا گئے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آخر میں ایک اور خواب سنیئے جو مولوی احمد حسن لقمان (چک نمبر ۱۰ / ون ایل، تحصیل رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ) نے مولانا عبداللہ سلیم کی وفات کے بعد دیکھا۔ وہ خواب یہ ہے کہ مولانا عبداللہ سلیم اپنے دارالحدیث کے دفتر میں بیٹھے ہیں۔ ان کے والد گرامی مولانا یوسف اور بھائی بھی وہاں موجود ہیں۔ ایک اجنبی شخص آیا اور اس نے عبداللہ سلیم رحمہ اللہ کو پرندوں کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ مولانا عبداللہ سلیم رحمہ اللہ نے ایک کونے میں بیٹھ کر اسے کھانا شروع کر دیا۔ کسی کو کھانے میں شرکت کی دعوت نہ دی۔

مولانا محمد یوسف نے یہ خواب سنا تو بے ساختہ ان کی زبان سے قرآن مجید کے یہ الفاظ نکلے۔ ''وَلَحمِ طیرٍ مما یشتھون''

(یہ سورۂ واقعہ کی اکیسویں آیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنتی لوگ پرندوں کا، جس قسم کا گوشت جی چاہے گا، کھائیں گے۔)

مولانا محمد یوسف نے اس خواب کو عبداللہ سلیم کیلئے جنت کی بشارت سے تعبیر کیا اور یہی تعبیر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (قافلہ حدیث، ص: ۴۴۰۔۴۴۱)

جنات کے نام خط:۔

مولانا محی الدین رحمہ اللہ کی تقویٰ شعاری کا اندازہ اس واقعہ سے لگایئے کہ مرکز الاسلام سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں خلجیوں کا ایک زمین دار خاندان آباد تھا۔ ان کا مولانا محی الدین رحمہ اللہ سے کسی معاملے میں کچھ اختلاف تھا، جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ انہیں جنات پریشان کرتے تھے اور ان کیلئے مصیبت کا باعث بنے ہوئے تھے...... بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ مولانا محی الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں جاؤ، انہیں ساری بات بتاؤ، وہ اللہ اللہ کریں گے اور خدا بھلی کرے گا۔

خلجی ان کے پاس جانے سے گھبراتے تھے کہ ایسا نہ ہو، مولانا ہم پر خفگی کا اظہار فرمائیں اور ہمیں شرمندہ ہونا پڑے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، تم جاؤ، وہ بہت اچھی طرح پیش آئیں گے، اللہ کا نام لیں گے اور تمہاری تکلیف رفع ہوجائیگی۔

چنانچہ وہ مولانا کی خدمت میں آئے اور اپنی بپتا بیان کی...... مجھے یاد پڑتا ہے، مولانا نے جنات کے نام ان کو اس قسم کے چند الفاظ لکھ دیئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محی الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ لوگ تمہارے ہاتھوں بہت پریشان ہیں۔ اب تم چلے جاؤ۔ والسلام

فرمایا: یہ رقعہ کسی صاف ستھرے کپڑے میں بند کر کے گھر کے بڑے دروازے پر باندھ دو، اللہ تعالیٰ تکلیف رفع فرما دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور ان لوگوں کی پریشانی ختم ہوگئی۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۴۸۔۴۴۹)

مبارک خواب اور اساتذہ کی تعبیر:۔

مولانا نے جو خواب دیکھے تھے، یہاں ان کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کسی سفر پر جا رہے ہیں۔ راستے میں دریا بہہ رہا ہے۔ وہ اس میں داخل ہوگئے۔ ان کے پاس تعلیم سے فراغت کی سند بھی ہے۔ پانی بہت زیادہ ہے۔ وہ اپنی سند بھیگنے سے بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن بے حد کوشش کے باوجود نہیں بچا سکے۔ سند بھیگ گئی اور الفاظ کی سیاہی کاغذ پر ادھر ادھر پھیل گئی۔ اس سے وہ بہت پریشان ہوئے۔

خواب اساتذہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں، یہ بہت اچھا خواب ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تم سے اپنے دین کا کام لے گا اور لوگ تم سے علم حاصل کریں گے اور اپنی قابلیت کے مطابق مشرق و مغرب اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

جنوب وشمال میں جا کر اللہ کے دین کی تبلیغ کریں گے، اس طرح وہ تم سے حاصل کردہ علم کو مختلف علاقوں میں پھیلانے کا باعث بنیں گے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۵۳۵)

خواب میں موت کا غیبی اشارہ:۔

مولانا محمد داؤد ارشد رحمہ اللہ کے ایک شاگرد حافظ عبد المنان ملتانی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن وہ مولانا سے مسلم شریف پڑھ رہے تھے۔ اچانک مولانا نے کتاب بند کر دی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ شاگرد (حافظ عبد المنان) نے استاذ محترم سے عرض کیا: آپ کو اچانک کوئی تکلیف ہو گئی ہے؟

فرمایا: نہیں...... کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ بات یہ ہے کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پانی کا ایک کنواں ہے، جو پہلے جاری تھا اور لوگ اس سے خوب پانی بھر رہے تھے اور اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔ پھر وہ کنواں اچانک بند ہو گیا۔

اس کی تعبیر مجھے یہ معلوم ہوتی ہے کہ میری زندگی اب بہت کم رہ گئی ہے اور تدریس کا یہ سلسلہ جو میں چلا رہا ہوں ختم ہونے والا ہے...... چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس سے چند روز بعد ۹ مئی ۱۹۶۶ء کو وہ اس دنیائے فانی سے عالم آخرت کی طرف روانہ ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (قافلہ حدیث، ص: ۵۳۹)

فقہی اشکال اور خواب میں رہنمائی:۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یہ باب قائم کیا ہے۔ "**باب ما یذکر فی الفخذ**" (بخاری، ج: ۲، ص: ۵۳) "**فخذ**" عربی میں ران کو کہتے ہیں۔ یہ ایک سوال ہے کہ ران انسانی ستر میں شامل ہے یا نہیں؟ یہ اشکال اکثر ذہن میں گردش کرتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ خواب میں حضرت حافظ عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ مولانا نے یہ مسئلہ ان سے دریافت کیا۔ یہ مسئلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ اور جرہد بن جحش رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان سے مروی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ران ستر میں شامل ہے۔ کیونکہ اس روایت

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

میں ''هذا احوط عندی'' کے لفظ ہیں۔ یہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے لفظ ہیں، جب کہ ایک دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ران انسانی ستر میں شامل نہیں۔ عام حالات میں بعض دفعہ آنحضور ﷺ کی ران اتفاقاً برہنہ ہوجاتی تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنداً بھی جرہد کی روایت سے قوی ہے، تو حافظ صاحب نے جواب میں فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو ثابت ہے وہی معتبر ہے کہ ران ستر میں شامل نہیں، لیکن میرا وجدان حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف مائل ہے، اگرچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے قوی سند کے ساتھ ران کا ستر میں شامل نہ ہونا ثابت ہے تاہم اس کے چھپانے میں احتیاط ہے تاکہ ہم اختلاف سے بچ سکیں۔ حتی نخرج من اختلافهم امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ ہے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۵۵۳۔۵۵۴)

چار سال مادر شکم میں رہنا:۔

یہاں ایک حیرت انگیز بات سنتے جایئے، وہ یہ کہ محمد صادق چار سال شکم مادر میں رہے۔ سلسلہ ولادت کی اصطلاح میں اسے ''پت لگ جانا'' کہا جاتا ہے۔ صوفی صاحب کو ان کے والد نے یہ بات بتائی اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد صادق رکھا گیا۔ یہ اپنے والدین کی آخری عمر کی اولاد ہیں اور ان کے اکلوتے بیٹے...... صوفی صاحب نے ان کے والد سے کہا تھا کہ تمہارا یہ بچہ عالم فاضل ہوگا اور اسی حیثیت سے شہرت پائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

محمد صادق مارچ ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ (قافلہ حدیث، ص: ۵۷۲)

بچپن کا خواب اور مبارک تعبیر:۔

صادق صاحب بتاتے ہیں کہ جب وہ سکول میں پڑھتے تھے تو تقریباً ہر رات یہ خواب دیکھتے تھے کہ فضا میں اڑ رہے ہیں اور اڑتے ہوئے اپنے ساتھی طالب علموں سے کہتے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہیں آؤ تم بھی میرے ساتھ اڑو۔ وہ تو ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے۔ لیکن یہ خود اڑتے ہوئے دور تک پہنچ جاتے، پھر نہایت آسانی سے جب جی چاہتا فضا سے زمین پر آجاتے...... اس خواب کی جو وہ مسلسل دیکھتے تھے، یہی تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے طویل عرصے تک تدریسی خدمت انجام دی اور ان سے بے شمار شاگردوں نے تعلیم حاصل کی، جن کے ذریعے دور دراز علاقوں تک علم پہنچا۔ (قافلہ حدیث، ص: ۵۷۲۔۵۷۳)

☆......☆......☆

کتاب ''جادو کا علاج'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ جادو کا علاج قرآن وسنت کی روشنی میں ۔۔۔

تالیف:۔ فضیلۃ الشیخ وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ... مترجم:۔ الشیخ حافظ محمد اسحٰق زاہد حفظہ اللہ

جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق:۔

امام المازری رحمہ اللہ اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جادو کرنے کیلئے جادوگر کو چند اقوال وافعال سرانجام دینا پڑتے ہیں، جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق وفاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی، سو جس آدمی سے کوئی خلافِ عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہیے، اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنیوالا ہو تو اس کے ہاتھوں خلافِ عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہیے، اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہیے کیونکہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔'' (جادو کا علاج، ص: ۵۶۔۵۷)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 384/495

علمائے اہل حدیث کی جنات سے سچی ملاقاتیں

ا۔شتوان جن سے ملاقات:۔

ایک خاتون اپنے خاوند کو سخت ناپسند کرتی تھی اور اس سے اور اس کے گھر سے بددل ہو چکی تھی اور جب بھی اسے دیکھتی تھی اس کے سامنے ایک خوفناک منظر سامنے آجاتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک بھیڑیا ہے انسان نہیں، اس کا خاوند اسے ایک قرآنی علاج کرنے والے شخص کے پاس لے گیا، چنانچہ اس نے جب عورت پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان سے جن بولنے لگا اور اس نے بتایا کہ وہ جادوگر کے ذریعے اس عورت پر مسلط ہوا ہے اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اس عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دے، سو معالج نے اسے مارا بھی، لیکن جن اس کی جان چھوڑنے پر تیار نہ ہوا، ایک ماہ تک اس کا خاوند اسے معالج کے پاس بار بار لے کر آتا رہا، بالآخر جن نے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دے گو ایک طلاق ہی کیوں نہ ہو۔ خاوند نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی، اور ایک ہفتہ بعد اس سے رجوع کر لیا، اور وہی ایک ہفتہ تھا جب عورت جن کے شر سے بچی رہی، لیکن اس کے بعد وہ پھر لوٹ آیا، تو خاوند اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور میرے اور جن کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

☆ تمہارا کیا نام ہے؟۔جن: ''شتوان''

☆ اور تمہارا دین کیا ہے؟۔جن: ''نصرانی''

☆ تم اس عورت میں کیوں آئے؟۔جن: اس میں اور اس کے خاوند میں جدائی ڈالنے کیلئے۔

☆ میں ایک پیشکش کرتا ہوں، اگر تم نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے، ورنہ تجھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اختیار ہے۔جن: آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں، میں اس عورت سے ہرگز نہیں نکلوں گا،اس کا خاوند اسے لے کر فلاں فلاں شخص کے پاس جا چکا ہے۔

☆ میں نے تم سے یہ مطالبہ ہی نہیں کیا کہ تم اس سے نکل جاؤ۔جن: تو آپ کیا چاہتے ہیں؟

☆ میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تو نے قبول کرلیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا، ورنہ دین میں کوئی زبردستی نہیں، پھر میں نے اسے اسلام لانے کی پیشکش کی تو لمبے سوال و جواب کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کرلیا، پھر میں نے اس سے کہا: تم نے واقعتاً اسلام قبول کرلیا ہے یا ہمیں دھوکا دے رہے ہو؟

اس نے کہا: آپ مجھے کسی کام کیلئے مجبور نہیں کر سکتے، میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن......

☆ میں نے پوچھا: کیا؟۔اس نے بتایا کہ میں اپنے سامنے نصرانی جنوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں۔

☆ میں نے کہا: یہ پریشانی کی بات نہیں ہے، اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم دل سے مسلمان ہو چکے ہو تو ہم تمہیں طاقتور اسلحہ مہیا کریں گے، جس کی وجہ سے ان نصرانی جنوں میں سے کوئی بھی تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔جن: آپ مجھے ابھی دیں۔

☆ نہیں، جب تک ہماری یہ مجلس ختم نہیں ہوتی، تب تک تمہیں وہ اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔جن: اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

☆ اگر تم واقعی مسلمان ہو چکے ہو تو کفر سے تمہاری توبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک تم ظلم کرنا نہیں چھوڑتے اور اس عورت سے نکل نہیں جاتے۔جن: ہاں میں مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن جادوگر سے کس طرح میری جان چھوٹے گی۔

☆ یہ بھی پریشانی کی بات نہیں، لیکن تب جبکہ تم ہماری بات مان لوگے۔جن: جی، میں آپ کی بات مانتا ہوں۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

☆ تو بتاؤ جادو کہاں رکھا ہے؟ جن: عورت کے گھر کے صحن میں، البتہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ صحن میں کس جگہ پر ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کیلئے ایک جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، اگر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق بتا دیا ہے تو وہ اسے کسی اور جگہ پر منتقل کر دے گا۔

☆ کتنے سال سے تم جادوگر کے ساتھ کام کر رہے ہو؟۔ جن: گزشتہ دس یا بیس سال سے (یہ شک مجھے ہے) اور اس دوران میں تین عورتوں میں داخل ہو چکا ہوں، جبکہ یہ چوتھی عورت ہے، پھر اس نے پہلی تین عورتوں کے قصے بھی سنا دیئے۔

☆ اب جب مجھے اس کی سچائی کا یقین ہو گیا تو میں نے اسے کہا: لو یہ اسلحہ پکڑ لو جس کا ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ جن: وہ کیا ہے؟

☆ وہ اسلحہ آیت الکرسی ہے، جب بھی کوئی جن تمہارے قریب ہو، اسے پڑھ لینا۔ وہ جن بھاگ جائے گا اور کیا تمہیں آیت الکرسی یاد ہے؟۔ جن: جی ہاں! مجھے یاد ہو گئی ہے، کیونکہ میں اس عورت سے کئی بار سن چکا ہوں، پھر اس نے پوچھا کہ میں جادوگر سے کیسے نجات پاؤں گا؟

☆ تم اس عورت کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں چلے جاؤ جہاں تم مؤمن جنوں کے ساتھ رہ سکو گے۔ جن: لیکن کیا اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام گناہوں کے باوجود قبول کر لے گا۔ میں نے اس عورت کو اور اس سے پہلے دوسری عورتیں کو بہت تنگ کیا ہے؟

☆ ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”**قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم**“ ”کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اور بڑی رحمت والا ہے“ جن یہ سن کر رونے لگا، اور کہا: میں جب چلا جاؤں تو اس عورت سے میری طرف سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

گزارش کرنا کہ وہ مجھے معاف کر دے، پھر وہ واپس نہ آنے کا وعدہ کر کے نکل گیا، اس کے بعد میں نے پانی منگوایا، اس پر قرآنی آیات کو پڑھا اور خاوند کو یہ کہہ کر دے دیا کہ اسے گھر کے صحن میں انڈیل دینا، اس طرح اس عورت کو شفا نصیب ہوئی۔ اور کچھ مدت کے بعد خاوند نے مجھے خبر دی کہ اب اس کی بیوی ٹھیک ہے، ایسا یقیناً اللہ کے فضل سے ہوا، اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔ (جادو کا علاج، ص:۶۸۔۷۱)

۲۔ جھوٹے جن کی سچی توبہ:۔

میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بتایا: جب سے میری شادی ہوئی ہے، میری بیوی سے میرے شدید اختلافات ہیں، وہ مجھے انتہائی ناپسند کرتی ہے، میرا ایک لفظ برداشت نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ مجھ سے الگ ہو جائے، میں جب تک گھر میں نہیں رہتا وہ راحت محسوس کرتی ہے، لیکن جونہی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کا جسم گویا غضب کی آگ میں بھڑک اٹھتا ہے۔

میں نے اس کی بیوی پر دم کیا، دم کے دوران اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے، اسے گھٹن اور سر درد محسوس ہونے لگا، البتہ اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑا، میں نے اسے چند سورتیں کیسٹوں میں ریکارڈ کر کے دے دیں اور ۴۵ دن تک انہیں روزانہ سننے کا اسے حکم دیا اور یہ کہ اس کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئیں۔

اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا خاوند دوبارہ آیا، اور آتے ہی کہنے لگا۔ ایک عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے۔

میں نے کہا: خیر تو ہے...... کیا ہوا؟

اس نے بتایا: جب ۴۵ دن کی مدت گزر گئی اور ہم دونوں نے آپ کے پاس آنے کا پختہ ارادہ کر لیا، تو میری بیوی پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگا، اور اس نے بتایا کہ میں تمہیں ہر بات بتانے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے شیخ (صاحب

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 388/495

کتاب) کے پاس نہ لے جاؤ، میں جادو کے ذریعے اس عورت میں داخل ہوا تھا اور اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آرہا ہو تو یہ تکیہ لے کر آؤ، چنانچہ وہ تکیہ کھولا گیا تو اس میں چند کاغذ موجود تھے جن پر جادو کے الفاظ وحروف لکھے گئے تھے، پھر اس نے کہا: ان کاغذات کو جلا دو، اب اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہو گیا ہے اور میں بھی اس عورت سے نکل کر جا رہا ہوں، اور دوبارہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آؤں گا بشرطیکہ میں اس سے نکلنے کے بعد اس عورت کے سامنے آؤں اور اس سے ہاتھ ملاؤں، خاوند نے اس کی اجازت دی، جن عورت سے نکل گیا اور عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور جن سے مصافحہ کیا۔

میں نے اس کے خاوند کو بتایا کہ تم نے جن کو مصافحہ کرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے، کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم کے ساتھ ہاتھ ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار پڑ گئی، اس کا خاوند اسے لے کر میرے پاس آ گیا، ابھی میں نے **"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم"** پڑھا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا اور جن کے ساتھ میری گفتگو کچھ یوں ہوئی:

☆ اے جھوٹے! تم کیوں دوبارہ آ گئے۔ جن: میں آپ کو ہر بات بتاؤں گا بشرطیکہ آپ نے مجھے مارنا نہیں ہے۔

☆ بتاؤ۔ جن: ہاں، واقعی میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا، اور میں نے ہی تکیے میں وہ کاغذ رکھے تھے تاکہ وہ میری بات مان لیں۔

☆ تو تم نے ان سے دھوکہ کیا ہے؟۔ جن: میں کیا کروں، مجھے تو اس کے جسم کے ساتھ قید کر دیا گیا ہے۔

☆ کیا تم مسلمان ہو؟۔ جن: جی ہاں

☆ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جادوگر کے ساتھ کام کرے، یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیا تمہیں جنت نہیں چاہیے؟۔ جن: جی ہاں،

facebook.com/Salfi.tasawuf

مجھے جنت چاہیے۔

☆تب جادوگر کو چھوڑ دو، اور مؤمن جنوں کے ساتھ رہ کر اللہ کی عبادت کرو، کیونکہ جادوگر کا راستہ دنیا میں تجھے بدبخت بنا دے گا اور آخرت میں جہنم میں لے جائے گا۔جن: لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے، وہ تو مجھ پر قابو پائے ہوئے ہے؟

☆اس نے تم پر اس لیے قابو پایا ہوا ہے کہ تم گناہ کرتے ہو، اور اگر تم سچی توبہ کرلو تو وہ کبھی تم پر قابو یافتہ نہیں ہوسکتا، فرمانِ الٰہی ہے"**ولن یجعل اللّٰہ للکافرین علی المو منین سبیلاً**"(اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر غلبہ ہرگز نہ دے گا)۔جن: میں توبہ کرتا ہوں، اور اس عورت کو چھوڑ دینے کا پختہ عہد کرتا ہوں، اور دوبارہ اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

اس طرح اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شفادی، اس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، کچھ عرصے بعد اس کا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب اس کی بیوی خیریت سے ہے۔(جادو کا علاج ص:۷۱۔۷۳)

۳۔آپس میں تفریق ڈالنے والا جن:۔

ایک عورت کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا: وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اور یہ ناپسندیدگی بغیر اسباب کے اچانک آگئی ہے، جبکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں نے اس کے خاوند کے سامنے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس میں جو جن تھا اس کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

☆کیا تم مسلمان ہو؟۔جن: جی ہاں، میں مسلمان ہوں۔

☆اس عورت میں تم کیوں داخل ہوئے؟۔جن: میں جادو کے ذریعے اس میں داخل ہوا تھا جو کہ فلاں عورت نے اس پر کیا تھا اور اسے اس نے خوشبو کی شیشی میں بند کر دیا تھا، اس میں داخل ہونے کیلئے مجھے ایک عرصے تک اس کا پیچھا کرنا پڑا، ایک دن ایک چور اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تھا تو یہ گھبرا گئی تھی، اور یہی وہ وقت تھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

جب میں اس میں داخل ہو گیا۔

اور یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے وہ مناسب موقع کو تلاش کرتا ہے، اور اس کے مناسب موقع درج ذیل ہیں:

(۱) شدید خوف، (۲) شدید غصہ، (۳) شدید غفلت، (۴) شہوت پرستی میں مشغولیت

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، وہ جب ان چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے، شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے، الا یہ کہ وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہوسکتا، اور مجھے خود کئی جنوں نے بتایا ہے کہ جس لمحے میں جن انسان میں داخل ہوتا ہے، اگر وہ اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہو جاتا ہے، اسی لیے انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کیلئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے۔

جن نے کہا: اور یہ عورت تو بھولی بھالی اور بہت اچھی ہے۔

☆ میں نے کہا: تب تمہیں اس سے نکل جانا چاہیے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آنا چاہیے۔

جن: اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا خاوند اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دے۔

☆ میں نے کہا: تمہاری شرط قبول نہیں، اور اگر تم نے نکلنا ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تمہیں ماریں گے۔ جن: میں نکل جاؤں گا۔

پھر وہ جن نکل گیا، جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، اس کے بعد میں نے اس کے خاوند سے کہا کہ یہ جو جن نے بتایا ہے کہ فلاں عورت نے اس کی بیوی پر جادو کیا ہے، غلط ہے، کیونکہ جنوں کا مقصد محض اتنا ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کر دیں،

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 391/495

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

لہٰذا اس کی بات کی تصدیق نہ کریں۔ (جادو کا علاج، ص: ۴۳۔۴۷)

۴۔ عورت کے عاشق جن سے مکالمہ:۔

چوتھا نمونہ: ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے انتہائی ناپسند کرتی ہے اور جب وہ گھر میں موجود نہیں ہوتا، اسے راحت محسوس ہوتی ہے۔ سو میں نے اس کی بیوی سے بیماری کی علامات پوچھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر سحر تفریق کیا گیا ہے، اس نے قرآنی آیات سنیں تو اس کی زبان سے جن گویا ہوا، اور میرے اور اس کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

☆ تمہارا نام کیا ہے؟۔ جن: میں اپنا نام ہرگز نہیں بتاؤں گا۔

☆ آپ کا دین کیا ہے؟۔ جن: اسلام

☆ تو کیا کسی مسلمان کیلئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت کو پریشان کرے؟۔ جن: میں تو اس سے محبت کرتا ہوں، اسے پریشان نہیں کرتا، اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاوند اس سے دور ہو جائے۔

☆ تم ان دونوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہو؟۔ جن: جی ہاں

☆ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے، اس لیے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس سے نکل جاؤ۔ جن: نہیں، نہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں!

☆ وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔۔ جن: نہیں، وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

☆ تم جھوٹے ہو، وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے اور اسی لیے یہاں آئی ہے کہ تمہیں اپنے جسم سے نکال سکے۔ جن: میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

☆ تب میں تمہیں قرآن کے ذریعے، جلا کر راکھ کر دوں گا۔ پھر میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو وہ چیخنے لگا، میں نے پوچھا: کیا تم نکلنے کیلئے تیار ہو؟۔ جن: ہاں، میں نکل جاؤں گا، لیکن ایک شرط ہے۔

☆ کیا شرط ہے؟۔ جن: اس سے نکل کر آپ میں داخل ہو جاؤں گا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

☆ یہ شرط قبول ہے، اس سے نکلو، اور اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو مجھ میں داخل ہو کے دکھاؤ۔ پھر کچھ دیر بعد جن رونے لگا، میں نے اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟۔ جن: کوئی جن آج تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔

☆ وہ کیوں؟۔ جن: اس لیے کہ آپ نے صبح "**لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر**" کو سو بار پڑھا تھا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ: "جو شخص سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کیلئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور سو گناہ اس سے مٹا دیئے جاتے ہیں اور شام ہونے تک یہ کلمات اسے شیطان سے بچائے رکھیں گے"

اس کے بعد جن اس عورت سے نکل گیا اور اس بات کا پختہ وعدہ کر کے گیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔ (جادو کا علاج، ص: ۷۴-۷۶)

☆......☆......☆

کتاب "تعلیماتِ غزالی" میں کشف کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تعلیماتِ غزالی......... مصنف:۔ مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ

ناشر:۔ علم و عرفان پبلشرز 9..... لوئر مال، عقب میاں مارکیٹ، اردو بازار (لاہور)

مکاشفات کا ذریعہ:۔

مزید برآں ایسی نماز کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان مکاشفات کی نعمت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے بہرہ مند ہو جاتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ بالخصوص سجدہ تو منبع الانوار ہے۔ کیوں کہ یہی وہ مقام ہے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم کی اس آیت میں اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے:

"**واسجد واقترب**" (علق:۱۹) "اور سجدہ و قرب کی منزلیں طے کرتے رہو۔" (تعلیماتِ غزالی، ص:۱۴۵)

کشف کے مدارج:۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ اسرار و رموز کائنات کی پردہ کشائی ہر ہر نمازی پر ایک ہی انداز سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں درجات و مراتب کا اچھا خاصہ تفاوت ہے۔ یہاں کئی چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ دل کی قوت و ہمت کا کیا حال ہے۔ صفا و جلا کی کیفیتیں کیسی ہیں اور دنیا کے گرد و غبار کی کتنی تہیں اس پر چڑھی ہوئی ہیں۔ پھر مکاشفہ کی نوعیت بھی مختلف افراد کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ کسی پر اس کی صفات اور جلال کے پردے فاش ہوتے ہیں۔ کوئی اس کے سنن و عادات کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر علم المعاملہ کے دقائق و اسرار واضح کیے جاتے ہیں۔ یہ مکاشفہ اس بات کی دلیل ہے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فیوض و کرم کا تعلق ہے اس میں کبھی بخل نہیں ہوتا۔ رکاوٹ جب ہوگی بندوں ہی کی طرف سے ہوگی۔ ان کے دل کا زنگ اگر دور ہو جائے اور یہ پوری قوت و ہمت سے آفتاب حقیقت کا سامنا کرنے پر تیار ہو جائیں۔ تو انوارِ حق کا منعکس ہونا ضروری ہے۔

(تعلیماتِ غزالی، ص:۱۴۵)

مکاشفہ کی حقیقت:۔

یہ سچ ہے کہ عام لوگ آسانی سے مکاشفہ کی اس نعمت کو تسلیم کرنے والے نہیں۔ کیوں کہ اس میں انسان کی اس فطری کمزوری کو دخل ہے۔ کہ یہ ہر اس چیز کا انکار کرتا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہے جو محسوس نہیں اور مشاہدہ میں نہیں آتی اور جس کو فی الحال اس کا علم و ادراک گرفت میں نہیں لا سکتا۔ چناں چہ اگر جنین میں شعور پیدا ہو جائے، اور اس کو یہ بتایا جائے کہ بطن مادر کے باہر بھی انسان بستے ہیں، تو کھٹ سے انکار کر دے گا، اس لیے کہ اس کو ایسی کسی دنیا کا تجربہ نہیں۔ اس طرح اگر ایک ننھے منے بچے کو بتایا جائے کہ زمین اور آسمان میں قدرت کے فلاں فلاں قاعدے اور قوانین کارفرما ہیں اور کائنات کے اس ڈھانچہ میں یہ اسرار و رموز مضمر ہیں۔ تو وہ ہرگز ماننے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ بالکل یہی حال پختہ فکر اور جاننے بوجھنے والے انسان کا ہے وہ جن حالات و اطوار سے دوچار ہے ان کی صحت پر تو یقین رکھتا ہے۔ مگر جو کیفیات و احوال ابھی اس کی چشم ادراک کے سامنے نہیں آئے ان کی حقانیت اس کے نزدیک سراسر مشتبہ ہے۔ (تعلیماتِ غزالی، ص: ۱۴۵۔۱۴۶)

نماز میں عمل جراحی کا احساس نہ ہونا (کرامت):۔

مسلم بن یسار رحمہ اللہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اس کا ایک ستون گر پڑا مگر یہ بدستور نماز پڑھتے رہے۔ ایک صاحب کے حصہ جسم پر کہیں زخم ہو گیا اور وہ اتنا بگڑ گیا کہ اس کو کاٹ دینے کی ضرورت محسوس ہوئی طبیب سے کہا کہ اگر اس کا کاٹ دینا اتنا ہی ضروری ہے، تو اس وقت کاٹیے جب یہ نماز میں مشغول ہوں۔ کیوں کہ اس حال میں ان پر کامل استغراق طاری ہوتا ہے۔ چناں چہ نماز ہی کی حالت میں جراحی کا یہ عمل انجام پذیر ہوا۔ (تعلیماتِ غزالی، ص: ۱۵۰)

☆......☆......☆

کتاب ”جنات اور جادو کا توڑ“ میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ الشیخ وحید عبدالسلام بالی کی جنات، شیاطین اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہورِ زمانہ کتاب ”وقایۃ الانسان من الجن والشیطان“ .... کا اُردو ترجمہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 395/495

جنات اور جادو کا توڑ **قرآن و سنت کی روشنی میں**...... مترجم:۔ ابو حمزہ (ظفر اقبال)

فاضل مدینہ یونیورسٹی...... ناشر:۔ نعمانی کتب خانہ.... حق سٹریٹ اردو بازار (لاہور)

با کمال ولی کی جنات کے ساتھ سچی ملاقات

ہمارا یقین کامل ہے کہ تھیوری کے ساتھ ساتھ اگر پریکٹس کا ذکر کر دیا جائے تو سونے پر سہاگہ ثابت ہوتا ہے۔ یہاں میں اپنے ساتھ پیش آنے والے کچھ عملی واقعات تحریر کرتا ہوں۔ (بالی)

جن شیخ محمد سے ملاقات:۔

☆ میں نے ایک بیمار عورت پر دم پڑھا تو وہ کانپنے لگی۔ میں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟

جن بولا میں شیخ محمد ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا شیخ محمد آپ اس عورت میں کیوں داخل ہوئے؟

کہنے لگا یہ غسل خانے میں مجھ پر چڑھ گئی۔ ☆ میں نے اسے مشورہ دیا۔ اللہ کی اطاعت کیلئے اس کو چھوڑ دے۔ کہنے لگا: میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ ☆ میں نے اسے بتایا کہ میں تجھ پر دم پڑھتا ہوں اور میں نے سورۃ صافات کی ابتدائی آیات پڑھیں تو اسے شدید تکلیف ہوئی وہ رونے لگا اور کہنے لگا میں ابھی نکلتا ہوں۔ ☆ میں نے کہا: فوراً نکل جاؤ، تو اس نے توقف کیا۔ ☆ میں نے سورت جن کی ابتدائی آیات پڑھیں۔

وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو۔ میں جاتا ہوں پھر سلام کیا اور چلا گیا۔

تمام تعریفات اور شکر و احسان اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ (جنات اور جادو کا توڑ، ص:۱۰۶)

صبحی اور محمد جن سے ملاقات:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میرے پاس ایک عورت آئی میں نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو جن حاضر ہو گیا میں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟

کہنے لگا میرا نام محمد ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو مسلمان ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے ساتھ اس جسم میں کوئی اور جن بھی ہے۔

اس نے بتایا: کہ ہاں میرے ساتھ ایک نصرانی جن ہے جس کا نام صحی ہے۔

☆ میں نے اسے کہا کہ تو اسے بلا اس نے بلایا تو وہ آ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ وہ بولا مجھے صحی کہتے ہیں۔

☆ میں نے پوچھا: کیا تو مسلمان ہے؟۔ کہنے لگا: کہ نہیں میں نصرانی ہوں۔

☆ میں نے پوچھا تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے بتایا کہ اٹھارہ سال ہے۔ میں نے پوچھا کیا تو کسی جادوگر کے ساتھ کام کرتا ہے۔

کہنے لگا کہ ہاں ضلع دسوق (مصر) میں ایک جادوگر ہے میں اس کے ساتھ کام کرتا ہوں۔

میں نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا تو وہ اسلام لے آیا۔ میں نے مزید تاکید کیلئے پوچھا! کہ کیا تو زبانی مسلمان ہوا ہے یا دل سے؟ کہنے لگا میں دل سے مسلمان ہوا ہوں۔ اور پھر روتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے بے شمار لوگوں کو تکلیف دی ہے۔ میں نے اسے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو اب اپنی توبہ خالص کر۔ کہنے لگا: کہ میں تو نماز کا طریقہ جانتا ہوں نہ وضو کا۔

☆ میں نے اس سے پوچھا: کیا تو کسی مسلمان عامل کو جانتا ہے؟۔ کہنے لگا میں تو صرف کنیسے اور پادری جانتا ہوں۔

میں نے اسے ترغیب دلاتے ہوئے کہا: کیا تیرے لیے ممکن ہے کہ تو ہماری فلاں مسجد میں آ جائے۔ وہاں آپ نماز پڑھیں۔ اور اپنے مومن جنات بھائیوں سے ملاقات کریں۔ اور ان سے دینی معلومات حاصل کریں۔ اس نے اس سوچ کو خوش آمدید کہا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

میں نے اسے کچھ مہلت دی اور پھر پوچھا: کیا اس کے بعد بھی تو جادوگر کے ساتھ کام کریگا؟

کہنے لگا: نہیں کیونکہ اسلام نے جادو کو حرام قرار دیا ہے۔

پھر اللہ کے نام پر اس نے عہد کیا اور چلا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ پھر پہلا جن محمد آیا تو میں نے اس سے پوچھا جو کچھ پیش آیا کیا تجھے معلوم ہے؟۔ کہنے لگا مجھے معلوم ہے اور میں بہت خوش ہوں کیونکہ وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے بھی عہد کیا اور چلا گیا۔" **والفضل للہ وحدہ** "" یہ ساری گفتگو کیسٹ میں موجود ہے۔ (جنات اور جادو کا توڑ ص:۱۰۶۔۱۰۸)

زینت جنی سے ملاقات:۔

ایک دوشیزہ نے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جب میں نے دم پڑھا تو اس نے بازو میں جمود کا اشارہ کیا میں نے اگلے دو ہفتوں کیلئے اسے اذکار دیئے۔ وہ مدت مقررہ کے بعد آئی میں نے اس پر دم کیا۔ تو زینت نامی جن عورت حاضر ہوئی میں نے پوچھا تیرا دین کیا ہے؟۔ کہنے لگی میں مسلمان ہوں۔

☆ میں نے اس سے پوچھا: کیا مسلمان جن پر قرآن اثر کرتا ہے۔ کہنے لگی کہ ہاں میں نے وہ سورتیں پوچھیں جو جنات پر اثر کرتی ہیں۔

کہنے لگی وہی سورتیں جن کو پڑھنے کیلئے آپ ہر مریض کو کہتے ہیں۔

☆ میں نے پوچھا: کیا سورت بقرہ بھی جنات پر اثر کرتی ہے۔ کہنے لگی: نہ صرف اثر کرتی ہے بلکہ ان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

☆ میں نے اس سے پوچھا: جب تو فلاں عورت کے ساتھ اس کے گھر گئی تو نے اس کے ساتھ کیا کیا؟

اس نے بتایا کہ جو تعلیمات آپ نے اس عورت کو دی تھیں اس کے ان پر عمل کرنے سے میں بہت کمزور ہوگئی۔ کیونکہ جب وہ قرآن پڑھتی تھی تو مجھے ایذاء پہنچاتی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

تھی۔ جب کھانا کھانے لگتی تو اللہ کو یاد کر لیتی۔ لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانا نہ کھا سکتی۔ اور اگر کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول جاتی تو جب یاد آتا وہ فوراً کہتی: **بسم اللہ اولہ و آخرہ**' تو جو میں کھا چکی ہوتی فوراً قے کر دیتی۔

میں نے اس سے پوچھا جن اور شیطان میں کیا فرق ہے؟ اس نے بتایا اگرچہ شیطان بھی جنات میں سے ہے لیکن کافر و سرکش جن شیطان کہلاتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگی۔ کہ آپ مجھے جانے دیں میں نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں سے نکلنے کا ارادہ کرتی ہے۔ اس نے بتایا وہ منہ سے نکلے گی۔ پھر اس نے سلام کہا اور چلی گئی۔ **والفضل للہ وحدہ**'۔ (جنات اور جادو کا توڑ ص: ۱۰۸۔۱۰۹)

یہ مکالمہ کیسٹ پر ریکارڈ ہے جو میرے احباب کے پاس بہت مشہور و متداول ہے۔

نجوئی اور اس کی والدہ فاطمہ جننی سے ملاقات:۔

میں ایک دوشیزہ کے علاج کیلئے گیا کئی بار جن اس کی زبان پر بول چکا تھا۔ لہٰذا میں نے جاتے ہی اس پر دم پڑھا تو جن آ گیا۔ میں نے لڑکی کے والد کو کہا کہ گھر سے اللہ کی نافرمانی کی تمام اشیاء فوراً نکال دو۔ اور اپنی بیٹی کو کہو کہ وہ فوراً شرعی پردہ کر لے۔ تاکہ گھر کی اندرونی فضاء درست ہو جائے۔ اس کے بعد میں نے سورت دخان کی کچھ آیات پڑھیں تو جننی نے بتایا کہ اس کا نام نجوئی ہے۔

☆ جب میں نے اس کا مذہب پوچھا اس نے بتایا کہ وہ مسلمان ہے۔ میں نے پوچھا کیا اس جسم میں تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟

اس نے بتایا کہ اس کی ماں فاطمہ بھی ہے۔

☆ میں نے نجوئی کو حکم دیا کہ اپنی ماں کو بھی لے آ تاکہ میں اس سے کچھ اہم باتیں کر سکوں۔ وہ جب آ گئی تو میں نے اس سے دیگر باتوں کے علاوہ وعظ و نصیحت کی اور عذاب الٰہی سے اسے ڈرایا۔ کہنے لگی میں عنقریب نکل جاؤں گی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

میں نے جب اس سے اس کی عمر پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کی عمر چالیس سال ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کیا اس مریضہ کے علاوہ بھی کسی کو تکلیف پہنچائی ہے؟

کہنے لگی: چار اشخاص کو تکلیف پہنچا چکی ہوں میں نے اس کے سامنے واضح کیا کہ یہ تو بالکل ظلم ہے۔ اور اس کیلئے قطعاً جائز نہیں۔ میں نے اسے توبہ کا مشورہ دیا۔ پھر اس سے عہد لیا اور وہ چلی گئی۔

پھر نجوی آئی تو میں نے اس سے پوچھا کیا تو نے شادی کر لی؟ اس نے نفی میں جواب دیا میں نے اس سے عمر پوچھی تو اس نے بیس سال بتلائی۔

☆ میں نے جب اس سے پوچھا کہ کیا تو شادی کرنا چاہتی ہے؟۔ تو کہنے لگی: میں نے اپنے آپ کو اللہ کیلئے وقف کر دیا۔

میں نے اسے بتایا: کہ اسلام میں رہبانیت کی اجازت نہیں۔ تو جا اور کسی نیک جن سے شادی کرالے۔ وہ مطمئن ہوگئی پھر اس سے عہد لیا اور چلی گئی۔

(جنات اور جادو کا توڑ، ص:۱۰۹۔۱۱۰)

عیسائی شفیقہ جنی سے ملاقات:۔

آپ کو اس کی تفصیل وہ شخص سنائے گا جو شروع سے لے کر آخر تک موجود رہا اور اس نے اپنے کانوں سے سنا۔ اور جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا من وعن یہاں تحریر کرتا ہے۔ یکم مئی ۱۹۳۶ء نماز عشاء کے بعد ہم نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک درس سنا یہ درس ہمارے سامنے شیخ وحید عبدالسلام بالی رحمہ اللہ نے بعنوان، "الطب الروحانی" دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

درس کے بعد ہم تقریباً نو ساتھی شیخ وحید کے ہمراہ ایک جانب چل دیئے۔ جب منزل مقصود کے قریب ہوئے تو مجھے پتہ چلا کہ یہ گھر تو ہمارے ایک رشتہ دار کا ہے وہ شیخ وحید کے عقیدت مندوں میں سے تھا اور استقبال کیلئے باہر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے جونہی ہمیں دیکھا۔ اول فول کہنے لگا۔ اس کے گلے کی رگیں تن گئیں تاہم ہمارے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ساتھیوں نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا تو اچانک وہ زمین پر گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ شیخ وحید آگے بڑھے اور سورت صافات کی ابتدائی آیات ترتیل کے ساتھ پڑھیں اور جب "**ویقذفون من کل جانب دحورا**" پر پہنچے اور دو منٹ بھی نہیں گزرے کہ ہم نے بے ہوش آدمی کے جسم میں زبردست کپکپی ملاحظہ کی۔ شیخ وحید یہ آیت بار بار پڑھ رہے تھے کہ اچانک ہمیں مریض کے منہ سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔ کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں درج ذیل مکالمہ شروع ہوا۔

☆ شیخ وحید نے اللہ کا نام لے کر پوچھا: ہمارے ساتھ کون ہے؟۔ آواز آئی: کہ میں شفیقہ ہوں۔

استاد:۔ تیرا کیا مذہب ہے؟ ج:۔ میں مسیحی ہوں۔

س:۔ تیری عمر کیا ہے؟۔ ج:۔ میری عمر تقریباً بائیس سال ہے۔ حقیقت میرا باپ جانتا ہے۔

س:۔ کیا اس جسم میں تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟۔ ج:۔ جسم میں تو میرے ساتھ کوئی نہیں لیکن میرا باپ باہر سے میری مدد اور حفاظت کرتا ہے۔

درج بالا سوالات و جوابات گھر سے باہر برآمدہ میں ہوئے۔ پھر شیخ وحید نے مریض کو اندر لے جاتے ہوئے کہا: کہ اگر تو چلی گئی تو میں تجھے حاضر کر لوں گا۔ لہٰذا کہیں مت بھاگ۔

س:۔ اس جسم میں تم کب داخل ہوئے؟۔ ج:۔ صرف دس دن سے یہاں موجود ہیں۔

س:۔ جسم میں تو کہاں رہتی ہے؟۔ ج:۔ دماغ میں بائیں بازو کو کنٹرول کرنے والے حصے میں رہتی ہوں۔

س:۔ تم اس جسم میں کس طرح داخل ہوئی اور کیوں؟۔ ج:۔ میں اس کے کان سے داخل ہوئی، کیونکہ یہ اپنی ماں کے ساتھ غصے کی حالت میں بول رہا تھا ماں نے اسے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 401/495

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

چہرے پر پلیٹ دے ماری۔ جب محمد ابراہیم نامی جن اس سے نکل گیا تو میں اپنے باپ کے ہمراہ اس کے پیچھے لگ گئی تا کہ کوئی موقع پا کر ہم اس میں داخل ہو جائیں۔

استاد: اب محمد ابراہیم کہاں ہے؟۔ شفیقہ:۔ وہ عباس بلاک کی مرکزی جامع مسجد میں رہتا ہے۔

استاد:۔ محمد ابراہیم کے نکلنے کے بعد فوراً داخل ہونے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟۔ شفیقہ:۔ کیونکہ وہ شخص پانچ نمازوں کی پابندی کرتا تھا نیز قرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتا تھا۔ اور دیگر اذکار مسنونہ میں بھی غفلت نہیں برتتا تھا۔ اسی لیے میں اس سے نفرت کرتی تھی۔

استاد:۔ کیا تم ذکر الٰہی، نماز اور تلاوت قرآن سے نفرت کرتے ہیں؟۔ شفیقہ:۔ ہاں بہت سخت نفرت کرتے ہیں۔

استاد نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے نفرت کرتے ہو؟ **''لو انزلنا ہذا القران علی جبل''** (الحشر/۲۱) کہ ''اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو ریزہ ریزہ ہو جاتا۔'' شفیقہ نامی جنی نے زوردار چیخ ماری۔

استاد نے کہا کیا تم اس آیت کو ناپسند کرتے ہو۔ **''ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم''** (الدخان/۴۳-۴۴) کہ ''(جہنم میں) تھوہر کا درخت گناہگاروں کا کھانا ہوگا۔'' شفیقہ کی چیخوں میں شدت آگئی۔

استاد:۔ کیا تو شادی شدہ ہے؟۔ شفیقہ:۔ میرا والد مجھے شادی سے منع کرتا ہے لہٰذا میں شادی نہیں کروانا چاہتی۔

استاد:۔ اب تم کہاں رہتے ہو؟۔ شفیقہ:۔ ہم سیدی سالم کے کنیسہ میں رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان دنوں گرایا جا چکا ہے۔

استاد:۔ کیا تم مسیحیوں سے محبت کرتے ہو؟۔ شفیقہ:۔ ہاں ہم ان سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 402/495

استاد:۔ جب تمہارے سامنے پادری گزرتا ہے تو تم کیا کرتے ہو؟۔ شفیقہ:۔ ہم وہیں کھڑے ہو جاتے ہیں بالکل حرکت نہیں کرتے۔

استاد:۔ اگر یہ لڑکا عیسائی ہو جائے اور ہم اس کے گلے میں صلیب لٹکا دیں تو کیا تم اس سے محبت کرو گے؟۔ شفیقہ:۔ ہاں میں اس سے محبت ہی نہیں کروں گی بلکہ اپنے باپ کی مرضی کے خلاف اس سے شادی بھی کروں گی۔

استاد:۔ میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اس بات کی گواہی دے کہ معبود برحق صرف اللہ کی ذات ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ شفیقہ:۔ نہیں جب تک تو اس لڑکے کو سزا نہ دے دے کیونکہ اس نے تیری نصیحت پر عمل نہیں کیا جب تو نے اسے کہا کہ غصہ مت کیا کر۔

استاد:۔ کیا تو جنت چاہتی ہے یا دوزخ؟۔ شفیقہ:۔ میں جنت میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔

استاد وحید: کیا تو مسلمان جنات سے تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے؟۔ شفیقہ:۔ میں ان سے نہیں ملنا چاہتی۔

وحید:۔ کیا تم ہمارے درس میں کبھی شامل ہوئے ہو؟۔ شفیقہ:۔ ہم مسجد دارالسلام میں حاضر ہوئے تھے لیکن باہر ہی کھڑے رہے۔

وحید:۔ کیا تم ایسا گھر پسند کرتے ہو جس میں ٹیلی ویژن اور موسیقی اور تصاویر ہوں؟۔ شفیقہ:۔ ہم ایسے گھر کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

وحید:۔ کیا تم ایسے گھروں میں داخل ہوتے ہو جن میں قرآن پڑھا جاتا ہو؟۔ شفیقہ:۔ ہم داخل نہیں ہوتے اور اگر پہلے سے موجود ہوں تو قرآن کی تلاوت سن کر وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

وحید:۔ اب میں تجھ پر اسلام پیش کرتا ہوں لیکن تجھ سے زبردستی نہیں کرتا۔ شفیقہ:۔ نہیں جب تک تو اس لڑکے کو سزا نہ دے دے کیونکہ اس نے تیری نصیحت پر عمل نہیں کیا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وحید:۔اب اس کی ماں کا کیا حال ہے؟۔شفیقہ:۔اب وہ بہت راحت محسوس کرتی ہے لیکن جب سے یوسف نامی مسیحی جن اس سے نکلا ہے مجھے بہت افسوس ہے۔

وحید:۔کیا تجھے اسلام لانے سے کوئی منع کرتا ہے۔شفیقہ:۔میرا باپ مجھے اسلام لانے سے منع کرتا ہے۔اگر وہ موافقت کرے تو میں اسلام لاؤں گی۔

وحید:۔تو اپنے باپ کو ہمارے پاس بھیج۔آواز:۔تو کیا چاہتا ہے؟

ہم نے واضح طور پر محسوس کیا کہ آواز نہایت گونج دار ہوگئی ہے۔

وحید:۔بسم اللہ، تیرا نام کیا ہے؟۔آواز:۔میرا نام جرجس ہے۔

وحید:۔تیرا مذہب کیا ہے۔جرجس:۔مسیحی ہوں۔

وحید:۔تیری عمر کتنی ہے؟۔جرجس:۔میری عمر پینتالیس سال ہے۔

وحید:۔تو اس لڑکے میں کیوں رہتا ہے؟۔جرجس:۔میں تو نہیں رہتا لیکن میری بیٹی ضرور رہتی ہے۔

وحید:۔تم اس سے کیا چاہتے ہو؟۔جرجس:۔ہم چاہتے ہیں کہ وہ نماز سے دور رہے۔کیونکہ اس سے ہمیں نہایت تکلیف ہوتی ہے۔

وحید:۔میں نے تیری بیٹی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ اگر میرا باپ اسلام لے آئے تو میں بھی اسلام لے آؤں گی تو کیا تو اسلام قبول کرے گا؟۔

جرجس:۔تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر کہنے لگا۔میں موافق ہوں۔

وحید:۔دل سے مسلمان ہونا چاہتا ہے یا صرف زبان سے؟۔جرجس:۔میں دل سے مسلمان ہو رہا ہوں۔

وحید:۔ میرے ساتھ کہہ:"اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ شہادۃ حق و صدق علیہا نحیی و علیہا نلقی اللہ عزوجل خارجۃ من قلبی اللھم ان کنت صادقا فاخلص توبتی و اعنی علی ایمانی و ان کنت کاذبا فمکن

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

المومنین منی۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں سچی اور حقیقی گواہی دے رہا ہوں اس پر ہی ہم زندہ ہیں اور اس پر ہم اللہ عزوجل سے ملیں گے۔ یہ میرے دل کی گواہی ہے۔ اے اللہ اگر میں سچا ہوں تو میری توبہ کو خالص کر دے اور میرے ایمان پر میری مدد فرما اور اگر میں جھوٹا ہوں تو تمام مومنوں کو میرے اوپر غالب کر۔"

وحید:۔اب تو شفیقہ کو ہمارے پاس بھیج دے تاکہ ہم اس سے اہم بات کر لیں جب شفیقہ آگئی تو وحید نے اس سے پوچھا اسلام کے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟۔ شفیقہ:۔اللہ کیلئے میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔

وحید:۔میرے ساتھ ساتھ گواہی کے الفاظ دہراتی جاؤ۔ پھر وحید نے اسے کہا تو اب سب مسلمانوں کیلئے دعا کر۔ شفیقہ نے پہلے زبان سے گواہی دی پھر مسلمانوں کیلئے دعا کی۔

وحید: کیا میں تجھے قرآن سناؤں؟۔ شفیقہ:۔ہاں سناؤ۔

وحید: میں نے اس کے سامنے سورت کہف کا آخری رکوع پڑھا اور سورت اخلاص پڑھی۔

اللہ اکبر: وہ کتنی محبت اور عقیدت سے قرآن سن رہی تھی۔

وحید: ہم چاہتے ہیں کہ تیرا نام تبدیل کر دیں اور فاطمہ رکھ دیں۔ شفیقہ:۔جی ہاں مجھے فاطمہ نام بڑا پسند ہے۔

وحید: ہم تجھے نماز باجماعت کی نصیحت کرتے ہیں اور یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مسجد میں وعظ و نصیحت کی محفلوں میں حاضر ہوا کر۔

فاطمہ: اب مجھے مسلمان اچھے لگتے ہیں اور میں اسلام سے محبت کرتی ہوں۔

وحید: میری رائے میں تجھے پردہ بڑا اچھا لگے گا۔ فاطمہ:۔میں حجاب تو اوڑھ لوں گی لیکن فی الحال نقاب نہیں لوں گی۔ تاکہ لوگ مجھ سے ڈر نہ جائیں۔ تاہم حجاب

facebook.com/Salfi.tasawuf

اوڑھنے سے سب لوگ مجھے اچھا سمجھیں گے۔ لیکن تھوڑی سی بحث اور افہام و تفہیم کے بعد فاطمہ نقاب لٹکانے پر راضی ہو گئی۔

وحید: ہم چاہتے ہیں کہ تو اپنے باپ کو ہمارے پاس بھیج تا کہ ہم اس سے گفتگو کر سکیں۔

اس کا باپ آیا اس کا نام جرجس تھا ہم نے اس کا اسلامی نام محمد رکھنا چاہا لیکن پہلے اس سے پوچھا۔ جرجس:۔ہاں، مجھے یہ نام پسند ہے۔

وحید نے اسے قرآن سنایا۔ جو اس نے پورے شوق اور عقیدت سے سنا۔

وحید نے محمد سے پوچھا: کیا تم انسانی شکل اختیار کر لیتے ہو؟۔ محمد: ہم بحیثیت جن انسانی شکل تو اختیار نہیں کر سکتے لیکن مختلف حیوانات کی شکل و صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جیسے کتا، بلی وغیرہ۔

وحید: تم کونسا رنگ پسند کرتے ہو؟۔ محمد: ہم سیاہ رنگ کو ترجیح دیتے ہیں۔

وحید: کیا تم مختلف آوازیں نکال سکتے ہو؟۔ محمد: ہم جس جسم میں ہوں اسی کی زبان سے بولتے ہیں خود کوئی آواز نکالنے سے قاصر ہیں۔

وحید: تم کتنی دیر میں شہر کے مشرق میں جا کر واپس آ سکتے ہو؟۔ محمد: صرف ایک منٹ یا اس سے بھی کم وقت میں ہم اتنا فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔

وحید: تم باپ اور بیٹی مجھ سے عہد لے لو اور پھر اس جسم سے چلے جاؤ لیکن جانے سے پہلے ایک نصیحت سن لو کہ احکام دینی سیکھ لو تا کہ تمہیں دنیا و آخرت میں فلاح مل سکے۔ اس کیلئے دینی محفلوں میں شرکت لازمی ہے۔

محمد اور فاطمہ: بیک وقت کہنے لگے ہمیں یہ منظور ہے پھر دونوں نے عہد کی عبارت پڑھی اور السلام علیکم کہہ کر چلے گئے۔

لیکن ان کے جانے سے پہلے استاد وحید نے سابق جن محمد ابراہیم کو ان کے ذریعے بلوایا۔

وحید: اے ابراہیم اگر ہم تیری شادی فاطمہ سے کر دیں تو کیا تم راضی ہو جاؤ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گے؟۔ابراہیم:۔مجھے منظور ہے تاہم پہلے فاطمہ کے باپ سے آپ پوچھ لیں۔

وحید: ابراہیم کو ہی پیغام دیا کہ محمد کو ہمارے پاس بلواؤ۔محمد آیا اور اپنی بیٹی کی رضا مندی سے اس کی شادی ابراہیم سے کر دی۔

پھر تینوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ جامع مسجد کے قریب رہیں گے۔اس سے پہلے کہ یہ مکالمہ ختم ہو وحید نے محمد کو کہا کہ وہ اپنے مسلم انسانی بھائیوں کیلئے چند نصیحتیں کرے۔

محمد: میں آپ سب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور کہا کریں۔ کثرت سے قرآن پڑھا کریں۔ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ موسیقی سے پرہیز کریں۔ان نصائح کے ساتھ ہی یہ عجیب وغریب لیکن عملی تجربہ اختتام پذیر ہوا۔

یہ تمام مکالمات کیسٹ میں ریکارڈ ہیں اور یہ کیسٹیں سامعین کے پاس موجود ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں تمام فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی کے کام کرنے کی توفیق دے۔(جنات اور جادو کا توڑ ص:١١٠ تا ١١٦)

"غوطہ زن جن" سے ملاقات:۔

میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ میرے باپ کو جن تنگ کرتے ہیں آپ تشریف لائیں اور علاج کریں۔ میں نے اس سے ابتدائی سوالات پوچھ کر اندازہ کیا کہ واقعی اس آدمی کے پاس جا کر دیکھنا چاہیے۔

میں اپنے تین دوستوں کے ہمراہ اس آدمی کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ آدمی اپنے پورے ہوش وحواس میں بیٹھا ہوا ہے اس کی عمر پینتالیس سال کے لگ بھگ تھی۔

☆میں نے اس سے اس کا نام پوچھا تو اس نے اپنا نام محمود بتایا۔ میں نے اس سے پوچھا تمہاری تکلیف کی کیفیت کیا ہے؟ وہ بولا مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مجھے کوئی جن عورت چمٹ گئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ وہ تجھ کو چھوڑ

facebook.com/Salfi.tasawuf

دے؟

وہ بولا:۔ہاں! میں یہی چاہتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے بہت زیادہ پریشان کیا ہے اور بعض اوقات تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں بیوی کو جدا کردوں۔

میں نے اسے کہا کہ وہ وضو کرے جبکہ ہم سب نے بھی وضو کرلیا میں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ اس پر دم پڑھے۔جب اس نے دم پڑھا تو مکمل پڑھنے سے پہلے ہی جسم تھر تھرا اٹھا میں سمجھ گیا کہ جن حاضر ہو گیا۔

میں نے کہا بسم اللہ۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں تو کون ہے؟ تو بدلی ہوئی آواز آئی کہ میں جننی ہوں۔

میں نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟۔بولی میرا نام ستی وائرس ہے۔میں نے پوچھا تیرا دین کیا ہے؟ تو خاموش ہو گئی۔

میں نے پوچھا کیا تو مسلمان ہے؟ کہنے لگی۔نہیں۔میں نے پوچھا کیا تو کافرہ ہے؟ کہنے لگی نہیں۔

میں نے پوچھا کیا تو مسیحیہ ہے؟ کہنے لگی نہیں۔بلکہ میں کوئی دین وغیرہ نہیں جانتی۔میں لادین ہوں۔

میں نے پوچھا:۔تو کہاں رہتی ہے؟ کہنے لگی میں غوطہ خور جنات میں سے ہوں جو پانی میں رہتے ہیں۔میں بحر احمر میں رہتی ہوں۔

میں نے پوچھا تو محمود میں کیوں داخل ہوئی؟۔کہنے لگی تا کہ اس سے انتقام لے سکوں۔

میں نے پوچھا:۔اس نے کیا کیا؟۔جننی نے بتایا: کہ میرا رشتہ دار جن ایک آدمی میں داخل ہو گیا۔محمود نے جن پکڑ لیا اور اسے بہت زیادہ مارا حالانکہ محمود بذات خود ایک جاہل آدمی ہے یہ ہم سے اپنا دفاع بھی نہیں کرسکتا۔

جب وہ تنہا اندھیری رات میں ویران مقام سے گزر رہا تھا۔میں اس میں داخل ہو گئی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

میں نے پوچھا:۔تو کب سے اس کے اندر ہے؟۔وہ بولی:۔تقریباً بیس سال سے اس کے اندر ہوں۔

میں نے اسے اسلام کی پیشکش کی۔

تو کہنے لگی آپ مجھے تین دن کی مہلت دیں میں سوچ کر اپنے فیصلے سے تجھے آگاہ کروں گی۔

میں نے اتنی مہلت دینے سے انکار کر دیا اور اسے خبردار کیا کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں سوچ کر بتایئے۔

کہنے لگی ٹھیک ہے میں مسلمان ہو جاتی ہوں لیکن میری ایک شرط ہے۔کہ میں محمود کے ساتھ رہوں گی اس سے باہر نہیں نکلوں گی۔

میں نے اسے تسلی دی کہ یہ ایک علیحدہ معاملہ ہے۔تیرے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کہنے لگی تو پھر ٹھیک ہے میں نے اس سے شہادتین کا اقرار کروایا۔اس نے اپنی توجہ کا اعلان کیا اور اپنا نام ام ابراہیم چن لیا۔

میں نے اسے بتایا کہ تیری توبہ قبول ہونے کی یہ علامت ہے کہ تو ظلم سے باز آجا۔کہنے لگی میں نے کونسا ظلم کیا ہے؟

میں نے اسے بتایا کہ اس مظلوم انسان کے اندر رہنا تیرا بہت بڑا ظلم ہے۔تو اس سے فوراً نکل جا۔

کہنے لگی میں دو وجہ سے ہرگز نہیں نکلوں گی۔

۱۔وہ خواب میں مجھے خوبصورت عورت کے روپ میں دیکھتا ہے۔جب صبح ہوتی ہے تو اسے احتلام ہو چکا ہوتا ہے جبکہ میں لذت جماع سے پوری طرح ہمکنار ہوتی ہوں۔اور مجھے تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔دوسری وجہ یہ ہے میں بحر احمر میں جنات کے بادشاہ کی ملکہ تھی جب وہ فوت ہوا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOAT.ORG

تو میں اکیلی رہ گئی۔ اور میری اولاد بادشاہت کی مالک بن گئی۔ چونکہ وہ سب کافر ہیں جب انہیں میرے اسلام کا پتہ چلے گا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

میں نے اسے دلائل سے تفصیلاً بتایا کہ پہلا سبب تو شروع سے آخر تک باطل و مردود ہے۔ کیونکہ محمود تجھ سے محبت نہیں کرتا بلکہ سخت نفرت کرتا ہے۔ نیز وہ شادی شدہ ہے تجھ سے وہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔

دوسری وجہ کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ تو حفاظت کے پیش نظر اسلام لا کر بیت اللہ میں چلی جائے وہاں دیگر مسلمان جنات کے ساتھ تو بھی شامل ہو جا کوئی کافر وہاں تجھے گزند نہیں پہنچائے گا۔

کہنے لگی مجھے تین منٹ کی مہلت دو میں نکل جاؤں گی۔ کچھ دیر بعد محمود کو افاقہ ہو گیا اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر کہنے لگا۔ آپ کا شکریہ اور اللہ کا بھی شکر ہے کہ جن چلا گیا۔

میں نے کہا: کہ نہیں مجھے ایسے لگتا ہے کہ وہ مریض کی آنکھوں میں بیٹھی ہے۔

پھر میں نے اپنا ہاتھ اس کے دونوں کندھوں اور دونوں گھٹنوں پر رکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ابھی تک موجود ہے اور صرف حیلہ سازی کر رہی تھی۔

میں نے اپنے ساتھی کو دم پڑھنے کیلئے کہا ابھی اس نے دم مکمل نہیں کیا کہ وہ حاضر ہو گئی۔ میں نے غضب ناک لہجے میں کہا: ام ابراہیم کیا اس طرح تو ہمیں دھوکہ دینا چاہتی ہے؟

کہنے لگی۔ آپ یقین کریں میں اس سے محبت کرتی ہوں تقریباً بیس سال سے اس کے ساتھ رہتی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ اسے چھوڑ جاؤں۔

میں نے اسے بتایا کہ اس طرح ہمارے درمیان پیار و نرمی اور اخوت و احترام باہمی کا جو تعلق تھا وہ ختم ہو گیا اب لاٹھی چارج اور جلنا مرنا ہو گا۔ میں قرآن پڑھوں گا اور تو جل جائے گی۔ کہنے لگی نہیں: ایسے نہیں کرنا۔ میں عنقریب چلی جاؤں گی۔

تقریباً دو یا تین منٹ تک ہائے محمود ہائے محمود کہتی رہی پھر چلی گئی۔ بہر حال

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

تمام تعریفات اللہ وحدہ کیلئے ہیں۔(یہ کیسٹ بھی موجود ہے)

(جنات اور جادو کا توڑ، ص:۱۱۷۔۱۲۰)

جرجس جن کے خاندان سے ملاقات:۔

ایک عورت بیمار ہوگئی اس کے خاوند نے ہر قسم کا علاج کرایا لیکن اسے شفا نہ ملی آخر کار ایک نوجوان آدمی نے جا کر اسے دم کیا تو جن حاضر ہوگیا اس کا نام جرجس تھا معالج نے اسلام کی دعوت دی تو جن مسلمان ہوگیا۔اور عورت سے نکل گیا لیکن دو ماہ کے بعد، عورت کو پھر دورہ پڑ گیا۔اس کا خاوند میرے پاس آیا میں اس کے ساتھ چلا گیا۔میں نے جونہی دم پڑھا۔جن گونج دار آواز میں بولا۔تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟

میں نے پوچھا:۔بسم اللہ (اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں) تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا:۔یوحنا

میں نے کہا: کہ کیا تو مسیحی ہے؟ کہنے لگا ہاں!۔میں نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں اس عورت میں داخل ہوا ہے؟

کہنے لگا: تم نے میرا بیٹا جرجس مسلمان کر لیا ہے میں اسی کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔

میں نے اسے بتایا کہ میں تیرے سامنے بھی اسلام کی دعوت رکھتا ہوں اگر تو نے اسے قبول کیا تو الحمد للہ اور اگر اپنی مرضی سے تو اس کو قبول نہ کرے تو میں تجھے مجبور نہیں کروں گا۔

کہنے لگا:۔بہتر یہ ہے تو آرام سے بیٹھ جا اور خاموش رہے۔

میں نے کہا: میں ایسا کیوں کروں؟

کہنے لگا:۔اس لیے کہ میں جنات کا پادری ہوں۔

میں کیسے اسلام قبول کر سکتا ہوں؟ میں نے اسے پیشکش کی کہ پہلے وہ مجھے دلائل کے ذریعے نصرانیت کی دعوت دے اگر میں مطمئن ہوگیا تو تو مجھے اپنے دین میں شامل کر لے اور اگر میں مطمئن نہ ہوا تو تیرے سامنے اسلام پیش کروں گا اگر تو مطمئن ہوگیا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تو ہٹ دھرمی اور تعصب کے بغیر اللہ کی رضا کیلئے اسے قبول کرنا پڑے گا۔

کہنے لگا ٹھیک ہے پہلے تو اسلام پیش کر۔

میں نے دین نصاریٰ کے متعلق شکوک و شبہات سے بات شروع کی۔ اور اسے اس بات کا قائل کیا کہ اصلی دین مسیح، ناپید ہے مسیح کے شاگرد ہونے کے دعویداروں نے اپنے ہاتھ سے انجیلیں لکھیں جن میں بے شمار تضادات پائے جاتے ہیں اور ان میں انبیاء علیہم السلام جیسی مقدس ہستیوں کے متعلق بے شمار نازیبا الفاظ ہی نہیں جملے اور پیراگراف تک ملتے ہیں۔ تو کیا یہ دین سچا ہوسکتا ہے؟ جب تک میں اسے ایک نکتے پر مطمئن نہ کرتا دوسرے نکتے کو شروع نہ کرتا وہ اگرچہ دین نصاریٰ کی تحریفات اور قرآنی حقانیت سے پوری طرح واقف نہیں تھا تاہم ابتدائی معلومات وہ ضرور رکھتا تھا اور اچھے اور علمی انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی اس میں تھی۔ لہٰذا وہ ہر ہر نکتے پر خوب ٹھونک بجا کر اور دل کھول کر مناظرہ اور مباحثہ کرتا اور میں نے بھی اللہ کے فضل سے صبر کا دامن نہ چھوڑا اور اس کے دلائل کے تار پود بکھیر کر اسلام کی حقانیت اس سے منوالی۔

آخر کار میں نے اسے اسلام کی دعوت دے ہی ڈالی۔ اور اسے اسلام کے محاسن و میزان خصوصاً عدل و انصاف اور مساوات و ہمدردی، اخوت، احترام کے پہلوؤں سے خوب آگاہ کیا۔ جب وہ پوری طرح مطمئن ہوگیا تو کہنے لگا۔ مجھے قرآن سناؤ۔

میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس کے سامنے تلاوت کیا:

"لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنو الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاری ذلک بان منھم قسیسین و رھبانا و انھم لا یستکبرون ○ و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا امنا فاکتبنا مع الشاھدین ○ و ما لنا لا نومن باللہ و ما جاءنا من

facebook.com/Salfi.tasawuf

الحق و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین ٥ فاثابہم اللہ بما قالوا جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا و ذالک جزاء المحسنین"۔(المائدہ:۸۲ تا ۸۵)

جب میں نے تلاوت ختم کی اور دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور وہ بالتکرار کہہ رہا تھا۔ میں ایمان لایا میں ایمان لایا۔ میں ایمان لایا۔

میں نے پوچھا کیا تو دل سے ایمان لایا ہے یا صرف زبان سے؟

کہنے لگا میں دل سے ایمان لایا ہوں پھر اس نے اپنی توبہ کا اعلان کیا۔ میرے ساتھ گواہی کا اقرار کیا، مجھ سے عہد لیا اور چلا گیا۔

مریضہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اسے اپنے ساتھ جاری رہنے والے حادثے کا احساس تک نہیں تھا۔ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ یہ عورت جنات کے انسانی جسم میں داخلے کی منکر تھی۔ لیکن ایک ماہ کے بعد وہ عورت پھر بیمار ہوگئی میں اس کے خاوند کے ہمراہ گیا اور اس پر دم پڑھا تو جننی حاضر ہوگئی۔

☆ میں نے پوچھا: بسم اللہ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) تو کون؟ بولی: میں مریم ہوں۔

☆ میں نے پوچھا: تو اس عورت میں کیوں داخل ہوئی ہے؟۔ وہ کہنے لگی: تاکہ میں اپنے خاوند اور بیٹے کا انتقام لے سکوں جن دونوں کو تم نے مسلمان کرلیا ہے۔

☆ میں نے کہا: یعنی تو بھی مسیحیہ ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔

☆ میں نے اسے کہا: میری ایک بات سن لے۔ اس نے انکار کرتے ہوئے کہا میں تیری آدھی بات بھی سننے کیلئے تیار نہیں۔ کیونکہ تو جادو کے زور پر جنات کو مسلمان کرلیتا ہے۔ مجھے اس عورت کے پاس بھیجتے ہوئے میرے رشتہ دار جنوں نے سختی کے ساتھ منع کیا تھا کہ نہ تو توحید کی بات سنو گی اور نہ ہی اس سے قرآن سنو گی۔

میں نے اسے پیشکش کی۔ کہ وہ مجھ پر عیسائیت پیش کرے اگر اس نے مجھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مطمئن کر لیا تو پھر ٹھیک ہے وگرنہ میں تیرے سامنے اسلام پیش کروں گا۔ اگر تو مطمئن ہو گئی تو اسلام قبول کر لینا وگرنہ تیری مرضی......

اس نے مجھ سے پہلا سوال یہ کیا کہ جب تمہیں احتلام ہوتا ہے۔ تو غسل کیوں کرتے ہو؟ حالانکہ منی صرف ایک عضو سے نکلی ہے۔

میں نے جواب دیا:۔ ہم اس لیے غسل کرتے ہیں کہ منی سارے جسم سے نچڑ کر آتی ہے خصوصاً ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے متاثر ہوتے ہیں جو جسم کے اعصابی نظام کو کنٹرول کرتے ہیں اور اخراج منی کے بعد تمام جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا غسل ضروری ہے تاکہ پورا بدن دوبارہ چست ہو جائے۔ وہ خاموش ہو گئی۔

☆ میں نے اس سے سوال کیا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟۔ کہنے لگی: عیسیٰ بھی اللہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

☆ میں نے پھر پوچھا: تم اپنے گلے میں صلیب کیوں لٹکاتے ہو؟۔ اس نے جواب دیا: کیونکہ یہود ملعون نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر لٹکایا تھا۔

☆ میں نے اعتراض کیا: کیا معبود اپنا دفاع کرنے سے عاجز و بے بس ہو گیا؟

وہ لاجواب ہو گئی: میں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰ الٰہ نہیں ہے۔ وہ فوراً کہنے لگی: وہ اللہ کا بیٹا ہے۔

☆ میں نے اعتراض کیا: کہ معبود اپنے بیٹے کا دفاع بھی نہ کر سکا۔ وہ پھر لاجواب ہو گئی۔

☆ میں نے پھر کہا: کہ اس کا یہ معنیٰ ہوا کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا نہیں۔ اس نے مجھ سے پوچھا: تم عیسیٰ کے متعلق کیا کہتے ہو؟

☆ میں نے اسے بتلایا: ہم عیسیٰ علیہ السلام کو ولد الزنا بھی نہیں کہتے جس طرح یہودیوں نے کہا اور نہ ہم تمہاری طرح اسے اللہ کا بیٹا کہتے ہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کی روح ہیں اور اس کے حکم سے وہ پیدا

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حکم ''کن'' کے ذریعے پیدا کیا۔ وہ بولی: آپ کا کلام دل کو لگتا ہے اور ذہن اسے قبول کرتا ہے۔ آپ مجھے کچھ قرآن سنائیں۔

☆ میں نے اسے سورۃ طٰہٰ کی پہلی چھ آیات سنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''طٰہٰ، ... ما انزلنا علیک القران لتشقی o الا تذکرۃ لمن یخشی o تنزیلا ممن خلق الارض والسموات العلی o الرحمن علی العرش استوی o له ما فی السموات و ما فی الارض و ما بینهما و ما تحت الثری'' (طٰہٰ: ۱ تا ٦)

فوراً پکار اُٹھی: ۔ میں اسلام لاتی ہوں۔ مجھے اسلام قبول ہے۔ میرے ساتھ اس نے شہادتین کا اقرار کیا پھر عہد لیا اور چلی گئی۔

دو ماہ کے بعد وہی عورت بیمار ہوگئی۔ اس کا خاوند میرے پاس آیا تو میں نے اسے کہا کہ جب تک تمہاری بیوی ہماری دی ہوئی ہدایات پر عمل نہیں کرے گی اسے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

وہ بولا یہ حقیقت ہے کہ وہ آپ کی ہدایات پر عمل نہیں کرتی کیونکہ ذہنی طور پر مطمئن ہی نہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے وہ تلاوت نہیں کرتی۔ تاہم میں نے جب آیات پڑھیں تو جن بول اٹھا میں نے اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اس سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ کہنے لگا میرا نام پرسوم ہے۔

☆ میں نے اس کا مذہب پوچھا تو کہنے لگا۔ کہ وہ مسیحی ہے۔ میں نے پوچھا تو اس عورت میں کیوں داخل ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ اپنے چچا اور اس کی بیوی اور اس کے بیٹے کا انتقام لینا چاہتا ہے کیونکہ تم نے انہیں مسلمان کرلیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کیا میں تجھے اسلام کی دعوت دوں؟ ۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں بلکہ میں تیرے سامنے عیسائیت پیش کرتا ہوں۔ میں تیرے سامنے اسی لیے آیا ہوں تا کہ تجھ سے مباحثہ کر سکوں کیونکہ میں کنیسہ میں مدرس رہا ہوں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

☆میں نے اسے کہا تو جو چاہتا ہے پوچھ لے۔اس نے پہلا سوال کیا کہ تم کہتے ہو کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا نہیں تو پھر بتاؤ کہ اس کا باپ کون ہے؟

☆میں نے اس کیلئے وضاحت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار طریقوں سے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں تا کہ ہمیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۔ ماں باپ کے بغیر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ ۲۔ ماں کے بغیر حواء علیہا السلام کو پیدا کیا۔

۳۔ باپ کے بغیر عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ ۴۔ دیگر سب انسانوں کو ماں اور باپ سے پیدا کیا۔

اگر ہم یہ کہیں کہ عیسیٰ اس لیے اللہ کے بیٹے ہیں کیونکہ ان کا باپ نہیں تو پھر ہمیں یہ بھی کہنا پڑے گا حواء اللہ کی بیٹی ہیں نعوذ باللہ کیونکہ ان کی ماں نہیں اس بات کے بطلان کا علم ہر سلیم الفطرت انسان کو ہے۔ یہ اہم نقطہ سن کر وہ مطمئن ہو گیا۔

یہ مباحثہ گیارہ بجے دوپہر سے لے کر چار بجے عصر تک رہا۔صرف نمازوں کا وقفہ کیا گیا۔آخر کار اس نے اسلام قبول کرلیا۔اور اپنا نام علی رکھا پھر کہنے لگا کہ میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں اپنی قوم کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دوں۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ ابتداء میں وہ دین کا علم سیکھے اور قرآن یاد کرے پھر دین کی تبلیغ کرے۔

پھر وہ اپنے چچا، چچی، اور ان کے بیٹے سے وہیں ملا اور پھر چلا گیا ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار ہوگئی۔ میں گیا دم کیا جن حاضر ہوا اور مجھے بتایا کہ علی کو عیسائی جنوں نے قید کرلیا ہے۔ میں نے اسی جن کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھ صحت مند اور طاقتور نوجوان میرے پاس لائے گا۔ پھر میں نے ان پر ایک کو امیر بنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ لڑائی کے دوران اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ اور آیت الکرسی پڑھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ علی کو دشمن کی قید سے چھڑا لائے لیکن علی زخموں سے چور تھا اور ہائے ہائے کر رہا تھا۔ میں نے اسے تسلی دلائی اور کہا کہ وہ اس تکلیف کو اللہ کے ہاں اجر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سمجھے۔ پھر انہیں کہا کہ آئندہ وہ اس جسم میں ہرگز لوٹ کر نہ آئیں۔ وہ سب چلے گئے والحمدللہ۔ یہ سب مفصل مکالمے تین کیسٹوں پر ریکارڈ ہیں اگرچہ حالات وواقعات بہت زیادہ ہیں لیکن ہم انہیں پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اور انسانوں اور جنوں کے رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہی ہدایت دیتا ہے اور وہی شفا بھی دیتا ہے۔ اور وہی ہمیں لوگوں کے صحیح علاج کی توفیق بھی دیتا ہے۔

جنات کی مرگی سے بچنے کیلئے چند تدابیر:۔

ہم یہاں ان نصیحتوں کا ذکر کرتے ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان جناتی مرگی سے محفوظ رہ سکتا ہے اور کتاب کے آخر میں مفصل تدابیر ذکر کی جائی گی۔ ان شاء اللہ۔

۱۔ اذکار مسنونہ کی پابندی کریں۔ ۲۔ بلند مقام سے کودتے وقت بسم اللہ کہیں۔ ۳۔ زمین پر گرم پانی گراتے وقت بسم اللہ پڑھیں۔

۴۔ اندھیرے کمرے میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہیں۔ ۵۔ کتے یا بلی کو مت ستائیں۔ ۶۔ وضو کرکے سوئیں۔ ۷۔ سوراخ یا دراڑ میں قضائے حاجت مت کریں۔ ۸۔ گھر میں نکلنے والے سانپ کو تین دن کی مہلت دے کر ماردیں۔ گھر سے باہر ہر سانپ کو قتل کردیں۔ اسے مہلت دینے کی ضرورت نہیں۔ ۹۔ رات کو تنہا صحراء میں مت داخل ہوں۔ ۱۰۔ جب بھاری چیز زمین پر گرانے کا ارادہ کریں تو بسم اللہ پڑھیں۔ (جنات اور جادو کا توڑ، ص:۱۲۰ تا ۱۲۷)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ...... مصنف:۔ مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ۔ ناشر:۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ویلفیئر سوسائٹی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آج تک برکات موجود رہنا:۔

ایسی صاحب کمال ہستیاں کبھی فنا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں مٹنے والوں کو بقائے دوام بخش دیتا ہے۔ نیک ناموں کے نشان باقی رہیں گے حشر تک "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون" (یونس:۱۰/۶۲)

میں اس کتاب کے بارے میں کچھ بھی عرض کرنے کے قابل نہیں ہاں اس قدر معلوم ہے کہ جب سے بحیثیت مدرس مولوی صاحب کی مسجد میں آیا ہوں۔ عرصہ دراز سے یہیں کا ہو کر رہ گیا ہوں۔ آج بھی اس مسجد میں اُن کی برکات موجود ہیں۔

تذکرہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ طالبین حق کیلئے گرانقدر روحانی دولت ہے آپ کی پوری زندگی شریعت محمدی ﷺ کا نمونہ تھی، آپ کے فرمودات و معمولات رعب و وقار، تواضع وانکسار، متانت و شرافت، خشوع و خضوع، غنائے قلب حلم وتحمل، اعتدال پسندی، مہمان نوازی، خادم پروری، خوش مزاجی، نفاست پسندی، اتباع سنت پر مبنی تھی۔ صبر ورضا، نیکی وتقویٰ، خدمت خلق خدا میں بلند مقامِ احسان پر فائز تھے اور اُس کے اثرات آج بھی ان کے خاندان میں نظر آتے ہیں۔

قاری طاہر محمود، ایم اے وفاق فاضل جامعہ اسلامیہ چاہ شاہاں گوجرانوالہ مدرس شعبہ حفظ جامع مسجد رحمانیہ، مولانا غلام رسول رحمہ اللہ والی قلعہ اسلام

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۲۲-۲۳)

صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے جانشین:۔

ایک دن صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ (ماموں کانجن ضلع فیصل آباد) کے جانشین حضرت مولانا صوفی عائش محمد صاحب حفظہ اللہ عصر کی نماز کے بعد تشریف لے آئے۔ وہ قلعہ میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرے، پھر واپس تشریف لے گئے۔ اگرچہ یہاں ان کے قیام کا وقفہ بہت مختصر تھا، لیکن انکی سادگی، درویشی، اخلاقی بلندی اور پُرخلوص محبت آج بھی یاد آتی ہے تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۲۶)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 418/495

سوانحی خدمت کیلئے عملی کوشش:۔

ہر آنے والے صالح فطرت مہمان کی طرف سے ایک ہی تقاضا ہوتا کہ مولانا رحمہ اللہ کی زندگی کے بارے میں کوئی کتاب یا ان کی سوانح عمری ہو تو ہمیں عنایت کریں، لیکن میرے پاس کچھ بھی نہ ہوتا۔ آنے والوں کا اشتیاق اور اصرار دیکھ کر ندامت کا شدید احساس ہوتا۔

حاجی محمد سعید طاہر میرے نہایت مخلص اور مہربان دوست ہیں۔ اولیائے کرام کی تاریخ اور شخصیات کے بارے میں معلومات کا مجسم انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ جب بھی ان سے اس موضوع پر بات ہوئی انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے حالات زندگی از سرنو مرتب کیے جائیں جس سے موجودہ نسل یقینا فائدہ اٹھائے گی اور اپنے اسلاف سے آگاہی حاصل کرے گی۔ محترم حاجی صاحب اور ان کے دوست چودھری صدیق احمد ایڈووکیٹ اس پر پیہم اصرار بھی کرتے رہے۔ ان کے مسلسل اسرار نے مجھ ناچیز میں ایک عملی تحریک پیدا کر دی اور میں نے جتنا مواد دست یاب ہوسکتا تھا اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

حاجی محمد سعید طاہر نے اپنے ایک مخلص دوست کتب کثیرہ کے مترجم اور بہترین مصنف مولانا محمد نذیر رانجھا سے مولانا مرحوم ومغفور کے فارسی مکتوبات کا اردو ترجمہ کروایا۔ محترم رانجھا صاحب نے اپنی ملازمت اور تصنیفی مصروفیات کے باوجود نہ صرف اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا بلکہ مفید مشورہ سے بھی نوازا۔ ان میں سے ایک مشورہ یہ بھی تھا کہ اس عظیم کتاب کی تیاری اور ترتیب کیلئے ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جائے جو فن تاریخ کا ماہر اور تذکرہ نگاری میں ممتاز اور باکمال ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ اس عظیم تصنیفی کام کیلئے نہایت اہم شخصیت کا چناؤ بھی حاجی صاحب کی نگاہِ بصیرت کا

WWW.URDUARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کمال ہے۔ان کی نگاہ انتخاب مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ پر جا کر ٹھہر گئی۔ ہم تینوں دوست مولانا بھٹی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا سے اپنا تعارف کرایا اور مدعا بیان کیا۔ مولانا نے ہماری آمد پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ ہماری والہانہ طریقے سے آؤ بھگت کی اور کام کی بصدر رضا و خوشی ذمہ داری قبول کر لی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ ایک عبقری شخصیت، جید عالم دین، صاحب طرز ادیب اور کتب کثیرہ کے مصنف ہیں۔ ان کا غیر معمولی حافظہ ان پر اللہ رب العزت کا اضافی کرم ہے۔ زیر مطالعہ تصنیف کیلئے اگر مولانا بھٹی کا انتخاب نہ ہوتا تو یہ علمی اور تاریخی ورثہ اتنے خوب صورت اور عمدہ طریقے سے قارئین کرام تک نہ پہنچ پاتا۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۲۶۔۲۷)

صاحب کرامات بزرگ:۔

اس زمانے میں گوجرانوالہ کے متعدد لوگوں سے سنا کہ قلعہ میہاں سنگھ (قلعہ اسلام) میں ایک بہت بڑے عالم سکونت پذیر تھے، جن کا نام مولوی غلام رسول تھا وہ صاحب کرامات بزرگ تھے اور اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا تھا۔ استاذِ مکرم مولانا محمد اسماعیل سلفی بھی بعض اوقات ان کے تقوے اور خدماتِ دینی کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۳۱)

بزرگ والد کی کرامات پر بیٹے کی شہادت:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ ان کی قبولیت دعا اور کرامتوں کے بے شمار واقعات مشہور ہیں جو پہلی مرتبہ ان کے بڑے بیٹے مولانا عبدالقادر نے اپنی کتاب ''سوانح حیات مولانا غلام رسول'' میں بیان کیے۔ یہ کتاب آج سے کم و بیش اسی برس قبل شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد بھی چھپی۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور بہت پڑھی گئی۔ مولانا غلام رسول کے بارے میں اولیں ماخذ یہی کتاب ہے۔ میں نے اپنی کتاب فقہائے ہند (مطبوعہ ۱۹۸۹ء) میں ان کی بعض

facebook.com/Salfi.tasawuf

کرامتیں اسی کتاب کے حوالے سے لکھی ہیں۔(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۳۸)

کرامات پر اعتراض کرنے والے:۔

یاد رہے دنیا اللہ کے صالح بندوں سے کبھی خالی نہیں رہی۔ بعض لوگوں کو بزرگان دین کی کرامات اور قبولیت دعا کے واقعات پر اعتراض کرنے کی عادت ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سب لوگ ہماری طرح کے بے عمل ہیں، جس طرح ہماری دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح کسی کی بھی نہیں ہوتی۔(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۳۹)

حصولِ فیض اولیاء اور بزرگوں کی تلاش:۔

مولانا ممدوح ہمیشہ صالحین کی تلاش میں رہے اور انہوں نے پوری زندگی اصحابِ تقویٰ کی صحبت میں بسر کی۔ وہ صالحین کون تھے؟ وہ تھے ان کے استاذِ مکرم میاں سیّد نذیر حسین دہلوی، سیّد محمد امیر (کوٹھا والے) حضرت سیّد عبداللہ غزنوی، سیّد امام عبدالجبار غزنوی، مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی، حافظ عبدالمنان وزیرآبادی، مولانا رحیم بخش لاہوری رحمہم اللہ اور ان کی طرح کے دیگر حضراتِ گرامی۔ انہیں اصحابِ تقویٰ سے ملنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کا انتہائی شوق تھا، جہاں کسی نے کسی نیک آدمی کے بارے میں بتایا وہ اس کے پاس پہنچے۔(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۴۰)

تصنیف حضرت والا کی کرامت کا نتیجہ:۔

مولانا ممدوح صاحب کرامات بزرگ تھے اور اسے بھی ان کی کرامت ہی سے تعبیر کرنا چاہیے کہ اس فقیر نے ان کے حالات میں کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے حالات ساز گار بنا دیئے اور غیر متوقع طور پر کویت اور دہلی کے دور دراز ملکوں میں رہنے والے اہل علم نے بھی اس سلسلے میں میری مدد فرمائی۔(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۴۷)

چوہوں کا احترامِ ولی میں کھیت خالی کر جانا:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اب ایک واقعہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے صاحب زادے مولانا عبدالعزیز کے متعلق سنیئے جو پروفیسر محمد صدیق مان اپنے والد مکرم چودھری عبداللہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ چودھری صاحب ممدوح فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہمارے کماد کے کھیت میں بے شمار چوہے آ گئے اور کماد کی فصل برباد ہونے لگی۔ میں نے مولوی عبدالعزیز کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا تم جاؤ اور چوہوں کے بلوں کی مٹی لے کر کھیت کے تین کونوں میں بکھیر دو۔ چوتھا کونا خالی رہنے دینا۔ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد مولانا عبدالعزیز وہاں پہنچ گئے اور کھیت کے خالی کونے میں کھڑے ہو گئے۔ چودھری عبداللہ کہتے ہیں کہ مولانا نے مجھے بھی اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ آواز دی: چوہو! یہ کماد انسانوں کی خوراک ہے، تمہاری نہیں۔ لہٰذا تمام چوہے جلد از جلد کھیت سے باہر نکل جائیں۔ دوبارہ یہاں نہ آئیں۔

چودھری عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آواز سنتے ہی چوہوں کی قطاریں ہمارے پاؤں کے پاس سے گزر رہی تھیں۔ ان کے بچے ان کے مونہوں میں تھے۔ میری آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے اور خوشی سے ہنسی بھی آ رہی تھی۔

اس طرح کے بہت سے واقعات و کرامات مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اور ان کے بعض اخلاف کے بارے میں مشہور ہیں جو اس کتاب میں خوانندگانِ محترم کے مطالعے میں آئیں گے۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی ص: ۶۲۔ ۶۳)

اشعار لکھ کر دستار میں محفوظ رکھنا:۔

وفات کے بعد ان کی دستار سے حسب ذیل فارسی اشعار نکلے جو انہوں نے زندگی کے آخری دور میں لکھے اور دستار میں رکھ لیے۔ ان اشعار سے صاف پتا چلتا ہے کہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ ان کی زندگی کے آخری دن ہیں اور وہ اسی بیماری کی حالت میں سفرِ آخرت پر روانہ ہو جائیں گے۔

یاراں وداع ماست سلامی و خیرباد پادر رکاب ہم چو صبا ایستادہ فارسی

facebook.com/Salfi.tasawuf

پرواز می کنیم چو بلبل ازیں چمن اینک بکوچ بالِ عزیمت کشادہ ایم
یاد آورید حلقہ چو سازید انجمن ازما کہ ہم چو حلقہ بروں اوفتادہ ایم
نوبت زما گزشت کنوں نوبت شماست ما الفراق خواندہ بہ رفتن آمادہ ایم
برداشتیم خاطر ایں کارواں سرا سوئے وطن گہی کہ ازاں بوم زادہ ایم
دارید ہوش دم بتغافل میاورید ما عمر خویش بیہودہ برباد دادہ ایم
عمر عزیز برسر سود و زیاں گزشت فارغ کنوں زفکر کم دہم زیادہ ایم
بگذاشتیم ایں غزل آخریں نشاں ماخوذ قدم بوادئ اقدس نہادہ ایم
شاہد شوید جملہ بہ اقرارو صدق من من بعد تن زینم مطیع ارادہ ایم

ان اشعار میں شاعر نے دردناک انداز میں دنیا سے اپنے رخصت ہونے کا اعلان کیا ہے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو آخری سلام کیا اور خیر باد کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسی طرح یہاں سے پرواز کر رہے ہیں جیسے باغ سے بلبل پرواز کر جاتا ہے۔ دنیائے فانی سے ہمارا معاملہ ختم ہوا، اب یہاں رہنے کی تمہاری باری ہے۔ یہ دنیا کاروانِ سرا ہے، جسے چھوڑ کر ہم وطن کو جا رہے ہیں۔ لوگو! تم یہاں ہوش سے رہو، ہم نے تو اپنی عمر بے ہودہ کاموں میں گزاری۔ ہماری آخری نشانی یہ چند اشعار ہیں جو ہم نے یہاں چھوڑے۔
(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۷۰-۷۱)

ولادت سے قبل بزرگوں کی بشارات:۔

کوٹ بھوانی داس سے تین کوس (موجودہ حساب سے پانچ کلومیٹر) کی مسافت پر ایک گاؤں ''پیرو کوٹ'' تھا۔ وہاں ایک شخص میاں محمد یوسف رحمہ اللہ فروکش تھے جو اس علاقے کے نیک اطوار بزرگ تھے۔ نجاری ان کا پیشہ تھا۔ وہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے والد مولوی رحیم بخش کے دوست تھے اور دونوں حقیقی بھائیوں کی طرح رہتے تھے۔ ایک دن چھوڑ کر اگلے دن وہ مولوی رحیم بخش رحمہ اللہ کے پاس کوٹ بھوانی داس آیا کرتے تھے۔ دونوں کی گفتگو ہمیشہ علم و عمل اور خیر و صالحیت کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دائرے میں رہتی تھی۔

ایک روز میاں محمد یوسف رحمہ اللہ نے مولوی رحیم بخش رحمہ اللہ کی پشت پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو نہایت صالح اور پرہیز گار ہو گا۔ اس کی تبلیغ دین اور صالحیت سے متاثر ہو کر کثیر تعداد میں لوگ اسلام کی صراط مستقیم پر گامزن ہوں گے۔ اس کا نام غلام رسول رکھنا۔ وہ صحیح معنوں میں غلامِ رسول یعنی اطاعتِ رسول (ﷺ) کا دم بھرنے والا اور متبع کتاب وسنت ہوگا۔
(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۷٦)

والدہ کو خواب میں بشارت:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی والدہ نے خواب دیکھا کہ ان کی گود میں چودھویں رات کا چاند آ گرا ہے اور اس کی روشنی مشرق سے مغرب تک چلی گئی ہے۔ یہ چاند ان کی گود میں مسلسل بڑھتا جا رہا ہے اور اس کی روشنی چار سو پھیل رہی ہے۔ بعض لوگوں سے اس کی تعبیر پوچھی گئی تو بتایا گیا کہ اس خاتون کے بطن سے ایسا عالی بخت بیٹا پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر کتاب وسنت کی تبلیغ کرے گا اور اس کی تبلیغ سے لوگ مستفیض ہوں گے اور شریعت مطہرہ کا نور پھیلے گا...... پھر لوگوں نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔
(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۷٦۔۷۷)

عالم طفولیت کی کرامات:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے تذکرہ نگار بیٹے مولانا عبدالقادر لکھتے ہیں کہ انہوں نے بچپن میں والدہ ماجدہ کی گود میں کبھی پیشاب نہیں کیا۔ والدہ نماز کے اوقات میں بھی بچے کو چارپائی پر لٹا دیتیں اور خود نماز پڑھنے لگتیں، وہ آرام سے لیٹے رہتے، والدہ کے دورانِ نماز میں کبھی نہیں روئے۔ تہجد کی نماز بھی آرام سے پڑھ لیتیں اور بچہ چپ چاپ لیٹا رہتا۔ ان کے والد مولوی رحیم بخش رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا بچہ اتنا خاموش طبع ہے کہ رونا جانتا ہی نہیں۔ رمضان المبارک میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صبح سے شام تک نہ دودھ پیتے نہ پانی، ان کی اس خصوصیت کی بنا پر لوگوں میں مشہور تھا کہ میاں رحیم بخش رحمہ اللہ کا شیر خوار بچہ روزے رکھتا ہے۔ اس روزے دار بچے کو لوگ ان کے گھر دیکھنے کیلئے آیا کرتے تھے۔ (سوانح حیات مولانا غلام رسول، ص: ۲۷)

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص: ۷۷۔۷۸)

گمشدہ گدھے کی صحیح اطلاع دینا:۔ (کرامت)

ان کے بچپن کا ایک واقعہ سنیے جو نہایت عجیب وغریب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن ایک کمہار نے ان سے کہا: متقی صاحب! میرا گدھا گم ہوگیا ہے، میں نے بہت تلاش کیا، لیکن ملا نہیں، میں سخت پریشان ہوں۔ کہا: گدھا آپ کے گھر میں ہے۔ اس نے کہا: میرے گھر میں نہیں ہے، گم ہوگیا ہے۔

انہوں نے جب زور دے کر کہا کہ گھر میں ہے تو وہ یہ دکھانے کیلئے کہ گھر میں نہیں ہے، انہیں پکڑ کر اپنے گھر لے گیا۔ دیکھا تو گدھا گھر میں کھڑا تھا۔ مطلب یہ کہ بچپن ہی میں ان پر آثار بزرگی ظاہر ہونے لگے تھے اور ان کے اندر علاماتِ کرامات کروٹ لینے لگی تھیں۔

بہر حال یہ خاندان متقی خاندان تھا، اس خاندان کے بچے بھی صالحیت کے اوصاف سے متصف تھے۔ اب بھی اس خاندان کے افراد میں حلم، رواداری، سخاوت، خداترسی اور نرم دلی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص: ۷۹)

کند ذہنی کا خواب میں غیبی علاج:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ پانچ سال کے ہوئے تو انہیں قرآن مجید پڑھنے کیلئے مسجد میں ایک استاد کی خدمت میں لایا گیا۔ لیکن پڑھنے میں نہایت کمزور تھے۔ نہ یادداشت نہ حافظہ۔ بڑی مشکل سے قرآن مجید پڑھا۔ والد اور گھر کے تمام افراد پریشان وفکر مند، جو کچھ سوچا تھا وہ ظہور میں نہیں آ رہا تھا۔ چند سال اسی طرح گزر گئے۔ پڑھنے لکھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ اتنا نیک اور شریف طبع بچہ،

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بالکل غبی، والدین کیلئے ذہنی اعتبار سے یہ نہایت تکلیف رساں معاملہ تھا۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۸۰)

پنجاب میں اس وقت سکھوں کا راج تھا اور راجا رنجیت سنگھ تختِ حکومت پر متمکن تھا، جس کی حکمرانی کا دور انیسویں صدی کے آغاز سے لے کر ۱۸۳۹ء تک چلتا ہے۔ اس غبی اور کمزور ذہن بچے نے خواب میں دیکھا کہ وہ راجا رنجیت سنگھ کے طویلے میں اذان دے رہا ہے اور اس کی اذان سن کر بہت بڑی تعداد میں دور دور سے لوگ اس کی طرف آ رہے ہیں۔ یہ خواب اس بچے نے اپنے جدِ امجد حافظ نظام الدین خادمؔ رحمہ اللہ کو سنایا تو انہوں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ تم آگے چل کر اسلام کے اتنے بڑے مبلغ بنو گے کہ بہت سے لوگ تمہاری تبلیغ سے اثر پذیر ہو کر تمہارے ہاتھ پر دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے۔

یہ ایک خواب تھا جو عالم طفولیت میں مولانا غلام رسول نے دیکھا اور یہ اس کی تعبیر تھی جو ان کے دادا حافظ نظام الدین خادم رحمہ اللہ نے اپنے ہونہار پوتے کو بتائی۔ آگے چل کر یہ تعبیر بالکل صحیح ثابت ہوئی اور ایک دنیا نے ان سے حصولِ فیض کیا، جس کی تفصیل کتاب کے آئندہ اوراق میں ہمارے علم میں آئے گی۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۸۰۔۸۱)

توجہ ولی اور کند ذہنی کا علاج:۔

جس دن حافظ نظام الدین رحمہ اللہ نے اپنے پوتے غلام رسول سے فرمایا کہ جس طرح تم میری خدمت کرتے ہو، اسی طرح لوگ تمہاری خدمت کریں گے، اس سے دوسرے دن حافظ صاحب کے ایک دوست کا کا شاہ کوٹ بھوانی داس تشریف لائے، ان صاحب سے ملے اور ان سے گفتگو کی۔

کا کا شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں موضع گڈ گوڑ کے رہنے والے تھے۔ نہایت پرہیزگار بزرگ تھے۔ حافظ صاحب نے ان سے فرمایا کہ میرا اب

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

آخری وقت ہے۔غلام رسول میں صالحیت کے آثار پائے جاتے ہیں۔میں نے اس کیلئے حصول فیض کی دعائیں کی ہیں۔اس کی پرورش اور حفاظت کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن آپ اس کا خیال رکھیں۔یہ لڑکا ضائع نہ ہو جائے۔

دوسرے روز شاہ صاحب فی امان اللہ کہہ کر اپنے گاؤں گڈ گوڑ چلے گئے اور اس سے اگلے دن حافظ نظام الدین کا انتقال ہو گیا۔

کچھ روز بعد شاہ صاحب دوبارہ کوٹ بھوانی داس آئے اور غلام رسول رحمہ اللہ کو پڑھنے کیلئے چند الفاظ بتائے۔دوسرے دن انہوں نے ان سے وہ الفاظ پوچھے تو جواب دیا کہ جو الفاظ آپ نے بتائے تھے، میں وہ الفاظ بھول گیا ہوں۔شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اتنی جلد بھول گئے۔حافظہ ندارد...... کہا تم میرے دوست کے پوتے ہو۔تمہارے متعلق انہوں نے مجھے خاص طور پر وصیت کی ہے۔اس کے بعد انہوں نے غلام رسول کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: برخوردار! کہو: "**اللھم بارک لی فی علمی و عملی رب زدنی علما**" "اے اللہ! میرے علم اور عمل میں برکت فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما"۔مولانا غلام رسول کی عمر اس وقت تقریباً بارہ برس کی تھی۔یہ الفاظ پڑھنے کے بعد ان کا ذہن کھل گیا۔وہ جو کچھ پڑھتے فوراً حافظے کی لوح پر نقش اور زبان پر جاری ہو جاتا۔ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں:

"مولانا غلام رسول فرمایا کرتے تھے کہ جس دن شاہ صاحب نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے یہ دعا پڑھائی تھی، اس دن سے اگر میں نے سو صفحے کی کتاب کا مطالعہ کیا تو وہ پوری کتاب مجھے یاد نہیں رہی تو اس کا مطلب میرے ذہن میں محفوظ ہو گیا۔"

(سوانح حیات مولانا غلام رسول، ص:۳۲)

شاہ صاحب نے رخصت ہوتے وقت ان سے کہا کہ جب میں تمہیں بلاؤں، مجھے ضرور ملنا۔جس طرح ہو سکے درسی کتابیں پڑھ لو۔اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے

facebook.com/Salfi.tasawuf

گا۔ وہی سب کا حافظ و ناصر ہے۔ یاد خدا میں مشغول رہو۔ یہ کہہ کر دعا کی اور چلے گئے۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص: ۸۲۔۸۳)

خواب کی تعبیر پوری ہو جانا:۔

میہاں سنگھ (قلعہ اسلام) نے ان لوگوں سے نہایت عزت کا برتاؤ کیا۔ وہاں انہوں نے مسجد تعمیر کی، جس میں دن رات میں پانچ وقت اذان گونجنے لگی اور باقاعدہ جمعہ و جماعت کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا۔ دینی مدرسہ قائم کیا، جس میں درس و تدریس کے سلسلے کا آغاز ہوا اور تھوڑی مدت میں قلعہ میہاں سنگھ (قلعہ اسلام) دینی علوم کا ایک بڑا مرکز قرار پا گیا۔ اس طرح مولانا غلام رسول کے بچپن کے اس خواب کی تعبیر سامنے آ گئی جس میں انہوں نے دیکھا تھا کہ وہ راجا رنجیت سنگھ کے طویلے میں اذان دے رہے ہیں۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص: ۹۹۔۱۰۰)

خواب میں مصیبتوں کا اشارہ:۔

مولانا سیّد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے ایک دن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ پر کوئی مصیبت نازل ہو رہی ہے، لہٰذا یہاں رہنے کی بجائے، بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے گھر چلے جائیں۔ اس خواب کی وجہ سے میں آپ کے متعلق بہت فکر مند ہوں، آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ بار بار مجھے دہلی چھوڑنے اور گھر جانے کیلئے کہتے اور اس پر اصرار کرتے تھے۔ میں انہیں جواب دیتا کہ اگر آپ واقعی یہ دیکھتے ہیں کہ میں کسی مصیبت میں مبتلا ہونے والا ہوں تو مجھ سے ایسی باتیں کریں، جو میرے لیے اطمینان کا باعث ہوں، ایسی باتیں نہ کریں، جن سے مجھے گھبراہٹ پیدا ہو، لیکن وہ برابر اسی قسم کی باتیں کرتے رہتے...... بالآخر وہ مولانا عبداللہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

غزنوی رحمہ اللہ کے اصرار پر دہلی سے اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول، ص:٦٥)، (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:١٥٩)

مالِ حرام سے نفرت اور عورت کی توبہ:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کو مالِ حرام سے بے حد نفرت تھی۔ اسے ہاتھ لگانا بھی گوارا نہ فرماتے۔ اس سلسلے میں ان کے سوانح نگار مولانا عبدالقادر ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز میں ان سے شیخ سعدی کی کتاب ''بوستان'' پڑھ رہا تھا۔ ایک عورت بڑا قیمتی زرق برق لباس پہنے دو آدمیوں کے ساتھ مولانا کی خدمت میں آئی۔ اس نے ایک سو روپیہ نقد، ایک باریک ململ کا تھان اور کچھ مٹھائی پیش کی۔ مولانا نے اس عورت سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟ اس نے بتایا کہ وہ گوجرانوالہ کی رہنے والی ایک طوائف ہے۔ مولانا نے فرمایا تیرا یہ حرام مال ہے، میں اسے ہرگز نہیں لے سکتا۔ اس عورت کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ حرام مال کیا ہوتا ہے۔ مولانا کی باتوں سے وہ اس درجہ متاثر ہوئی کہ اس کی دنیا بدل گئی اور اس نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی۔ پھر یہ مال اس نے کسی مقروض کو دے دیا جس سے اس نے اپنا قرض ادا کیا۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:٢١٠)

مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کی (٦٧) کرامات

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ بے شمار خصوصیات کے حامل اور بہت بڑے عالم تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ بلاشبہ اللہ کے مقرب، ولی اللہ اور صاحب کرامات بزرگ تھے ان کی زبان میں بے پناہ اثر تھا اور اللہ ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشتا تھا۔ اس سلسلے میں ان سطور کے راقم نے بہت سی باتیں متعدد ثقہ لوگوں سے سنی ہیں اور ان کے سوانح نگار مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ نے بھی (جو ان کے بڑے صاحب زادے تھے) چونسٹھ پینسٹھ واقعات درج کیے ہیں۔ جو نہایت عجیب و غریب ہیں۔ یہ واقعات ذیل میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

درج کیے جاتے ہیں۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 214)

تنگ دست کمہار کا مالدار ہو جانا:۔(کرامت،ا)

موضع ستراہ سندھواں ضلع سیالکوٹ کے ایک شخص کا نام "عمرا" تھا جو کمہار برادری سے تعلق رکھتا تھا اور کثیر العیال تھا لیکن اس کی آمدنی بہت کم تھی جس کی وجہ سے وہ زیادہ تر تنگ دستی اور غربت کا شکار تھا اتفاقاً ایک مرتبہ وہاں مولانا غلام رسول رحمہ اللہ تشریف لے گئے۔ عمرا ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور تنگی معاش کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: "**یا حی یا قیوم برحمتک استغیث**" کثرت سے بلا تعداد پڑھا کرو، وضو ہو یا نہ ہو اس کی کوئی شرط نہیں لیکن اس کے معنوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے (یعنی اے اللہ! جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے میں تیری رحمت سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں) اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔اس نے اس پر عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں مال دار ہو گیا اور موضع ستراہ میں خاصی زمین بھی خرید لی۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 215,214)

مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کا ذاتی مشاہدہ:۔

اس دعا کے بارے میں راقم الحروف بھی اپنا ایک ذاتی واقعہ اور تجربہ بیان کرنا چاہتا ہے میں ہفت روزہ "الاعتصام" کا ایڈیٹر تھا۔جنوری 1958ء میں چند دوستوں کے اشتراک سے میں نے اپنا ایک سہ روزہ اخبار "منہاج" جاری کیا۔اکتوبر 1958ء میں ملک میں ایوب خان نے مارشل لاء نافذ کر دیا اور نیوز پرنٹ کنٹرول میں آ گیا۔"منہاج" چوں کہ نیا جاری ہوا تھا اس لیے اسے کنٹرول ریٹ میں اخباری کاغذ نہیں مل سکتا تھا۔اخباری کاغذ پرانے اخباروں کو ملتا تھا۔میں نے یہ اخبار تنگ آ کر اپریل 1959ء میں بند کر دیا۔حساب کیا تو میں تین ہزار روپے کا مقروض تھا۔"الاعتصام" سے مجھے اس زمانے میں دو سو روپے ماہانہ تنخواہ ملتی تھی جو اس وقت کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

مطابق مناسب تنخواہ تھی لیکن اس سے یہ قرض جو اس زمانے میں بڑی رقم تھی ادا کرنا بہت مشکل تھا میں نے مولانا محمد علی لکھوی مرحوم ومغفور سے جو مدینہ منورہ میں مقیم تھے ایک خط میں دعا کے لئے درخواست کی انہوں نے فوراً جواب دیا اور یہی وظیفہ اسی طرح بتایا جیسا کہ اوپر مذکور ہے میں نے اس پر عمل کیا اور چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کردیے کہ میں قرض سے سبک دوش ہوگیا اور تمام مالی تکلیفیں ختم ہوگئیں۔

قرض سے غیبی خلاصی مل جانا:۔(کرامت،۲)

سلیمان ایک بنگالی طالب علم تھا جو تمام عمر مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا ان کی وفات کے بعد بیت اللہ شریف چلا گیا تھا اس کا بیان ہے کہ مولانا کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد ایک شخص شیخ غلام حسین بھیروی کے دو ہزار روپے کے مقروض تھے وہ قرض جلدی ادا نہ کرسکے تو شیخ غلام حسین نے دعویٰ کرکے ڈگری حاصل کرلی اور حکیم غلام محمد کو عدالت نے جیل بھجوادیا۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اس وقت گاؤں میں موجود نہ تھے، اسی روز عصر کے قریب تشریف لائے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پہلے مسجد میں آئے۔ حکیم صاحب کے بارے میں پوچھا کہ کہاں ہیں سلیمان بنگالی نے تمام واقعہ بیان کیا۔ مولانا کو اس سے نہایت ذہنی کوفت ہوئی۔ نماز عصر سے فارغ ہوئے تو سلیمان سے کہا "پانی کا ایک لوٹا بھرلو اور میرے ساتھ آؤ"۔ گاؤں سے کچھ دور جا کر اپنے گرد ایک حصار کھینچا اسی میں وضو کیا قبلہ رو ہوکر بیٹھ گئے اور کچھ پڑھنے لگے سلیمان بھی قریب ہی بیٹھا تھا اس نے دیکھا کہ مغرب کی طرف سے سفید لباس میں ملبوس ایک شخص آیا اور اس نے مولانا کو ایک ہزار روپیہ دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے دو ہزار کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا: ہزار روپیہ دینے والے نے کہا ہے کہ باقی روپے (قرض خواہ) چھوڑ دے گا۔ مولانا اسی وقت وہاں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے اٹھے اور شیخ غلام حسین کو تلاش کر کے ایک ہزار روپیہ دیا اور فرمایا: باقی روپے میں جلد ہی ادا کردوں گا شیخ غلام حسین نے ایک ہزار روپیہ وصول کیا اور باقی ہزار چھوڑ دیا۔ مولانا گئے اور حکیم صاحب کو جیل سے رہا کرا کے گھر لے آئے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 215,216)

لاولد کو لڑکی کی بشارت:۔ (کرامت، ۳)

علاقہ شاہ پور کے موضع سدرہ میں ایک بزرگ حافظ غلام محمد سکونت پذیر تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں سدرہ کے قریب ایک گاؤں "کوٹلی" ہے کوٹلی کا ایک زمیندار لاولد تھا وہ اپنی بیوی اور انہی حافظ غلام محمد کے ساتھ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "اللہ سے دعا کریں وہ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ مولانا نے اسی مجلس میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا کے بعد فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکی عطا کرے گا۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 216)

طبیبوں سے ٹھکرائے شخص کا صحت یاب ہوجانا: (کرامت، ۴)

مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے سوانح نگار مولانا عبدالقادر لکھتے ہیں کہ قلعہ اسلام میں ایک حافظ قرآن لڑکوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ ان کے چہرے پر چنبل ہوگیا تھا، بہت علاج کرایا لیکن صحت یاب نہ ہوئے۔ ایک دن انہوں نے مولانا سے عرض کیا تو آپ نے دیکھ کر دریافت فرمایا کوئی علاج نہیں کرایا۔؟ کہا: بہت علاج کرائے سال بھر سے علاج کرا رہا ہوں مگر بجائے فائدے کے مرض بڑھ گیا ہے اور روز بروز بڑھ رہا ہے اب خدائی علاج چاہتا ہوں۔ آپ نے اسی وقت دم کیا اور فرمایا: "متواتر تین دم کراؤ" حافظ صاحب نے مولانا رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق تین دن دم کرایا اور بالکل صحت یاب ہوگئے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 217)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

گمشدہ زیورات کی غیبی اطلاع:۔ (کرامت،۵)

قلعہ اسلام کے حاجی کرم الٰہی کا بیان ہے کہ ان کی شادی کے موقع پر ان کی والدہ کا زیور گم ہوگیا۔ جہاں رکھا تھا بار بار وہاں دیکھا اور جگہوں میں بھی دیکھا مگر نہ ملا حاجی صاحب ممدوح کی والدہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور زیور کی گمشدگی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: جہاں رکھا تھا وہیں پڑا ہے۔ چنانچہ دیکھا تو وہیں پڑا تھا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 217)

غریب شخص کا مالدار ہوجانا:۔ (کرامت،٦)

ضلع سیالکوٹ کے موضع ستراہ سندھواں کے چوہدری محمود خاں بیان کرتے ہیں کہ ابتداء میں اس کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ مولانا رحمہ اللہ ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے تو اس نے مولانا رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنی مالی کمزوری کا ذکر کیا۔ فرمایا "اَللّٰہُ الصَّمَد" ہر روز بلا تعداد پڑھا کرو اور نماز تہجد بھی باقاعدہ پڑھا کرو۔ چوہدری محمود خان کا بیان ہے کہ اس نے اس پر عمل کیا اور چند ہی روز میں مال دار ہوگیا یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اتنی دولت کہاں سے آئی۔ مولانا نے تہجد پڑھنے کا حکم دیا تھا نماز تہجد بھی بالالتزام پڑھنے لگا۔ چوہدری محمود خان کا کہنا ہے کہ اگر کسی دن عمداً سو بھی جاؤں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا تہجد کے لئے مجھے جگا رہے ہیں۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 218,217)

ان پڑھ درزی کا حساب کتاب سیکھ جانا:۔ (کرامت،۷)

قلعہ اسلام کا ایک درزی امام الدین کہتا ہے کہ وہ بالکل کند ذہن اور ان پڑھ تھا اس کا بڑا بھائی عبداللہ ایک دن اسے مولانا رحمہ اللہ کے پاس لے گیا اور اس کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا: لوٹے میں تھوڑا سا پانی لاؤ پانی لایا گیا تو آپ نے اس پر دم کیا اور فرمایا لو امام الدین اس کو پی جاؤ۔ تم تھوڑا بہت حساب کتاب سیکھ جاؤ گے امام الدین کہتا ہے کہ اللہ کے فضل اور مولانا کی دعا سے اس دن سے مجھ میں اتنی صلاحیت

WWW.UBOAT.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

پیدا ہوگئی ہے کہ حساب کتاب بھی کر لیتا ہوں اور معمولی خط و کتابت بھی کر سکتا ہوں۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص218)

تاجر کا مال چوری ہونے سے بچ جاتا:۔ (کرامت،۸)

ایک شخص ملا کرم داد ملتان میں دکان کرتا تھا کہتا ہے کہ میرے والد مولانا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ ہم مختلف مقامات میں تجارت کے سلسلے میں جاتے ہیں تو راستے میں چوری وغیرہ ہو جاتی ہے کوئی وظیفہ بتا دیجئے تا کہ ہمارا مال محفوظ رہے۔ فرمایا: تم جہاں رات کو ٹھہرو اپنے مال کے ارد گرد ایک سو مرتبہ ''یا محیط'' پڑھ لیا کرو۔ وہ کہتا ہے کہ ہم یہ عمل کرتے رہے اور ہمیشہ سلامتی کے ساتھ مال لے کر گھر پہنچتے رہے۔ ہمارا کبھی نقصان نہیں ہوا جب کہ ہمارے ساتھیوں کا کئی دفعہ نقصان ہوا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص218)

لاعلاج مریض کا تندرست ہو جانا:۔ (کرامت،۹)

موضع کوٹلی سنگھ بھرڑاں (ضلع گوجراں والہ) کے ایک زمیندار ''بلندا'' کا بیان ہے کہ اس کا بھائی علی گوہر ایک مدت تک بخار میں مبتلا رہا اطبا نے تشخیص کی کہ اسے دق اور سل کی بیماری ہوگئی ہے طبی علاج سے ناامید ہو کر لوگ اسے مولانا کے پاس لے گئے اور عرض کیا کہ طبیب اسے مدقوق اور مسلول قرار دیتے ہیں۔ فرمایا ''طبیبوں نے تشخیص میں غلطی کی ہے اسے معمولی سا بخار ہے اس کے بعد پانی دم کر کے اسے پلایا اور اسی روز بخار اتر گیا اور مریض اچھا بھلا ہو گیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص219,218)

ہندو گھرانے کا مسلمان ہو جانا: (کرامت،۱۰)

بعض ہندو یا سکھ اپنے بچوں کو سودا وغیرہ لینے کیلئے اگر کسی ایسی دکان پر بھیجتے جو مولانا رحمہ اللہ کی مسجد کی طرف ہوتی تو انہیں تاکید کرتے ہیں مسجد کے قریب سے ''واہگرو واہگرو'' یا رام رام کرتے جانا اور جلدی سے نکل جانا ایک دن ایک ہندو لڑکی والدین کی ہدایت کے مطابق بھاگتی ہوئی جا رہی تھی اور رام رام کا لفظ اس کی زبان پر تھا۔ مولانا کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

پاس سے گزری تو فرمایا: یا اللہ یا اللہ کہو یہ کیسا پیارا لفظ ہے چنانچہ "یا اللہ یا اللہ" کے الفاظ اس کی زبان سے جاری ہو گئے اور یہی الفاظ ادا کرتی ہوئی گھر پہنچی والدین بے حد پریشان ہوئے اور اسے بار بار کہا کہ رام رام کہو مگر لڑکی مسلسل "یا اللہ یا اللہ" کہتی جا رہی تھی اور ساتھ ہی گھر والوں سے کہتی تھی تم بھی "یا اللہ یا اللہ" کہو یہ بڑا پیارا لفظ ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھر کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے اور سب کی زبان پر "یا اللہ یا اللہ" کے الفاظ ادا ہونے لگے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص219)

بانجھ عورت کے گھر بیٹے کی پیدائش: (کرامت ۱۱)

گجرات کا ایک موچی لاہور میں اپنا کوئی کام کاج کرتا تھا اتفاقاً مولانا لاہور تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ وعظ میں آپ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں حضرت یحییٰ علیہ اسلام کی پیدائش کا قصہ بیان کیا اس وقت گجرات کا موچی بھی موجود تھا وہ دوران وعظ ہی میں اٹھ کھڑا ہوا اور کہا "حضرت اب بھی ایسا ہو سکتا ہے فرمایا: ہاں اب بھی اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ موچی نے کہا تو میرا حال بعینہ حضرت زکریا علیہ السلام کا سا ہے۔ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہوں آپ میرے لیے دعا فرمائیں شاید آپ کی دعا کی برکت سے میرے گھر لڑکا پیدا ہو جائے۔ آپ رحمہ اللہ نے دعا فرمائی اور لوگوں نے آمین آمین کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔ اس نے مولانا رحمہ اللہ کو اطلاع دی تو آپ نے اس کا نام "اللہ دتا" رکھا وہ لڑکا حافظ قرآن ہوا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص220,219)

کلمہ سنتے ہی مسلمان ہو جانا:۔ (کرامت ۱۲)

ایک دن مولانا رحمہ اللہ لاہور میں کہیں وعظ فرما رہے تھے۔ دو گورے عیسائی کچھ سکھ اور چند ہندو بھی وعظ میں موجود تھے۔ وعظ میں مولانا رحمہ اللہ نے سورہ مریم کی چند آیات تلاوت کیں اور ہرقل کے دربار میں قریش مکہ کی سفارت کا ذکر کیا تھا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہرقل نے جس انداز سے بات کی اور کلمہ شہادت سنا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وہ بتایا تھا تو ساتھ ہی اس طرح زوردار اور پرکشش آواز میں کلمہ شہادت پڑھا کر سننے والوں میں ایک تہلکہ بپا ہو گیا اور ہندو مسلمان گورے عیسائی اور سکھ شدت تاثر سے تڑپنے لگے۔ اس وعظ میں جتنے بھی غیر مسلم موجود تھے سب مسلمان ہو گئے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 220)

ولی کامل کی زبان کا اثر:۔ (کرامت، ۱۳)

لاہور ہی کا واقعہ ہے کہ آپ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سکھ عورت "واہ گرو واہ گرو" کہتی ہوئی وہاں سے گزری۔ آپ نے فرمایا: "وحدہٗ وحدہٗ" کہو اس عورت کی زبان پر "وحدہٗ وحدہٗ" جاری ہو گیا۔ گھر والوں نے اسے بہت سمجھایا اور مار پیٹ بھی کی مگر وہ باز نہ آئی اور مسلمان ہو گئی۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 220)

خواجہ اجمیر رحمہ اللہ کی یاد تازہ کر دینا:۔ (کرامت، ۱۴)

ایک مرتبہ مولانا ممدوح ضلع گجرات میں سفر کر رہے تھے کہ ایک سکھ نے آپ سے پوچھا موضع ڈنگہ کا راستہ کون سا ہے۔ فرمایا: بھائی مجھے ڈنگوں کا راستہ تو یاد نہیں البتہ سیدھوں کا یاد ہے۔ اس نے کہا سیدھوں ہی کا بتا دو۔ فرمایا سیدھوں کا راستہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ادھر مولانا کی زبان سے یہ کلمہ نکلا اور ادھر سکھ کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 221,220)

ہندو پنڈت کا زیر ہو جانا:۔ (کرامت، ۱۵)

موضع دلاور چیمہ (ضلع گجرانوالہ) کے ایک بڑے زمیندار اور دولت مند سکھ کا نوجوان بیٹا مولانا رحمہ اللہ کا وعظ سن کر مسلمان ہو گیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس سکھ نے دلاور چیمہ اور علی پور میں اعلان کرا دیا کہ کوئی پنڈت یا گرنتھی قلعہ میہاں سنگھ والے مولوی صاحب سے بحث کر کے ان کو شکست دے دے اور میرے بیٹے کو دوبارہ سکھ مذہب قبول کرنے پر آمادہ کر لے تو میں اس کو کئی ایکڑ زمین اور پانچ سو

facebook.com/Salfi.tasawuf

روپے نقد انعام دوں گا۔علی پور کے ایک پنڈت نے یہ اعلان سنا تو لالچ میں آ کر مولانا رحمہ اللہ سے بحث کے لئے تیار ہو گیا۔سکھ زمیندار نے پانچ سو روپے نقد جمع کرا دیے اور زمین کے لئے دستاویز لکھ دی اور پنڈت کو ساتھ لے کر قلعہ اسلام کی طرف روانہ ہو گیا۔اور بھی بہت سے لوگ جن میں غیر مسلم بھی تھے اور مسلمان بھی، بحث سننے اور نتیجہ معلوم کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ چل پڑے یہ لوگ قلعہ اسلام پہنچے تو مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور ایک طالب کو شیخ سعدی کی کتاب ''بوستان'' کا وہ سبق پڑھا رہے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی ہے۔پنڈت نے آتے ہی مولانا رحمہ اللہ سے ایک سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: تشریف رکھیے آپ کی تشریف آوری سے بہت خوشی ہوئی طالب علم کے سبق سے فارغ ہو جاؤں تو آپ سے بات ہو گی جو جی چاہے سوال کریں میں ان شاء اللہ نہایت خوشی سے جواب دوں گا یہ الفاظ کہہ کر اس شعر کی طرف متوجہ ہوئے

دریں بحر جز مرد راعی نرفت گم آں شد کہ دنبال داعی نرفت

کہتے ہیں یہ شعر پڑھتے ہی مولانا رحمہ اللہ کا اسلوب بیان بدل گیا اور مجلس کا انداز کچھ اور ہی رنگ اختیار کر گیا۔تقریر میں اللہ نے ایسی تاثیر بھر دی کہ سامعین یوں محسوس کر رہے تھے کہ در و دیوار سے کلمہ شہادت کی آوازیں آ رہی ہیں پنڈت اور ان کے ساتھی بے جان تصویر بنے ہوئے مولانا رحمہ اللہ کا منہ تک رہے تھے اور سب کی زبانیں گنگ تھیں۔ناگہاں پنڈت نے شور مچانا شروع کر دیا۔مجھے لے چلو، مجھے لے چلو کچھ لوگوں نے پنڈت کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور بڑی مشکل سے بالا خانے سے نیچے اتارا پنڈت پر مدہوشی طاری تھی۔جب وہ کچھ ہوش میں آیا تو اس سکھ زمیندار نے جو اسے لے کر گیا تھا اور اس کے ساتھیوں نے اس سے دریافت کیا تم

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بڑی شان اور ادا دعویٰ سے وہاں گئے تھے لیکن جاتے ہی خاموش ہو گئے اور کوئی بات کہے بغیر لوٹ آئے اس کی کیا وجہ ہے؟ پنڈت نے جواب دیا میں اسلام کے خلاف اکیس اعتراض سوچ کر گیا تھا جو میرے نزدیک بڑے مضبوط تھے لیکن مولوی صاحب کے سامنے جاتے ہی تمام باتیں ذہن سے نکل گئیں۔ان کی تقریر میں کچھ ایسا جادو بھرا ہوا تھا کہ خود میرے دل میں ایک کہرام سا بپا ہو گیا ان کے مذہب کی سچائی میرے دل میں پیوست ہونے لگی اور یوں محسوس ہونے لگا کہ میرا مذہب صحیح نہیں ہے مولوی صاحب کی طرف سے ایک روشنی میری طرف بڑھ رہی تھی اور میرے مذہب کے آثار مٹنا شروع ہو گئے تھے اگر چند ثانیے مزید ان کے سامنے بیٹھا رہتا تو میں کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔

اس کے بعد بہت لوگوں نے پنڈت جی کو مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں لے جانے اور ان سے بحث و مناظرہ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے اور صاف لفظوں میں کہا کہ میں ہرگز مولوی غلام رسول رحمہ اللہ سے بحث و مناظرہ نہیں کروں گا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 223,221)

دعا کرتے ہی پہلی بیوی کا مسلمان ہو جانا:۔(کرامت،١٦)

یہی عبداللہ نو مسلم جس کے سکھ والد کے کہنے پر پنڈت مذکور مولانا سے بحث کرنے گئے تھے بیان کرتے ہیں کہ مولانا رحمہ اللہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے ایک مسلمان خاندان میں شادی کر لی تھی۔قبول اسلام سے پہلے بھی وہ شادی شدہ تھے ایک دن وہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے پوچھا کہو! میاں عبداللہ مع اہل و عیال کے خوش ہو؟ عرض کیا۔حضرت! میری پہلی بیوی بہت سلیقہ شعار اور تابعدار تھی مجھے وہ بہت یاد آتی ہے۔آپ دعا فرمائیں وہ بھی اسلام قبول کر لے اور میرے پاس آ جائے اگر ایسا ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ دن تو گزر رہی رہے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

فرمایا: میاں عبداللہ! جس ذات اقدس نے تم کو ہدایت دی ہے وہ اس کو بھی ہدایت دینے پر قادر ہے گھبراؤ نہیں ان شاء اللہ جلد ہی تمہاری مراد پوری ہوگی۔ اب تم گھر جاؤ۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مولانا رحمہ اللہ کے حسب فرمان گھر چلے آئے۔ ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ ان کی پہلی بیوی نے ایک شخص کے ہاتھ ان کو خط بھیجا کے فلاں دن اور فلاں وقت آ کر اسے لے جاؤ۔ وہ گئے اور اسے ساتھ لے کر مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں قلعہ اسلام حاضر ہوئے اور وہ مسلمان ہوگئی۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 223)

برہمنوں کا دیکھتے ہی مسلمان ہوجانا:۔ (کرامت، ۱۷)

موضع ستراہ سندھواں (ضلع سیالکوٹ) کے چوہدری محمود خان کہتے ہیں کہ ان کے گاؤں کے برہمن نے ان سے کہا کہ سنا ہے جو غیر مسلم مولوی صاحب کا درشن کرنے آتا ہے وہ مسلمان ہوجاتا ہے انہوں نے جواب دیا بات تو ایسی ہی ہے برہمن نے کہا کسی دن ہم کو بھی ان کے درشن کرانا۔ چند روز بعد مولانا رحمہ اللہ تشریف لے آئے اور چوہدری محمود خان نے سے برہمن کی بات بیان کی۔ فرمایا اگر کوئی وقت آیا تو میں کہوں گا تم اسے بلا لانا۔ جمعہ کا دن تھا مولانا وعظ فرما رہے تھے کہ محمود خاں کو حکم دیا برہمن کو بلا لاؤ کوئی اور غیر مسلم آنا چاہے تو وہ بھی آجائے۔ حسب ارشاد محمود خاں گئے برہمن سے کہا اور اس کو لانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہیں آیا۔ دو اور غیر مسلم ان کے ساتھ آ گئے جوں ہی وہ مولانا کے سامنے آئے حالانکہ انہوں نے وعظ کا کوئی لفظ نہیں سنا تھا ان کو دور سے دیکھتے ہی کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا۔

محمود خان کہتے ہیں کہ ایندھن کاٹنے کے لئے وہ ایک کلہاڑی برہمنوں سے مانگ کر لائے تھے۔ انہوں نے وہ کلہاڑی واپس کرنے کی بہت کوشش کی لیکن برہمنوں نے نہیں لی اور کہا کہ اس کلہاڑی سے جو لکڑیاں کاٹ کر کھیت سے لائی گئی ہیں ان سے مولوی صاحب رحمہ اللہ کیلئے کھانا پکایا گیا ہے ممکن ہے اس کو دیکھ کر اور ہاتھ لگا کر ہی ہم مسلمان ہوجائیں۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 224,223)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

جواں سالہ لڑکی کا گنجا پن ختم ہو جانا: (کرامت،۱۸)

گوجراں والا کے دو میاں بیوی اپنی چودہ سالہ لڑکی کو لے کر مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان کی لڑکی کے سر پر کوئی بال نہیں ہے اور یہ بالکل گنجی ہے اس کی شادی ہونے والی ہے آپ دعا فرمائیں کہ اس کے سر پر بال اگ جائیں۔

مولانا رحمہ اللہ نے لڑکی سے فرمایا: بیٹی نماز پڑھا کرو انشاء اللہ تم جلد ہی اچھی ہو جاؤ گی۔لڑکی نے نماز پڑھنا شروع کر دی اور تھوڑے ہی عرصے میں سر پر بال اگ آئے اور گنجا پن ختم ہو گیا۔دو سال بعد وہ لڑکی اپنے چھوٹے سے بچے کے ساتھ مولانا کی خدمت میں نذرانہ لے کر حاضر ہوئی اس کی ماں بھی ساتھ تھی۔مولانا رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟ لڑکی کی والدہ نے تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا نماز پڑھتی ہو یا نہیں؟ لڑکی نے جواب دیا پہلے نماز پڑھا کرتی تھی مگر اب چند روز سے چھوٹ گئی ہے۔یہ سنتے ہی آپ نے نذرانہ واپس کر دیا اور فرمایا: تمہارے جیسے لوگوں سے جو خدا سے وعدہ کر کے توڑ دیتے ہیں مجھے کوئی سروکار نہیں۔ ہر چند اس نے کہا لیکن آپ نے نذرانہ قبول نہ کیا اور دونوں ماں بیٹی واپس گوجراں والا چلی گئیں۔رات کو وہ لڑکی سوئی، صبح اٹھ کر سر پر ہاتھ پھیرا تو ایک بال بھی نہ تھا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص225,224)

مالیخولیا کے مریض کا صحت یاب ہو جانا: (کرامت،۱۹)

موضع کھبکی (ضلع گجرانوالہ) کے حکیم نبی بخش کا بیان ہے کہ انہیں ایک گاؤں میں ایک ایسے مریض کے علاج کی غرض سے جانا پڑا جو مالیخولیا میں مبتلا تھا اور جسے طبیب لاعلاج قرار دے چکے تھے۔حکیم صاحب مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: علاج کرو اللہ شافی مطلق ہے شفا دے گا حکیم صاحب نے اس کا علاج شروع کیا اور قدرت الٰہی سے ایک ہی دن کے علاج سے آدھی بیماری ختم ہو گئی دوسرے روز مریض بالکل تندرست ہو گیا۔حکیم صاحب باذاق آدمی تھے اور مولانا

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ان کی باتوں سے خوش ہوتے تھے۔ وہ مولانا رحمہ اللہ کے پاس آئے مریض کی صحت یابی کی اطلاع دی اور عرض کیا وہ مریض تو صحت یاب ہو گیا اگر کوئی ایسا ہی مریض اور آ گیا تو پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے علاج سے ہمیشہ ایسے مریضوں کو صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد سے مالیخولیا کے جتنے بھی مریض ان کے پاس آئے اللہ نے انہیں صحت عطا فرمائی۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص,225)

منافع کے غیبی اسباب بن جانا: (کرامت،۲۰)

لاہور کے میاں صاحب کہتے ہیں کہ کسی زمانے میں وہ گھوڑوں کا بیوپار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے گھوڑے خرید کر اپنے ملازموں کو سری نگر گھوڑے فروخت کرنے کے لئے بھیجا۔ تین مہینے گزر گئے لیکن گھوڑے فروخت نہ ہوئے۔ میاں محمد صاحب نہایت پریشان تھے کیوں کہ سری نگر میں ملازموں کا خرچ بھی پڑ رہا تھا اور گھوڑوں کا بھی اتفاقاً مولانا غلام رسول رحمہ اللہ لاہور تشریف لائے اور مسجد چینیاں والی میں وعظ کہا۔ سامعین میں میاں محمد بھی موجود تھے وعظ کے بعد وہ مولانا رحمہ اللہ سے ملے اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا فرمایا انشاء اللہ تیسرے روز تمہارے گھوڑے حاکم کشمیر خرید لے گا اور تمہیں تین ہزار روپے منافع ہوگا۔ میاں محمد کہتے ہیں کہ وہ تاریخ انہوں نے لکھ لی جب ملازم واپس آئے تو معلوم ہوا کہ مولانا کے فرمان کے تین روز بعد گھوڑے فروخت ہوئے اور حساب کیا گیا تو ٹھیک تین ہزار روپے منافع ہوا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص226)

ہندو مہنت کا کلمہ سنتے ہی مسلمان ہو جانا: (کرامت،۲۱)

ضلع گورداس پور (مشرقی پنجاب) کے ایک ہندو مہنت کا نام کاہن داس تھا۔ وہ اپنے چند عقیدت مندوں کے ساتھ ایک مرتبہ "موضع کالووالی" آیا جو قلعہ اسلام کے قریب ایک گاؤں ہے مہنت نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں سے قلعہ اسلام کتنے فاصلے پر ہے؟ بتایا گیا تین کوس کے فاصلے پر ہے موجودہ حساب کے مطابق پانچ کلو میٹر کہنا

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

چاہیے۔ مہنت کاہن داس نے کہا سنا ہے وہاں مولوی غلام رسول رحمہ اللہ رہتے ہیں جو بہت عالم اور صوفی ہیں ۔ میرے دل میں اسلام کے بارے میں کچھ سوالات پیدا ہو رہے ہیں میں ان سے یہ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں لوگوں نے بتایا کہ ان کے پاس کئی پنڈت اور غیر مسلم بحث و مباحثہ کے لئے آئے اور مسلمان ہو گئے آپ وہاں نہ جائیں لیکن مہنت صاحب نہیں مانے اور مولانا کے پاس پہنچ گئے جاتے ہی سوال کیا ''اسلام کیا چیز ہے؟ فرمایا: پہلی چیز ہے کلمہ پڑھنا، پھر کلمہ پڑھ کر سنایا کلمہ سنتے ہی مہنت کاہن داس نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد دو سال وہ مولانا کی خدمت میں قلعہ اسلام رہے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 227,226)

قتل کے مقدمہ میں گرفتار شخص کا بری ہو جانا: (کرامت، ۲۲)

ضلع شاہ پور کے موضع بھرت لوتھ کا نمبر دار جس کا نام ''جوایا'' تھا کسی پیر کا مرید تھا وہ نمبر دار قتل کے ایک مقدمے میں گرفتار ہو گیا۔ گواہ بھی بھگت گئے جنہوں نے اس کے قاتل ہونے کی گواہی دی نمبر دار نے جو جیل میں بند تھا اپنے بیٹے کو مولانا کی خدمت میں بھیجا مولانا رحمہ اللہ نے اسے ایک حرف پڑھنے کے لئے فرمایا اور کہا کہ تم اسے متواتر تین دن پڑھوانشاء اللہ گرفتار شدہ شخص بری ہو جائے گا، چنانچہ وہ بری ہو گیا اسے جرمانہ بھی نہیں ہوا۔ مولانا کے سوانح نگار نے اس حرف کا ذکر نہیں کیا جو مولانا نے پڑھنے کے لئے فرمایا تھا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 227)

نمبر دار کے مرنے کی اطلاع دینا: (کرامت، ۲۳)

موضع سدرہ ضلع شاہ پور کے حافظ غلام محمد ایک دن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں دیکھتے ہی رونے لگے۔ مولانا رحمہ اللہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ گاؤں کا نمبر دار انہیں بہت اذیت پہنچاتا اور پریشان کرتا ہے۔ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اس نے مجھے گاؤں سے بھی نکال دیا ہے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

نمبر دار سے میرے اختلاف کا باعث فقط شرعی معاملات ہیں حافظ غلام محمد کی بات سن کر مولانا رحمہ اللہ خاموش رہے۔

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں تین دن مولانا کی خدمت میں رہا وہ اپنی جوتی صبح کے بعد پانچ مرتبہ زور سے زمین پر مارتے تھے تیسرے روز مجھے فرمایا کہ جاؤ حافظ جلدی پہنچو تا کہ اس نمبردار کا جنازہ تم ہی پڑھاؤ اس طرح دشمن سے بھی تمہیں ثواب مل جائے گا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں جب میں گاؤں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ لوگ اس نمبردار کا جنازہ لیے جا رہے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق جنازہ میں نے ہی پڑھایا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 228,227)

لاعلاج مریض کا فوراً شفا پا جانا: (کرامت، ۲۴)

موضع بڈھا گورایہ متصل ستراہ سندھواں (ضلع سیالکوٹ) کے نمبردار کا نام "بیغم" تھا اس کا ایک ہی بیٹا تھا، جو خوب صورت جوان اور خوش آواز تھا۔ اسے فالج ہو گیا۔ بہت سے طبیبوں سے علاج کرایا گیا لیکن افاقہ نہ ہوا، اور اطباء نے اسے لاعلاج قرار دے دیا، اتفاقاً مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ایک مرتبہ ستراہ تشریف لے گئے۔ بیغم نمبردار کو پتا چلا تو وہ اپنے مریض بیٹے کو لے کر مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا مولانا مریض کو دیکھنے کیلئے اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا السلام علیکم! مولانا نے نام پوچھا تو اس نے جو نام بتایا نمبردار نے کہا یہ میرے بیٹے کا نام نہیں مولانا سمجھ گئے کہ اسے جن کا عارضہ ہے جن حاضر ہی تھا مولانا نے اس سے پکڑنے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا حضرت میں اپنے بادشاہ کا مامور ہوں ایک دن ہمارا گزر ان کے کنوئیں سے ہوا ہم وہاں ٹھہر گئے یہ نوجوان گادھی پر بیلوں کے ذریعے کنوئیں سے پانی نکال رہا تھا سحری کا وقت تھا اس نے نہایت خوش الحانی سے چند اشعار پڑھے اس کی خوب صورت شکل اور دلکش آواز کی وجہ سے ہمارے بادشاہ کی بیٹی اس پر عاشق

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوگئی بادشاہ کو غیرت آئی اس نے مجھے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو اور اس کا بدن سکھا سکھا کر اس کی جان نکالو اس روز سے میں اسے پکڑے ہوئے ہوں۔ مولانا نے پوچھا: ''تمہارے بادشاہ اس وقت کہاں ہے؟

جن نے جواب دیا: اس وقت وہ کشمیر میں ہے۔ مولانا نے فوراً اسے حاضر کیا اور فرمایا: اسے چھوڑ دو اس پر مولانا اور بادشاہ کے درمیان چند باتیں ہوئیں بالآخر وہ اسے چھوڑنے پر رضامند ہو گیا اور اس نے چھوڑ دیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 229,228)

ولی کامل کا نام سنتے ہی سرکش جن کا چلا جانا: (کرامت، ۲۵)

اس باب کے شروع میں سلیمان بنگالی کا ذکر آیا ہے جو مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور ان کی زندگی تک ان کی خدمت میں رہے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا رحمہ اللہ کی وفات کے بعد وہ دہلی گئے وہاں ایک شخص جنات کی گرفت میں تھا۔ جن نکالنے کیلئے اسکے وارثوں نے بہت سے عاملوں کو بلایا اور عاملوں نے اپنی سی کوشش کی لیکن جن نہیں نکلا۔ سب لوگ مایوس ہو چکے تھے اس اثناء میں ان لوگوں کو پتا چلا کہ قلعہ والے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا شاگرد یہاں آیا ہے وہ انہیں بلا کر لے گئے۔ جن چوں کہ ہر وقت حاضر رہتا تھا اس لیے سلیمان بنگالی کو اسے حاضر کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ مشہور عالم اور معروف عامل تھے۔ سلیمان بنگالی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے گھر میں جاتے ہی جن سے کہا کہ مرے استاد مولوی غلام رسول قلعہ اسلام والے تمہیں السلام علیکم کہتے تھے۔ جن نے یہ الفاظ سن کر کہا: وہ مجھے کہتے ہوں گے نکل جا لیکن میرا ارادہ نکلنے کا نہیں تھا، اچھا میں چلا جاتا ہوں اب میں نہیں آؤں گا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 230,229)

عاشق جن کا تعمیل حکم بجالانا: (کرامت، ۲۶)

ایک مرتبہ ایک عورت کو جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اس کے وارث غلام رسول

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

رحمہ اللہ کے پاس قلعہ اسلام لائے وہ عورت جن کی گرفت میں تھی اور بے ہوش تھی۔ مولانا رحمہ اللہ کے سامنے آئی تو اٹھ کر بیٹھ گئی مولانا رحمہ اللہ نے جن سے کہا تو اس عورت کو چھوڑ دے اس نے جواب دیا میں اس پر عاشق ہوں اسے نہیں چھوڑوں گا مولانا رحمہ اللہ نے اس کو ڈانٹا اور وہ مان گیا اور کہا کہ نکل جاتا ہوں مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کوئی نشانی دے جاؤ (کہتے ہیں جن جاتے ہوئے کوئی نشانی دے جائے تو پھر نہیں آتا) اس نے کہا: فرمایئے کیا نشانی دوں؟ میں آپ کے ہر ارشاد پر عمل کروں گا۔

فرمایا وہ گھڑا جو سامنے پڑا ہے یہاں لے آؤ چنانچہ وہ گھڑا چلتا چلتا سیڑھیوں پر سے ہوتا ہوا مولانا رحمہ اللہ کی چارپائی کے نزدیک آکر رک گیا۔ لوگ اس گھڑے کو چلتا ہوا دیکھ رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص230)

جنات دکھانے کا وعدہ: (کرامت،۲۷)

قلعہ اسلام کا رہنے والا ایک شخص عبداللہ کشمیری، مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا عقیدت مند تھا، اس نے ایک دن مولانا رحمہ اللہ سے عرض کیا جن کس طرح کے ہوتے ہیں؟ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: تم جنوں کو دیکھنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔ مولانا چپ رہے۔ دوسرے دن عبداللہ کشمیری لاہور جانے کیلئے تیار ہوا اور ملنے کیلئے مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں گیا وہ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے جو مسجد کے قریب ہی تھا۔ فرمایا: عبداللہ جو خواہش تم نے کل ظاہر کی تھی آج راستے میں پوری ہوگی۔ یعنی لاہور جاتے ہوئے راستے میں تمہیں جن دکھائی دیں گے۔ عبداللہ نے منت سماجت کرتے ہوئے عرض کیا حضور! مجھے بن دیکھے ہی خوف آرہا ہے مجھے یقین ہے جن کوئی مخلوق ہے مہربانی فرما کر وہ مخلوق مجھے نہ دکھلائی جائے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص231,230)

حجام کو گمشدہ بیٹے کی اطلاع دینا: (کرامت،۲۸)

ایک نہایت عجیب وغریب کرامت ملاحظہ ہو: قلعہ اسلام کا ایک حجام مولانا رحمہ اللہ کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

حجامت بنا رہا تھا۔ اس نے کہا: حضرت میرا ایک ہی بیٹا ہے وہ کئی سال سے کہیں باہر چلا گیا ہے، معلوم نہیں کہاں ہے اور کیا کرتا ہے زندہ بھی ہے یا نہیں جوان بہو ہے دعا فرمائیں کہ وہ آجائے پڑھنے کیلئے کچھ بتا دیں تاکہ اس کا پتا چلے۔ مولانا حجام کی بات سن کر خاموش رہے وہ کہتا ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ حجامت بنانے کے بعد حجام نے پھر وہی عرض کی جو پہلے کر چکا تھا۔ مولانا نے فرمایا: تمہارا بیٹا تو تمہارے گھر میں ہے اور چنوں کے آٹے کی پکی ہوئی نمکین روٹی کھا رہا ہے جا کر دیکھو۔ حجام کہتا ہے۔ میں ان کی یہ بات سن کر سخت حیران ہوا چوں کہ ان کی کرامتوں کے متعلق بہت کچھ سن چکا تھا اس لیے جی میں آیا کہ ممکن ہے میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر پہنچا تو بیٹا واقعی گھر میں بیٹھا چنے کے آٹے کی نمکین روٹی کھا رہا تھا، اس نے بتایا کہ میں صوبہ سندھ کے شہر سکھر میں تھا اور اپنی رہائش گاہ میں آٹا گوندھ رہا تھا پانی لینے کیلئے باہر نکلا تو معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا اور پل بھر میں یہاں اپنے گاؤں پہنچ گیا میرا سامان اور استعمال کی تمام چیزیں سکھر میں ہیں۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 232,231)

چھری گاڑنے پر غیبی پرندوں کی آمد: (کرامت، ۲۹)

ایک شخص بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے بتایا کہ ایک بزرگ کی میں نے عجیب کرامت دیکھی۔ وہ کرامت یہ ہے کہ اس نے چھری پکڑی اس پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اسے زمین میں گاڑھ دیا، ایک جانور اڑتا ہوا جا رہا تھا کہ وہ اس چھری پر آ گرا۔

مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کوئی بڑی بات نہیں انہوں نے ایک چھری منگوائی اور ہمیں ساتھ لے کر جنگل میں چلے گئے پہلے کچھ پڑھ کر چھری پر پھونک ماری اور اسے زمین میں گاڑھ دیا پھر چھری کے اس حصے پر جو زمین سے باہر تھا کپڑے کی دھجیاں لپیٹ دیں اور پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے وہ شخص قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جانوروں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے اور اپنا گلا چھری کے ساتھ

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس طرح رگڑتے کہ گویا ذبح ہونے کیلئے بے قرار ہیں۔ اس دن ایسے ایسے جانور دیکھنے میں آئے جو نہ کبھی اس سے پہلے دیکھے تھے اور نہ سنے تھے حیرانی ہوتی تھی کہ قسم قسم کے یہ جانور اتنی تعداد میں کہاں سے آئے کچھ دیر یہ حالت رہی پھر مولانا رحمہ اللہ نے چھری زمین سے نکال لی چھری نکالتے ہی تمام جانور جدھر سے آئے تھے ادھر ہی چلے گئے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 233,232)

معترضین میں ولایت کا اقرار: (کرامت، ۳۰)

ایک دن مولانا رحمہ اللہ لاہور میں وعظ فرمارہے تھے جس میں بے شمار لوگ جمع تھے وعظ میں لاہور کے بعض علمائے کرام بھی آئے جو مولانا رحمہ اللہ سے چند سوالات کرنا چاہتے تھے اس وقت مولانا سورہ عنکبوت کی پہلی آیت پڑھ رہے تھے "**الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون**" کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ صرف یہ کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔

مولانا رحمہ اللہ نے ایسے خوب صورت اور منطقیانہ وفلسفیانہ انداز سے اس آیت کی تفسیر بیان کی اور اس اسلوب سے اس کے تمام پہلوؤں کی وضاحت فرمائی اور بحث کرنے والے حضرات جو سوالات و اعتراضات سوچ کر آئے تھے ان میں سے ہر سوال اور ہر اعتراض کا اس نہج سے جواب دیا کہ وہ بالکل مطمئن ہو گئے اور ان کیلئے مجمع عام میں بات کرنے کی ذرہ بھر گنجائش نہ رہی۔ وہ مولانا رحمہ اللہ سے کوئی بات کیے بغیر واپس چلے گئے جن لوگوں کو ان کی آمد کی وجہ کا علم تھا انہوں نے ان سے ان کی خاموشی کے متعلق پوچھا تو جواب دیا کہ ہمارے اعتراضات کا ایک ایک کر کے وعظ میں جواب دے دیا گیا ہے اور ان کے سامنے ہمارے لیے بات کرنا مشکل ہے یہ شخص صرف عالم ہی نہیں، ولی اللہ بھی ہے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 233)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

تمام اعتراضات کا منکشف ہوجانا: (کرامت ۳۱)

ایک شخص نے مولانا رحمہ اللہ سے کہا کہ بعض علمائے دین آپ کے وعظ میں صرف بحث کیلئے آتے ہیں۔ بعض لوگ کچھ مسائل سمجھنے کیلئے حاضر ہوتے ہیں، بعض غیر مسلم اسلام کے بعض پہلوؤں پر اعتراض کرنے کی غرض سے وعظ میں شامل ہوتے ہیں لیکن وعظ سننے کے بعد سب لوگ خاموشی سے چلے جاتے ہیں نہ کوئی بحث کرتا ہے نہ کوئی مسئلہ پوچھتا ہے نہ کوئی اعتراض کرتا ہے عالم بھی خاموش سائل بھی خاموش اور غیر مسلم بھی خاموش آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا: جب میں وعظ کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو اللہ کے فضل و کرم سے تمام اعتراضات اور سوالات کرنے والوں کے اعتراضات وسوالات کی فہرست ان کے ناموں سمیت مجھے پیش کردی جاتی ہے اگر چاہوں تو ہر ایک کا نام لے کر اور اس کا اعتراض بتا کر اس کا جواب دوں لیکن میں اپنی شہرت کے ڈر کی وجہ سے اس کا ذکر نہیں کرتا تاہم ان کے اعتراضات کے جواب وعظ میں تفصیل سے دیتا ہوں جس سے سب کی تسلی ہوجاتی ہے اور اسی کیلئے اعتراض یا سوال کی گنجائش نہیں رہتی۔

موضع دلاور چیمہ کے سکھ زمیندار کا بیٹا بھی (جس کا واقعہ پہلے بیان کیا گیا ہے) اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے مولانا رحمہ اللہ کے پاس آیا تھا ان کا وعظ سنا تو اس کے تمام اعتراضات کا جواب اس میں آ گیا تھا لہٰذا مسلمان ہوگیا۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص234,233)

اعتراض کرنے والے کا بیعت میں شامل ہوجانا: (کرامت ۳۲)

گیارہویں صدی ہجری کے ایک مشہور عالم و مصنف محمد بن ابراہیم شیرازی رحمہ اللہ تھے۔ ان کا لقب صدر الدین تھا لیکن علمی حلقوں میں انہوں نے "ملا صدرا" کے نام سے شہرت پائی وہ بہت بڑے فلسفی تھے ان کی ایک کتاب شرح

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______

''ہدایت الحکمت'' ہے جو درس نظامی کے حلقوں میں ''صدرا'' کے نام سے معروف ہے۔ یہ کتاب کسی زمانے میں درس نظامی کے علماء وطلباء میں متداول تھی۔ اب بھی کہیں کہیں پڑھائی جاتی ہے ہمارے ممدوح مولانا غلام رسول رحمہ اللہ نے یہ کتاب پڑھی تھی اور وہ اسے طلباء کو پڑھاتے بھی تھے، ان کے عہد کے ایک عالم دین مولوی غلام دین محمد تھے۔ ان کا سلسلہ درس قائم تھا اور ان کے طلباء میں ایک طالب علم ''صدرا'' پڑھتا تھا جو بڑا ذکی اور ذہین طالب علم تھا مولوی غلام محمد نے اس طالب علم کو صدرا کا ایک مقام سمجھنے کیلئے جو فلکیات سے متعلق تھا مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے پاس بھیجا ان کا خیال تھا کہ مولانا یہ مقام نہ خود سمجھ سکتے ہوں گے اور نہ طالب علم کو سمجھا سکیں گے اس طرح وہ مولانا رحمہ اللہ کا امتحان لینا چاہتے تھے۔

وہ طالب علم جس وقت مولانا رحمہ اللہ کے پاس آیا اس وقت مولانا ایک طالب علم کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا رہے تھے اور سورہ یٰسین کی اس آیت کا مطلب سمجھا رہے تھے۔ ''**والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم**'' (یعنی چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ آخر منزل میں پرانی ٹہنی کی طرح باریک رہ جاتا ہے) نووارد طالب علم السلام علیکم کہہ کر بیٹھ گیا جو سوال وہ اپنے استاد مولوی غلام محمد سے سمجھ کر آیا تھا مولانا غلام رسول رحمہ اللہ نے دوران درس وہی سوال اپنے شاگرد سے کیا اور پھر اس کا جواب دینا شروع کیا۔ جواب دے کر کتاب ''صدرا'' کے مصنف کے نقطہ نظر کی وضاحت فرمائی اور اس پر جو حاشیہ لکھا گیا ہے اس کی تشریح کی مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی تمام تقریر فلکیات سے متعلق تھی اور یہی بات وہ طالب علم بہ صورت امتحان سمجھنے کے لیے آیا تھا لیکن اب اس کیلئے کچھ کہنے کی گنجائش نہ رہی تھی۔

اس کے بعد مولانا رحمہ اللہ نے اس طالب علم سے فرمایا کہ ''صدرا'' کے اس مقام

facebook.com/Salfi.tasawuf

پر میرے دو سوال ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیے یہ سوال سمجھ لو اور پھر اپنے استاد صاحب سے ان کے جواب پوچھ کر مجھے بتانا اس کے بعد طالب علم چلا گیا اور سارا واقعہ اپنے استاد سے بیان کیا اس پر چند روز گزرے تھے کہ مولوی غلام محمد صاحب مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے حلقہ بیعت میں شامل ہو گئے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 236,234)

کشف الصدور پر چور کا تہجد گزار بن جانا:۔ (کرامت، ۳۳)

موضع بھڑت (ضلع شاہ پور) کا ایک شخص مسمی "جوایا" اپنے علاقے کا مشہور چور تھا اور زمین جائیداد کا بھی مالک تھا ایک مرتبہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اس نواح کے ایک گاؤں موضع "سدرہ" تشریف لے گئے تو جوایا ان سے ملنے کے لئے آیا اور پچیس روپے جو اس زمانے میں اچھی خاصی رقم تھی بطور نذرانہ پیش کیے مولانا رحمہ اللہ نے مسکراتے ہوئے روپے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جوایا نے انکار کی وجہ پوچھی تو فرمایا: یہ چوری کا مال ہے۔

جوایا نے کہا: حضرت! یہ روپے چوری کے مال میں سے نہیں ہیں آپ کو کسی نے شبہے میں ڈال دیا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے فلاں شخص کی افیم چوری کی اور شاہ پور جا کر ایک سو روپے میں فروخت کی یہ پچیس روپے اس میں سے ہیں۔ باقی پچھتر روپے تم نے فلاں جگہ رکھے ہیں۔ جوایا نے یہ بات سنی (جو بالکل صحیح تھی) تو اسی وقت چوری سے توبہ کر لی نماز روزے کا پابند ہو گیا۔ اور بالالتزام تہجد پڑھنے لگا۔
(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 236)

پیغام ولی پر دریا کا رخ تبدیل ہو جانا:۔ (کرامت، ۳۴)

ایک مرتبہ صدرالدین اور سرفراز (ساکن سدرہ کمبوہ) ایک بزرگ حافظ غلام محمد کے ساتھ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان کی زمین کا

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

بہت سا حصہ دریا کی زد میں آ گیا ہے اگر یہی حال رہا تو خطرہ ہے کہ ساری زمین دریا برد ہو جائے گی آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ یہ تینوں آدمی دو دن مولانا رحمہ اللہ کے پاس ان کے گاؤں قلعہ اسلام رہے تیسرے دن جانے لگے تو مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہو" **یا ملائکۃ اللہ السلام علیکم من غلام رسول قلعہ والا** "نیز فرمایا کہ سورہ یٰسین تین روز پڑھنا۔

ان تینوں حضرات کا بیان ہے کہ جب ہم نے مولانا رحمہ اللہ کے حسب فرمان دریا کے کنارے کھڑے ہو کر ان کا سلام بھیجا تو ہمارے دیکھتے ہی دریا پیچھے کو ہٹنا شروع ہو گیا ہم یہ سلسلہ نہایت حیرانی کے عالم میں دیکھتے رہے دریا کے یک دم پیچھے کو ہٹ جانے کے عمل کا آغاز ہمارے لیے بے حد تعجب خیز معاملہ تھا پھر جب سورہ یٰسین پڑھی تو دریا پیچھے ہٹ کر بالکل اپنی اصل جگہ پر آ گیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 237)

دریا کا آپ کا پیغام سن کر جگہ چھوڑ دینا: (کرامت، ۳۵)

مولانا مرحوم کے سوانح نگار بیٹے (مولانا عبدالقادر) فرماتے ہیں کہ مولانا رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حافظ غلام محمد مذکور ایک مرتبہ تشریف لائے انہوں نے مذکورہ بالا واقعہ بیان کر کے کہا کہ مولانا رحمہ اللہ تو وفات پا چکے ہیں میں آپ کو ان کا جانشین سمجھ کر بیان کرتا ہوں کہ ہمارے گاؤں کے قریب ایک گاؤں کی زمین اسی طرح دریا کی زد میں آنا شروع ہو گئی تھی جس طرح ہمارے گاؤں کی زمین آئی تھی۔ میں نے گاؤں کے لوگوں کو وہی طریقہ بتایا جو مولانا رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی مہربانی سے دریا پیچھے ہٹ گیا اب معاملہ یہ ہے کہ پہلے کی طرح دریا نے ہماری زمینوں کی طرف رخ کر لیا ہے۔

مولانا عبدالقادر فرماتے ہیں کہ حافظ غلام محمد کی بات سن کر میں نے مولانا مرحوم کے الفاظ بیان کر کے وہی پڑھنے کا مشورہ دیا جو مولانا نے اپنی زبان مبارک سے ادا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

فرمائے تھے۔ چنانچہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے پھر وہی کچھ کر دیا جو پہلے ہوا تھا یعنی دریا پیچھے ہٹ گیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 238,237)

مبارک زیارت کثرت کرامات کی وجہ:۔ (کرامت، ۳۶)

ایک بزرگ کا نام مولوی قطب الدین تھا وہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے شاگرد اور مرید تھے۔ انہوں نے ایک دن مولانا رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کرامتیں تو اللہ کے بہت سے صالح اور متقی بندوں سے صادر ہوتی رہی ہیں لیکن آپ رحمہ اللہ سے تو بے شمار کرامتوں کا صدور ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟۔

فرمایا: جب سے مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے اس وقت سے کرامتوں کا صدور بڑھ گیا ہے۔ اب مولوی قطب الدین نے ان سے خواب کی کیفیت پوچھنا چاہی لیکن وہ انہیں ٹالتے رہے جب ان کا اصرار بہت بڑھ گیا تو فرمایا کہ ایک مبارک رات کو میں نے رسول ﷺ کی زیارت کی (مولوی قطب الدین کا خیال ہے کہ وہ شاید لیلۃ القدر ہوگی) مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہ تو میں اسے خواب سے تعبیر کر سکتا ہوں نہ بیداری سے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے صابن عنایت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اس سے اپنے کپڑے دھولو۔ میں نے حسب الحکم کپڑے دھو لیے اور پھر حاضر خدمت ہوا نبی ﷺ نے مجھے منبر پر کھڑا کر کے میرے ایک ہاتھ میں قرآن شریف عنایت فرمایا اور دوسرے ہاتھ میں صحیح بخاری اور فرمایا تم اسے لوگوں کو سناؤ تم میرے وارث ہو۔

مولانا یہ خواب سنا کر مولوی قطب الدین سے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ایسی رات عمر بھر نصیب نہیں ہوئی جو فیوض و برکات اس رات حاصل ہوئے پھر وہ کسی کی صحبت اور کسی کے ذکر سے حاصل نہیں ہوئے۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے۔

آنچہ اندر خواب دیدیم ہیچ بیداری نہ دید آنچہ در
دیوانگی دیدیم ہوشیاری نہ دید

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

"جو کچھ ہم نے خواب میں دیکھا وہ کبھی بیداری میں نہ دیکھا اور جو دیوانگی میں دیکھا وہ ہوشیاری میں نظر نہ آیا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 239,238)

نسبت بیعت شیطان سے حفاظت کا ذریعہ:۔(کرامت ۳۷)

مولوی قطب الدین رحمہ اللہ نہایت صالح بزرگ تھے۔ وہ خود اپنے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے مروجہ علوم کی تحصیل کر چکے تو ان سے (دوبارہ) قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ ابھی ایک سپارہ پڑھا تھا کہ ان کی زندگی بالکل بدل گئی۔ مولانا رحمہ اللہ کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی تھی اور نہ کبھی ان سے وظائف یا ذکر اذکار کے متعلق پوچھا تھا۔ لیکن حالت بیعت کرنے والوں اور وظائف پوچھنے والوں سے بھی دگرگوں ہوگئی تھی۔ وہ اس پر بہت خوش تھے اور ان پر ایسی روحانی کیفیت طاری تھی جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ اللہ کے خوف سے آنسو آنکھوں سے جاری رہتے تھے۔ مولانا رحمہ اللہ قرآن مجید کا ترجمہ اس انداز سے پڑھاتے تھے کہ ایسا محسوس ہوتا جیسے قرآن نازل ہو رہا ہے اور یوں خیال گزرتا کہ وہ پڑھنے والے ہیں اور پڑھانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب مولانا رحمہ اللہ کوئی بات یا مسئلہ بیان فرماتے تو اللہ کے ڈر سے مولوی قطب الدین رحمہ اللہ کانپ اٹھتے اور ایسے لگتا کہ اب تک کے تمام گناہ ان کے سامنے آگئے ہیں وہ اللہ کے دربار میں کھڑے ہیں اور حساب کتاب ہو رہا ہے اکثر حالت یہ رہتی تھی کہ انہیں دنیا اور اس کے معاملات کا کچھ پتا نہ ہوتا نیند آتی تو فوراً آنکھ کھل جاتی اور اٹھ کر بیٹھ جاتے۔

مولوی قطب الدین کہتے ہیں کہ قلعہ اسلام سے بجانب مغرب ایک میل کے فاصلے پر ایک گاؤں کا نام "کھبکی" ہے وہاں کے لوگوں نے مولانا رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ کوئی طالب علم جو تھوڑا بہت وعظ نصیحت کر کے مغرب کے وقت ان کے گاؤں آجایا کرے مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں انہیں پڑھائے اور صبح کو قلعہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اسلام جا کر اپنے اسباق پڑھے۔ مولانا رحمہ اللہ نے انہی (قطب الدین) کو یہ خدمت انجام دینے کا حکم دیا چنانچہ وہ روزانہ مغرب سے پہلے کھبکی پہنچ جاتے رات وہاں رہتے اور صبح کو قلعہ اسلام آ کر مولانا رحمہ اللہ سے قرآن مجید کا ترجمہ اور دوسری کتابیں پڑھتے۔ ایک دن وہ حسب معمول نماز عصر کے بعد کھبکی کو روانہ ہوئے تو مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آج تمہیں راستے میں ایک بے دین صوفی ملے گا وہ شیطان ہے۔ اس کے پھندے میں نہ آ جانا اس سے بچ کر آگے نکل جانا۔

مولوی قطب الدین جب آدھا فاصلہ طے کر چکے تو ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا ان کے ذہن میں مولانا رحمہ اللہ کا فرمان آیا اور اس شخص سے بچ کر آگے نکلنے کی کوشش کی لیکن اس نے مولوی قطب الدین کو نام لے کر انہیں آواز دی اور انہیں روک لیا۔ اب آگے سنیے! وہ ان کے قریب آیا اور آتے ہی انہیں سینے سے لگا لیا، سینے سے لگتے ہی تمام فیض اور تمام ذوق عبادت ختم ہو گیا البتہ دل کا لطیفہ اور احساس عبادت برقرار رہا یعنی یہ کیفیت باقی رہی کہ اللہ کی عبادت کرنی اور اس سے ڈرنا چاہیے یہ احساس بھی بہت معمولی تھا۔ اب وہ کھبکی پہنچے تو نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا لیکن کسی نہ کسی طرح نماز پڑھ لی عشاء کا وقت ہوا تو اس وقت بھی یہی صورت حال تھی نہایت مشکل سے یہ فریضہ ادا کیا رات کو ذہن اس قسم کے خیالات کی آماج گاہ بنا رہا ہے کہ نماز روزے کی کیا ضرورت ہے اور اللہ کا ڈر بالکل غیر ضروری ہے بہر حال اس کش مکش میں رات گزر گئی اور بادل نخواستہ فجر کی نماز پڑھائی واپس مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں بھی آنے پر طبیعت آمادہ نہ تھی لیکن کسی نہ کسی طرح آ گئے، یہ خیال البتہ ذہن میں رہا کہ میں عالم دین ہوں مجھے نماز پڑھنی اور اللہ کی تھوڑی بہت عبادت کرنی چاہیے اگر ایسا نہیں کروں گا تو لوگوں پر برا اثر پڑے گا یہی خیال انہیں دوسرے دن صبح کے وقت مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں قلعہ اسلام حاضر ہونے کا باعث بنا۔

مولانا رحمہ اللہ سے ملے تو فرمایا وہ شیطان راستے میں تمہیں ملا؟ ان پر جو کچھ بیتی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

تھی وہ سنانا شروع کی تو مولانا رحمہ اللہ نے مسکراتے ہوئے ساری بات سنی۔اس سے آگے مولوی قطب الدین کہتے ہیں کہ میری بات سن کر خلاف عادت مجھ سے معانقہ کیا۔آپ رحمہ اللہ کا معانقہ کرنا اور میرے دل کے وسوسوں کا دور ہونا سبحان اللہ، وہی حلاوت، وہی لذت، وہی ذکر اور وہی برکات پھر عود کر آئیں۔

مولوی قطب الدین سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صوفیہ کے چار سلسلے مشہور ہیں۔وہ ہیں نقشبندی، سہروردی، قادری اور چشتی۔ان کے نام علیحدہ علیحدہ ہیں۔جن حضرات کی طرف یہ سلسلے منسوب ہیں وہ متبع قرآن وحدیث تھے، بہت بڑے متقی اور ہر وقت اللہ کا ذکر کرنے والے۔لیکن ان کے جاہل عقیدت مندوں نے ان کی تعلیمات کو بگاڑ دیا اور ان کے طریق عمل وعبادت میں ایسی چیزیں ڈال دیں جن سے ان بزرگان دین کا کوئی تعلق نہ تھا۔بلکہ وہ ان کی شدید مخالفت کرتے تھے۔وہ تمام عمر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا رہے اور لوگوں کے لیے اسی کی تلقین کو اپنا شیوہ بنائے رکھا وہ اللہ کے پاک باز اور عبادت گزار بندے تھے قرآن کے الفاظ میں یہ وہ لوگ تھے۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا" (حم سجدہ:13) جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔اس کے بعد مولانا نے مولوی قطب الدین کو اپنے حلقہ بیعت میں داخل کر لیا اور فرمایا کہ آج تم نماز عصر کے بعد کھبکی جاؤ گے تو وہ شیطان تمھیں پھر ملے گا۔لیکن انشاء اللہ تم پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ جا رہے تھے کہ وہ اسی جگہ کھڑا تھا جہاں گزشتہ روز کھڑا تھا اس نے ان کو بلایا اور یہ اس کی آواز سن کر رک گئے وہ ان کے پاس گیا اور کہا کہ تمہارا مرشد بہت زوردار ہے تم جاؤ چنانچہ یہ کھبکی کو روانہ ہو گئے۔

صبح کو جب واپس مولانا رحمہ اللہ کے پاس قلعہ اسلام آئے تو مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مولانا رحمہ اللہ نے مسکرا کر فرمایا اب اس کا تم پر کوئی اثر نہیں

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

ہوگا۔ مولوی قطب الدین نے مولانا رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اگر وہ شیطان ہے تو (احکام الٰہی کے مقابلے میں) اس کا اتنی جلدی کیوں اثر ہوتا ہے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان عبادی لیس لک علیهم سلطان" (بنی اسرائیل 65) "کہ میرے بندوں پر تم غلبہ نہیں پا سکو گے۔ فرمایا: تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن جب انسان اللہ کے بندوں میں داخل ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ شیطان کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ اس سے ڈر کے بھاگتا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھاگتا تھا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 243,239)

بدتمیز شخص پر اللہ کا خوف طاری ہونا:۔ (کرامت، ۳۸)

قلعہ اسلام کے رہنے والے ایک شخص کا نام بڈھا کشمیری تھا وہ پہلوان تھا اور اس کا کاروبار کھڈیوں پر کپڑا بننا تھا۔ بدمعاشی اور بدتمیزی میں وہ خاص شہرت رکھتا تھا مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے گھر اور مسجد کے درمیان اس کا مکان تھا اور وہیں پر اس کی کھڈیاں تھیں، ایک دن مولانا رحمہ اللہ مسجد کی طرف جا رہے تھے کہ خلاف معمول بڈھا کشمیری کی کھڈیوں کے پاس رک گئے اور بڈھا سے پوچھا کہ کبھی تم روئے بھی ہو یا نہیں؟ اس نے جواب دیا ایک مرتبہ کشتی لڑتے ہوئے میرا بازو ٹوٹ گیا تھا اور شدید درد کی وجہ سے میں بے اختیار رو پڑا تھا۔

مولانا نے فرمایا: میرا مطلب یہ نہیں ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی اللہ کے خوف سے تم روئے ہو یا نہیں؟

اس نے جواب دیا: میں جانتا ہی نہیں کہ اللہ کیا ہے اور اس سے خوف کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: دیکھو اگر دیوار پر کیچڑ مارا جائے تو بے شک وہ گر جائے لیکن اس کا نشان دیوار پر باقی رہتا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کی یہ بات سنتے ہی وہ اللہ اکبر کہتا ہوا کھڈی سے باہر نکلا اور بے ہوش ہو گیا دو روز بے ہوش رہا جب ہوش آیا تو قبرستان کی طرف بھاگ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

گیا اس کے والدین یا کوئی اور اس کے پاس جاتا تو وہ زور زور سے پکارتا کہ خنزیر آ گئے خنزیر آ گئے یہ کہتا ہوا پھر بھاگ جاتا۔ اس کے والدین نہایت پریشانی کی حالت میں مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے جس کی کمائی سے ہمارا گزر اوقات ہوتی ہے اور اس کی یہ حالت ہو گئی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کی دین داری کا سلسلہ بھی جاری رہے اور وہ اپنا کام بھی کرے۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: جاؤ اسے میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جانے کا کوئی فائدہ نہیں وہ ہماری بات نہیں سنتا ہمیں دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے میرا نام لو کہ وہ تمہیں بلاتے ہیں چنانچہ وہ گئے مولانا رحمہ اللہ کا نام لیا اور وہ ان کا نام سنتے ہی ان کے ساتھ چل پڑا اور مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا جاؤ والد اور والدہ کی خدمت کرو اسی میں دین اور دنیا کی سعادت ہے اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ بڈھا کشمیری اسی وقت اٹھا اور کھڈیوں پر کپڑا بنانے کا کام کرنے لگا اب اللہ کا خوف ہر وقت اس پر طاری رہتا تھا اور اس کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے، پھر اس کی پوری زندگی اسی طرح گزری اسے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی کرامت سمجھیے یا ان کی زبان کا اثر قرار دیجیے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 245,243)

اپنی کرامت ظاہر نہ کرنے کا وعدہ:۔ (کرامت، ۳۹)

قلعہ اسلام کا ایک شخص بوٹا بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ مولانا رحمہ اللہ نے موضع فیروز والا سے بطور ایندھن جلانے کیلئے ایک بیری کا درخت لیا۔ وہ بیری ایک خانقاہ پر تھی اور بہت بڑی تھی وہاں پر پوجا پاٹ کا سلسلہ جاری تھا اسی لیے وہ اسے لینا چاہتے تھے تاکہ یہ سلسلہ ختم ہو۔ مولانا رحمہ اللہ نے زمین کے مالک سے بات کی تو اس نے کہا یہ بیری خانقاہ کے فقیر کی ہے۔ ہم تو اسے نہ کٹوا سکتے ہیں نہ استعمال کر سکتے ہیں آپ میں ہمت ہے تو کٹوا لیجیے اور لے جائیے۔ مولانا رحمہ اللہ نے بیری کٹوائی اور بوٹا سندو کو

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

پیغام بھجوایا کہ گڈا لے کر فیروز والا پہنچو وہ حسب حکم فیروز والا پہنچ گیا بیری اتنی بڑی تھی کہ اس کا تیسرا حصہ گڈے پر لادا گیا اور وہ قلعہ میہاں سنگھ کو روانہ ہو گئے، یہ صرف دو آدمی تھے خود مولانا رحمہ اللہ اور گڈے والا بوٹا۔ گوجراں والا سے آگے نکل کر قلعہ میہاں سنگھ کے راستے پر آئے تو گڈا الٹ گیا اور تمام لکڑیاں زمین پر گر گئیں نہایت پریشانی ہوئی کہ اب کیا کیا جائے نہ قریب کوئی گاؤں ہے نہ آدمی ہیں راستے میں کھڑے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے بوٹا سے کہا آؤ گڈا سیدھا کرنے کیلئے تم بھی زور لگاؤ میں بھی لگاتا ہوں۔ لیکن بوٹا خاموش کھڑا رہا، مولانا رحمہ اللہ نے پھر کہا کہ آؤ گڈا سیدھا کریں۔ اس نے کہا حضرت فیروز والا سے تو تقریباً سو آدمیوں نے لکڑیاں لدوائیں اور ہمیں روانہ کیا اب ہم دو آدمی کس طرح لا دلیں گے؟ فرمایا اللہ قادر ہے کیا عجب کہ وہ سو آدمیوں کا کام ہم دو آدمیوں سے لے لے آؤ! بسم اللہ کر کے گڈے کو ہاتھ لگاؤ بوٹا کہتا ہے میں نے گڈے کو فقط ہاتھ ہی لگایا وہ بھی حیرانی کے عالم میں مولانا رحمہ اللہ کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے زور لگایا کہ نہیں لگایا لیکن گڈا سیدھا ہو گیا اور لکڑیاں صحیح طور سے اس پر لد گئیں اور ہم گاؤں کو روانہ ہو گئے۔

مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: گاؤں جا کر کسی سے یہ واقعہ بیان نہ کرنا وہ کہتا ہے کہ ان کی زندگی میں کسی سے یہ واقعہ میں نے بیان نہیں کیا ان کی وفات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 246,245)

مجذوب کی بڑ اور آپ کی:۔ (کرامت، ۴۰)

فیروز والا کے ایک شخص بوٹا بٹر بیان کرتے ہیں کہ جب مولانا غلام رسول رحمہ اللہ بیری کٹوانے کیلئے فیروز والا آئے وہ چیت کا مہینہ تھا۔ جس خانقاہ سے بیری کٹوائی گئی اس کا کنواں اس کے قریب تھا مولانا غلام رسول رحمہ اللہ گھوڑی پر سوار تھے۔ انہوں نے آتے ہی گھوڑی چھوڑ دی اور وہ سیدھی ان کے گندم کے کھیت میں چلی گئی اس

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کھیت میں نئی آب پاشی ہوئی تھی اور چند روز تک اس کی کٹائی ہونے والی تھی۔اب گھوڑی گندم کھا رہی تھی اور بوٹا ان کا بیٹا اسے دیکھ رہے تھے۔مولانا رحمہ اللہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور انہیں ایک مجذوب کا واقعہ سنا رہے تھے کہ وہ مجذوب لوگوں کے کم زور اور بھوکے گدھے زمینداروں کے کھیتوں میں چراتا پھرتا تھا جتنے پاؤں ان گدھوں کے کسی زمیندار کے کھیت میں پڑتے اس زمیندار کا اتنے ہی مانی غلہ ہوتا۔ اگر کوئی زمیندار گدھوں کو چرنے سے روکتا تو اس کا غلہ بہت کم ہوتا۔جب لوگوں کو اس مجذوب کے متعلق پتا چل گیا تو انہوں نے خود مجذوب سے کہنا شروع کر دیا کہ وہ گدھے ان کے کھیتوں میں لائے اور چرائے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے مجذوب کا یہ قصہ سن کر کھیت کے مالک بوٹا بٹر نے اس سے کہا کہ آپ کی گھوڑی سیدھی میرے گندم کے کھیت میں آئی اور اس نے اس کے خوشے کھانا شروع کر دیے۔میں بھی گنتا ہوں کہ اس نے کتنے خوشے کھائے اور اس کے کتنے قدم زمین میں پڑے ۔مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا جی چاہتا ہے تو گن لو اگر اللہ کو میری عزت رکھنا منظور ہوگی تو رکھ لے گا بوٹا بٹر کہتا ہے کہ میں نے گھوڑی کے قدم گنے، جو میری زمین میں پڑے 84 تھے میری کاشت کل دس گھماؤں تھی جب گندم کاٹی گئی اور غلہ نکلا تو پوری 84 مانی گندم ہوئی یہ مولانا رحمہ اللہ کی کرامت یا ان کی دعا کا نتیجہ تھا۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 247,246)

پل بھر میں عورت کا نکاح پر آمادہ ہو جانا:۔ (کرامت ۴۱)

یہیں فیروز والا کا ایک شخص آ گیا اس نے عرض کیا کہ میری چچی بیوہ ہے اور مال دار ہے۔میں غریب آدمی ہوں، میں نے اسے نکاح کے لئے کہا تو وہ مجھ سے سخت کلامی سے پیش آئی۔مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا تم اپنی چچی کو میری طرف سے کہو کہ آج شام کو وہ مجھے کھانا کھلائے۔اس نے اسے مولانا رحمہ اللہ کا یہ پیغام دیا تو وہ بہت خوش ہوئی اور اسی شخص سے کھانے کی چیزیں منگوائیں اور تمام انتظام اسی کے سپرد کر دیا جب کھانا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کھا چکے تو اس عورت نے مولانا رحمہ اللہ سے کہا کہ میرا اس شخص سے نکاح کر دیں۔ شاید آپ کے نکاح پڑھانے اور مبارک قدموں کی وجہ سے کوئی بیٹا پیدا ہو جائے چنانچہ مولانا نے نکاح پڑھا دیا اور وہ میاں بیوی بیٹوں والے ہوئے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 248،247)

بے ادب اللہ کی پکڑ میں:۔(کرامت، ۴۲)

ایک اور شخص کا قصہ سنیے۔ اس کا نام بھی بوٹا تھا اور وہ قلعہ اسلام کا رہنے والا تھا کشمیری برادری سے تعلق رکھتا تھا، نہ نماز پڑھتا تھا نہ روزہ رکھتا تھا ایک دفعہ رمضان شریف میں مسجد میں آکر کنوئیں سے پانی نکالا اور پانی لوٹے میں ڈال کر پینے لگا، مولانا غلام رسول رحمہ اللہ وہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا کر رہے ہو؟ کہا: پانی پی رہا ہوں فرمایا یہ تو بڑی بے حیائی کی بات ہے کہ مسجد کا ڈول اور مسجد ہی کا لوٹا پھر رمضان کا مہینہ مسجد میں کھڑے ہو کر تو میرے سامنے اقرار کرتا ہے کہ پانی پی رہا ہوں اس نے مولانا رحمہ اللہ کی یہ بات سن کر پانی سے بھرا ہوا لوٹا زمین پر پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کم بخت جس طرح تو نے مسجد کا لوٹا توڑا ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح تجھے توڑے گا۔

اس کے بعد وہ گھر گیا اور جاتے ہی سخت بیمار ہو گیا۔ اس کا ایک رشتے دار محمد صدیق کشمیری تھا جو بہت نیک آدمی تھا اور مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا مرید تھا۔ اسے اس کی تکلیف کا علم ہوا تو عیادت کیلئے آیا اور کہا کہ تم تو اچھے بھلے تھے، اچانک کیا معاملہ ہوا؟ اس نے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ کسی حکیم کو لاؤ اور اس سے دوا لو۔ محمد صدیق نے کہا: یہ حکیم کا معاملہ نہیں ہے یہ مولانا رحمہ اللہ کی کرامت ہے، وہی دعا فرمائیں گے تو تمہیں آرام آئے گا چنانچہ محمد صدیق سمیت سب رشتے دار اسے مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں لے گئے اس کی جوان بیوی بھی بچے کو اٹھا کر لے گئی لوگوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

نے دعا کیلئے عرض کیا اور بیوی نے روتے ہوئے بچہ مولانا رحمہ اللہ کی گود میں رکھ دیا اور کہا۔ حضور میری جوانی کو دیکھئے اور اس بچے کو دیکھئے اس کیلئے دعا فرمائیے کہ یہ تندرست ہوجائے دوسرے لوگوں نے بھی اس قسم کے الفاظ کہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: میری ذاتی طور پر نہ اس سے کوئی ناراضی ہے اور نہ اس پر کوئی غصہ ہے یہ نماز پڑھے روزے رکھے، زکوٰۃ دے جو اللہ نے اس پر فرائض عائد کیے ہیں وہ ادا کرے اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے گا اگر ایسا نہیں کرے گا تو **"ان بطش ربک لشدید"** (سورہ بروج:12) بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

چنانچہ اس نے سب کے سامنے اپنے گزشتہ گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ نماز روزے کی ادائیگی کا اقرار کیا اور اللہ نے صحت عطا فرمادی۔ ایک سال وہ اس عہد کا پابند رہا اور اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی ایک سال کے بعد اس نے نماز چھوڑ دی تو پھر اسی بیماری میں مبتلا ہوگیا پھر نماز شروع کردی تو پھر تندرست ہوگیا۔ چوتھی دفعہ نماز چھوڑ دی تو مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے اب اس کا کوئی علاج نہیں چنانچہ اسی بیماری کی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص249,248)

سمجھ سے بالاتر قصہ:۔ (کرامت، ۴۳)

قلعہ اسلام کے قریب ایک گاؤں کا نام "مان" ہے وہاں کا نمبردار فضل دین ایک دفعہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ میں فلاں ساہوکار (بنیے) کا مقروض ہوں اصل رقم بہت کم ہے باقی سب سود ہی ہے جو میں نے ادا کرنا ہے ساہوکار مطالبہ کر رہا ہے یا تو دو چار روز میں نقد روپے کی صورت میں قرض ادا کردو یا اس کے بدلے میں زمین دو۔ ورنہ عدالت میں تم پر دعویٰ دائر کیا جائے گا۔ فضل دین نے مولانا رحمہ اللہ سے کہا: اگر معاملہ عدالت میں گیا تو زمین بھی جائے گی اور نمبرداری بھی ختم

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوجائے گی۔ مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا: قرض کتنا ہے؟ جواب دیا: بارہ سو روپے۔

فرمایا: فلاں فلاں آدمی کو ساتھ لے کر اس بنیے کے پاس جاؤ اور جو چھوٹی سی گائے تمہارے پاس ہے وہ اسے دے کر حساب بے باق کر دو تمہارے ذمے کل بارہ روپے ہیں۔

فضل دین نمبردار نے کہا حضرت مجھے اچھی طرح معلوم ہے قرض بارہ سو روپے ہے لیکن ہے سود ہی۔

فرمایا: تم جاؤ قرض خواہ سے ملو اللہ فضل کرے گا۔

حسب ارشاد فضل دین نمبردار چند آدمیوں کو ساتھ لے کر قرض خواہ کے پاس گیا اور کہا میں حساب کرنے کیلئے آیا ہوں قرض خواہ بنیے نے بہی کھولی اس میں لکھا تھا بقایا قابل وصول رقم بارہ روپے۔

اب قرض خواہ بھی حیران اور فضل دین بھی متعجب چھوٹی سی گائے اسے دی اور معاملہ صاف ہوگیا۔ یہ کیا قصہ ہے؟ اس کا علم صرف اللہ کو ہے یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص250,249)

بانجھ بھینس کا گابھن ہوجانا:۔ (کرامت، ۴۴)

اسی طرح ایک شخص آیا اس نے عرض کیا کہ میرے پاس صرف ایک بوڑھی بھینس ہے وہ بھی گابھن نہیں ہے فرمایا وہ تو گابھن ہے جاؤ اللہ تعالی اس میں برکت فرمائے گا اس کے بعد کئی دفعہ اس نے کٹے اور کٹیاں دیں اسی کا دودھ اور گھی بیچ کر وہ شخص آسودہ حال ہوگیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص251,250)

ولی کی بات کے انکار کا وبال:۔ (کرامت، ۴۵)

موضع مان (متصل قلعہ اسلام) کا ایک شخص اسماعیل کشمیری بڑا مال دار تھا اور وہیں کا رہنے والا ایک شخص شرف الدین تھا جو نہایت نیک آدمی تھا اور مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا ارادت مند تھا۔ مولانا کے بیٹے مولوی عبدالقادر کی شادی ہونے والی تھی اور اس کے لئے مولانا رحمہ اللہ کو ایک سو روپے کی ضرورت تھی وہ موضع مان گئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

اور اپنے مرید شرف الدین کو بھیج کر اسماعیل کشمیری کو بلایا اور اس سے ایک سو روپیہ قرض مانگا اسماعیل نے کہا: میرے پاس سو روپیہ نہیں ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے پھر کہا کہ مجھے عبدالقادر کی شادی کے سلسلے میں سو روپے کی ضرورت ہے تم دے دو۔ میں یہ قرض جلد ہی تمہیں ادا کردوں گا اسماعیل نے اب بھی یہی کہا کہ میرے پاس سو روپیہ نہیں ہے شرف الدین نے بھی اسے سو روپیہ دینے کو کہا اس نے اسے بھی یہی الفاظ کہے کہ میرے پاس سو روپیہ نہیں ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے شرف الدین سے کہا: اب اس سے سو روپیہ نہ مانگو اس کے پاس نہیں ہے۔ اسماعیل کے انکار کرنے پر مولانا رحمہ اللہ واپس قلعہ اسلام تشریف لے گئے اور شرف الدین نے کسی سے سو روپیہ ادھار لیکر مولانا رحمہ اللہ کے گھر پہنچا دیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے اس کے لئے دعا کی اور تھوڑے عرصے میں وہ اس قدر آسودہ حال ہوگیا کہ زکوۃ دینے لگا۔ لیکن اسماعیل بالکل مفلس ہوگیا اور پھر اسی صدمے سے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا موت تک اس کی زبان پر یہی الفاظ رہے کہ نہ میں نے کسی کی شادی کی، نہ میرا روپیہ چوری ہوا، نہ میں نے کسی کو ادھار دیا میرا پیسہ کدھر گیا۔ افسوس میں نے مولوی صاحب کو سو روپیہ قرض نہ دیا اور میری یہ حالت ہوگئی۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 252,251)

مرید کی خواہش اور عیاش کی توبہ:۔ (کرامت، ۴۶)

ایک دن ستراہ سندھواں کے حاجی خدایار نے جو مولانا رحمہ اللہ کے مرید تھے۔ عرض کیا کہ ان کے گاؤں کا ذیل دار اور فیض بخش بڑا عیاش اور غلط رو ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بہت بااثر اور فراخ دست بھی ہے۔ اگر وہ سدھر جائے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے لگے تو گاؤں کے تمام لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں اس سے کچھ عرصہ بعد مولانا ممدوح ستراہ سندھواں تشریف لے گئے۔ ذیل دار فیض بخش سے ملاقات ہوئی تو مولانا نے فارسی کا یہ شعر پڑھا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بیانا نیک خواہاں متفق باش غنیمت دان امور اتفاقی

"آؤ نیکی کے خواہشمندوں کے ہم نوا ہو جاؤ ان اتفاقی معاملات کو غنیمت جانو۔

شعر سنتے ہی ذیل دار کے دل کی حالت بدل گئی اور اس پر عجیب قسم کی واردات طاری ہوگئیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ ان کے حلقہ عقیدت منداں میں شامل ہوگیا۔ اب وہ خود بھی احکام اسلامی کا پابند تھا اور اس کی وجہ سے اور بھی بے شمار لوگوں نے اسلام کی سیدھی راہ اختیار کر لی۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 252)

کشف کی بدولت مشکوک آمدنی کی اطلاع:۔ (کرامت، ۴۷)

انہی حاجی خدا یار نے جو مولانا رحمہ اللہ کے سعادت مند مرید اور مرد صالح تھے۔ اپنی ہدایت یافتگی کا واقعہ بیان کیا کہ وہ ذیل دار فیض بخش کے منشی تھے دیگر آمدنی کے علاوہ انہیں رشوت کی آمدنی سے ذیل دار دس روپے فی صد کے حساب سے دیتا تھا یعنی اگر سو روپے ذیل دار کو ملتے تو ان میں سے دس روپے حاجی خدا یار کو دے دیے جاتے۔ ایک دن وہ ایک مقدمے کے سلسلے میں ذیل دار کے ساتھ گجرانوالہ آئے تو انہیں حساب کے مطابق پندرہ روپے رشوت سے حصہ ملا۔ ان کا تعلق اہل علم کے کسی گھرانے سے تھا اور انہوں نے سواری کیلئے گھوڑی رکھی تھی۔ مقدمے سے فارغ ہو کر اور اپنے حصے کے پندرہ روپے رشوت جیب میں ڈال کر انہوں نے ذیلدار سے کہا کہ میں آج مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی زیارت کے لئے قلعہ اسلام جانا چاہتا ہوں، سنا ہے وہ بہت بڑے بزرگ ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ اس بزرگ کو سلام کیا جائے ۔ ذیلدار نے ان کو وہاں جانے سے روکنے کی کوشش کی اور کہا چھوڑو ان بزرگوں اور مولویوں کو اس قسم کے ہم نے بہت لوگ دیکھے ہیں۔ لیکن حاجی خدا یار نے ان کی بات نہیں مانی اور وہ شام کے قریب قلعہ اسلام پہنچ گئے، اس وقت مولانا غلام رسول رحمہ اللہ مسجد سے باہر کھڑے تھے اور ان کے ساتھ درویش محمد ابراہیم تھا۔ اس سے پہلے نہ حاجی خدا یار نے مولانا کو دیکھا تھا اور نہ مولانا نے حاجی خدا یار کو۔ دونوں کی

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

آپس میں کوئی جان پہچان نہ تھی۔اب مولانا رحمہ اللہ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو محمد ابراہیم درویش سے کہا کہ اس گھوڑی والے شخص کا تعلق ستراہ کے علماء سے ہے ،اس سے گھوڑی پکڑ کر باندھو اور اسے چارہ کھلاؤ۔میں کنوئیں پر جا رہا ہوں۔حاجی صاحب سے مولانا رحمہ اللہ کی تھوڑی سی سلام دعا ہوئی اور وہ اپنے کنوئیں پر چلے گئے ۔ابراہیم درویش نے ان سے گھوڑی پکڑی اور اسے چارہ کھلایا۔

مولانا ممدوح مغرب کے وقت آئے اور نماز پڑھائی پھر عشاء کی نماز پڑھائی۔لیکن خدایار کی طرف متوجہ نہیں ہوئے وہ سخت پریشان ہوئے اور مولانا رحمہ اللہ پر غصہ بھی آیا ہوگا جی میں آیا کہ ذیل دار ٹھیک کہتا تھا مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا اسی خفگی کے عالم میں سو گئے۔مولانا سحری کے وقت مسجد میں آئے تو خدایار کو جگایا فرمایا تم عالم ہو یا چوہڑے؟۔انہوں نے کہا: حضرت مجھ میں چوہڑوں والی کون سی بات ہے؟ فرمایا ذیل دار کا ساتھ چھوڑ دو اور آئندہ کے لئے اپنی کوتاہیوں سے توبہ کرلو۔خدایار اس پر سخت حیران کہ انہیں کیسے پتا چلا کہ میرا تعلق ذیلدار سے ہے اور میں اس کی رشوت سے حصہ لیتا ہوں وہ اس پر بھی حیران کہ انہیں کس طرح معلوم ہوا کہ میرا تعلق علماء کے خاندان سے ہے۔بہر حال مولانا رحمہ اللہ کے کہنے سے انہوں نے ذیل دار کا ساتھ چھوڑ دیا اور ملازمت ترک کردی۔ذیل دار نے ان کو اپنے ساتھ رہنے اور ملازمت کا سلسلہ جاری رکھنے پر بہت اصرار کیا یہ بھی کہا کہ رشوت کے پیسوں میں سے پینتیس روپے فی صد لے لیا کرو مگر یہ نہیں مانے مولانا رحمہ اللہ کی یہ بات دل میں بیٹھ گی کہ ذیل دار کا ساتھ چھوڑ دو اور گزشتہ کوتاہیوں سے تائب ہو جاؤ وہ اس پر عامل ہو گئے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص254,252)

صرف اک ملاقات پر حلقہ بیعت میں شامل ہو جانا:۔(کرامت،۴۸)

قلعہ اسلام سے بارہ کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں ''دائیاں والی'' ہے وہاں ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

صوفی صاحب رہتے تھے، جن کا نام پیر کیسر شاہ تھا اور احکام شرع کے پابند نہ تھے۔ ایک دن ان کے ایک مرید مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے ملاقات کی غرض سے پیر کیسر شاہ کے ہاں سے روانہ ہوئے تو پیر صاحب نے کہا کہ مولوی غلام رسول رحمہ اللہ کا امتحان کرتے آنا۔ عصر کی نماز پڑھی جارہی تھی کہ وہ مرید آ گیا۔ نماز کے بعد وہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کرنے لگا آدھ گھنٹے کے بعد اس نے مولانا رحمہ اللہ سے رخصت کی اجازت مانگی۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، ابھی بہت وقت ہے اس نے عرض کیا دائیں والی یہاں سے بارہ کوس (تقریباً اٹھارہ کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے اب اجازت دیجیے مولانا رحمہ اللہ اسے رخصت کرنے کے لئے مسجد سے باہر آئے اور فرمایا کہ اپنے پیر کو میری زبانی شعر سنا دینا۔ خلاف پیغمبر

کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جو شخص اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف راستہ اختیار کرتا ہے وہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ مولانا رحمہ اللہ نے اسے رخصت کرتے وقت اس سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور وہاں سے چل پڑا ابھی سورج اسی حالت میں تھا کہ وہ دائیاں والی پہنچ گیا۔ کیسر شاہ سے ملا اور انہیں مولانا رحمہ اللہ کا پیغام دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ قلعہ اسلام سے کب روانہ ہوئے تھے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل وہاں سے چلا تھا نہ مجھے سفر کی تکان ہے اور نہ کسی قسم کی بے آرامی ہے۔ اس روز سے وہ مولانا رحمہ اللہ کا معتقد ہو گیا اور کہنا شروع کیا کہ اس وقت صالحیت کی رو سے دنیا میں کوئی شخص مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کا ہمسر نہیں پھر اس نے کیسر شاہ سے بیعت کا سلسلہ ختم کیا اور مولانا ممدوح کے حلقہ بیعت میں شامل ہو گیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 255,254)

ولی کامل کے متبرک تولیے کی برکات:۔ (کرامت، ۴۹)

کوٹ بھوانی داس کے ایک بزرگ میاں عبدالعزیز، مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے شاگرد اور ارادات مند تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قلعہ اسلام سے قریب کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک گاؤں موضع "دھاری وال" کا بڑھئی مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا کہ وہ سکھوں کا مزارع ہے اور چار مانی گندم بہ طور ٹھیکا ان کو دینی ہے لیکن جو گندم زمین کی کاشت سے اسے حاصل ہوئی ہے وہ بہ مشکل ڈیڑھ یا دو مانی ہوگی۔ ظاہر ہے زمین کے مالک کو پوری گندم نہیں دی جاسکے گی گھر میں کھانے کے لئے بھی گندم کی ضرورت ہے اس صورت حال سے وہ بڑھئی سخت پریشان تھا اسے خطرہ تھا کہ پوری گندم نہ دی گئی تو زمین کا مالک سکھ اس کے بے عزتی کرے گا۔ اس نے اس پریشانی سے نجات کیلئے مولانا رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی مولانا رحمہ اللہ اس وقت غسل کررہے تھے، انہوں نے غسل کے بعد جس کپڑے سے جسم صاف کیا وہ کپڑا اسے دیا اور فرمایا یہ کپڑا گندم کے ڈھیر پر ڈال دو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اسے تولنا شروع کرو میں بھی تھوڑی دیر بعد آتا ہوں۔

مولانا رحمہ اللہ وہاں گئے تو گیارہ مانی گندم تولی جا چکی تھی جو مزارع نے اپنے گھر رکھنی تھی مولانا رحمہ اللہ نے ڈھیر پر سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ ابھی اتنی ہی گندم پڑی ہے جتنی پہلے تھی یہ دیکھ کر مولانا اس بڑھئی مزارع پر خفا ہوئے اور فرمایا پورا حساب کرنے کے بعد اپنے گزارے کے لئے رکھ لیتے اتنا لالچ کرنا اچھی بات نہیں۔

تیر نظر کا اثر جس کو لگا شکار ہو گیا:۔(کرامت،۵۰)

اب ایک شخص پیر میر حیدر مرحوم کا واقعہ سنیئے وہ خان پور گکھڑاں ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے اور یہی ان کے آباو اجداد کا مسکن تھا انہیں شکار کا بہت شوق تھا 35 سال کے خوب صورت جوان تھے ایک دن شکار کھیلنے کے بعد گھوڑے پر سوار تھے اور گھر جا رہے تھے کہ بازار میں ایک لکڑ ہارے نے آواز دی اور کہا میر حیدر تھوڑی دیر یہاں بیٹھ جاؤ لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور چلے گئے دوسرے روز پھر شکار سے واپس آتے ہوئے وہاں سے گزرے تو اسی لکڑ ہارے نے بلایا اور کچھ دیر بیٹھنے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے اب بھی اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور چلے گئے حسب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

معمول تیسرے روز وہاں سے گزرے تو لکڑ ہارے نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی باگ پکڑی اور انہیں نیچے اتار لیا مصافحہ بھی کیا اور بغل گیر بھی ہوا۔ اسی وقت میر حیدر کی دنیا بدل گئی شکار کا شوق دل سے نکل گیا اور حالات کچھ سے کچھ ہو گئے گھوڑا اور باز ملازموں کو دیئے کہ اسے گھر لے جائیں اور لکڑ ہارے کے پاس بیٹھ گئے اہل وعیال کا خیال دل سے رخصت ہوا اور ذکر الٰہی اور یاد خدا میں مصروف ہو گئے اس کے علاوہ کسی چیز سے کوئی تعلق نہ رہا ان کے بھائی بچے اور رشتے دار لینے کے لئے آتے لیکن یہ انہیں کسی نہ کسی طرح گھر بھیج دیتے اور ہر وقت لکڑ ہارے کے پاس بیٹھے اللہ کی عبادت کرتے رہتے۔

ایک دن صبح نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ لکڑ ہارا غائب ہے نہ اس کا سامان نہ بستر کچھ بھی نہیں ہے سخت پریشانی کی حالت میں اس کی تلاش میں نکل پڑے طویل عرصے تک اسے تلاش کیا مختلف مقامات میں ڈھونڈنے کے کوشش کی لیکن وہ نہیں ملا اور کسی نے اس کے متعلق کچھ نہ بتایا اسی پریشانی کے عالم میں ہری پور ہزارہ پہنچے اور وہاں ایک شخص حیات گل سے ملاقات ہوئی حیات گل نے اس کا حال سن کر انہیں حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے پاس بھیج دیا وہاں سے بھی اس لکڑ ہارے کا سراغ نہ ملا۔

پھرتے پھراتے ایک دفعہ گجرانوالہ پہنچ گئے وہاں ان کی ملاقات ایک بزرگ نبی بخش سراج سے ہوئی انہوں نے ان کی کیفیت قلبی کا اندازہ کر کے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ اب کہاں کا قصد ہے؟ ان کے سوالات سے انہیں کچھ تسکین ہوئی دل میں مسرت کی لہر اٹھی اور اس کے پاس بیٹھ گئے، گفتگو کرتے ہوئے اس سے پوچھا آپ کس کے مرید ہیں؟ جواب دیا: مولوی صاحب کے۔ پوچھا: کون مولوی صاحب؟ جواب ملا: مولوی غلام رسول رحمہ اللہ قلعہ اسلام والے کے۔ یہ نام سنتے ہی ان کا جی مطمئن ہو گیا اور بے چینی اور پریشانی کافی حد تک ختم ہو گئی ذہن پر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دستک ہوئی کہ مولوی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا چاہیے آتش شوق دیدار اس قدر بھڑکی کہ نبی بخش سراج سے کہا مجھے ابھی قلعہ اسلام کا راستہ بتاؤ انہوں نے کہا کہ کچھ دیر ٹھہر و روٹی کھاؤ پھر چلے جانا لیکن یہ ایک لمحے کے لئے بھی وہاں ٹھہرنے پر آمادہ نہ ہوئے دل مولانا کے پاس پہنچنے اور ان سے ملنے کے لئے انتہائی بے تاب تھا۔

اب نبی بخش انہیں قلعہ اسلام کا راستہ بتانے کے لئے اٹھے تو چلے چلتے ان کے ساتھ ہی قلعہ اسلام پہنچ گئے۔ مولانا رحمہ اللہ اس وقت گھر میں تشریف فرما تھے وہ اسی وقت ان دونوں کے لئے کھانا اٹھائے تشریف لئے گئے۔ السلام علیکم کہا مصافحہ کیا اور فرمایا: میر حیدر خوش ہو جاؤ لیکن میر حیدر اس کا جواب دینے کے بجائے رو پڑے فرمایا صبر کرو انشاء اللہ تمہارا مقصد پورا ہوگا پھر ان کی بے صبری اور روٹی نہ کھانا دیکھ کر فرمایا: میر حیدر! تمہارا پیر لکڑ ہارا ابدال تھا تمہاری اصلاح کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں مقیم تھا جب تمہارا حصہ تمہیں مل گیا تو وہ چلا گیا اور لکھنؤ پہنچ کر فوت ہو گیا تمہارا باقی حصہ اس عاجز کے پاس ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کے یہ الفاظ سن کر میر حیدر مطمئن ہو گئے۔ پھر وہ ایک مدت تک مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں رہے مولانا رحمہ اللہ گھوڑی پر سوار ہوتے وہ گھوڑی کی پالان پکڑ کر پیچھے دوڑتے جس سے انہیں بے حد سرور حاصل ہوتا۔ اس زمانے میں انہوں نے بہت روحانی فیض پایا۔ وہ وہیں رہنا چاہتے تھے لیکن مولانا نے انہیں نصیحت کی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی رو سے بیوی بچوں بہن بھائیوں اور باقی رشتہ داروں کے بھی آپ پر کچھ حقوق ہیں انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔ اس قسم کی نصیحتیں کر کے مولانا نے ان کو ان کے گھر روانہ کر دیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 259,256)

کشف و کرامات کا لوگوں پر اثر:۔ (کرامت ۵۱)

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا نام احمد الدین تھا اور احمد الدین کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

والد کا نام تھا چوہدری حاکم وڑائچ یہ ضلع گجرانوالہ کے قصبہ لدھے والا وڑائچ کے رہنے والے تھے۔ مولانا رحمہ اللہ کے مخلص ترین مرید ایک مرتبہ گھوڑی فروخت کرنے کیلئے امرتسر گئے وہاں مویشیوں کی منڈی لگتی تھی کئی دن واپس نہ آئے تو ان کے بیٹے احمد الدین نے مولانا رحمہ اللہ سے کہا کہ میرے والد بہت دنوں سے امرتسر گئے ہیں واپس نہیں آئے میں ان سے بہت اداس ہوگیا ہوں یہ بات انہوں نے مولانا رحمہ اللہ سے سبق پڑھتے ہوئے کہی۔

مولانا رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا اداس ہونے کی ضرورت نہیں آج انشاء اللہ تمہارے والد آجائیں گے اور اسی راستے سے آئیں گے اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے احمد الدین بیان کرتے ہیں کہ عصر کے وقت واقعی میرے والد آگئے ان کا ملازم بھی ان کے ساتھ تھا میں انہیں دیکھ کر بڑا خوش ہوا مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اجازت لے کر والد کے ساتھ ہی گاؤں کو روانہ ہوگیا۔

میں گھوڑی پر والد کے پیچھے بیٹھا تھا راستے میں میں نے والد کو بتایا کو دوران سبق مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ آج تمہارے والد آئیں گے اور تم بھی ان کے ساتھ جاؤ گے۔ میری بات سن کر والد نے ملازم سے کہا: سن لی غلام رسول رحمہ اللہ کے بارے میں احمد الدین کی بات لوگ کہتے ہیں کہ حاکم کو معلوم نہیں مولوی صاحب کا اتنا عاشق اور معتقد کیوں ہے میں ان کی اسی قسم کی باتوں سے ان کا عاشق اور معتقد ہوں لیکن یہ معمولی بات ہے جو احمد الدین نے مولوی صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں بتائی ہے میں ان کے بے حد شمار کشفوں اور کرامتوں کا مشاہدہ کر چکا ہوں ان کی صالحیت اور پاک بازی کی وجہ سے میرا مال وجان سب کچھ ان کے لئے حاضر ہے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 260,259)

چور کا کتا بن کر بھونکنا:۔ (کرامت، ۵۲)

ضلع گجرانوالہ کے موضع مرالی والا میں ایک شخص مولوی سلطان احمد سکونت پذیر تھے

facebook.com/Salfi.tasawuf

جو بڑے متمول تھے ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا، جو اس علاقے کا مشہور چور تھا۔ سلطان احمد وفات پا گئے تو ان کی بیوہ اور بچوں کو وہ چور تنگ کرنے لگا اور کوشش کرتا کہ ان کے گھر کا سب کچھ لوٹ لیا جائے۔ مولوی سلطان احمد مرحوم کی بیوہ نے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے اس پریشانی کا ذکر کیا انہوں نے خاتون کو کچھ پڑھنے کے لئے بتایا اور فرمایا کہ یہ پڑھنے کے بعد بے فکر ہو کر سو جایا کرو۔ ان شاء اللہ وہ کتا خود ہی بھونک بھونک کر چلا جایا کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا وہ چوری کی غرض سے آتا اور سچ مچ بھونک کر چلا جاتا اس سے تھوڑا عرصہ بعد مولانا رحمہ اللہ فوت ہو گئے۔ وہ چور خود بیان کرتا ہے کہ مولوی سلطان احمد کی وفات کے بعد اس نے ان کے گھر میں چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکل آتا ایک مرتبہ نقب لگا کر اندر گیا گھر کی مالکہ خاتون جاگ رہی تھی میری شکل مسخ ہوتے دیکھ کر اس نے کہا: بھائی تیری شکل مسخ ہونے سے تعجب ہوتا ہے لیکن جس کی زبان سے تیرے متعلق یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان سیف الرحمن ہے جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوگا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا اس کے بعد اس نے چوری سے توبہ کر لی تھی۔ یہ واقعہ مولانا رحمہ اللہ کی بہت بڑی کرامت ہے۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص261,260)

سخت آندھی سے حفاظت:۔ (کرامت، ۵۳)

قلعہ اسلام کا باشندہ بوٹا سندھو بیان کرتا ہے کہ وہ کھلیان میں غلہ نکال رہے تھے، دیکھا کہ سخت آندھی آئی ان کے والد چوہدری خیر محمد گھبرائے ہوئے مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آندھی کے بارے میں پریشانی کا اظہار کیا فرمایا جاؤ کام کرو اللہ حافظ ہے یہ لوگ کام میں مصروف ہو گئے لیکن زوردار آندھی آئی کہ بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے لیکن ان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مالی پریشانی ختم:۔ (کرامت، ۵۴)

موضع مان کے رہنے والے بوٹا اور فضل دین سخت مالی پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اور ان سے اپنی غربت کا اظہار کیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے ان کو زراعت کیلئے دو بیل لے دیئے۔ انہوں نے زراعت کا سلسلہ شروع کر دیا لیکن جب فصل کاٹ لی اور بھوسہ اور غلہ الگ الگ کرنے لگے تو شدید آندھی کے آثار پیدا ہو گئے بوٹا کھیتوں سے دوڑتا ہوا مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آندھی سے بچاؤ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کچھ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا اور تمہارا نقصان نہیں کرے گا چنانچہ بڑی سخت آندھی آئی لیکن ان کا ذرہ بھر نقصان نہیں ہوا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 261)

حفاظت کیلئے غیبی اسباب بن جانا:۔ (کرامت، ۵۵)

ایک مرتبہ گوجرانوالہ سے ایک سکھ تھانیدار جوگندر سنگھ کسی مخبری کی بنا پر سرکاری حیثیت سے قلعہ اسلام آیا یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور انگریزی سرکار کو اطلاع پہنچی تھی کہ جمعہ میں دو ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ حکومت کے خلاف تقریر کرتے ہیں اور وہ لوگ حکومت کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اس مخبری کی وجہ سے تھانیدار سرکاری کتوں کے ساتھ آیا اور کتوں سمیت مسجد میں داخل ہو گیا مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا یہ مسجد ہے اور اللہ کا گھر ہے اس سے تم خود بھی نکل جاؤ اور کتوں کو بھی نکال لو لیکن تھانیدار نہیں مانا اور گستاخی سے پیش آیا مولانا رحمہ اللہ نے بڑے جوش و جذبے کے ساتھ قرآن کے یہ الفاظ پڑھے: "**ان بطش ربک لشدید**" (سورہ بروج:12) تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اگر میں برا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے پکڑے گا اگر تم غلط کار ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سختی سے پکڑے گا۔

اب تھانیدار نے حاضرین کی گنتی شروع کی تو کل گیارہ آدمی شمار میں آئے بار بار گنتی کی لیکن گیارہ ہی رہے حالاں کہ لوگ بہت زیادہ تھے لیکن اللہ نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور اسے گیارہ ہی نظر آئے اور اس نے اپنی رپورٹ میں گیارہ ہی لکھے۔ اس واقعہ پر چند روز گزرے تھے کہ اس تھانیدار پر کوئی مقدمہ قائم ہو گیا اور اسے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

معزول کردیا گیا اس مقدمے پر اتنا روپیہ خرچ ہوا کہ وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا اور سخت ذلیل ہوکر گجرانوالہ سے نکلا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 263,262)

مبارک بشارت اور آپ کی حفاظت: (کرامت، ۵۶)

ایک دن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد نے ان سے کہا کہ ہم حکام کی باز پرس سے تنگ آ گئے ہیں۔آئے دن حکومت کا کوئی نہ کوئی آدمی آ دھمکتا ہے اور کہنا شروع کر دیتا ہے کہ تم نے فلاں موقع پر حکومت کے خلاف فلاں بات کہی اور فلاں موقع پر تقریر میں یہ کہا، بہتر ہے کہ ہم یہاں سے کسی اور جگہ چلے جائیں یا کسی ریاست کو اپنا مسکن بنالیں۔مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: بھائی جان آپکا فرمان بجا ہے ،لیکن میں مجبور ہوں میں ایک دن مسجد میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آ کر مجھے جگایا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو تمہیں رسول ﷺ بلا رہے ہیں میں اس کے ساتھ چل پڑا گاؤں سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی پالکی پڑی ہے، میں نے حاضر خدمت ہوکر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: غلام رسول ہم تمہاری مسجد میں جانا چاہتے ہیں۔آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا اور پالکی والوں نے پالکی اٹھالی رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں تشریف لا کر اسی طرح پکڑے ہوئے ہاتھ سے مجھے منبر پر بٹھایا اور فرمایا وعظ کیا کرو، تمہارے وعظ سے لوگوں کو ہدایت ہوگی تمہاری یہی جائے بودوباش ہے۔یہ خواب سنا کر فرمایا: بھائی صاحب! میں تو مامور ہوں اس جگہ کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 263)

کھنڈر کنوئیں کا صحیح سالم ہو جانا: (کرامت، ۵۷)

موضع پسپناکھ، قلعہ اسلام سے بجانب شمال پانچ یا چھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک دن وہاں کے ایک زمیندار مسمیٰ دارا مولانا رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے ایک کنواں کھدوایا تھا جس پر کافی روپیہ خرچ ہوا، اب کنواں شکستہ ہو گیا ہے میں پہلے ہی مقروض ہو چکا ہوں دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

مولانا رحمہ اللہ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور کنوئیں پر جا کھڑے ہوئے فرمایا چودھری دارا کنوئیں کو دیکھو یہ تو بالکل صحیح سالم ہے تمہیں کنواں دیکھنے میں غلطی لگی ہوگی زمیندار نے عرض کیا حضور مجھے غلطی نہیں لگی یہ سب آپ کی دعا کی برکت اور کرامت ہے کہ آپ کے تشریف لاتے ہی اللہ تعالیٰ نے کنواں صحیح سالم کر دیا ہے۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص264)

نہایت تنگ دست شخص کا آسودہ ہو جانا: (کرامت، ۵۸)

موضع ''مان'' کے ایک شخص پر غربت نے غلبہ پالیا اور وہ مقروض ہو گیا زمین رہن ہو گئی اور کچھ باقی نہ رہا ایک شخص نظام الدین اسے مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں لے گیا اور سارا قصہ بیان کیا فرمایا: تمہارے پاس کوئی بیل ہے؟ اس نے عرض کیا سب کچھ بک گیا ایک بھینس باقی رہ گئی ہے فرمایا: جاؤ کاشت کرو اللہ برکت دے گا اس کا بیان ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ ایک سال میں مال دار ہو گیا قرض بھی اتر گیا زمین بھی قبضے میں آ گئی گاؤں کا نمبردار بھی ہو گیا وہ کہتا ہے کہ پتا نہیں کہ اتنا مال کہاں سے ملا اور کیسے ملا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص264)

ایک نصیحت پر ہندو کا مسلمان ہو جانا: (کرامت، ۵۹)

ایک دفعہ مولانا رحمہ اللہ اپنی گھوڑی پر ساہووالا کی طرف جا رہے تھے اس وقت ان کی حالت دگرگوں تھی اور گھوڑی کی باگ ہاتھ سے گر گئی تھی ادھر سے ایک ہندو چوہدری بھی گھوڑی پر آ رہا تھا۔ اس نے مولانا رحمہ اللہ سے کہا: میاں گھوڑی والے! گھوڑی کی باگ سنبھالو۔ فرمایا: سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نفس بڑا سرکش ہے مانتا نہیں ہندو نے کہا کیا کہتا ہے۔ فرمایا: لا الہ الا اللہ کے معنی کما حقہ نہیں مانتا اس کے بعد انہوں نے اس انداز

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

سے کلمہ پڑھا کہ اس سے متاثر ہو کر ہندو چوہدری بھی کلمہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا مولانا رحمہ اللہ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 265,264)

با اعتماد مرید کو دست غیب عطا کرنا: (کرامت،۶۰)

موضع درگاہی والا کا ایک شخص اللہ دتہ تھا جو بعد میں اللہ الصمد کے عرف سے معروف ہوا پہلے وہ ایک ایک سکھ مجسٹریٹ دیال سنگھ کی عدالت میں ملازم تھا اور بڑا راشی تھا پھر حالات بدلے اس نے مولانا رحمہ اللہ کی بیعت کی اور ان کا مرید ہو گیا پھر کچھ تنگ دستی میں گھر گیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے کچھ پڑھنے کے لئے بتایا اور فرمایا اپنے مصلے کے نیچے سے دو روپے روزانہ نکال لیا کرو لیکن یہ سرالٰہی ہے کسی پر ظاہر نہ کرنا دو روپے روزانہ آمدنی اس وقت بہت بڑی بات تھی۔ اس آمدنی سے گھر میں آسودگی ہوئی اور حالت بدلی تو اس کی بیوی نے آسودگی کی وجہ پوچھی کچھ عرصہ تو وہ وجہ بتانے سے گریز کرتا رہا لیکن بیوی نے زیادہ اصرار کیا تو بتا دیا اس کے بعد دو روپے والی آمدنی بند ہو گئی۔

جمعے کے روز یہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: واہ بھئی اللہ دتہ تم سے ایک چھوٹی سی چیز بھی ہضم نہ ہو سکی۔ اب اللہ الصمد پڑھنے کے لئے فرمایا: اس نے اتنا کثرت سے اللہ الصمد پڑھا کہ لوگوں میں اس کا نام ہی اللہ الصمد مشہور ہو گیا۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص 260)

ضرورت کیلئے غیب سے اسباب بن جانا: (کرامت،۶۱)

یہی شیخ اللہ دتہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ اسے کچھ روپے کی ضرورت پڑی وہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: تم بھی دعا کرو میں بھی دعا کرتا ہوں دعا کرانے کے بعد وہ چلا گیا راستے میں رفع حاجت کے لئے بیٹھا تو وہاں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کپڑا پڑا تھا اسے کھولا تو اس میں اتنے روپے تھے جتنے کی اسے ضرورت تھی۔

شیخ اللہ دتہ کہتا ہے کہ مجھے مختلف مقامات میں جانے اور بے شمار لوگوں سے ملنے کا

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

اتفاق ہوا لیکن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا۔ جو کوئی ان کے پاس آیا خالی ہاتھ نہ گیا۔ جو انہوں نے اللہ سے مانگا اللہ نے دیا ان کا کام ان کا لباس، ان کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تھا۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 266,265)

اجازت کی بدولت خاص تاثیر: (کرامت، ۶۲)

قلعہ اسلام کے رہنے والے ایک شخص بڈھا کشمیری کا کہنا ہے کہ ایک دن میں نے مولانا رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں مالی اعتبار سے بہت تنگ ہوں۔ آپ دعا فرمائیے کہ میری تکلیف رفع ہو۔ فرمایا: میاں بڈھا فجر کی نماز کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھا کرو انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت میں ایک روپیہ تمہیں روزانہ مل جایا کرے گا۔ کچھ دن اس نے یہ عمل کیا اور روزانہ ایک روپیہ ملتا رہا ایک دن اس کے جی میں آیا کہ روزانہ دو دفعہ سورہ یٰسین پڑھ کر دیکھوں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس نے روزانہ دو دفعہ پڑھنا شروع کی تو دو روپے روزانہ ملنے لگے۔ پھر تین دفعہ پڑھنے لگا تو تین روپے روزانہ آمدنی ہوگئی۔ اس کے بعد چار اور پھر پانچ دفعہ پڑھنا شروع کی تو پانچ روپے ملنے لگے پانچ دفعہ کا عمل ایک یا دو دن ہی کیا تھا کہ مولانا رحمہ اللہ نے اسے بلا کر فرمایا میاں بڈھا تو بہت لالچی ہوگیا ہے جو تمہیں کہا گیا تھا تو اس پر شاکر نہیں رہا آئندہ اس مطلب کے لئے سورہ یٰسین نہ پڑھنا۔ اس کے بعد اس نے بیس بیس دفعہ روزانہ سورہ یٰسین پڑھی لیکن حاصل ایک روپیہ بھی نہ ہوا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 267,266)

بابرکت تھوک سے شفایابی: (کرامت، ۶۳)

قلعہ اسلام کا عبدالعزیز درزی کہتا ہے کہ بچپن میں اس کے پیر پر لوہاروں کی آہرن گری جس سے اس کا پاؤں زخمی ہوگیا اور اتنا شدید درد ہونے لگا کہ نہ چل سکتا تھا اور نہ کوئی کام کر سکتا تھا اس کی والدہ اسے اٹھا کر مولانا رحمہ اللہ کے پاس لے گئی انہوں نے اس کے زخمی پیر پر تھوک لگایا اور اسے فوراً آرام آگیا۔ (سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 267)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

شیطان کا دھوکہ اور ولی کی فراست: (کرامت، ۶۴)

ہدایت اللہ پنجابی کے مشہور شاعر تھے جو لاہور (چینیاں والی مسجد کے قریب) رہتے تھے پنجابی نظم میں ان کی ایک کتاب "سی حرفی ہدایت اللہ" کسی زمانے میں بہت پڑھی جاتی تھی۔ ان کے بقول ان کے "والد نمازی تھے مگر بدعتی اور مشرک تھے"۔ ایک مرتبہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ چینیاں والی مسجد میں تشریف لائے ہدایت اللہ کے والد ان کی زیارت کو گئے ہدایت اللہ کا یہ بچپن کا زمانہ تھا یہ بھی والد کے ساتھ چلے گئے۔ ان کے گلے میں چاندی کی بنی ہوئی ہنسلیاں ڈالی ہوئی تھیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے ان کے والد سے نہایت نرم الفاظ میں پوچھا بچے کے گلے میں یہ کیا ڈال رکھا ہے؟ والد نے بتایا کہ میرے کئی بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے ہیں سنا ہے کہ سات سال کی عمر تک کے بچے کے گلے میں چاندی کی ہنسلیاں ڈالی جائیں تو بچے زندہ رہتے ہیں چنانچہ بچے کی زندگی کے لئے یہ اس کے گلے میں ڈالی گئی ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے ان ہنسلیوں میں کیا پڑا ہے یہ کسی کو زندگی عطا نہیں کر سکتیں انہیں اتار دو چنانچہ ان کے والد نے ہنسلیاں وہیں اتار دیں گھر آئے تو ہدایت کی والدہ اور دادی چیخنے چلانے لگیں کہ یہ کیا ظلم کیا ہنسلیاں کیوں اتار دیں؟ لیکن ان کے والد نے ان کی کوئی پرواہ نہ کی اور ہنسلیاں گلے میں نہیں ڈالیں۔ مولانا رحمہ اللہ چلے گئے اس کے بعد ہدایت اللہ بیمار ہو گئے اور چھ مہینے بیمار رہے اس اثنا میں ایک ہاتھ بھی سوکھ گیا چھ مہینے کے بعد مولانا رحمہ اللہ پھر لاہور تشریف لائے اور ہدایت اللہ کے والد انہیں ساتھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جس دن سے اس بچے کے گلے سے ہنسلیاں اتاری ہیں اسی دن سے یہ بچہ بیمار ہے اور اس کا ایک ہاتھ بھی سوکھ گیا ہے۔

ہدایت اللہ بتاتے ہیں: مولوی صاحب نے میرے ہاتھ پر اپنا لب مبارک لگایا اور دم کیا میں بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک درزیوں کا کام کرتا ہوں۔ مولوی صاحب نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

فرمایا کہ ایسے کاموں پر عقیدہ رکھنے کے لئے شیطان اس قسم کی اذیتیں دیا کرتے ہیں۔

یہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی چونسٹھ (64) کرامات یا ان کی قبولیت دعا کے واقعات ہیں جو ان کے بڑے صاحب زادے اور سوانح نگار مولانا عبدالقادر نے تحریر فرمائے ہیں۔

شطرنج کھیلتے پیر صاحب کی توبہ: (کرامت،٦٥)

یقیناً اس طرح کے اور بھی بہت سے واقعات ہوں گے جن تک فاضل سوانح نگار کی رسائی نہیں ہوسکی اب مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے متعلق ایک واقعہ اور ملاحظہ فرمایے یہ واقعہ مجھے فیصل آباد سے مکتبہ دار ارقم کے مالک جناب محمد اشرف جاوید صاحب نے ارسال کیا ہے جو سوہدرہ کے رہنے والے جماعت اہل حدیث کے معروف طبیب حکیم محمد عبداللہ نصر علیگ مرحوم نے ہفت روزہ ''المنبر'' فیصل آباد کے شمارہ مورخہ 9 جون 1967ء کے ایک مضمون میں تحریر فرمایا:

حکیم صاحب مرحوم لکھتے ہیں: کسی زمانے میں ہمارے گاؤں (علاقہ) سوہدرہ ضلع گجرانوالہ کے اکثر لوگ شیر گڑھ کے پیروں سے تعلق رکھتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پیر صاحب اپنے لاؤ لشکر اور مریدوں کے ساتھ اپنے سالانہ دورے پر نکلے ہوئے تھے۔ ہمارے ہاں بھی تشریف فرما ہوئے۔ بیس پچیس بیل گاڑیاں، دس پندرہ اونٹ، چالیس پچاس گھوڑیاں اور دو سو کے قریب مریدوں کا جتھا ساتھ تھا۔

باہر لب سڑک ڈیرا تھا زیادہ وقت اپنے خلیفہ کے ساتھ شطرنج کھیلنے میں گزراتے دوپہر کے وقت حسب معمول شطرنج کھیل رہے تھے کہ شہر سے کھانے کا بلاوا آ گیا آپ مریدوں سمیت روانہ ہوئے اور بساط اسی طرح بچھی چھوڑ گئے اور محافظ کو ہدایت کر گئے کہ اس طرف خیال رکھنا کوئی ہاتھ نہ لگائے۔

پیر صاحب کے جانے کے بعد ایک نو وارد شخص سفید ریش دوسوتی کا کرتہ پہنے، نیلا تہبند باندھے، ہاتھ میں عصا لیے ڈیرے میں وارد ہوئے محافظ سے پوچھا یہ ڈیرا کس

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کا ہے؟ اس نے کہا قدوۃ السالکین، حضرت سید قطب الاقطاب پیر و مرشد شیر گڑھ شریف والوں کا ڈیرا ہے نووارد نے پوچھا یہ شطرنج کون کھیل رہا تھا؟ محافظ نے جواب دیا پیر صاحب اپنے خلیفہ کے ساتھ کھیل رہے تھے نووارد نے بساط کو چاروں کونوں سے پکڑا اسے اکٹھا کیا اور قریب کی نالی میں پھینک کر عصا سے اس کے اوپر کیچڑ ڈال دیا کہ

عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد

محافظ نے اٹھ کر نووارد کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ میں اب تمہیں حضرت پیر صاحب کے آنے تک جانے نہیں دوں گا نووارد نے کہا میں نہیں جاتا اور وہیں قریب ایک طرف ہو کر زمین پر بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد پیر صاحب تشریف لائے محافظ سے بساط کے متعلق دریافت کیا کہ کدھر گئی۔ اس نے نووارد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے نالی میں پھینک کر کیچڑ میں دبادی ہے۔

پیر صاحب جلال میں آ گئے اور نووارد سے فرمانے لگے کیوں بے بھنگی! یہ تو نے کیا کیا؟

نووارد مودبانہ کھڑے ہو کر کہنے لگا: بے شک میں سادات کے گھرانے کا بھنگی ہوں بھنگی کا کام یہ ہے کہ مالک کے گھر سے جو کوڑا کرکٹ دیکھے اسے جھاڑ کر صاف کردے۔ پیر صاحب بے ہوش ہو کر گر پڑے گھنٹہ بھر کے بعد ہوش میں آئے۔

اٹھے، کپڑے جھاڑے اور دست بستہ عرض پرداز ہوئے کہ اے پیر مرد، مجھے اللہ تعالیٰ کے واسطے معاف کردو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ پیری مریدی نہ کروں گا۔

اس کے بعد سے آج تک پیر صاحب ادھر تشریف نہیں لائے یہ نووارد پیر مرد کون تھے؟ یہ تھے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ قلعہ اسلام والے۔

کیا اولیائے کامل اور ہم برابر ہیں......!

ہم لوگوں کے ذہن و فکر پر مادیت نے غلبہ پالیا ہے اور روحانیت کا معاملہ ختم ہو گیا ہے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر اس قسم کے واقعات کی صحت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح کے ہم ہیں اسی طرح کے وہ ہوں گے ہماری یہ سوچ غلط ہے۔

میں نے حضرت مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے حالات لکھنے کا ارادہ کیا تو اخبار میں بھی اعلان کیا اور بہت سے لوگوں سے ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعے بھی رابطہ کیا خود بھی بعض حضرات سے ملا اللہ کا شکر ہے کہ اس ولی اللہ کے حالات سے آگاہی ہوئی اور جو کچھ کسی صاحب نے بتایا ان کے حوالے سے کتاب میں درج کر دیا۔ بتانے والوں کا تعلق مختلف مقامات سے ہے بلکہ جیسا کہ "حرفے چند" میں عرض کیا دوسرے ملکوں (کویت اور دہلی) سے بھی اس مرد جلیل کے متعلق اطلاعات پہنچیں۔

(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی: ص 271,267)

ولی اللہ سے مذاق کا برا انجام: (کرامت، ٦٦)

ایک دن کراچی سے ایک صاحب کا ٹیلی فون آیا کہ انہیں مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے بارے میں بعض واقعات کا علم ہے۔ اس سے چند روز بعد وہ خود تشریف لے آئے اور فرمایا کہ انہوں نے کراچی کے ایک اخبار میں ان کے متعلق مضمون میں پڑھا تھا وہ اخبار میں نے تلاش کیا لیکن ملا نہیں، ملا تو بھیج دیا جائے گا پھر کچھ عرصے کے بعد کراچی سے جناب عرفان ملک صاحب کا خط بھی آیا اور مضمون بھی موصول ہوا یہ مضمون کراچی کے روزنامہ "امت" میں چھپا ہے۔ مضمون نگار کا اسم گرامی عبدالرشید شاہد ہے عرفان ملک صاحب نے 2 نومبر 2010ء کو کراچی سے مضمون بھیجا وہ لکھتے ہیں کہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے متعلق یہ مضمون دو سال قبل روزنامہ "اُمت" میں شائع ہوا تھا تلاش بسیار کے بعد آج اچانک مل گیا جو پیش خدمت ہے اس مضمون میں ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ درج ہے جو ایک زندہ نوجوان کا جنازہ پڑھانے کے متعلق ہے۔ بعض

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

لڑکوں نے ازراہ مذاق ایک نوجوان کو چار پائی پر لٹایا اور مولانا رحمہ اللہ سے کہا کہ یہ ایک میت ہے اس کا جنازہ پڑھا دیں مولانا رحمہ اللہ نے ان سے چند باتیں پوچھیں اور پھر جنازہ پڑھا دیا اور وہ شخص واقعتاً مر گیا۔ میں نے اس واقعہ کے متعلق مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے پڑپوتے ملک عصمت اللہ سے ٹیلی فون پر بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ انہوں نے اپنے خاندان کے بعض بزرگوں سے سنا ہے۔ اب روزنامہ 'امت'' کراچی میں عبدالرشید شاہد کا تحریر کردہ واقعہ پڑھیے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے توحید پر عمل اور اس کی تبلیغ کی وجہ سے کچھ لوگ ان کے خلاف ہو گئے تھے کیوں کہ ان لوگوں کی مقبولیت میں کمی آرہی تھی جو انہیں ناگوار گزرتی تھی لیکن ان کی مخالفتوں اور باتوں سے بے نیاز ہو کر مولانا ممدوح اللہ کی وحدانیت کا درس دیتے اور خلق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے۔ ایک دن مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کسی سفر سے واپس گاؤں آرہے تھے مولانا رحمہ اللہ کے مخالف چند نوجوان راستے میں کھڑے تھے ان نوجوانوں کو شیطان نے بہکایا اور انہوں نے شرارت کے طور پر ایک لڑکے کو چار پائی پر لٹا کر اس کے اوپر چادر ڈال دی یہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے مخالفین کا ایک منصوبہ تھا جس سے مولانا رحمہ اللہ کو رسوا کرنا مقصود تھا۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ قریب پہنچے تو ان لڑکوں نے اپنے چہروں پر افسردگی طاری کر لی اور مولانا رحمہ اللہ سے کہا کہ اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا ''یہ کس کا جنازہ ہے''۔ لڑکوں نے جواب دیا: یہ فلاں زمیندار کا لڑکا ہے۔''

مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا اس لڑکے کا باپ جنازے میں کیوں شریک نہیں ہے؟

لڑکوں نے جواب دیا وہ اپنے بیٹے کے غم میں ہوش وحواس کھو چکا ہے اس لیے وہ جنازے میں نہیں آسکا۔

لڑکے شرارت پر پوری طرح آمادہ تھے اور ہر سوال کا جواب دے رہے تھے۔

مولانا رحمہ اللہ نے کہا: ٹھیک ہے میں جنازہ پڑھا دیتا ہوں لیکن اس کا جو نتیجہ نکلے گا

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215064710-5e6b9f352a808c7f2a43fdef92ecc1ba/______ 481/495

اس کی کوئی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہوگی۔

جنازہ پڑھا دیا گیا لڑکے اب پوری طرح کھل کر سامنے آگئے تھے ان کا مقصد مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کو رسوا کرنا تھا کہ دیکھو مولانا رحمہ اللہ نے ایک زندہ شخص کا جنازہ پڑھا دیا۔ وہ ہنس رہے تھے اور قہقہے لگا رہے تھے مولانا رحمہ اللہ ان کی شکلیں دیکھ رہے تھے جو طنزیہ انداز میں مولانا رحمہ اللہ کے سامنے انہیں رسوا کرنیکی غمازی کر رہی تھیں۔ ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر چارپائی پر لیٹے لڑکے کے اوپر سے چادر ہٹادی اور بازو سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی اور کہا: اب اٹھ جاؤ لیکن لڑکا ٹس سے مس نہ ہوا لڑکوں کے چہروں سے ہنسی غائب ہوگئی اور اس کی جگہ تشویش نے لے لی۔ سب لڑکے اس نئی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔ انہوں نے لڑکے کو اٹھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ تو ہلنے جلنے سے قاصر تھا ایک لڑکا بھاگا اور حکیم صاحب کو لے آیا حکیم نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا ''لڑکے کی موت واقع ہوچکی ہے۔ ایک کہرام مچ گیا لڑکے کے ماں باپ بھی آگئے اور مذاق نے سنگین صورت حال اختیار کرلی۔

والدین نے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے کہا: آپ نے جنازہ کیوں پڑھایا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ایک میت کا جنازہ پڑھانے کے لئے کہا گیا تھا سو میں نے پڑھا دیا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ چادر کے نیچے ایک میت رکھی ہے یا کوئی زندہ شخص ہے اس میں میرا کوئی قصور نہیں اس کا جنازہ ہوچکا ہے بہتر ہے کہ اسے جلد از جلد دفنا دو۔

بات تھانے کچہری تک جا پہنچی کچھ عرصہ مقدمہ چلتا رہا بالآخر انگریز جج نے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کو بری کر دیا۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی زبان میں بڑی تاثیر تھی وہ ولی اللہ تھے ان کی زبان سے ایک خاص کیفیت میں جو نکل جاتا وہ پورا ہوجاتا اس طرح کے کئی واقعات ان سے وابستہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہیں۔

عبدالرشید شاہد اس سے آگے لکھتے ہیں۔ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کی آخری آرام گاہ قلعہ اسلام ضلع گجرانوالہ میں ہے ان کی اولادیں اور خاندان کے لوگ ایک احاطے میں مدفون ہیں خلق خدا ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوتی ہے ان کے خاندان والوں نے ان کی یاد میں ویلفیئر سوسائٹی مولانا غلام رسول رحمہ اللہ بنا دی ہے جس سے خدمت خلق کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

کرامات کے ظہور کی وجہ:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ سے بہ کثرت کرامات کا ظہور کیوں ہوا اور ان کی دعا دربار خداوندی میں اتنی جلدی کیوں شرف قبولیت حاصل کرتی تھی؟ اس کے متعلق ان کے ایک شاگرد اور مرید مولوی قطب الدین بیان کرتے ہیں کہ ایک روز وہ مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے عرض کیا:

حضرت آپ سے اس درجہ بہ کثرت کرامات کے صدور کا سبب کیا ہے؟ پہلے بھی بہت سے بزرگ ہو گزرے ہیں اب بھی کئی متدین اور متقی لوگ موجود ہیں بلاشبہ ان سے بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہا ہے لیکن اتنی کثرت سے نہیں جتنا کہ آپ سے۔

مولانا رحمہ اللہ نے جواب دیا: جب سے مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے اس وقت سے کرامات ظہور میں آ رہی ہیں۔

فرشتہ صفت ولی کی روحانی پرواز:۔

بے شک مولانا غلام رسول رحمہ اللہ اپنے عہد کی عظیم شخصیت تھے۔ پیکر صالحیت اور سراپا تدین۔ انہوں نے جو مانگا اللہ نے دیا اور جس کی طرف نگاہ اٹھائی وہ تقوی کی دولت سے مالا مال ہو گیا وہ صحیح معنوں میں عالم باعمل تھے۔ کتاب وسنت کے شیدائی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے دل وجان سے پابند نیکی انکا شعار تھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اور خیر ان کی پہچان لوگوں سے ان کی وابستگی بھی اللہ کیلئے تھی اور ان سے انقطاع بھی اللہ کی خاطر انہوں نے زندگی کے ہر قدم میں دین کو دنیا پر ترجیح دی اور ہر معاملے میں رضائے الٰہی کو مقدم رکھا وہ اسی دنیا کے باشندے تھے اور اسی زمین کی مٹی سے ان کا ہیولا بنایا گیا تھا لیکن ان کی روحانیت کی پرواز بہت بلند تھی اور ان کا علمی مقام بڑا رفیع تھا وہ گفتار کے ماحول میں رہتے تھے۔لیکن کردار کی فضا انکا مسکن تھا۔وہ فرشتہ صفت انسان تھے اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت گزاری ان کا معمول تھا۔اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا اور ان کی التجاؤں کو شرف قبول بخشتا تھا اس قسم کے پاکیزہ اوصاف لوگ ہمیشہ پیدا نہیں ہوتے ان کی پیدائش کا بھی شاید ایک دور اور ایک موسم ہوتا ہے۔

اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور وہ تا قیام قیامت اس کے سایہ رحمت میں رہیں۔آمین یارب العالمین۔(سوانح مولانا غلام رسول قلعوی:ص,276 تا 271)

حضرت سہارن پوری کے شاگرد جنات:۔

ایک دن حافظ صاحب ایک مسجد میں بیٹھے تھے، جہاں مولانا محمد سہارن پوری رحمہ اللہ طلباء کو پڑھاتے تھے۔لوگوں نے دیکھا کہ مسجد کی چھت سے ایک عجیب سی شکل کا جانور آیا، جس کا طول وعرض انگوٹھے کے برابر تھا۔اس کا تعاقب کیا گیا تو وہ غائب ہو گیا۔مولانا سہارن پوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جن ہے جو کبھی کبھی مسائل دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔آپ لوگوں کا شور سن کر غائب ہو گیا۔اس کا نام عبدالجبار ہے اور جبل عرفات میں رہتا ہے۔مجھ سے اس نے تین مرتبہ صحیح بخاری پڑھی ہے۔جنات کے بہت سے مقدمات کے تصفیے کیلئے بھی یہ کئی بار آیا ہے۔(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۲۸۶)

حافظ عبدالمنان صاحب کی جنی عورت سے ملاقات:۔

ایک دن حافظ صاحب کے ایک بنگالی شاگرد نے ان سے پوچھا کہ رات آپ کے پاس کون عورت آئی تھی؟ حافظ صاحب نے جواب دیا مجھے کسی عورت کے آنے کا پتا نہیں۔ اس نے کہا آپ کی چارپائی پر ایک عورت کی انگیا پڑی ہے۔حافظ صاحب نے وہ انگیا

facebook.com/Salfi.tasawuf

قبضے میں کی اور اسے فروخت کرنے بازار گئے تو دکان دار نے کہا یہ مالا بار کے علاقے کی بہت قیمتی اور بڑھیا انگیا ہے۔ دکان دار نے اس کے دس روپے دیئے اور حافظ صاحب نے ان دس روپے سے "**تفسیر معالم التنزیل**" خریدی۔

انگیا کا واقعہ حافظ صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آدھی رات کو انہیں رفع حاجت کیلئے اٹھنا پڑا۔ جب وہ بیت الخلا کی طرف جارہے تھے تو ان کے کندھے سے کسی کا کندھا ٹکرایا۔ دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ وہ حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے جب بیت الخلا میں گئے تو کسی نے باہر سے دروازے کو کنڈی لگادی۔ اندر سے انہوں نے کنڈی کھولنے کیلئے آواز دی تو کسی عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کنڈی کھول دی گئی۔ پھر وہ اپنے کمرے میں جانے کیلئے اس کا دروازے کھولنے لگے تو اندر سے کنڈی لگادی گئی۔ کنڈی کھولنے کیلئے کہا تو عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کنڈی کھل گئی۔ جب وہ لیٹے تو وہ ان کی ٹانگیں دابنے لگی، لیکن ہاتھوں کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ موجود نہ تھا۔ دراصل وہ جنات میں سے تھی اور جاتے وقت انگیا چھوڑ گئی۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص:۲۸۸-۲۸۹)

حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کے مبارک خواب

پہلا خواب: حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد خواب دیکھا کہ "وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر میرے قریب آئے اور میرے منہ سے شہد کا چشمہ جاری ہو گیا، جس سے مولانا صاحب نے سیرابی حاصل کی لیکن ان کی پیاس نہ بجھی۔" اس خواب سے حافظ صاحب پریشان تھے۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ لیکن جلد ہی تعبیر سامنے آگئی۔ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے دونوں ہاتھ جو انہوں نے حافظ صاحب کی طرف پھیلائے تھے، وہ دراصل ان کے دونوں صاحب زادے مولانا عبدالقادر اور مولانا عبدالعزیز تھے جنہوں نے وزیر آباد جا کر حضرت حافظ صاحب سے تحصیل علم کا سلسلہ شروع کیا اور شہد سے مراد علم دین

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:12 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد اول | Vebuka.com

تھا۔

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۲۹۲)

دوسرا خواب: جس کے متعلق حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ "میں نے ایک دفعہ خواب میں مولانا سیّد نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ مجھے سخت پیاس لگی ہے اور میاں صاحب رحمہ اللہ نے اپنا منہ میرے منہ پر رکھ دیا۔ ان کے منہ سے شہد کا چشمہ جاری ہوا اور میں اس سے سیراب ہوتا رہا۔" (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۲۹۲)

پریشانی پر خواب میں رہنمائی:۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: انہی دنوں مجھے ایک اور خواب آیا۔ خواب سے پہلے ایک واقعہ سنیے! امرتسر میں ان دنوں مسئلہ صفات باری پر مباحثے ہو رہے تھے۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت انسان کے ساتھ بالذات ہوتی ہے اور بعض کہتے تھے کہ بالعلم ہوتی ہے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں، "ایک دن میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ کے دائیں بائیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مولانا عبداللہ غزنوی اور سیّد نذیر حسین رحمہا اللہ بیٹھے ہیں۔ میں نے معیت کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا، معیت سے مراد معیت بالعلم ہے، بالذات نہیں ہے۔"

مغرب کے بعد مسجد میں وظائف و اوراد کا سلسلہ چلتا۔ عشاء کے قریب گھر جا کر کھانا کھاتے اور عشاء کے بعد جلد سو جاتے۔

یہ عالم کبیر اور محدث جلیل مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کے ہم عصر تھے اور دونوں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی،ص:۲۹۲ تا ۲۹۴)

مبارک بزرگوں کی مبارک وفاتیں:۔

اللہ اللہ! کس قدر پاک باز تھے وہ لوگ کہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے والد مکرم

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مولوی رحیم بخش نے بارگاہِ الٰہی میں زمین پر پیشانی رکھ کر حالتِ سجدہ میں اللہ کے حضور میں حاضری دی۔ جدِ امجد حافظ نظام الدین خادم رحمہ اللہ نے اللہ کے دربار میں جھکتے ہوئے رکوع کی حالت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی، اور بیٹے اور پوتے (مولانا غلام رسول رحمہ اللہ) نے کلمہ طیبہ پڑھتے اور پڑھاتے ہوئے وفات پائی، اوران کی یہ دعا قبول اور تمنا پوری ہوئی کہ ٹھیک ۶۳ سال میں یعنی نبی ﷺ کی عمر کو پہنچ کر اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔

اللہ نے ان کو ہمیشہ اپنے سایۂ عاطفت میں رکھا اور جو دعا انہوں نے کی اسے شرف قبولیت حاصل ہوا۔ ان کی آخری دعا بھی قبول ہوئی اور یہ تمنا برآئی کہ ٹھیک ۶۳ سال میں یعنی نبی ﷺ کی عمر کو پہنچ کر اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔

اللہ نے ان کو ہمیشہ اپنے سایۂ عاطفت میں رکھا اور جو دعا انہوں نے کی اسے شرف قبول حاصل ہوا۔ ان کی آخری دعا بھی قبول ہوئی اور یہ تمنا برآئی کہ ٹھیک ۶۳ سال عمر پا کر فوت ہوئے۔ قمری حساب سے ان کی تاریخ وفات ۱۵ محرم ۱۲۹۱ ہجری اور عیسوی حساب سے ۴ مارچ ۱۸۷۴ء تھی۔ اللہ ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اخلاف کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ (اللھم اغفر لھم و ارحمھم و عافھم و اعف عنھم و ادخلھم جنۃ الفردوس) (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، ص: ۴۸۱)

☆......☆......☆

کتاب ''سوانح گکھڑوی'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ سوانح مولانا احمد دین گکھڑوی

مصنف:۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ

کثیر صاحب کرامات صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس مردِ ذی شان کا تعلق بھی وزیر آباد سے تھا۔ اعوان برادری کے فرد تھے۔ والد کا نام ملک قادر تھا۔ ملک قادر بخش کے ایک بیٹے کا نام محمد سلطان تھا جو 1887ء کے پس وپیش پیدا ہوئے۔ محمد سلطان کچھ بڑے ہوئے تو ان کے مراسم مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ سے ہو گئے۔ ان مراسم کی وجہ سے ان کا تعلق بھی جماعت مجاہدین سے ہو گیا۔ پھر یہ بھی مرکز مجاہدین میں چلے گئے اور وہاں انھیں صوفی عبداللہ کے عرفی نام سے موسوم کیا گیا۔ اس جماعت سے وابستگی کی بناء پر انگریزی حکومت نے انھیں بہت سی تکلیفوں میں مبتلا کیا۔

1922ء کے لگ بھگ یہ چک نمبر 493 گ ب اوڈاں والا (فیصل آباد) آ گئے۔ انگریزی حکومت کی خفیہ پولیس کے لوگ ان کے تعاقب میں رہتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ انھوں نے اوڈاں والا میں تعلیم الاسلام کے نام سے دینی مدرسہ قائم کر لیا۔ اس مدرسے نے دینیات کے تدریسی حلقوں میں بڑی شہرت پائی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نہایت نیک اور ولی اللہ بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرماتا تھا۔ اُنھوں نے اوڈاں والا کے بعد ماموں کانجن میں بھی دارالعلوم قائم کیا، جس کا نام جامعہ تعلیم الاسلام رکھا گیا۔ اس دارالعلوم سے لاتعداد علماء وطلبا نے تعلیم حاصل کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا۔ اُنھوں نے 29 اپریل 1975ء کو وفات پائی۔

وضاحت از محشی:۔

ان کے حالات میں میں نے "صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ" کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جو ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور نے شائع کی ہے اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دفعہ چھپ چکی ہے۔(سوانح مولانا احمد دین گکھڑوی 45)

مصنف کرامات علمائے اہلحدیث کا تعارف:۔

سوہدرہ کے یہ عالم دین تصنیف و تالیف اور تقریر و خطابت کی وجہ سے پورے برصغیر میں مشہور ہوئے ۔ یہ مولانا غلام نبی ربانی رحمہ اللہ کے پوتے ، مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ کے بیٹے اور حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے نواسے تھے۔جنوری 1901ء(رمضان 1318ھ) کو پیدا ہوئے۔گیارہ سال کی عمر میں سایۂ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے جد امجد مولانا غلام نبی رحمہ اللہ کی آغوش شفقت میں پائی ۔ پھر سیالکوٹ میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کے دامن فضیلت سے وابستہ ہوئے۔دینیات کی تعلیم کے علاوہ علم طب پڑھا اور تکمیل تعلیم کے بعد تحریر و نگارش سے رابطہ قائم کیا اور تقریر و خطابت میں بڑا نام پایا۔سوہدرہ میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔دینی صحافت کے میدان میں ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ان کی وجہ سے قصبہ سوہدرہ کا نام متحدہ ہندوستان کے مذہبی اور دینی حلقوں میں پہنچا ۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ نے 6 نومبر 1959ء(5 جمادی الاولی 1379ھ) کو لاہور میں وفات پائی اور ان کی میت لاہور سے ان کے وطن سوہدرہ لے جائی گئی اور وہیں دفن کیے گئے۔

اس خاندان کا سلسلہ فیض ماشاء اللہ اب بھی جاری ہے اور اس کے معزز ارکان تحریری اور خطابتی شکل میں حالات کے مطابق خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(سوانح مولانا احمد دین گکھڑوی ص 47)

مولانا گکھڑوی علیہ الرحمہ کا خواب:۔

محترم مولانا احمد الدین رحمہ اللہ ان دنوں مرزائیوں سے مناظرات میں مشغول تھے اور مقامی دو عدد مرزائی علم دین اور اللہ دوھایا سے حدّادی کی دکان پر جہاں ہم جا کر تعلیم حاصل کرتے تھے ، دن بھر گفتگو رہتی تھی تا کہ ان مقامی مرزائیوں کو راہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

راست پر لایا جائے لیکن وہ دونوں اپنے فاسد عقیدے پر مرے۔ انہی ایام میں مولانا صاحب مرحوم نے ایک رات خواب دیکھا:

لوگوں کا بہت بڑا ہجوم ان کے مکان پر جمع ہے۔ مولانا یہ بات سن کر گھر گئے تو دیکھا کہ واقعی چار پائی پر ایک نعش رکھی ہوئی ہے اور اس سے بدبو اٹھ رہی ہے مولانا نے فوراً حکم فرمایا کہ اس خبیث کو اٹھا کر فوراً لے جاؤ چنانچہ اس کو اٹھا کر لے جایا گیا۔

میرے خیال میں ان کی تبلیغ سے واقعی مرزائیت کا جنازہ اٹھ گیا، چنانچہ غالباً اس خواب کے بعد مولانا رحمہ اللہ نے شملہ میں جلال الدین شمس مرزائی سے مناظرہ کیا اور اسی میدان میں 17 مرزائی مرزائیت سے تائب ہو گئے۔

(سوانح مولانا احمد دین گکھڑوی ص 241)

☆......☆......☆

کتاب "سوانح داؤد غزنوی" میں کرامات کا ذکر

نام کتاب:۔سوانح داؤد غزنوی...... ترتیب وتحریر:۔مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

استغراق نماز یا آپ کی کرامت:۔

میرے ایک استاد مولوی حافظ عبدالرحمن مرحوم تھے جن سے میں نے حدیث کی مشہور کتاب "ریاض الصالحین" پڑھی۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ قیام امرتسر میں جب وہ حضرت مولانا سے حدیث پڑھا کرتے تھے تو اُن کی محویت کے عجیب وغریب واقعات دیکھنے میں آئے۔ ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ یکا یک سخت بارش شروع ہوگئی۔ ایسی سخت کہ مقتدی سب نماز چھوڑ کر بھاگ گئے صرف دو چار رہ گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھ سب کیچڑ سے بھرے ہوئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

www.UBQARI.ORG

تھے۔فرمانے لگے:"باران شُد؟ واللہ عبدُاللہ راخبر نشُد"٭ کیا بارش ہوئی تھی؟ اللہ کی قسم عبداللہ کو اس کی خبر ہی نہیں ہوئی" (سوانح داؤد غزنوی ص 14)

قبولیت دعا کا اشارہ فرمانا (کرامت):۔

ایک روز نماز عصر کے بعد پھوپھا صاحب نے فرمایا کہ حضرت میرے لیے بھی دعا فرمائیں۔پوچھا کیا دعا کروں؟ عرض کیا مجھے دردسر کا کبھی ایسا شدید دورہ پڑتا ہے کہ میں بے حال ہو جاتا ہوں اور میری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔دُعا فرمائیں یہ شکایت دُور ہو جائے۔میری نماز باجماعت قضا نہ ہو ایک تیسری اور چیز بھی مگر وہ میری یاد سے نکل گئی ہے۔بہر حال چند منٹ ہاتھ اٹھا کر دُعا کی اور فرمایا:"قبول شد انشاء اللہ"۔

میرے دادا (والد صاحب کے پھوپھا) اس وقت بالکل جوان تھے۔ستر سال کی عمر پائی۔گویا قریباً دُعا کے بعد پینتالیس پچاس سال زندہ رہے۔دردسر کا دورہ ایک مرتبہ بھی اس مدت میں نہیں ہوا۔سفر و حضر میں نماز باجماعت کبھی قضا نہیں ہوئی۔آخری رات عشاء کی نماز باجماعت پڑھی۔تہجد کی نماز پوری پڑھی کہ وقت آ گیا۔ذکر شروع کر دیا اور صبح کی نماز سے قبل جان جاں آفریں کے سپرد کر دی

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(سوانح داؤد غزنوی ص15)

مسجد کے درودیوار سے نفی اثبات کا ذکر (کرامت):۔

ایک دن میاں غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کسی بات پر خفا ہو کر کہنے لگے:

مولوی غلام رسول! تو مولوی شُدی، محدث شُدی عالم شُدی، واعظ شُدی واللہ ہنوز مسلمان نشُدی۔

یہ کہنا تھا مولوی غلام رسول رحمہ اللہ فرش پر گر گئے اور تڑپنے لگے۔

پھر فرمایا: بگو"لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں اور مولانا کا بیان ہے کہ اُس وقت مسجد کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

درودیوار سے "لاالہ الااللہ" کی آوازیں آرہی تھیں۔(سوانح داؤد غزنوی صفحہ 16)

مولانا غزنوی ہمارے مرشد ہم مرید (کرامت):۔

ملک احمد بوڑھے آدمی تھے، دراز قامت اور وجیہہ تھے۔ بڑے نیک تھے۔ وہ حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے مرید تھے۔ دو تین روز ہی میں مجھ سے مانوس ہوگئے تھے۔ میں نے باتوں باتوں میں ان سے پُوچھا: آپ اس خاندان کے حلقہ ارادت میں کیسے آئے؟ اُنہوں نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا:

میں اٹھارہ سال کی عمر کا تھا۔ مجھے گنٹھیا کا مرض لاحق ہوگیا۔ والد نے بہت علاج کرائے مگر آرام نہیں آیا۔ کسی نے بتایا کہ امرتسر میں ایک بزرگ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ رہتے ہیں، وہ دُعا کرتے ہیں اور لوگ صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ اس زمانے میں گھوڑی کے سوا اس گاؤں سے امرتسر جانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، چنانچہ گٹھڑی کی شکل میں والد نے مجھے گھوڑی پر لادا۔ ہم امرتسر مسجد غزنویہ میں پہنچے تو فجر کی نماز ہورہی تھی۔ والد نے مجھے اٹھایا اور مسجد کے صحن میں رکھ دیا۔ گھوڑی باہر باندھی اور خود وضو کرکے جماعت میں شریک ہوگئے جو بزرگ امامت کرارہے تھے وہ اس دردوسوز سے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ دل ان کی طرف کھنچا جاتا تھا۔ نماز کے بعد انھوں نے میری طرف دیکھا۔ اُدھر والد نے آگے بڑھ کر درخواست دعا کی۔ اُنھوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ جیسے جیسے وہ دُعا مانگ رہے تھے یوں احساس ہوتا تھا جیسے میرے جوڑوں کی بندش کُھل رہی ہے۔ تین دن ہم وہاں رہے اور اللہ کے فضل سے میں تندرست ہوکر واپس آیا۔ اب جسمانی حالت کے ساتھ ہماری روحانی دنیا بھی بدل چکی تھی۔ اس کے بعد ہم اُن کے مرید تھے اور وہ ہمارے مُرشد۔(سوانح داؤد غزنوی ص132)

دعا کی بدولت معاشی تنگی ختم ہوجانا (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے قبولیت دُعا کے سلسلے میں بہت سے واقعات عوام اور ان کے عقیدت مندوں میں مشہور ہیں۔اس ضمن کا ایک عجیب وغریب واقعہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے بھی اور ایک مدراسی بزرگ عزیز اللہ صاحب (گھڑی ساز) نے بھی بیان کیا۔

عزیز اللہ صاحب 1958ء میں اپنے عزیزوں سے ملاقات کیلئے مدراس سے کراچی آئے۔کراچی سے لاہور آئے اس سفر کا مقصد محض مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ اورارکان جماعت سے ملاقات تھا۔وہ الاعتصام کے خریدار تھے۔سیدھے دفتر میں آئے،اپنا نام اور پتہ بتایا۔میں ان کے نام سے واقف تھا۔بحیثیت مدیر"الاعتصام "وہ مجھ سے آشنا تھے۔میں نے ان کو اعزاز سے بٹھایا اور مدراسی ہونے کیوجہ سے کھانے کے لیے مچھلی پیش کی۔مولانا رحمہ اللہ اس روز لاہور سے باہر تشریف لے گئے تھے،میں نے مولانا رحمہ اللہ کے ساتھ ان کی عقیدت کی وجہ پوچھی،توانہوں نے بتایا کہ ایک عرصہ ہوا مدراس سے دو آدمی چمڑے کی تجارت کے لیے امرتسر آئے ان کے ساتھ ایک مدراسی ملازم بھی تھا،جس کا نام اسماعیل تھا۔اسماعیل فجر کی نماز روزانہ حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی اقتداء امامت میں ادا کرتا۔ایک روز انہوں نے پُوچھا تم کون ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور یہاں کیا کام کرتے ہو؟

اُس نے جواب دیا: میرا نام اسماعیل ہے،مدراس کا رہنے والا ہوں اور دو مدراسی سیٹھوں کے ساتھ ملازم کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں۔اس کی یہ بات سن کر امام صاحب رحمہ اللہ نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔عزیز اللہ نے اور اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے بتایا کہ اسماعیل کہا کرتا تھا۔امام صاحب دعا مانگ رہے تھے اور مجھے یوں محسوس ہورہا تھا کہ گویا دولت میرے جھولی میں گر رہی ہے۔نماز و دعا کے بعد واپس گھر گیا تو سیٹھوں نے کہا:اسماعیل:تُم بہت عرصے سے ہمارے ساتھ ہو،ہم نے تم کو دیانتدار،محنتی اور امین پایا ہے۔لہٰذا ہم نے آج سے تمہیں اپنے کاروبار میں شریک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کرلیا ہے اور تمہارا ایک خاص حصہ مقرر کردیا ہے اپنے حصے کی رقم تم نقد ادا نہیں کرو گے، بلکہ تمہارے حصے کے منافع سے وضع ہوتی رہے گی۔ اسکے بعد چند مہینوں میں وہ اس درجہ امیر ہو گیا کہ اسماعیل سے کاکا اسماعیل بن گیا۔ کاکا مدراس کی زبان میں سیٹھ کو کہتے ہیں۔

کشف القبور پر اعتراض کا جواب:۔

مولانا رحمہ اللہ کی بیشمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ تھی کہ علمائے کرام کی بڑی تکریم کرتے اور ان کا نام ادب و احترام سے لیتے "الاعتصام" میں اختلافی اور مسلکی مضامین کی اشاعت کے سلسلے میں تاکید فرماتے کہ اسلوب تحریر مثبت ہونا چاہئے۔ کسی کی مخالفت خدمت دین نہیں ہے۔ اگر کسی صاحب علم کے فکری رجحانات سے عدم اتفاق کا اظہار ضروری ہو، تو اس کا نام عزت و احترام سے لیا جائے اور اس کی ذات کو حدف تنقید نہ بنایا جائے، بلکہ دائرہ بحث فقط اصل مسئلے تک محدود رکھا جائے۔ اپنی اسی خوبی کی بناء پر ان کو علماء کے تمام حلقوں اور فقہی مکاتب فکر میں مقبولیت و محبوبیت حاصل تھی۔

ان کے رجحانات تصور اور میلانات فقہیہ کے بارے میں ان کے احساسات کس درجہ نازک تھے، اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجیے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی مرحوم نے مجلس ذکر میں کشف قبور کے متعلق کچھ تجربات و مشاہدات بیان فرمائے اور کہا کہ قبر میں میت جن حالات سے دوچار ہو اس کا انہیں مشاہدہ ہو جاتا ہے، میں نے "الاعتصام" میں اس پر ایک شذرہ لکھا اور نہایت ادب سے شرعی نقطہ نظر کی روشنی میں چند سطور میں مولانا رحمہ اللہ کے نقطہ نظر سے اظہار اختلاف کیا۔ اس سے تیسرے یا چوتھے روز بعد مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: ایڈیٹر صاحب! میں نے مولانا احمد علی صاحب رحمہ اللہ کے کشف قبور کے بارے میں آپ کا ادارتی نوٹ پڑھا۔ آپ یہ فرمائیے اگر مولانا احمد علی صاحب رحمہ اللہ اتنے نیک ہو جائیں کہ انہیں

facebook.com/Salfi.tasawuf

کتاب ”تذکرہ علمائے بھوجیاں“ میں کرامات کا تذکرہ

کتاب:۔تذکرہ علمائے بھوجیاں، مرتب:عبدالعظیم انصاری۔
ناشر:محمدیہ دارالاشاعت، کوٹ اعظم خان (قصور پاکستان)

بطور کرامت بنجر زمین کا سیراب ہوجانا:۔

مولانا سید نذیر حسین اور حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہا اللہ کی کرامت کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ بنجر زمین جو کتاب و سنت کی آواز کو ترس گئی تھی۔اب اس کے قریہ قریہ کے درودیوار قال اللہ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور ترانوں سے گونج رہے تھے کوہستان بدعات وخرافات کے گوشہ گوشہ میں کتاب وسنت کی جوئے شیر بہہ رہی تھی۔احیاء علوم سنت کی یہ تحریک اسلامی ہند کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔اسی تاریخ کا ایک ورق زیر نظر کتاب ”تذکرہ علمائے بھوجیاں“ ہے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۶)

مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ صاحب کرامت ولی:۔

مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ نہایت متقی، پرہیزگار اور خشیت الٰہی کے پیکر تھے۔ذکر خدا سے ہر وقت زبان تر رہتی، بڑے ہی باحیا، تہجد گزار اور شب زندہ دار تھے قرآن مجید کی تلاوت کا بے حد شوق تھا آپ صاحب کرامت ولی اللہ تھے اس سلسلے میں چند واقعات عرض کرتا ہوں جن کا میں خود شاہد ہوں۔(تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۵۲)

لوگوں پر ہیبت:۔

آپ کی شخصیت بڑی وجیہہ تھی جس مجلس میں جاتے لوگوں پر ایک نادیدہ ہیبت چھا جاتی آپ جو فرماتے لوگ بطوع قلب قبول فرماتے۔

دیہات میں اکثر زمینداروں کی آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے چلتے رہتے ہیں اگر گاؤں میں کبھی لڑائی ہو جاتی اور آپ کو اطلاع پہنچتی تو آپ فوراً جائے واردات پر پہنچتے۔فریقین جب دور سے آپ کو تشریف لاتے دیکھتے فوراً لڑائی چھوڑ

facebook.com/Salfi.tasawuf